



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب



مباحثات 2004

پیر 13 'بدھ 15، جمعرات 16، جمعہ المبارک 17، پیر 20 - ستمبر 2004
(یوم الاثنین 27، یوم الاربعاء 29، یوم الخمیس 30، رجب المرجب، یوم الجُمُعہ، یوم الاثنین 1 - شوال 1425ھ)

چودھویں اسمبلی : سترھواں اجلاس

جلد 17 (حصہ دوم) شماره جات 10 تا 6

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

سترہواں اجلاس

پیر 13- ستمبر 2004

جلد 17، شماره 6

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
1- ایجنڈا		795
2- تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ		797
3- پروانٹ آف آرڈر		
ہاؤسنگ سکیموں کے بارے میں نوٹیفکیشن		
4- یہ حزب اختلاف کا موقف		798
سوالات (مکرر موصلات و تعمیرات)		
5- نگران زدہ سوالات اور ان کے جوابات		801
6- نگران زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)		831
7- قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ 234 کے تحت		
قواعد 32 اور 115 کی معطلی کی تحریک کیا جانا		859
8- قرا داد		
پاکستان میں سیاسی جمہوری اور معاشی استحکام کی خاطر		
صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف سے دونوں حمد سے		
اپنے پاس رکھنے کا مطالبہ		863

بدھ 15 - ستمبر 2004

جلد 17، شماره 7

- 9- ایجنڈا 915 -----
- 10- تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ 917 -----
- سوالات (مکرمہ سوز اینڈ جرنل ایڈمنسٹریٹو)
- 11- نگران زدہ سوالات اور ان کے جوابات 918 -----
- پوائنٹ آف آرڈر
- 12- ارسا کے پانی کی تقسیم کے فارمولے سے جنوبی پنجاب میں 30 لاکھ ایکڑ کپاس کی فصل تباہ ہونے کا فہرہ 928 -----
- 13- نگران زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) 955 -----
- 14- غیر نگران زدہ سوال اور اس کا جواب 1000 -----
- ریپورٹیں (توسیع)
- 15- مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز، کامرس اینڈ ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں توسیع 1003 -----
- 16- مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں توسیع 1004 -----
- تجاریک استحقاق
- 17- تھنڈرنگ کے ایس۔ آئی کارکن اسمبلی کے خلاف نازیبا زبان کا استعمال اور ڈی۔ ایس۔ بی کا شکایت کو سنی ان سنی کر دینا (۔۔۔ جاری) 1008 -----
- 18- راوی بی بی پے موڑوے پولیس اسٹیشن کا ایف۔ بی۔ ای سے توسیع آمیز سلوک (۔۔۔ جاری) 1015 -----
- 19- ایم۔ ڈی۔ ولما کا قانون رکن اسمبلی سے ملاقات سے انکار 1018 -----

- 20۔ پی۔ ایچ۔ اے کے ڈائریکٹر جنرل کارکن اسمبلی
1019 سے طاقت سے پس و پیش
تحاریک التوائے کار
- 21۔ محکمہ سدنیات کے افسران کی طرف سے ریت
1028 کی نیلامی میں کرپشن (جاری)
- 22۔ لاہور جہ میں امن و امان کی اہتر صورتحال (جاری)
1027 غیر سرکاری ارکان کی کارروائی
مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)
- 23۔ مسودہ قانون (ترمیم) دی ٹاریٹ پت سال 2004
1032
- 24۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن
1033 پنجاب پت سال 2004
- 25۔ مسودہ قانون (ترمیم) دی یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب
1042 لاہور پت سال 2004
- 26۔ مسودہ قانون (ترمیم) استحقاق صوبائی اسمبلی پنجاب
1050 پت سال 2004
- قراردادیں (مطامع سے متعلق)
- 27۔ فورٹ منرو کو ترقی دیا جانا (جاری)
1052
- 28۔ نان گزئیڈ کمپیوٹر ملازمین کو کمپیوٹر الاؤنس کی سولت
1054
- 29۔ نشر میڈیکل کالج حتان کو یونیورسٹی کا درجہ دینا
1056
- 30۔ بند روڈ پر واقع سلاٹ ہاؤس کی منتقلی
1056

جمعات 16- ستمبر 2004

جلد 17، شماره 8

1065	-----	31- ایجنڈا
1067	-----	32- تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ سوالات (مکملہ آپہاشی)
1068	-----	33- نفلن زدہ سوالات اور ان کے جوابات پوانٹس آف آرڈر
		34- ارسا کے پانی کی تقسیم کے فارمولے سے جنوبی پنجاب میں (30 لاکھ ایکڑ کہاس کی فصل تباہ ہونے کا قندہ شدہ۔۔۔ جاری)
1102	-----	
1105	-----	35- نفلن زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
1125	-----	36- غیر نفلن زدہ سوالات اور ان کے جوابات رپورٹیں (توسیع)
		37- مجلس قائد برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع
1126	-----	
		38- مجلس قائد برائے مال بحالی و احتیال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع
1127	-----	
		39- مجلس استحقاق کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع
1128	-----	
		پوانٹس آف آرڈر
		40- ارسا کے پانی کی تقسیم کے فارمولے سے جنوبی پنجاب میں (30 لاکھ ایکڑ کہاس کی فصل تباہ ہونے کا قندہ شدہ۔۔۔ جاری)
1129	-----	
		توجہ دلاؤ نوٹس
1133	-----	41- ہاؤن چپ لاہور کے امام مسجد کے قتل پر حکومتی کارروائی
		42- گوجرانوالہ ٹریڈک پولیس کے حوالدار اور اس کے بھائیوں کی اندھا دھند فائرنگ سے شہری ہلاک
1136	-----	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
	رپورٹ (توسیع)	
54-	مسودہ قانون (ترمیم) ہدائی زرعی یونیورسٹی راولپنڈی صدرہ 2004 کے بارے میں مجلس قائد برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی سیلاب میں توسیع	1246
	تحریک استحقاق	
55-	ڈی۔ ایس۔ پی فیصل آباد کارکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ (۔۔۔ ہاری)	1247
	پوائنٹ آف آرڈر	
56-	لوکل باڈیز کی سینڈنگ کمیٹی کا اجلاس ہانسنے میں تاخیر	1247
	تحاریک التوانے کار	
57-	راولپنڈی میں قبرستان کے لئے مخصص رقبے پر شدہ پاسنے والوں کا قبضہ	1257
58-	راوی ہاؤن لاہور کی حدود ملکی گیت اور یکساں گیت میں جوئے کی ناخش	1260
	پوائنٹ آف آرڈر	
59-	دوران اجلاس ہینٹل آف جیٹر میں کے ممبر پر تنقید	1266
60-	ڈسٹرکٹ ناظم لاہور کی جانب سے جماعت اسلامی کو اجتماع کی اجازت دینے سے انکار	1271
	پیر 20 - ستمبر 2004	
	جلد 17، شمارہ 10	
61-	ایجنڈا	1277
62-	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	1279

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
	سوالات (مکملہ صحت)	
1287	نظان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	63
1319	نظان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	64
1356	غیر نظان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	65
	توجہ دلاؤ نوٹس	
1362	گرین ہاؤس لائبریری میں ائمہ عابدین کا ٹرنگ سے تین بے گناہ افراد جاگ	66
1364	رپورٹ (جو پیش کی گئی)	
1364	ہاؤس کمیٹی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا	67
	یوانٹ آف آرڈر	
1365	محرر ہاؤس کے ضمنی ضمن کے بارے میں حکومت کا موقف	68
	تجاریک التوائے کار	
1368	مکملہ ایکسٹریورڈریج کے اہلکاروں کی جانب سے رجسٹریشن	69
1374	ٹرانسفر اور ڈیویڈنٹ کاپی کے حصول میں مشکلات	
1374	ہاؤس ہال لاہور میں زندہ لوگوں کے ذمے سرٹیفیکیشن	70
1374	اور بوگس ناموں کا اندراج	
1377	مکملہ بسود آبادی میں میڈیکل انجینئر کو نئی شرائط	71
1377	پر تجدید کٹریکٹ کی پیشکش	
1378	عوامی سیلوں کی آڑ میں جوئے، شراب خانے اور رقص کی محفلیں	72
1384	تحریک زیر قاعدہ (1) 150 قواعد اضابطہ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997	73
1384	پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II کی غالی ہونے والی	
1384	نشت پر کرنے کی منظوری	

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

74 - مسودہ قانون، لیٹگوئج، آرٹ اینڈ کیمبر ادارہ پنجاب، صدرہ 2004 ----- 1385

پالیسی بیان

75 - ہڈسنگ سوسائٹیوں اور ہڈسنگ سکیموں کے بارے میں

1393 -----

وزیر قانون کا پالیسی بیان

76 - انڈکس

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 13 - ستمبر 2004

- 1 - تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
- 2 - سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)
نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات
- 3 - توجہ دلاؤ نوٹس
- 4 - سرکاری کارروائی
مسودہ قانون (جو زیر بحث لایا جائے گا)
دی فورین کریمن کالج، لاہور مصدرہ 2004

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس)

پیر 13 - ستمبر 2004

(یوم الثمین 27 - رجب المرجب 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمینز' لاہور میں سہ پہر 4.00 بجے

زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منہ ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ مِنَ الْفَيْضِ الْرَحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَأَمَّا بِنَا

أَنْزَلَتْ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا أُولَٰ كَافِرِينَ وَلَا تَشْتَرُوا

بِآيَاتِي مِمَّا قَلِيلًا وَإِنِّي أَنَا فَاتِقُونَ ۝ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ

وَكَلَّمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ

وَارْتَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ۝ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ

أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَسَيَعِينُ بِالْقَابِ

وَالصَّلَاةِ وَرَأْمَا الْكَبِيرَةَ إِلَّا عَلَى الْمُخْشِعِينَ ۝ الَّذِينَ يَظُنُّونَ

أَنَّهُمْ مُلْقَوْنَ إِلَيْهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

سورۃ البقرہ آیات 41-46

اور میں نے جو کتب بھی ہے اس نہ ایمان لائے۔ یہ اس کتب کی تالیف میں ہے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود تھی، لہذا سب سے پہلے تم ہی اس کے منکر بن جاؤ۔ تمہاری قیمت بہ میری آیت کو نہ بیچ ڈالو اور میرے غضب سے بچو۔ باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو معتبر نہ بناؤ اور نہ جانتے بوجھتے حق کو جھانے کی کوشش کرو۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور جو لوگ میرے آگے جھک رہے ہیں ان کے ساتھ تم بھی جھک جاؤ۔ تم دوسروں کو تو نیکی کا راستہ اختیار کرنے کے لئے کہتے ہو مگر اپنے آپ کو محول جانتے ہو، حالانکہ تم کتب کی تلاوت کرتے ہو۔ کیا تم حمل سے باطل ہی کام نہیں لیتے، میرا اور نماز سے مدد لے لے شک نماز ایک مشکل کام ہے، مگر ان فریڈرادر بندوں کے لئے مشکل نہیں ہے جو سمجھتے ہیں کہ آخر کار انہیں اپنے رب سے ملنا اور اسی کی طرف ہٹ کر جانا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

جناب قائم مقام سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر حکم موامالت و تمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دینے بائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ہاؤسنگ سکیموں کے بارے میں نوٹیفکیشن

پر حزب اختلاف کا موقف

قائم حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، قائم حزب اختلاف!

قائم حزب اختلاف، جی، میں ابھی آپ کو وقت دیتا ہوں، ایک منٹ۔ سوال نمبر 1025 جناب عن

عباس!

قائم حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، قائم حزب اختلاف۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں ایک بڑی اہم مسئلہ

جو already میری absence میں یہاں discuss ہوا ہے۔ میں اس کے چند نکات ریکارڈ پر لانا

چاہتا ہوں۔ وہ مسئلہ ان ہاؤسنگ سکیموں کا ہے آج کل اخبارات میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ کس

طرح عوام کے ساتھ زیادتی کی جا رہی ہے۔ اس میں خاص طور پر میں چند نکات آپ کے سامنے

رکھنا چاہوں گا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ آج کے اخبارات میں بھی چند اشعارات اس ہاؤسنگ سکیم کی

طرف سے لگے ہیں جو ہم سمجھتے ہیں غیر قانونی ہیں کیونکہ قانون کے مطابق لوکل باڈیز آرڈیننس

کے تحت۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں محترم قائد حزب اختلاف سے معذرت چاہتا ہوں کہ میں نے انہیں نوکا ہے، وہ اپنی بات فرما رہے تھے لیکن میں جناب کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے تقریباً تین دن پہلے یہ مسئلہ ایوان میں اٹھایا گیا تھا اور جناب چیئر مین رائے ایجاز صاحب نے اس پر حکومت کو سات دن کی ہمت دی تھی کہ سات دنوں کے اندر اندر حکومت اس معزز ایوان میں اپنا موقف بیان کرے تو اس سلسلے میں ابھی آج تیسرا دن ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات دنوں کے اندر اندر گورنمنٹ نے اپنا نقطہ نظر اس معزز ایوان میں دینا ہے۔ میری معزز قائد حزب اختلاف سے یہ گزارش ہو گی کہ جب حکومت اپنا موقف بیان کرے گی تو اس کے بعد اس کے اعتراض میں اس کے حق میں یا اس کی مخالفت میں جیسے بھی جو بھی چاہیں یہ فرما سکتے ہیں لیکن اگر اس مسئلے کو اب چھیڑا گیا تو پھر اس کے جواب میں حکومت کی طرف سے یہی کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ ہم نے سات دنوں کے اندر اندر شیمنٹ دستی ہے تو اس لئے میری ان سے استدعا ہو گی کہ یہ اس معاملے کو اس دن کے لئے pending فرمائیں اور اسی دن یہ بھی اپنا موقف بیان کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کا بھی جواب دیں گے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔ قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! راجہ صاحب کا شکریہ۔ لیکن میں چاہوں گا کہ جو میں باتیں کرنا چاہتا ہوں اس میں حکومت ہی کی مدد ہو گی۔ چونکہ ان کو عوام نے منتخب کر کے یہاں اس لئے بٹھایا ہے کہ یہ عوام کے حقوق کا تحفظ کریں۔ سات دن میں میں سمجھتا ہوں کہ وہ کچھ ہو جائے گا کہ جو عوام کے لئے پھر ان کے لئے کفارہ دینا مشکل ہو گا۔

جناب سپیکر! جیسے تو یہ تھا کہ جب یہ سکیئنڈل سامنے آ رہا ہے تو جب حکومت پنجاب نے پہلے نوٹیفکیشن کر کے acquisitions کی بات کی اور اب ڈیڑھ مہینے کے بعد نوٹیفکیشن واپس لینے کی بات کی تو کیا اس کے ساتھ انہوں نے اس شخص کو یا ان لوگوں کو جو اس میں ملوث ہیں۔ کیا ای۔ سی۔ ایل میں ڈالنے کی مرکز کو سٹارٹ کی؟ میری ان سے گزارش ہو گی کہ کم از کم ان لوگوں کے نام کی مرکزی حکومت کو سٹارٹ کی جانے کہ ان کو ای۔ سی۔ ایل میں ڈالا جائے

کیونکہ پہلے بھی اس ملک میں کبھی کوئی کوآپریٹو لوٹ کر بھاگ گیا۔ کبھی کوئی بنگ لوٹ کر بھاگ گیا۔ کبھی اس طرح کی ہاؤسنگ سکیموں کی شکل میں عوام کو لوٹا گیا۔ آج میں یہ بھی کہنا چاہوں گا: حکومت پنجاب یہ بھی دیکھے کہ جب دفعہ 4 کا Notification ہوا تھا اس کے بعد طریق کار یہ ہے کہ حکومت land acquire کرتی ہے اور جو پلاٹی ہوتی ہے وہ پیسے خزانے میں جمع کروا کر زمین لیتی ہے۔ ہماری اطلاع کے مطابق انہیں ڈرا دھماکا کر اس Notification کے ذریعے ان زمینوں کو اونے پونے چھین لیا گیا ہے۔ یہ ہم سے وعدہ کریں کہ حکومت وقت عوام کا تحفظ کرتے ہوئے ان طریقوں کی زمین واپس کرواتے ہوئے کم از کم ان معاہدوں کو ختم کرے گی جو دفعہ 4 کے بعد ہوئے ہیں تاکہ عوام کے حقوق کا تحفظ ہو سکے۔ میں تو ان کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کی حکومت پر یہ دھبہ نہ لگے۔ تو جناب سیکرٹری ای رپورٹ ضرور پیش کریں: ہم اس دن اپنا پورا موقف دیں گے لیکن ہم سب کے سب یہاں عوام کے تحفظ کی خاطر بیٹھے ہیں لہذا میری آپ کی وساطت سے ان سے گزارش ہوگی کہ جو لوگ اس میں ٹوٹ ہیں ان کے نام ای۔سی۔ایل میں ڈالیں تاکہ وہ بھاگ نہ سکیں۔ ان اہلکاروں کی بھی ضرور جبر لیں کہ جن کے نام سے آج وہ لیٹر شائع ہو رہے ہیں۔ جن پر کوئی تاریخ نہیں ہے، ہیکھلی تاریخ میں یہ لیٹر دیکھ کر کے اخبارات میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ جس کے ذریعے یہ show کیا جا رہا ہے کہ اس کی منظوری دے دی گئی ہے۔ حالانکہ قانون کے مطابق جب تک خزانے میں پیسے جمع نہ ہو جائیں اس وقت تک کسی چیز کی منظوری نہیں ہوتی۔ جناب سیکرٹری میں تو ان کی مدد کرنا چاہتا ہوں، میں تو چاہتا ہوں کہ یہ اس بات سخت ایکشن لیں۔ اگر پنجاب حکومت مناسب اقدامات نہیں کرتی تو میں یہ کہنے پر مجبور ہوں گا کہ پنجاب حکومت کے ذمہ داران خود اس کا سبب نہیں کرنا چاہتے اور ان لوگوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں جو کہ عوام کو لوٹ رہے ہیں۔ بہت شکریہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میں اہدائیں بھی یہی عرض کرنا چاہتا تھا۔ اب جو باتیں معزز قائد حزب اختلاف نے کہیں ہیں اگر میں ان کا جواب دینا شروع کر دوں تو یہاں پر ایک نیا پنڈورا کھل جلتے گا۔ پھر بھی میں اتنا ضرور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب نے

عوام کے حوالہ کو مد نظر رکھتے ہوئے جو بھی فیصلہ کیا ہے وہ درست ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے یہ فیصلہ صرف اور صرف عوامی حوالہ میں کیا ہے۔ اس میں حکومت ملوث نہیں ہے۔ اگر حکومت ملوث ہوتی یا حکومت کا کوئی اہلکار ملوث ہوتا تو شاید ہم de-notification کا فیصلہ نہ کرتے۔ جب وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں آیا تو انھوں نے فوراً de-notification کا فیصلہ کر دیا۔ اس کے باوجود میں پھر استدعا کروں گا کہ جب ہم پالیسی statement دیں گے تو ساری تفصیلات ایوان کی خدمت میں پیش کر دی جائیں گی۔ شکریہ۔

سوالات (محلہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سیکرٹری: ٹھیک ہے۔ اب سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال جناب علی عباس صاحب کا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ تو یہ سوال نمبر 1025 dispose of ہوا۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 1251۔ جناب والا، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سگیاں پل دریائے راوی پر ٹول ٹیکس سے متعلق

تفصیلات اور مسائل

*1251، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) دریائے راوی پر واقع سگیاں پل پر ٹول ٹیکس وصول کرنے کا کیا فیصلہ ہے؟ یہ کب

نفاذ کیا گیا اور کتنے عرصہ کے لئے نفاذ کیا گیا تھا؟

- (ب) ٹول ٹیکس کی وصولی کا ٹھیکیدار کون ہے؟ اس پل کا ٹھیکہ کتنے حصہ کے لئے اور کس کمپنی کو دیا گیا؟ کمپنی کا نام اور اس کے حصہ داران کی تفصیل سے مطلع فرمائیں؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ اس کا ٹھیکیدار مقررہ شرح سے دو گنا ٹیکس وصول کر رہا ہے اور پورے پل پر اس نے ٹول ٹیکس شیڈول کے بورڈ عوام الناس کی اطلاع کے لئے بھی نہیں لگائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

- (الف) سکیں پل پر لاگو ٹول ٹیکس کا شیڈول درج ذیل ہے۔ یہ شیڈول یکم جولائی 2001 کو جاری ہوا تھا اور نئے شیڈول کے آنے تک نافذ العمل رہے گا۔

شیڈول

نمبر شمار	تفصیل گاڑیاں	ریٹ
1-	کار، جیپ، پک اپ، ون، ٹیکسی، کار، ٹریکٹر، بیرونی	5 روپے فی بمبرہ
2-	منی بس، پک اپ، اوگن، کرشل وین	10 روپے فی بمبرہ
3-	بسیں	20 روپے فی بمبرہ
4-	ٹرک 6 ویل تک	20 روپے فی بمبرہ
5-	ٹرک، ٹرائی، منی ایکسل، پھوین سے زیادہ اور دس ویل تک	40 روپے فی بمبرہ
6-	لاگ ویل دس ویل سے زیادہ	100 روپے فی بمبرہ
7-	ٹریکٹر، زرعی مکینل ٹرائیز	5 روپے فی بمبرہ
	الف۔ برائے زرعی استعمال (علاقہ)	5 روپے فی بمبرہ
	ب۔ برائے کرشل استعمال	10 روپے فی بمبرہ
8-	ٹریکٹر، زرعی دو ایکسل ٹرائی	10 روپے فی بمبرہ
	الف۔ برائے زرعی استعمال (علاقہ)	20 روپے فی بمبرہ
	ب۔ برائے کرشل استعمال	20 روپے فی بمبرہ
9-	رکھا، سکو، سائیکل اور جانور سے چلنے والی گاڑیاں	مفت
10-	ہلڈ کنٹ، برائے علاقہ کے رہائشی ذاتی کار، جیپ	125 روپے

- (ب) ٹول ٹیکس کے ٹھیکیدار کا نام محمد مسر فر از علی ہے۔ اس پل کا ٹھیکہ یکم جولائی 2002 سے 30 جون 2003 تک دیا گیا۔ دفتری ریکارڈ کے مطابق اس کا کوئی اور حصہ دار نہ ہے۔

(ج) زیادہ ٹول ٹیکس وصول کرنے کے سلسلہ میں کچھ شکایات وصول ہوتی تھیں۔ اس کی روک تھام کے لئے فوری کارروائی کی گئی اور ٹھیکیدار کو آخری نوٹس جاری کیا گیا۔ اس کے علاوہ دن میں کئی بار موقع پر چیکنگ کی گئی۔ اب اوور چارجنگ کے متعلق کوئی شکایت وصول نہ ہوئی ہے۔ ٹیکس کی وصولی کو محکمہ کے اہلکار ہاتھ دہی سے چیک کرتے رہتے ہیں اور ٹول ٹیکس کا شیڈول ٹال پلازہ کے دونوں اطراف آویزاں کر دیا گیا ہے۔ عوامی شکایات کے لئے شکایات و تجاویز بکس بھی رکھ دیئے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری: کوئی ضمنی سوال؛

سید احسان اللہ وقاص: جناب سیکرٹری: میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کا جواب 03-8-4 کو موصول ہوا ہے۔ تو کیا اس وقت بھی اس پل کا ٹھیکیدار - محمد سرفراز علی " ہے؟ کیا اس سے پہلے بھی اس نے محکمہ مواصلات و تعمیرات کا کبھی کوئی ٹھیکہ لیا ہے یا نہیں؟ بنیادی طور پر میرا سوال یہ تھا کہ پانچ روپے فی پھیرا کار 'جیب' پک اپ 'وین' ٹیکسی وغیرہ کا طے شدہ ہے۔ لیکن وہاں پر مستقل طور پر 10/- روپے فی کار وصول کئے جاتے ہیں۔ میرے معزز ممبران اسمبلی بھی جب وہاں سے گزرتے ہیں تو دس روپے کی ہی ادائیگی کرتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سیکرٹری: انھوں نے دو ضمنی سوالات ارٹھاد فرمائے ہیں۔ ایک تو انھوں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا یہ ٹھیکیدار اس سے پہلے بھی کبھی محکمہ مواصلات کا ٹھیکہ لیا ہے؟ دوسرا یہ پوچھا گیا ہے کہ کیا اس وقت بھی یہی ٹھیکیدار وصولی کر رہا ہے؟ تو میری گزارش یہ ہے کہ اس وقت محکمہ خود collection کر رہا ہے۔ اس کا ٹھیکہ ختم ہونے کے بعد دو مرتبہ announce کرنے کے باوجود bids کے لئے ٹینڈرز موصول نہ ہونے اور تیسری دفعہ جو offer آئی وہ ہماری reserve price سے کم تھی۔ چونکہ یہ offer ہماری reserve price سے کم تھی اس لئے ہم نے اس قیمت پر ٹھیکہ نہیں دیا۔ لہذا اب وہاں پر محکمہ خود collection کر رہا ہے۔ محمد سرفراز علی نامی ٹھیکے دار نے جب ٹھیکہ لیا تو اس کے بعد کے کوائف اور ریکارڈ تو ہمارے پاس موجود ہے لیکن اس سے پہلے کا ریکارڈ اور تفصیل ' اس کی زندگی کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے۔ اگر معزز رکن ارٹھاد

فرماتے ہیں تو میں معلوم کر کے انھیں آگاہ کر دوں گا۔

جناب سمیع اللہ خان : جناب سیکرٹری ضمنی سوال؛

جناب قائم مقام سیکرٹری : جی فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان : جناب سیکرٹری، سٹیکس پل کے حوالے سے آج کل ایک تاثر یہ ہے کہ ان کے محکمے نے لوٹ مار کرنے کے لئے ایسا کیا ہے۔ کیا یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ reserve price کیا تھی؟ جب سرفراز علی کو ٹھیکہ دیا گیا تو محکمے نے reserve price کیا رکھی تھی اور اس سال محکمہ نے reserve price کیا رکھی ہے؟ میری اطلاع کے مطابق محکمہ نے لوٹ مار کرنے کی خاطر اس مرتبہ reserve price اتنی زیادہ high رکھ دی کہ کوئی بھی ٹھیکیدار اس کو لینے نہیں آیا۔ وزیر صاحب ذرا اس بات کی وضاحت کر دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب سیکرٹری، میرے بھائی سمیع اللہ خان صاحب کا یہ خدشہ ہے بنیاد ہے کہ محکمہ نے جان بوجھ کر reserve price زیادہ رکھی ہے۔ reserve price کے لئے ایک set pattern ہوتا ہے۔ پتیلے کی نسبت اگلی مرتبہ ہمیشہ price بڑھتی ہے۔ جب تک بڑھتی نہیں اس وقت تک کسی کو ٹھیکہ دیا نہیں جا سکتا۔ تو یہ ٹھیکہ دار pool کر لیتے ہیں۔ جب pool کر لیں تو پھر ان کے آگے بیک میل نہیں ہوا جاتا۔ جناب والا! محکمے کا ایک اپنا سسٹم ہے اس کے ذریعے collection کی جاتی ہے۔ اکثر اوقات reserve price سے زیادہ collection ہوتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے معزز رکن یہ سمجھتے ہیں کہ محکمہ نے reserve price زیادہ رکھی ہے تو میں اس حوالے سے سادے کا سارا set up اپنے بھائی کو گوش گزار کر دوں گا۔ اس کے بعد بھی اگر انھیں اس میں کوئی ستم نظر آئے تو پھر میں جھگڑے طور پر برہنہ کی کارروائی کرنے کے لئے تیار ہوں گا۔

جناب سمیع اللہ خان : جناب سیکرٹری، جس طرح وزیر موصوف نے فرمایا ہے یہ اتنا سادہ معاملہ نہیں ہے۔ انھوں نے خود اپنے جواب میں کہا ہے کہ reserve price کی وجہ سے اس کی دو مرتبہ bid ہوتی ہیں۔ میرا سوال بڑا واضح ہے کہ جب سرفراز علی کو یہ ٹھیکہ دیا گیا تو اس وقت reserve price

کیا تھی اور اس سال جب یہ ٹھیکہ دینا تھا تو reserve price کیا مقرر کی گئی تھی؟ میں کون کا کہ
 ٹھیکے کی طرف سے وزیر صاحب کو غلط جواب فراہم کیا گیا ہے۔ جب سرفراز علی کو ٹھیکہ دیا گیا تو
 reserve price کم تھی اور اس مرتبہ صرف اس لئے بڑھائی گئی کہ اس کو کوئی ٹھیکیدار حاصل نہ
 کر سکے اور وہاں پر ٹھیکے کے لوگ خود لوٹ مار کر سکیں۔ وہاں پر XEN سے لے کر اوپر تک سارا حصہ
 جاتا ہے، اب معلوم نہیں کہ وہ وزیر صاحب تک پہنچتا ہے یا نہیں؟ وہاں کار کا ریٹ پانچ روپے ہے
 جبکہ وہ دس روپے وصول کر رہے ہیں۔ جناب والا! سکیاں پل پر چور بازاری جو رہی ہے۔ یہ مجھے
 صرف اُس دور کی اور اس دور کی reserve price بتادیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! انھوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ محمد سرفراز علی کو ٹھیکہ
 دیتے وقت جو reserve price تھی اب اس سے بڑھا کر رکھی گئی ہے۔ جناب والا! دو سال
 گزرنے کے بعد motor vehicles کا traffic count بھی بڑھ جاتا ہے، ٹریک کا بہاؤ زیادہ
 ہو چکا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب آمدنی بڑھے گی تو اس کی reserve price بھی بڑھے گی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا سوال بڑا simple اور واضح ہے۔ ٹھیکے کے لوگ بھی
 بیٹھے ہیں۔ جناب والا! جب سرفراز علی کو ٹھیکہ دیا گیا تو اس وقت reserve price کیا تھی اور
 اس سال جب bid کے لئے ایشیا میں اشتہار دیا گیا تو reserve price کیا تھی؟ یہ اتنا مشکل سوال
 نہیں ہے۔ گیلڈی میں ٹھیکے کے افسران بیٹھے ہوئے ہیں یہ ان سے چٹ منگوا کر بتادیں۔ میں
 نے کوئی لمبا چوڑا یا مشکل سوال نہیں پوچھا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! یہ figures اور اکاؤنٹ کا معادہ ہے۔ احسان اللہ
 وقاص صاحب نے جو سوال تحریر فرمایا تھا اس کا جواب دے دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، میرے خیال میں تین سوال کئے جا چکے ہیں لہذا اب as per rules
 آگے چلیں۔ منسٹر صاحب! سمیع اللہ صاحب کا اصل مقصد یہ ہے کہ پہلے پانچ روپے تھے۔ لیکن اب
 10/ روپے لے رہے ہیں لہذا آپ اس پر check رکھیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکیو! آپ نے جو پانچ اور دس روپے کی بات فرمائی ہے۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ شیڈول یکم جولائی 2001 کو جاری کیا گیا جو کہ میں نے لکھ دیا ہے۔ میں ذرا پڑھ دیتا ہوں تاکہ آپ کو سمجھنے میں آسانی رہے۔ کار 'جیب' پک اپ 'ویگن'، ٹیکسی کار، ٹریکٹر ٹرائل وغیرہ کا 5/- روپے فی پھیلا۔ مٹی بس 'پک اپ' ویگن، کرسٹل وین 10/- روپے فی پھیلا۔ بسیں 20/- روپے فی پھیلا۔ ٹرک 6 ویل 20/- روپے، ٹرک ٹرائل مٹی ایکسل 6 ویل 40/- روپے۔۔۔ (قطع کلامیں)

آپ اگر نہیں سنا چاہتے تو۔۔۔

جناب قائم مقام سیکیو! No cross talk please منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں۔ بیڑا! آپ سنیں بعد میں سوال کرنا۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکیو! نہ ضمنی سوال ہے اور نہ ہی اس کا یہ جواب ہے۔ بات اور ہو رہی ہے۔ بات یہ ہے کہ انہوں نے ایک ریٹ لسٹ دی ہوئی ہے کہ مٹی بس 10/- روپے ہے، بس 20/- روپے۔ جب ٹھیکہ ہوتا ہے وہ اس کے مطابق ہوتا ہے۔ یعنی اگر یہ 10/- روپے ہے تو اس کے مطابق ہو گا اگر یہ 5/- روپے ہے تو اس کے مطابق ہو گا۔ ہوتا یہ ہے کہ جب کنٹریکٹ دیا جاتا ہے مطال کے طور پر اس وقت یہ 5/- روپے تھا۔ اب اس کے بعد اسے 10/- روپے کر دیا گیا تو پھر کنٹریکٹ کی amount بھی ڈبل ہوئی ہے۔ اب ان سے یہ پوچھا جا رہا ہے کہ جب سرسرازا نامی آدمی کو کنٹریکٹ دیا گیا تو کیا اس وقت شیڈول یہی تھا یا اس کے بعد enhance کیا گیا ہے؟ اور اگر enhance کیا گیا تو کیا پھر اس کے مطابق کنٹریکٹ کی رقم کو بھی enhance کیا گیا؟ بہت simple بات ہے۔ اس کا جواب دیا جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکیو! یہ شیڈول 2001ء کو جاری ہوا اور اب بھی یہی شیڈول ہے اور اس وقت تک جاری رہے گا جب تک نیا شیڈول announce نہیں ہوتا۔ اس دوران پہلے سرسرازا علی ٹھیکیدار آیا لیکن اب محکمہ عود collection کر رہا ہے لیکن شیڈول وہی ہے وہ تبدیل نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، کیا اس میں enhancement نہیں ہوتی؟

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری! میری آپ سے گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جو رانا صاحب نے پوچھا ہے اس کی انھوں نے وضاحت کی ہے کہ شیڈول میں enhancement نہیں ہوتی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری! رانا صاحب نے جو ارٹیکل فرمایا ہے میں نے اس کے متعلق پوری بات کر دی ہے۔ سمیع اللہ خان صاحب ذرا تشریف رکھیے اور سن لیجیے۔ اگر آپ نے نفاذ ہی فرمائی ہے تو ذرا میری بات بھی سن لیجیے۔ یہ شیڈول جو announce کیا گیا ہے یہ یکم جولائی 2001 کو جاری کیا گیا اور ٹھیکیدار کو یہ ٹھیکہ یکم جولائی 2002 سے دیا گیا۔ یہ شیڈول ٹھیکیدار سے ٹھیکہ لینے سے پہلے موجود تھا۔ اسی شیڈول کے اندر اس ٹھیکیدار کا ٹھیکہ ختم ہوا۔ اب اسی شیڈول کے تحت ہم نے announce کیا اور پھر اسی شیڈول کے تحت لوگوں نے pool کیا۔ reserve price تبدیل ہوتی ہے لیکن شیڈول یہی ہے اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اب ہم اسی شیڈول کے تحت لے رہے ہیں۔ یہ بالکل غلط بات ہے کہ over charging کی جا رہی ہے۔ ہم نے وہاں پر بورڈ لگانے ہیں۔ ہر آنے والے کے بڑھنے کے نئے وہاں واضح طور پر بورڈ موجود ہیں کہ 5/- روپے، 10/- روپے یا 40/- روپے ہیں۔ مجھے ایک دو دفعہ شکایات موصول ہوئی ہیں تو میں نے وہاں کا عمل تبدیل کیا اور وہاں پر واضح طور پر بورڈ لگوائے ہیں۔ جناب والا! شیڈول اور ٹھیکیدار کے درمیان کوئی ابہام نہیں ہے۔ اگر سمیع اللہ خان صاحب اس کے علاوہ کوئی اور سوال کرنا چاہتے ہیں تو کہیے میں جواب دیتا ہوں۔

حاجی محمد اعجاز، جناب والا! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

سید احسان اللہ و قاص، جناب والا! مجھے بھی موقع دیا جائے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری!

جناب قائم مقام سیکرٹری، جن کا سوال ہے انھیں بھی موقع دیں۔ شاہ صاحب کا سوال ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اب تو آپ نے تین ضمنی سوال پوچھتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب والا! وہ ایک کار سے 5% کی بجائے 10% روپے لے رہے ہیں اور وہ پیسے ان کی جیبوں میں جا رہے ہیں۔ آپ ابھی میرے ساتھ چلیں۔ وہ کار سے دس روپے لیں گے لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ بتانا پسند کیوں نہیں کرتے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، انھوں نے کہا ہے کہ جن کی شکایت آئی تھی میں نے انھیں محلل کیا ہے اور وہاں پر دوسرے آدمی لگا دیئے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ یہ مسئلہ سمجھ لیں بے شک وہ جواب نہ دیں۔ میرا تاثر یہ ہے کہ حکم چاہتا تھا کہ اس پل کا ٹھیکہ کسی ٹھیکیدار کے پاس نہ بنے۔ اس کے لئے انھوں نے شیڈول تو تبدیل نہیں کیا لیکن reserve price تین چار گنا زیادہ کر دی تاکہ کوئی ٹھیکیدار bid کے competition میں ہی نہ آئے اور ٹول کی collection ان کے ٹھکے کے اہلکاروں کے پاس چلی جائے۔ سنٹر صاحب اپنے اس منصوبے میں کامیاب رہے ہیں اور آج وہاں پر کوئی ٹھیکیدار نہیں ہے۔ نئی bid دی ہے لیکن high reserve price کافی کر دی ہے۔ میرا simple سوال یہ ہے کہ جب شیڈول یہی ہے تو ڈھنڈہ ماہ پہلے جو bid میں گئے ہیں تو اس میں reserve price تین چار گنا زیادہ کرنے کی کیا وجوہات تھیں؟ تاثر یہ ہے کہ لوٹ مار کے لئے یہ اسے اپنے پاس رکھنا چاہتے تھے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، املا سوال 1348 سید احسان اللہ وقاص صاحب!

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، زاہد پرویز صاحب سوال کرنے دیں اس کے بعد میں آپ کو نام دیتا ہوں۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سیکرٹری! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دو تین ماہ پہلے گورنمنٹ نے اعلان کیا تھا کہ ڈی۔ اے۔ پی اور یوریا کھاد کی بوری کی قیمت 100% روپے کم کر دی جائے گی۔ جناب والا! ایک دو ماہ تو اس پر عمل درآمد ہوتا رہا ہے لیکن آج کل پھر فی بوری 70/80 روپے

منگنی ہو گئی ہے۔ پہلے جو کھاد 900/- روپے کی تھی اب وہ 960/- روپے کی بک رہی تھی اور جو 425/- روپے کی تھی وہ 470/- روپے کی بک رہی ہے۔ جناب 10/11 اب سبزی کی کاشت کا موسم آ گیا ہے۔ آکوں کی فصل بھی کاشت ہوتی ہے جس میں کھاد کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اگر اسی طرح کھاد اور زرعی ادویات منگنی رہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آرڈر پلینز آرڈر۔ آرڈر۔

چودھری زاہد پرویز، جس طرح گندم منگنی ہو چکی ہے اس طرح سبزی بھی غریب لوگوں کی دسترس میں نہیں رہے گی۔

جناب سیکرٹری! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گوبرانواد ضلع میں مونجی کی فصل کو کوئی بیماری لگ گئی ہے اور اوپر سے پتے سوکھ رہے ہیں۔ کیا گورنمنٹ اس پر سیرے کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟ پہلے نیپل کا پٹر کے ڈرنے سے سیرے کر کے بیماری کو کنٹرول کیا جاتا تھا۔ تو اب بھی کوئی ایسی صورت حال ہے؟ کیونکہ مونجی کی فصل سے پاکستان بہت زیادہ زرمبادلہ کماتا ہے اور خاص طور پر جو سپر مونجی ہے اسے یہ بیماری لگ رہی ہے۔ تو میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گا کہ جن علاقوں میں یہ بیماری لگی ہے وہاں فوری طور پر نیپل کا پٹر کے ڈرنے سے بچھڑاؤ کروایا جائے تاکہ زمیندار کی ابھی فصل ہو سکے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وزیر زراعت یہاں موجود نہیں ہیں۔ آپ ان کو جمیہر میں مل کر یہ صورتحال بتادیں وہ آپ کو کوئی remedy دیں گے۔ جی! احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! میں اگلے سوال سے پہلے کوئی ضمنی سوال نہیں کروں گا۔ میں اپنے معزز وزیر سے صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میری اطلاع یہ ہے کہ وہاں سکیاں بیل پر ٹھکے کے عملے نے جعلی پرچیاں چھپوائی ہوتی ہیں اور جو گاڑیاں وہاں سے گزرتی ہیں ان کو جعلی پرچیاں دے دیتے ہیں جو انھوں نے خود پرنٹ کروائی ہوتی ہیں۔ لہذا گزارش ہے کہ وزیر موصوف اس چیز کو چیک کر لیں تاکہ ٹھکے کا نقصان نہ ہو۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری! میں اس ضمن میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے

میرے محترم دوست سمیع اللہ خان صاحب اپنے مزاج کے بالکل عکس برے سخت الفاظ استعمال کر چکے ہیں۔ جناب والا! سمیع اللہ خان اور احسان اللہ وقاص جتنی دفعہ کہیں میں ان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے گزرنے کے لئے تیار ہوں اور جو شخص ان سے زیادہ پیسے لے گا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اسے sack کر دوں گا۔ مجھے تو وہاں کوئی نہیں پہچانتا اگر یہ بیچاس دفعہ بھی کہیں تو میں وہاں سے گزرنے کے لئے تیار ہوں اور اگر یہ کہیں گے تو میں نصاب بھی لے لوں گا تاکہ مجھے کوئی دیکھ نہ سکے۔ سمیع اللہ خان صاحب! میں آپ سے مخاطب ہوں چونکہ محترم احسان اللہ وقاص صاحب نے تو بہت احترام اور اچھے پیرانے میں گفتگو فرمائی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! انھوں نے جعلی پریچیاں چھپوائی ہوتی ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، اگر جعلی پریچیاں ہیں تو وہ بھی انھوں نے زیادہ رقم کی چھپوائی ہوتی ہوں گی۔ یہ فرما رہے تھے کہ وہاں پر ٹوٹ مار کا بازار گرم ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سٹیپیکر!

جناب قائم مقام سٹیپیکر، جی فرمائیے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! وزیر موصوف کی تجویز اچھی ہے لیکن مجھے حد شرعیہ ہے کہ یہ محکمے کو بتا کر وہاں جائیں گے تاکہ وہ کام نہ ہو سکے۔ اس لئے اگر یہ میری کال پر اپنا تک جائیں گے تو میں سمجھوں گا کہ یہ سچے ہیں۔ otherwise یہ بالکل بتا کر جائیں گے۔ میں اس House میں کہ رہا ہوں کہ یہ اپنے محلے کو بتا کر جائیں گے کہ بیجویم آرہے ہیں -5/- روپے لینے ہیں۔

جناب قائم مقام سٹیپیکر، یہ تو آپ جب جانا چاہیں وہ جاننے کے لئے تیار ہیں۔ time table آپ نے دینا ہے انہوں نے نہیں دینا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میں نے جو گزارش کی ہے وزیر موصوف نے یقین دہانی کروائی ہے اچھی بات ہے۔ اگر انہوں نے اس پر کنٹرول کیا تو اچھی بات ہے۔ میں نے یہ عرض کی ہے کہ وہاں پر وہ جو پریچیاں دیتے ہیں وہاں پر جو بندہ بیٹھتا ہے اس کو گورنمنٹ کی طرف سے printed شدہ پریچیاں دے دیتے ہیں اور اس کے مطابق حساب کر کے ٹام کو پیسے وصول

کر لیتے ہیں۔ انہوں نے وہاں پر جلی پرچیاں چھپوا کر رکھی ہوئی ہیں جو لوگوں کو دیتے رستے ہیں۔ میری صرف اتنی گزارش ہے کہ اس کو بھی چیک کر لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب والا! انہوں نے بجا ناٹھدی فرمائی ہے میں انشاء اللہ تعالیٰ اس پر انکوائری کروالوں گا اور ان کے حکم کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری: اگلا سوال 1403 ڈاکٹر نذیر احمد مٹھوڈو گر۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! اس کے بعد میرا سوال ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری: آپ نے خود تو فرمایا ہے کہ جواب دے دیں۔ اگلے سوال پر چلیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میں نے بھی نمبر بھی نہیں پڑھا۔ سوال نمبر 1348 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کی تعمیر و مرمت اور دیگر تفصیل

*1348: سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گزشتہ دو سال میں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ 5 کھ روڈ 7 کھ روڈ اور 90 شارع قائد اعظم پر

تعمیر و مرمت اور دیگر سہولیات کی فراہمی پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) اس رقم سے ان دفاتر میں کیا کیا سہولیات فراہم کی گئیں اور کیا مرمت و تعمیر نو

ہوئیں؟

(ج) گزشتہ دو سال میں موجودہ منتخب حکومت کے قیام سے قبل و دفاتر کس شخصیت / ادارہ

کے زیر استعمال تھے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) گزشتہ دو سالوں میں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ (5 کھ روڈ، 7 کھ روڈ اور 90 شارع قائد اعظم پر تعمیر و مرمت پر جو رقم خرچ کی گئی ہے۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

تفصیل	سال	سالہ مرمت (ملین)	اسپیشل مرمت ایڈیشن، انٹریشن ٹوٹل (ملین)	ٹوٹل (ملین)
7 کھ روڈ	2000-01	0.595	-	0.595
	2001-02	0.195	-	0.195
ٹوٹل 7 کھ روڈ		0.790	--	0.790
5 کھ روڈ	2000-01	0.690	0.044	0.734
	2001-02	0.250	1.088	1.529
ٹوٹل 5 کھ روڈ		0.940	1.132	2.263
90 شارع قائد اعظم	2000-01	0.524	-	0.524
	2001-02	0.192	-	0.192
ٹوٹل 90 شارع قائد اعظم		0.716	-	0.716
گریڈ ٹوٹل		2.446	0.191	3.769

(ب) گزشتہ دو سالوں میں مندرجہ بالا رقوم سے کی گئی تعمیر نو کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1- 7 کھ روڈ برائے سال 2000-01، 2001-02 میں یہ کام کئے گئے ہیں۔

اسپیشل مرمت سالانہ مرمت پلستر میپ، رنگ و روغن، سفیدی کا کام، سپلائر برائے بجلی، سینٹری اوائر سپلائر، ٹوب و وب، بلڈنگ میٹریل اور فلنگ برائے بجلی و پانی سینٹری، فروشوں کی مرمت، فراہمی برائے سوئی گیس و الیکٹرک ہیئر سٹیکل پیٹ، اڈیل پیٹ، بیس، الیکٹرک گیزر، ایمرجنسی لائٹ، گیلے، پیڑی مختلف پودہ جات، مختلف جگہوں پر کھائی، صفائی، دھلائی برائے قالین وغیرہ وغیرہ۔

2- (1) 5 کھ روڈ برائے سال 2000-01، 2001-02 میں یہ کام کئے گئے ہیں۔

اسپیشل مرمت سالانہ مرمت پلستر اینٹوں کا کام، رنگ و روغن، سفیدی کا کام، سپلائر برائے بجلی، سینٹری اوائر سپلائر، ٹوب و وب، بلڈنگ میٹریل اور فلنگ برائے بجلی و پانی سینٹری، فروشوں کی مرمت، فراہمی برائے سوئی گیس و الیکٹرک ہیئر سٹیکل

پیٹ اڈیل پیٹ، بیسن، الیکٹرک گیزر، امرجنسی لائٹ، گیلے، بیٹری مختلف پودہ جات، مختلف جگہوں پر کھائی، صفائی دہلانی برائے قالین، دوبارہ پوشش برائے صوف دفتر کے فرنیچر کی پالش، سپلائی برائے گھومنے والی کرسی، جانے ناز کی فراہمی برائے مسجد دفتر، صفائی برائے صوف سینٹ اور ہاتھ روموں میں گیزرڈ ٹائلز کی فننگ تعمیر برائے فرش نف، ٹائل وغیرہ

II۔ ایڈیشن انکریٹیشن برائے 2000-01 تعمیر کا کام برائے سیٹری پوسٹ

ایڈیشن انکریٹیشن برائے سال 2001-02 تعمیر کا کام برائے مسجد و ریکارڈ روم

3۔ 90 شارع قائد اعظم برائے سال 2000-01، 2001-02 میں یہ کام کئے گئے ہیں۔

اسپیشل مرمت، سالانہ مرمت پلستر، اینٹوں کا کام، ٹیپ رنگ و روغن، سفیدی کا کام، سپلائی برائے بجلی، سیٹری، اوٹر سپلائی، یوب و بوب، ابلنگ میٹرین اور فننگ برائے بجلی و پانی و سیٹری فراہمی برائے سونی گیس و الیکٹرک ہیٹرز، بیسن، الیکٹرک گیزر، امرجنسی لائٹ، گیلے، موسمی بیٹری مختلف پودہ جات، صفائی دہلانی برائے قالین، دفتر کے فرنیچر کی پالش تعمیر برائے فرش وغیرہ وغیرہ

(ج) گزشتہ دو سالوں میں مندرجہ بالا عمارات جن شخصیات / ادارہ جات کے زیر استعمال تھیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

- 1۔ 7 کب روڈ گزشتہ دو سالوں میں گورنر پنجاب کا صاف کام کرتا رہا ہے۔
- 2۔ 5 کب روڈ گزشتہ دو سالوں میں ڈائریکٹر جنرل (NAB) کا دفتر رہا ہے۔
- 3۔ 90 شارع قائد اعظم گزشتہ دو سالوں میں امرجنسی سیل پنجاب، ایڈوائزر فوڈ اور ایڈوائزر ٹرانسپورٹ کے دفتر رہے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، میں اس پر ایک مجموعی مضمینی سوال کرتا ہوں۔ یہ سوال جس دور کے متعلق کیا گیا ہے اس دور میں کوئی منتخب اور جمہوری حکومت نہیں تھی۔ اس دور میں وزیر اعلیٰ ہاؤس۔ (قطع کلامیں)

جناب قائم مقام سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ خاموشی اختیار کریں۔ اذان ہو رہی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میری بات جاری تھی میں ضمنی سوال پوچھ رہا تھا۔ وہ عرصہ جس کے بارے میں میں نے سوال پوچھا ہے اس دور میں کوئی منتخب حکومت یہاں پر نہیں تھی اور چیف منسٹر ہاؤس میں جو لوگ براہمن تھے انہوں نے حکومت کے بڑے بیٹانے پر اثراہت کروانے اور دوسرا اسی کے ساتھ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میرے علم میں یہ بات لائی گئی ہے کہ دفتر عالی کرنے سے پہلے بہت ساری قیمتی اشیاء وہاں سے چوری ہوئی ہیں۔ کیا یہ بات درست ہے اس کے بارے میں میری رہنمائی فرمائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! یہ ان کی غلط اطلاع ہے کسی قسم کی کوئی چیز چوری نہیں ہوئی۔ تمام چیزوں کی لسٹ بتتی ہے اور اس سلسلے میں لسٹ پر چارج محمود نے سے پہلے دیکھنے لگے جاتے ہیں۔ پوری کی پوری چیزیں ہمارے محکمے کے ریکارڈ کے مطابق موجود ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جناب ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ قومی خزانہ تو غریبوں کے ٹیکسوں سے بھرا جاتا ہے۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ اس قسم کے maintenance and repairs کے کام ہیں اس میں pick and choose ہوتا ہے۔ جہاں کوئی بااثر شخصیت ہے کسی سیکرٹری کا گھر ہے گورنر صاحب نے گزرتا ہے تو حفاظت اس کی carpeting بھی ہو جاتی ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو M&R کا کام ہے اس کے لئے محکمہ کے پاس کوئی criteria بھی ہے یا صرف "انے دی ونڈ ہے" جتنے مرضی لا دو۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب والا! یہ سوال صرف 5 کب روڈ اور 7 کب روڈ کے بارے میں 90 شاہراہ قائد اعظم کے بارے میں تھا۔ اگر یہ مزید کسی چیز کے معاملے میں معلومات لینا چاہتے ہیں تو fresh question کر دیں میں اس کے بارے میں ان کو بتا دوں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! یہاں بھی انہوں نے M&R کیا ہے۔ میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ اس کا کوئی طریقہ کار ہے یا نئے دی ونڈ ہے غریب عوام دا بیساجھے مرضی لادیو۔ وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! جہاں ضرورت ہوتی ہے وہاں بیساجھج کیا جاتا ہے اس کا باقاعدہ پہلے تخمینہ تیار ہوتا ہے منظوری کے بعد محکمہ خزانہ کے پاس کیس بھیجا جاتا ہے وہاں سے پیسے منظور ہوتے ہیں تو پھر یہ بیساجھج کیا جاتا ہے۔ اس کا بھی ایک پورا procedure ہے ایسے اضی مرضی سے کوئی نہیں گا سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر، اگلا سوال 1403 ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر۔ (تشریف نہیں رکھتے)۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ 2164 محترمہ صفیرہ اسلام۔ محترمہ صفیرہ اسلام، سوال نمبر 2164۔

شیخوپورہ، فیصل آباد روڈ کے تعمیری منصوبہ کی صورت حال

*2164، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔ (الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخوپورہ، فیصل آباد روڈ کا ٹینڈر ہوا۔ اس پر ٹھیکیدار نے کام بھی شروع کیا۔ جسے وہ ادھورہ چھوڑ کر بھاگ گیا ہے؟ (ب) اگر جزو بالا کا جواب اجبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ ذمہ دار ٹھیکیدار کا ٹھیکہ منسوخ کر کے اس کے خلاف کوئی کارروائی کرنے نیز متذکرہ روڈ کا ٹھیکہ کسی نئے ٹھیکیدار کو دے کر اسے جلد از جلد مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) یہ درست ہے کہ شیخوپورہ فیصل آباد روڈ کے ٹینڈرز ہونے تھے اور ٹھیکیداروں نے صحیح گروپس میں کام بھی شروع کر دیئے تھے تاکہ کام جلد ختم ہو سکے۔ لیکن یہ تاثر صحیح نہیں کہ ٹھیکیدار کام ادھورا چھوڑ کر بھاگ گئے۔ درحقیقت پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے

B.O.T کے تحت اس سڑک کی تعمیر نو کے پیش نظر اس سکیم کو CAP کر دیا تھا۔
 (ب) جزو (الف) میں بیان کردہ صورت حال کے پیش نظر ٹھیکیداروں کے خلاف کارروائی کی
 ضرورت نہ ہے۔ B.O.T کے تحت اس سڑک کی تعمیر کے لیے M/S/LAFCO اور
 صوبائی حکومت کے درمیان معاہدہ طے پا چکا ہے۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب والا! کیا یہ درست ہے کہ شیخوپورہ فیصل آباد روڈ کے ٹینڈر ہونے
 تھے اور ٹھیکیدار نے مختلف گروپس میں کام بھی شروع کر دیا تھا۔ تاکہ کام جلد ختم ہو جائے۔ لیکن
 ٹھیکیدار کام کو ادھورا چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ جن
 ٹھیکیداروں کو انہوں نے کام دیا تھا میں ان کے نام جاننا چاہوں گی کہ وہ کونسے نام تھے جو کام
 کر رہے تھے اور اگر وہ کام کر رہے تھے تو دوسروں کو کام کیوں دیا گیا؟ میں صرف ان ٹھیکیداروں
 کے نام پوچھنا چاہوں گی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، ٹھیکیدار جو کام کر رہے تھے انہوں نے کام کیوں چھوڑ دیا؟
 محترمہ صفیرہ اسلام، جناب والا! میں وہ نام پوچھنا چاہوں گی جو ٹھیکیدار اس وقت کام کر رہے
 تھے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، آپ نے سوال میں ٹھیکیداروں کے نام نہیں پوچھے۔ نام میں ابھی
 لے کر آپ کو مہیا کر دیتا ہوں اور کوئی ضمنی سوال ہے تو پوچھ لیں۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب والا! یہی میرا ضمنی سوال ہے میں ان ٹھیکیداروں کے نام پوچھنا
 چاہتی ہوں جو اس وقت وہاں پر کام کر رہے تھے۔ کیونکہ یہ میرے ضلع کی سڑک ہے اس لئے
 مجھے اس کی تفصیل پوچھنے کا حق ہے۔

جناب قائم مقام سیکریٹری، بی بی اوہاں پر کام ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا؟

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب والا! میں نے ان سے یہ پوچھا تھا کہ اگر وہاں پر کام ہو رہا تھا تو کیا
 ٹھیکیدار وہاں سے دوڑ گئے تھے؟ انہوں نے کہا ہے کہ نہیں وہاں پر کام بہت تیزی سے ہو رہا تھا
 اور اس کام کو تین چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ اگر وہ کام اتنا تیزی سے ہو رہا تھا تو پھر

کام پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے BOT کے تحت اس سڑک کی تعمیر نو کے پیش نظر اس سکیم کو CAP کر دیا تھا۔ اگر وہ کام BOT کو دیا گیا تھا تو کن شرائط کے تحت دیا گیا تھا؟ مجھے وہ شرائط جائیں۔

جناب قائم مقام سیکریٹری، وزیر مواصلات؛

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکریٹری شیو پورہ فیصل آباد روڈ کی جو repair ہے maintenance کا جو کام تھا وہ جب شروع کیا گیا تو اس کے ساتھ ہی ہمارا BOT کے تحت FWO کے ساتھ contract ہو رہا تھا۔ وہ ابھی بات چیت چل رہی تھی وہ project ابھی pipeline میں تھا ابھی دونوں میں ہمارا ان کے ساتھ contract sign ہو گیا۔ تو اس ساری کی ساری سڑک کو اکھاڑ کر نیا بنایا جانا تھا اور یہ جو ہمارا پیسا maintenance and repair میں تھا اگر ہم اس کو جاری رکھتے تو پھر وہ اس صوبے کے پیسے کا زیاں تھا۔ اس لئے پی این ڈی نے اس BOT کی سکیم کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پراجیکٹ کو CAP کر دیا۔ اس کو ہم نے ختم کر دیا کیونکہ وہ پوری کی پوری سڑک ہم نے FWO کو handover کر دی ہے اور وہ اب بن رہی ہے جو کہ اس وقت زیر تعمیر ہے۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سیکریٹری ای ڈی ٹھیکیدار تھے جن کو پہلے کام دیا گیا تھا یا کوئی نئے ٹھیکیدار تھے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، بی بی ای ٹھیکیدار نہیں ہیں۔ یہ ایک LAFCO کہنی ہے کنسورشیم ہے انہوں نے پنجاب حکومت کے ساتھ ایک contract sign کیا ہے۔ انہوں نے BOT کے تحت یہ بنانا ہے۔ اس لئے ان ٹھیکیداروں کے ساتھ LAFCO کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب والا میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گی یہ کن شرائط کی تحت دی گئی ہے کتنے سال کا contract ہے کتنے سال کے بعد ان کو یہ سڑک واپس ملنی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، یہ شرائط محکمہ نے نہیں کرتا جس کنسورٹیم کو ہم نے handover کیا ہے شرائط وہ طے کرتا ہے۔ ہم نے اپنی طرف سے پوری سڑک کا contract دے دیا ہے۔ وہ اپنی شرائط کے ساتھ sub-contract سے کرائیں یا جیسے کرائیں۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب والا! جب بھی کسی کو کوئی contract دیا جاتا ہے اس کے ساتھ کوئی نہ کوئی شرائط تو طے کی جاتی ہیں کہ اتنے سالوں میں آپ نے یہ کام مکمل کرنا ہے۔ کیونکہ جب یہ سڑک مکمل ہو جائے گی تو چھتے سال کا ٹھیکہ آپ نے انہیں دیا ہے وہ اتنے سالوں میں اس کا ٹول ٹیکس وصول کریں گے اور اس کے بعد وہ سڑک واپس دی جائے گی۔ تو میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گی کہ یہ کتنے سالوں کے بعد سڑک واپس کی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، میں گزارش کرتا ہوں۔ میرے خیال میں میری بہن BOT کو سمجھ نہیں رہی۔ اس کا مطلب Built, Operate and Transfer ہے۔۔۔۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب والا! یہ سڑک کتنے سالوں میں واپس مل جائے گی؟ وزیر مواصلات و تعمیرات، میری بہن اگر آپ مسلسل بولتی جائیں گی تو میں جواب کیسے دوں گا؟ آپ پہلے پوری بات کر لیں۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ BOT کے تحت یہ سڑک آپ نے دی ہے یہ کتنے سالوں کا ٹھیکہ ہے؟ کیونکہ جو بھی سڑک بنتی ہے اس کے تحت ایک contract ہوتا ہے جس کے تحت ٹول ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ وزیر مواصلات و تعمیرات، اب میری بات سن لیں۔ 25 سال کے لئے ہم نے اس کنسورٹیم کو دیا ہے۔ یہ سڑک بنائیں گے اور۔۔۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب والا! یہ سڑک محکمے کو واپس دی جائے گی؟ جب یہ سڑک نوٹ جائے گی تو محکمے کو واپس مل جائے گی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، یہ سڑک حکومت پنجاب محکمہ مواصلات و تعمیرات کے پاس 25 سال کے بعد واپس آجائے گی۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سڑک کی تعمیر کب تک مکمل ہو جائے گی اور کب تک نئی تعمیر شدہ سڑک پر گاڑیاں چلنا شروع ہو جائیں گی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سٹیپیکر! میں شاہ صاحب کے ضمنی سوال پر یہ گزارش کروں گا کہ تین سال کا عرصہ ہے لیکن یہ اس سے بھی کم عرصے میں مکمل ہو جائے گی۔ چونکہ آپ کے سامنے ہے کہ ہم پراجیکٹس کو record time میں مکمل کرنے کا رواج ڈال رہے ہیں۔ کنسورشیم کے اپنے interest میں یہ بات ہے کہ جتنی جلدی وہ سڑک کو مکمل کریں گے اتنی جلدی وہ ٹیکس لینا شروع کر دیں گی۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سٹیپیکر! میں آپ کی وساعت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اس فرم اور ان کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے اس کی شرائط فلور پر بتائی جائیں۔ جناب قائم مقام سٹیپیکر، بی بی! اس کے لئے تو علیحدہ سوال کی ضرورت ہے وہ تو اس میں نہیں آتا۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سٹیپیکر! جو معاہدہ ہوا ہے اس کی جو شرائط ہیں وہ وزیر موصوف فلور پر بتائیں۔

جناب قائم مقام سٹیپیکر، بی بی! یہ تو باطل یا سوال ہے۔ اس کے لئے آپ علیحدہ سوال کریں۔ اس کا جواب ان کے پاس اس وقت نہیں ہو گا۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سٹیپیکر! یہ fresh question نہیں بنتا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، یہ کالی ضخیم معاہدہ ہے۔ میں اس کی پوری کی پوری کاپی آپ کو بھی میا کر دوں گا۔ آپ اس کو ملاحظہ فرمائیں۔ اس کے باوجود میں آپ کے مزید ضمنی سوالات کے لئے حاضر ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، اذان ہو رہی ہے۔ پانچ گھنٹے ہوتے ہی تو پندرہ منٹ نماز کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(وقفہ نماز کے بعد جناب قائم مقام سپیکر 5 بج کر 15 منٹ

پر کرسی صدارت پر مستحق ہونے)

جناب قائم مقام سپیکر، اگلا سوال نمبر 3227 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، سوال نمبر 3227۔

گورنمنٹ صادق گرلز ہائی سکول بہاول پور

تعمیر شدہ کمروں سے متعلق تفصیلات

*3227۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1987 میں گورنمنٹ صادق گرلز ہائی سکول بہاول پور میں دو کمروں کی تعمیر ہوئی تھی لیکن انتہائی مختصر عرصہ میں یہ کمرے نوٹ بھوت کر ناقابل استعمال ہو گئے ہیں؟

(ب) ان کمروں کی تعمیر کس ٹھیکہ دار نے کی تھی اور کن افسران نے کمروں کی تعمیر کو درست قرار دیا تھا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سکول ہذا میں ایک کمرہ عالمی بینک کے تعاون سے تعمیر ہوا ہے۔ جس پر لاگت 7 لاکھ 80 ہزار روپے آئی ہے؟

(د) اس کمرہ کا تخمینہ کس افسر نے منظور کیا ہے اور تخمینہ کی تفصیل کیا ہے؟

(ه) کیا حکومت مذکورہ بالا بے فائدگیوں کی تحقیقات کروا کر ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) 1986-87 میں گورنٹ صادق گرز ہائی سکول بہاولپور میں دو کمروں کی تعمیر ہوئی تھی۔ کمروں کی حالت اب بھی اطمینان بخش ہے اور قابل استعمال ہیں اور ان میں باقاعدہ کلاسز ہو رہی ہیں۔

(ب) ان کمروں کی تعمیر ٹھیکیدار محمد رمضان نے کی تھی اور اس وقت کے مندرجہ ذیل افسران / اہلکاران نے ان کمروں کی تعمیر کو بجا طور پر درست قرار دیا تھا۔

1- ایگزیکٹو انجینئر عبدالسلام خان (مرحوم)

2- ایس۔ ڈی۔ او، خواجہ محمد صادق

3- سب انجینئر امتیاز رحیم

(ج) سکول ہذا میں ایک Multi Purpose لیبارٹری مع سٹور اور برآمدہ عالمی بینک کے تعاون سے تعمیر ہوئی ہے۔ جس پر مبلغ -/6,23,066 روپے لاگت آئی۔

(د) اس منصوبہ کے تخمینہ کی تکلیفی منظوری مبلغ -/680830 روپے ایگزیکٹو انجینئر پروفیشنل بلڈنگ ڈویژن بہاول پور نے بذریعہ پٹھی نمبری 1191-94 مورخہ 02-02-2001 جاری کی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. Building Works	Rs.5,02,500/-
2. Providing Internal W/S & S/S	Rs.14,500/-
3. Providing External Water supply i/c Goldmatic Pump	Rs.29,000/-
4. Providing External Sewerage System	Rs.20,400/-
5. Providing Electric Installation	Rs.52,600/-
6. Providing Saling Approach Road	Rs,15,900/-
7. Providing Sui Gas Installation	Rs.26,900/-

Total Rs.6,61,000/-

3% Contingencies Rs.19,830/-

G. Total Rs.6,80,830/-

(۵) مذکورہ بالا عمارت کی تعمیر میں کوئی بے قاعدگی نہ پائی گئی۔ عمارت کی حالت تسلی بخش ہے اور کسی کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بڑا stereo ٹائپ جواب محکمے نے دے دیا ہے۔ یہ ساری دنیا جانتی ہے کہ انجینئر صاحبان 'سی اینڈ ڈبلیو محکمے کے افسران جو ہیں، ظہیر صاحب بڑے اچھے منسٹر ہیں، سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو بھی بڑے دیانتدار ہیں لیکن بے بس ہیں۔ جس طرح نیچے سے لے کر اوپر تک کمیشن کا سسٹم بن گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ محکمے نے تو کتنا ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہے کیونکہ ٹھیکیدار اور انجینئرز کی جی بھگت ہوتی ہے۔ میں نے یہ سوال کوئی مذاق کے طور پر نہیں دیا یہ بڑا سنجیدہ مسئلہ ہے، میں اس طلقے کا ایم پی اسے ہوں اور ساری صورتحال کو سمجھتا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہاں کیا حالت ہیں؟ میں نے جو سوال دیا ہے کیا منسٹر صاحب اس کے بارے میں انکوائری کروانے کے آرڈر کریں گے؟ میں یہی ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب اگر دوبارہ اس کے بارے میں کسی قسم کی انکوائری چاہتے ہیں تو میں انکوائری دوبارہ کروانے کے لئے تیار ہوں۔ یہ نشانہ ہی فرما دیں میں انکوائری کروانوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے جی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، شکر یہ، جناب سپیکر!

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر!

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان، شکر یہ۔ جناب سپیکر! میں ایک نہایت اہم مسئلے کی طرف وزیر قانون کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گا کہ آج تقریباً تین سبجے ہماری ایک معزز خاتون رکن محترمہ علمی زاہد بخاری صاحبہ کے اہل خانہ ایک نیاز کی قسم میں وہیں موجود تھے۔ وہاں بہت ساری خواتین قسم کے سلسلے میں موجود تھیں تو دن دہازے وہاں ڈاکو آنے ہیں اور ان کو ایک کمرے میں بند کر کے ان کے زیورات اور دیگر قیمتی اشیاء جو خواتین کے پاس تھیں وہ لوٹ کر لے گئے ہیں تو میں آپ کی

وساٹ سے وزیر قانون کی توجہ چاہوں گا کہ وہ اس معاملے کو انتہائی سنجیدگی سے لیتے ہوئے اس پر جو بھی فوری ایکشن ہو سکتا ہے وہ کریں۔ بہت بہت شکریہ۔
جناب قائم مقام سپیکر، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ جناب سپیکر! اب سے تھوڑی دیر پہلے محترمہ علمی زاہد بخاری صاحبہ نے میرے ساتھ بات کی ہے اور رانا منشا اللہ خان اور محترم قاسم ہدیہ صاحبہ بھی موجود تھے۔ میں نے ان سے گزارش یہ کی تھی کہ میں اس بارے میں تھوڑی معلومات لے کر بات کرتا ہوں اور پھر انہی کی موجودگی میں میں نے ایس ایس پی آپریشن کو بھیجا ہے وہ اس وقت موقع پر گئے ہوئے ہیں اور میں نے انہیں کہا ہے کہ موقع ملاحظہ کرنے کے بعد اور حقائق معلوم کرنے کے بعد جو بھی صورت حال ہو مجھے بتائیں۔ جو بھی صورت حال ہو گی میں محترمہ کی خدمت میں پیش کروں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں ان کی تسی کے مطابق کارروائی کی جائے گی اور کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جائے گی۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ میں ابھی آپ کو فلور دیتا ہوں۔ اگلا سوال نمبر 2164 محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتی سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3227 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ sorry یہ سوال تو ہو چکا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3497 جناب تنویر اشرف کانرہ صاحب کا ہے۔

پی۔ پی۔ 112 گجرات کے لئے 2002-03 کے دوران

سڑکوں کی تعمیر کے لئے فنڈز اور ٹھیکیداروں کی تفصیلات

*3497 جناب تنویر اشرف کانرہ، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بین فرمائیں
گئے۔

(الف) ملحقہ پی۔ پی۔ 112 گجرات میں سال 03-2002 کے دوران سڑکوں کی تعمیر کے لئے

کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ب) مختص کی گئی رقم کن ٹھیکیداروں کے ذریعے خرچ کی گئی۔ ہر ایک منصوبہ کی الگ الگ

تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) ملحقہ پی۔ پی۔ 112 گجرات میں سال 03-2002 کے دوران سڑکوں کی تعمیر کے لئے

ضلعی حکومت کی طرف سے 24.803 ملین روپے مختص کئے گئے۔

(ب) منصوبہ جات اور ٹھیکیداروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب تنویر اشرف کاٹرو، جناب سیکرٹری اس سے اگلے سوال پر میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری آپ کا مطلب ہے سوال نمبر 3498 کا ہے۔

جناب تنویر اشرف کاٹرو، جی، جناب!

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، سوال نمبر 3498 جناب تنویر اشرف کاٹرو کا ہے، جی، فرمائیں!

جناب تنویر اشرف کاٹرو، 3498۔

پی۔ پی۔ 112 گجرات کے لئے پیچ ورک کی مد میں فنڈز

اور ٹھیکیداروں کی تفصیل

*3498، جناب تنویر اشرف کاٹرو، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں

گے کہ۔

(الف) ملحقہ پی۔ پی۔ 112 گجرات میں سال 1997ء سے آج تک پیچ ورک کی مد میں کتنی رقم

مختص کی گئی اور کس ٹھیکیدار کے ذریعے کتنی رقم خرچ کی گئی۔ تفصیل ایوان کی میز

پر رکھی جائے؟

(ب) مختص کی گئی رقم میں سے کتنی خرچ کی گئی اور کتنی رقم lapse ہوئی۔ الگ الگ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؛

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) بیج ورک کی مد میں سال 1996-97 سے 2002-03 تک حلقہ پی۔ پی 112 گجرات کے لئے 1.192 ملین روپے مختص کئے گئے۔ بیج ورک کا کام محکمہ لبر کے ذریعے کرایا گیا۔ جن سڑکوں پر یہ رقم خرچ ہوئی ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام مختص شدہ رقم (1.192 ملین روپے) خرچ ہو گئی اور کوئی رقم Lapse نہ ہوئی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب تنویر اشرف کاٹرو، جناب سیکرٹری وزیر صاحب سے میرا ضمنی سوال ہے کہ maintenance اور repair میں میرے حلقہ میں صرف گیارہ لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ 106 کروڑ سڑک ہے جبکہ ان کا محکمہ کہتا ہے کہ ہر تین سال کے بعد اس کی repair اور اس کی re-servicing ہوتی چاہیے۔ اس کی repair اور re-servicing ہوتی چاہیے تو ایسا میرے حلقے میں کیوں نہیں ہوا؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر مواصلات،

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری انہوں نے اخراجات کی جو تفصیل مانگی تھی وہ ہم نے مہیا کر دی۔ نہ ہونے کی وجہ انہوں نے پوچھی ہے کہ اس سے زیادہ خرچ کیوں نہیں ہوتا تو غالباً وہاں پر اگر ٹوٹ بھوٹ زیادہ ہو تو پھر ہے ایک بہتر سڑکوں کے اوپر تو maintenance اور repair کے لئے پیسہ نہیں لگایا جاتا اور اس وجہ سے زیادہ پیسہ نہیں لگا ہو گا۔

جناب تنویر اشرف کاٹرو، جناب سیکرٹری وہ سڑکیں کوئی سٹین لیس سٹیل کی تو نہیں بنی ہوئیں۔ وہی سڑکیں ہیں جو پورے پنجاب میں ہیں۔ اگر باقی ہر جگہ maintenance کی ضرورت ہے تو پھر یہاں کیوں نہیں ہے اور بعض ایسی سڑکیں ہیں جہاں پر میٹریل پڑا ہوا ہے لیکن کام مکمل

نہیں ہوا!

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کا خیال ہے کہ وہاں maintenance ہوتی نہیں ہے۔

جناب تنویر اشرف کاڑھ، جناب سپیکر! maintenance ہوتی رہی ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! ان کی نشاندہی پر ہمارے نوٹس میں یہ بات آگئی ہے تو میں ان کے حلقے کے بارے میں سارا پتالے لوں گا اور اگر کسی جگہ بھی maintenance کی ضرورت ہوئی تو میں اپنے بجائی سے مل کر وہاں پر maintenance کے لئے دوبارہ سروے کروا لیا جانے کا اور پھر انشاء اللہ تعالیٰ maintenance کروا دی جانے گی۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، ضمنی سوال ہے۔ جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر، جی، محترمہ!

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! میں وزیر تعمیرات سے پوچھنا چاہوں گی کہ آپ نے تعمیر کے لئے 2002-3 میں فنڈ دینے تو جب ہمیں ملے تو اس کے بعد کہا گیا کہ کنٹریکٹرز کے پاس بہت زیادہ کام ہے جس کی وجہ سے وہ کام ابھی پورے نہیں کر سکتے۔ تین ماہ کی بھٹیاں بھی گزر گئیں اور بہاولپور میں گورنمنٹ ڈگری کالج میں کنٹینر کا ٹھیکہ دیا گیا تھا تو کہا گیا کہ یہ بھٹیوں میں مکمل ہو جانے گا۔ میں آپ کی وساطت سے ان سے یہ پوچھوں گی کہ انہوں نے کنٹریکٹرز کا جو criteria رکھا ہے کیا وہی کنٹریکٹرز ٹھیکہ لیں گے کیونکہ ایک ایک کنٹریکٹرز کو چھاس چھاس ٹھیکے دے رکھے ہیں جس کی وجہ سے وہ کام پورا نہیں کر سکتے اور اب 2004 ختم ہونے کو آیا ہے اور ابھی تک وکٹین مکمل نہیں ہو سکی اور ہمارا کوئی بھی منصوبہ اس لئے مکمل نہیں ہو سکا کہ ایک تو ہمیں فنڈز سے ملے اور دوسرا کنٹریکٹرز کا کہا جاتا ہے کہ وہ کم ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، محترمہ! یہ ضمنی سوال تو نہیں ہے۔ بلکہ fresh question ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! سوال کا جواب تو ایک سال بعد آنے کا لیکن میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ٹھیکیدار زیادہ کیوں نہیں رکھے؟

جناب قائم مقام سپیکر، محترمہ! اس وقت جو سوال کے جا رہے ہیں ان سے متعلق آپ ضمنی سوال کر سکتی ہیں۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! سال بعد جواب آنے کا تو ایک سال مزید لگ جانے کا۔ وزیر موصوف سامنے بیٹھے ہیں تو آپ ان سے اچھی پوچھ دیں کہ آپ نے کٹریکٹرز زیادہ کیوں نہیں رکھے؟ ان کی تعداد کیوں نہیں بڑھائی جاتی؟

جناب قائم مقام سپیکر، محترمہ! میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ ان سے جیمبر میں مل لیں اور اپنی شکایت انہیں بتائیں تاکہ وہ آپ کے مسائل کو حل کریں۔

محترمہ نشاط افزاء، پوائنٹ آف آرڈر سرا

جناب قائم مقام سپیکر، بی بی ا ضمنی سوال ہے تو کریں۔

محترمہ نشاط افزاء، جناب سپیکر! میں آپ سے کچھ گزارش کرنی چاہتی ہوں کہ سوال بتا ہے یا نہیں؟ میں اس بارے میں نہیں جانتی۔ آپ ایک ملٹی ہونی اور ملک کی محترم شخصیت کی حیثیت سے اس مسئلہ پر جلوہ افروز ہیں اور آپ کی سیاسی بصیرت کا دور بھی بہت طویل ہے۔ میں آپ سے صرف یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں اور آپ بخوبی اچھی طرح سمجھ رہے ہیں کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں اور وہ کیا جواب دے رہے ہیں کہ ٹھیکہ دیا جاتا ہے، نہیں کام ہوتا ہوتا ہے جی۔ اور آپ بخوبی ہر چیز کو اندرون فائدہ جو کھیل تھا جا رہی ہے۔ آپ اچھی طرح اسے سمجھتے ہیں کیونکہ

ہوتا ہے شب و روز تھا میرے آگے

باز بچہ اطفال ہے دنیا تیرے آگے

(نعرہ ہانے تحسین)

جناب سپیکر! ہم سوال در سوال کئے چلے جا رہے ہیں اور وہ جواب در جواب دینے چلے جا

رہے ہیں مگر ہماری شکایات اور یہ [*****] ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

* نغمہ جناب قائم مقام سپیکر لحاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب عالی! اس کا کوئی ازالہ نہیں ہوتا۔ اس کا کوئی سدباب نہیں کیا جا رہا۔ میں آئینہ دکھا رہی ہوں برائے سرہانی مجھے یہ آئینہ دکھانے دیں۔ انہوں نے ایک مذاق بنایا کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے 25 سال کا ٹھیکہ دیا ہے لیکن یہاں آپ کی سڑک 6 ماہ کامیاب نہیں چلتی۔ "ڈھائی جا تے بنائی جا بنائی جاتے کھائی جا" کروڑوں روپے بنائی جاتے اپنے محل بنائی جاتے ڈھائی جا بس ایسے کچھ ای ہو رہا ہے جی۔ "ورنہ کام ایک دھیلے کا صحیح نہیں ہو رہا۔ خدا کے لئے آپ اس کا کوئی سدراک، کوئی سدباب کھینچنے کہ آخر یہ بات کہاں پر ختم ہوگی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! پہلے تو یہ گزارش ہے کہ محترم نے دو تین باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ مجھے پہلے تو یہ سمجھ نہیں آئی کہ کس سوال سے متعلق یہ ضمنی سوال ہے۔ بہر حال یہ سوال سے زیادہ اس بات کا اہم ہے کہ چونکہ محترم پہلی دفعہ اس معزز ایوان میں تشریف لائی ہیں اور اپنی موجودگی۔۔۔

محترم نشاط افرا، جناب سپیکر! میرے کچھ کھانے سے پہلے ہی یہ سمجھ گئے ہیں کہ میں کیا عرض کر رہی ہوں۔ میں عرض کر رہی ہوں کہ "بنائی جاتے، کھائی جا"۔ میرا یہ سوال ہے اس کے علاوہ کچھ عرض نہیں کر رہی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک تو یہ کہتی ہیں کہ،
ہوتا ہے شب و روز تماشا میرے آگے

میرے علم میں نہیں ہے کہ ان کے آگے کیا تماشے ہو رہے ہیں۔ میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جتنی بھی بات کر رہی ہیں کہ اندر کھاتے کی بات اور باہر کھاتے کی بات، کوئی ٹھیکوں کی بات اور کوئی کمیشن کی بات۔ یہ عجیب قسم کے کمیشن میں بھٹتے رہتے ہیں۔ کمیشن کارگل اور دوسرے کمیشن۔ تو یہ کمیشنوں سے باہر نہیں نکلتے۔ اس وقت ہماری حکومت نے تعمیرات کا جو بھگدیا ہے ہم اس میں بچت دے رہے ہیں۔ ایک انڈر پاس پر 8 کروڑ روپے کی بچت دی ہے اور دوسرے پر 6 کروڑ روپے کی بچت دی ہے اور اس سیونگ سے اگلے انڈر پاس بنائے ہیں۔ یہ کس دور کی بات کر رہی ہیں۔ لوٹ کھسوٹ کا دور

گزر گیا۔ ٹرانسپیرنٹ اور اوپن چیز ہو رہی ہے۔ چونکہ ان کا خیال ہے کہ ان کی کچھ ساتھی ہیں جو کہ دیر سے آرہی ہیں جیسے صغیرہ اسلام تشریف رکھتی ہیں جو کہ تین چار دفعہ elect ہو چکی ہیں اور وہ معتبر بات کرتی ہیں اور اپنی باری پر بات کرتی ہیں۔ ان کی باری نہیں بھی ہوتی تو یہ چار شعر یاد کرتی ہیں اور بعض اوقات ان میں سے بھول جاتا ہے تو یہ دو شعر پڑھ کر چلی جاتی ہیں۔ جناب سیکرٹری شعر آپ نے سن لئے ہیں تو ان میں کسی قسم کا مینیرل نہیں ہے اور الزام تراشی کے سوا کسی قسم کی کوئی بات نہیں ہے۔ ان کو کم از کم یہ خیال کرنا چاہئے کہ یہ خاتون ہیں ہمداری محترم ہیں تو یہ ایسی بات کریں کہ ہم بھی باعزت اور خوشی کے ساتھ بات کر سکیں۔ ہر وقت ایک چبھتی ہوئی بات اور غلط بنیادوں پر بات کرنا مناسب نہیں ہے۔

محترمہ نشاط افراء، جناب سیکرٹری وزیر موصوف برابن گئے ہیں حالانکہ میں تو سچی بات کرتی ہوں۔

ہم اللہ جوہر اس کے سائے میں بیٹھے نہیں افراء

وہی ہم بات کرتے ہیں جسے ہم سچ سمجھتے ہیں

جناب سیکرٹری میں آپ کو یہ بتا رہی ہوں۔ آپ یہ فرماتے ہیں کہ اتنی بچت ہوئی ملک کی معیشت کہاں پہنچ گئی؟ میرا ایک سوال آپ سے ہے اور آپ بطور سیکرٹری انصاف فرمانے کہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ملک میں خوشحالی لارہے ہیں۔ آپ کو کہاں خوشحالی نظر آرہی ہے۔ عربوں کے بچے اسی طرح ننگے پاؤں پھر رہے ہیں۔۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، محترمہ! یہ جبرل ڈسکشن نہیں ہو رہی ہے اگر آپ کوئی ضمنی سوال کرنا چاہیں تو پوچھیں۔ آپ قابل احرام ہیں اور میری گزارش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ یہ کوئی جبرل debate نہیں ہے۔ جب جبرل debate ہو تو اس میں بے شک مکمل کر بات کریں۔ اس وقت سوالات سے متعلق کوئی ضمنی سوال ہے تو پوچھیں۔

محترمہ نشاط افراء، جناب سیکرٹری یہ ذاتیات پر اتر آتے ہیں۔ ان کے شیش محل، تاج محل تو نظر آتے ہیں مگر مجھے عربوں کی خوشحالی ملک کے کسی بھی کونے میں کہیں بھی نظر نہیں آتی کیونکہ ان کے ہونٹوں پر ویسے ہی سوگی ہی پیڑیاں بھی ہوتی ہیں اور یہ خوشحالی کے راگ الاپ

رہے ہیں کہ ملک میں خوشحالی آ رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری، ضمنی سوال ہے جناب سیکرٹری!

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری، شکریہ جناب سیکرٹری! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈسٹرکٹس میں کچھ روڈز ایسے ہیں کہ جب سے وہ بنے ہیں انہیں کسی نے repair نہیں کیا۔ کم از کم میرے ضلع میں تو ہیں اور باقیوں کا مجھے علم نہیں تو somebody responsible for those roads وہاں پر ایک ڈسٹرکٹ انجینئر روڈز (ایکسٹین) وہ بھی میرا خیال ہے کہ وزیر صاحب کے ماتحت آتا ہوگا تو ان روڈز کو تقریباً پندرہ سال ہو گئے ہیں کہ ان کو بنایا گیا لیکن دوبارہ repair نہیں کیا گیا۔
I would like to know کہ ڈسٹرکٹ روڈز کا ذمہ دار کون ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری! ڈسٹرکٹ روڈز ہمارے اختیار میں نہیں آتے یہ ڈسٹرکٹ ناظم کرتے ہیں۔ اصل میں یہ وہ سڑک ہوگی جو کہ devolve ہونے کے بعد پہلے ہمارے پاس چالیس ہزار کلو میٹر تھی اس میں سے ایک 32 ہزار کلو میٹر کی devolve کر دی گئی۔ ان سڑکوں میں سے ایک یہ سڑک ہوگی جناب سیکرٹری! اس کو صرف ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کر سکتی ہے یہ ہمارے دائرہ اختیار میں نہیں آتی۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری! بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور شیخوپورہ دو روہ روڈ پر پل

اور پٹیوں کی تعمیر و مرمت

*1025، جناب علی عباس، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شیخوپورہ دو روہ روڈ پر پل اور پٹیاں ہیں وہ ٹوٹ

بھوت گئی ہیں اور ان کے چنگے بھی خستہ حالت میں ہیں؟

(ب) اگر جڑ الف کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت ان تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی

ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہ بیان کی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) لاہور شیخوپورہ دو روہ روڈ پر پل اور پٹیاں درست حالت میں ہیں اور ٹریفک کے زیر

استعمال ہیں۔ البتہ کچھ جگہوں پر چنگے خستہ حالت میں ہیں؟

(ب) لاہور شیخوپورہ روڈ کی دو روہ تعمیر و مرمت (BOT) کے تحت حکومت کے زیرِ غور

ہے۔ حتیٰ فیصلے کے بعد سڑک کی تعمیر کے ساتھ چنگے بھی مرمت کئے جائیں گے۔

بوریاوالہ تاجپہچہ وطنی روڈ کی تعمیر

میں غیر معیاری مٹیریل کا استعمال

*1403، ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں
گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے بیچہ وطنی روڈ (بوریاوالہ تاجپہچہ وطنی) کو ڈبل

کرنے کی منظوری دی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مطلوب سڑک کی تعمیر میں انتہائی ناقص میٹرل استعمال کیا جا رہا ہے اور پتھری، بجری اور ریت کی بجائے پرانی سڑک کو اکھاڑ کر اینٹوں کی روڑی کا استعمال کیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک پر ڈالی گئی معی میاری نہیں ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ تار کول بھی مطلوب میار کی نہ ہے؟

(ر) کیا یہ درست ہے کہ سڑک کی تعمیر کے لئے پتھر کی موٹی بجری استعمال کم ہونی ہے اور میاری نہیں ہے؟

(ہ) اگر درج بالا کا جواب اثبات میں ہے تو وضاحت کی جائے کہ انتہائی ناقص میٹرل استعمال کر کے حکومت کو کروڑوں روپوں کا نقصان کیوں پہنچایا جا رہا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) بورے والا چھوٹنی روڈ کو 18 فٹ سے 24 فٹ تک کشادہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ 3 فٹ کے Hard ہولڈر دونوں طرف جانے جائیں گے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ میٹرل اور کام کا میار باقاعدگی سے چیک کرنے کے لئے nespak کی بطور consultant خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ پرانی اینٹوں کو اکھاڑ کر ان کو گریڈ کے مطابق توڑ کر سب بس کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ کام Specification کے مطابق کیا جا رہا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ میسرز نیسپاک اس کام کی نگرانی پر متعین ہیں جو کہ کام کی کوالٹی کے ذمہ دار ہیں۔

(ر) یہ درست نہ ہے۔

(ہ) یہ کام nespak کی نگرانی میں میار کے مطابق ہو رہا ہے۔ اس میں حکومت کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جا رہا۔

جانبہ موڑ تا نوشہرہ روڈ ضلع خوشاب۔ سڑک کی تعمیر و مرمت

اور لاگت کی تفصیلات

*3585، ملک محمد جاوید اقبال اعوان، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) جبہ موڑ تا نوشہرہ روڈ ضلع خوشاب جو دفاعی لحاظ سے بڑی اہمیت کی حامل ہے، کب تعمیر کی گئی تھی اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی؟
- (ب) سڑک مذکور کی تعمیر سے اب تک کس کس سال مرمت کروائی گئی اور اس پر کتنی لاگت آئی۔ ہر مالی سال کے لحاظ سے تفصیلات سے پاؤں کو آگاہ کیا جائے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ سڑک مذکورہ بالا اس وقت مکمل طور پر نوٹ بھوٹ بجلی ہے اور ٹریک کے قابل نہ ہے؟
- (د) اگر مندرجہ بالا اجزاء کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت اس اہم سڑک کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) جبہ موڑ تا نوشہرہ روڈ ضلعی حکومت خوشاب کے زیر انتظام ہے۔ یہ سڑک تقریباً 35 سال قبل تعمیر کی گئی تھی اور اس پر تقریباً 50 لاکھ روپے لاگت آئی تھی۔

(ب) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ملازمت	صوبی مرمت	ریسٹرینگ	مکملی تعمیرات پادش	کل اخراجات
1969-70	19940/-	-	-	-	19940
1970-71	20546/-	-	-	-	20546
1971-72	18614/-	-	-	-	18614
1972-73	22765/-	-	-	-	22765
1973-74	17592/-	-	198571/-	-	216163
1974-75	17924/-	-	7873/-	-	25797
1975-76	1070/-	-	201679/-	-	202749

1555/-	-	-	-	1555	1976-77
8597/-	-	-	-	8597/-	1977-78
3152/-	-	-	-	3152/-	1978-79
1406/-	-	-	-	1406/-	1979-80
2492/-	-	-	-	2492/-	1980-81
2850/-	-	-	-	2850/-	1981-82
31564/-	-	-	-	31564/-	1982-83
125525/-	-	-	-	125525/-	1983-84
305430/-	-	224550/-	-	80880/-	1984-85
218314/-	-	-	-	218314/-	1985-86
277975/-	-	103095/-	-	176980/-	1986-87
75450/-	-	-	-	75450/-	1987-88
90551/-	-	-	-	90551/-	1988-89
651221/-	-	471408	-	180613/-	1989-90
94860/-	-	-	-	94860/-	1990-91
71275/-	-	-	-	71275/-	1991-92
559484/-	-	439369/-	-	120115/-	1992-93
305687/-	-	240552/-	-	65735/-	1993-94
316102	-	-	-	316102/-	1994-95
532929/-	-	429947/-	-	102982/-	1995-96
193511/-	-	-	97636/-	93875/-	1996-97
885299/-	-	662900/-	-	233299/-	1997-98
487455/-	-	315000/-	-	172455/-	1998-99
176409/-	-	-	99190/-	55409/-	1999-2000
454340/-	-	384000/-	-	70340/-	2000-2001
25924/-	-	-	-	25924/-	2001-2002
811565	-	781000/-	-	30565/-	2002-2003
8143487/-	-	4461444/-	1088635	2593407	ٹوٹل

(ج) اس سڑک کی کل لمبائی 25 60 کلومیٹر ہے۔ جس میں سے مختلف حصوں میں 3 85 کلومیٹر سڑک ٹوٹ بھوٹ کا شکار ہے۔

(د) وسائل کی دستیابی اور ترجیحات کی بنیاد پر ضلعی حکومت خواہاں اس سڑک کی تعمیر و مرمت پر غور کر سکتی ہے۔

جہلم پنڈ دادنخان روڈ۔ دارا پور کے نزدیک نالہ بہناؤ

پر پیل کی تعمیر اور سڑک کی تعمیر و کشادگی

3597*، شیخ تنویر احمد، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ جہلم پنڈ دادنخان روڈ پر دارا پور کے قریب نالہ بہناؤ پر پیل نہ ہونے کی وجہ سے معمولی بارش کی صورت میں بھی کاروبار زندگی مخلوج ہو جاتا ہے اور لوگ جہلم شریک کاروبار زندگی کے لئے نہیں آسکتے کیونکہ متبادل راستہ اتھانی منگا اور طویل پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جہلم تا دارا پور سڑک اتھانی تنگ ہے اور جگہ جگہ گڑھے بڑے پکے ہیں جس کی وجہ سے آٹے روز ملامت ہوتے رستے ہیں؟

(ج) اگر جزو بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت نالہ بہناؤ پر پیل بنانے، سڑک کی تعمیر اور اسے چوڑا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) نالہ بہناؤ پر پیل نہ ہونے کی وجہ سے ٹریفک کو دشواری پیش آتی ہے۔ لیکن متبادل راستوں سے جہلم شریک پہنچا جا سکتا ہے۔

(ب) جہلم تا دارا پور سڑک صرف دس فٹ چوڑی تھی اور مرمت کے باوجود ٹریفک کے دباؤ کی وجہ سے ٹوٹ بھوٹ کا شکار رہتی تھی۔ اس سڑک کو (20 فٹ) چوڑا کرنے کا منصوبہ ملی سال 2003-04 میں منظور ہوا اور اس پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔

(ج) نادہنڈا پر پل کی تعمیر کے بینڈر منظور ہو چکے ہیں اور عنقریب اس کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔ جیسا کہ جزد (ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ جہلم سے داراپور تک سڑک کی بستری و کٹادگی کے منصوبہ پر پہلے ہی کام شروع کر دیا گیا ہے۔

وحدت کالونی لاہور۔ ایکس بلاک میں ہونے والے

غیر معمولی ترقیاتی کاموں اور اخراجات کی تفصیل

*3666، شیخ تنویر احمد، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایکس بلاک وحدت کالونی لاہور جہاں متعلقہ ایس۔ ڈی۔ اور رہائش پذیر ہے، لاکھوں کے سرکاری فنڈز سے دیواریں بنا کر بلاک کے پانچ داخلی راستے بند کر کے صرف ایک راستہ کھلا رکھا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری فنڈز سے مذکورہ بلاک میں گراسی لائن بچوں کے جموںے بیٹھنے کے لئے چھتہ پنج اور لائٹس لگانے گئی ہیں۔ جب کہ بقیہ تمام بلاکس میں بے اور کوڑے کے ڈھیر ہفتوں اٹھانے کوئی نہیں آتے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سول آبادی سے ملحقہ دوسرے رہائشی بلاکس بھی مذکورہ بلاک جیسے مسائل سے دوچار ہیں۔ لیکن یہ مذکورہ سونیات سے محروم ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایکس بلاک کے تمام ترقیاتی کام موجودہ ایس۔ ڈی۔ او کی متعلقہ ڈویژن میں ٹرانسفر اور مذکورہ بلاک میں رہائش رکھنے کے بعد سرکاری فنڈز سے مکمل کئے گئے۔ کیونکہ عرصہ دراز سے رہائش پذیر الٹی سٹگانی کے دور میں ذاتی سرمائے سے آج تک یہ ترقیاتی کام نہ کروا سکے تھے؟

(ه) مذکورہ بلاک کی قلم بندی اور تزئین و آرائش پر لاگت کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(و) کیا حکومت مذکورہ ترقیاتی کاموں کے اثراہت کی ریکوری کر کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بلاک کی طرز پر بقیہ تمام بلاکس میں بھی مذکورہ سولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تاکہ مجموعے ملازمین میں احساس کمتری پیدا نہ ہو۔ اور اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) ایکس بلاک وحدت کالونی لاہور میں الائیوں نے چندہ جمع کر کے اپنی مدد آپ کے تحت یہ کام کیا ہے۔ محکمہ تعمیرات نے اس ضمن میں کوئی خرچ نہ کیا ہے۔

(ب) محکمہ تعمیرات نے مجموعے اور بیج نہیں لگوائے۔ بلکہ ناظم و نائب ناظم سنی گورنمنٹ لاہور نے وحدت کالونی میں مختلف جگہوں اور پلاٹوں میں یہ بیج اور مجموعے لگوائے ہیں۔ کالونی کے تمام پلاٹوں میں لائٹ کا انتظام عرصہ دراز سے موجود ہے۔ ملبہ اور کوزا اٹھانے کے لئے محکمہ تعمیرات باقاعدگی سے سنی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو ادائیگی کرتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ دوسرے رہائشی بلاکس میں بھی صفائی کی دیکھ بھال باقاعدگی سے کی جاتی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔

(ه) اس کام پر محکمہ ہذا نے کوئی خرچ نہ کیا ہے۔

(و) مذکورہ بالا جوابات کے پیش نظر کسی کے خلاف کارروائی یا ریکوری کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) بقیہ بلاکوں کے رہائشی ملازمین کی مشاورت سے تخمینہ جات تیار کر کے سیکرٹری آئی اینڈ سی کو بھیج دینے گئے ہیں۔ انتظامی منظوری اور فنڈز کی فراہمی پر کام کر دیا جائے گا۔

قبولہ روڈ عارف والا نمبر کا پیل دلوں وال

بنگلہ کی تعمیر و مرمت

*3722، محترمہ حمیدہ نوید، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قیود روڈ عارف والا کے نزدیک دنوں والا بنگھ نہر کا پل اپنی میعاد پوری کر چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور کسی بھی وقت کوئی سنگین حادثہ پیش آسکتا ہے۔ جس میں جانی و مالی نقصان کا اندیشہ لاحق ہے؟

(ج) اگر جزو (الف 'ب) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پل کو زسر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک انہیں تو وجوہات سے ایون کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) کسی بھی ممکنہ حادثے کے سدباب کے لئے اس پل کی تعمیر نو کی جارہی ہے۔

(ج) یہ سکیم اس سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے اور اس کی انتظامی منظوری 11 جنوری 2004 کو جاری کر دی گئی ہے۔ اس سکیم کے بیٹدر 6 مارچ کو وصول کئے جائیں گے۔

جام پور اور جتوئی کے درمیان دریائے سندھ پر بنے کشتیوں

کے پلوں کی تعمیر و لاگت اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*3723، جناب غزالی رحیم یار خان چٹائی، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے دریائے سندھ پر جام پور اور جتوئی کے پلوں پر پلوں برج بنانے ہوئے ہیں۔ ان پلوں کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی اور ان کا افتتاح کب ہوا؟

تھا؟

(ب) مذکورہ بلوں کی تعمیر و مرمت پر پچھلے پانچ سال کے دوران خرچ کردہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جام پور تاجوٹی دریا نے سندھ پر دو بوئس برج مکمل ہو چکے ہیں۔ مگر اس کے باوجود ان بلوں کی تعمیر روک کر کوئٹہ مغلل تاجوٹی نیا بوئس برج تعمیر کیا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے پہلے سے تعمیر کردہ بوئس برجوں پر خرچ کردہ حکومت کا لاکھوں روپیہ برباد ہو جانے کا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ جام پور تاجوٹی بوئس برج کی پچھلے سال ٹیکس کی نیلامی 7,00,000/- روپے میں ہوتی تھی جب کہ کوئٹہ مغلل تاجوٹی بوئس برج کی نیلامی کا پچھلے سال ٹھیکہ اڑھائی لاکھ روپے میں ہوا؟

(ه) اگر جزو بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت جام پور تاجوٹی بوئس برج کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ کوئٹہ مغلل تاجوٹی کے جس مقام پر بوئس برج تعمیر کیا جا رہا ہے وہ علاقہ بھی امن و عامر کے لحاظ سے غیر محفوظ ہے کیونکہ اس جگہ پر پچھلے سال موٹر سائیکل راہ گریوں کو لوٹنے اور ڈکیتی کی ریکارڈ وارداتیں ہوئی ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) حکومت پنجاب نے جام پور اور تاجوٹی کے تین پربوٹ برج 88-1987ء میں تعمیر کئے۔

ان پر 1.177 ملین روپے خرچ ہوئے۔ ان بلوں کا کوئی رسمی افتتاح نہیں ہوا۔

(ب) گزشتہ پانچ سال کے تعمیر و مرمت کے خرچ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1-	سال	1998-1999	3 : 11	ملین روپے
2-	سال	1999-2000	3 : 550	ایضاً۔
3-	سال	2000-2001	3 : 999	ایضاً۔
4-	سال	2001-2002	3 : 011	ایضاً۔
5-	سال	2002-2003	2 : 752	ایضاً۔

- (ج) جام پور اور جتوئی کے درمیان دریائے سندھ کی دو کی بجائے تین کریکس (Creeks) پر بوٹ برج تعمیر کئے گئے اور ٹریک کے نئے کھول دیئے گئے ہیں۔ کوئٹہ مغلل ۳۰ جتوئی بوٹ برج تعمیر کرنے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔
- (د) جام پور جتوئی بوٹ برج پچھلے سال یعنی 2002-03ء میں نہ تھا۔ پچھلے سال (2002-03) کوئٹہ مغلل ۳۰ جتوئی پل کا ٹھیکہ -/402,000 میں نیلام ہوا تھا۔
- (ه) جام پور جتوئی بوٹ برج 24.12 2003 کو ٹریک کے نئے کھول دیا گیا تھا۔
- (و) اس جز کا تعلق محکمہ مواصلات و تعمیرات سے نہ ہے۔

جھیراں اجنیا نوالہ سڑک کی کشادگی

- *3751، محترمہ نجی سلیم، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ جھیراں اجنیا نوالہ تا حدو ضلع شیخوپورہ سڑک کی کشادگی کے لئے ایبٹانی ترقیاتی بنک کے دیسی ترقیاتی پروگرام کے تحت فنڈز میا کئے گئے تھے؟
- (ب) اگر جڑو بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا مذکورہ سڑک کی تعمیر ہو چکی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات نیز فنڈز کو بروقت استعمال میں نہ لانے والے افسران، اہلکاران کے خلاف حکومت کارروائی کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

- (الف) یہ سڑک پنجاب روڈ سیکٹر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ میں شامل ہے۔ اس منصوبے میں حکومت پنجاب کو ایبٹانی ترقیاتی بنک کا مالی تعاون حاصل ہے۔ اس منصوبے کے تحت پراونشل اور رورل روڈ کی کشادگی و بحالی کی جائے گی۔ اس کا دورانیہ جون 2003ء سے دسمبر 2008ء تک ہے۔ متذکرہ بالا سڑک ایک رورل روڈ ہے۔ اس کے ذرائع کی تیاری اور تعمیر کنسلٹنٹ کی زیر نگرانی ہو گی۔ جس کے لئے ضروری Formalities پوری کی

جاری ہیں۔ توقع ہے کہ اگلے مالی سال کے آخر تک اس سڑک کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔

(ب) بزو (الف) کے جواب کی روشنی میں کسی اہلکار / آفیسر کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

فاروق آباد، سانگلہ ہل روڈ کی تعمیر و مرمت

*3768، رائے اعجاز احمد، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ، (الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے دورہ شیخوپورہ کے دوران فاروق آباد سانگلہ ہل روڈ کو پروانگلاز کرنے اور اس کی ازسرنو تعمیر کے لئے چھ کروڑ روپے کی گرانٹ بھی فراہم کرنے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ کی حالت اتھائی ناگفتہ بہ ہے اور جگہ جگہ سے ٹوٹ بھوٹ کا شکار ہے۔ جس کی وجہ سے گاڑیاں نہیں چل سکتیں؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) سڑک مذکورہ ضلعی حکومت شیخوپورہ کے زیر انتظام ہے۔ اس سڑک کی کل لمبائی 44 کلومیٹر ہے۔ جس میں سے 22 کلومیٹر سانگلہ ہل تا صدر آباد کو پھلے ہی 20 فٹ چوڑا کر دیا گیا ہے۔

صدر آباد سے فاروق آباد تک سڑک بارہ فٹ چوڑی ہے۔ جو موجودہ ٹریفک کے دباؤ کی وجہ سے ٹوٹ بھوٹ کا شکار ہے۔

(ج) وزیر اعلیٰ پنجاب کے ڈائریکٹو مورڈ 2003-07-03 کے تحت سڑک کی اصلاح و کٹادگی کے ہتھیہ کام کا PC-1 عنقریب P&D Department کو بھیج دیا جائے گا۔ انتظامی منظوری اور فنانس کے بارے ہونے پر اس کام کو شروع کیا جائے گا۔

مرکزی حکومت کے سپرد کئے گئے

ٹال پلاذوں کی شرائط و تفصیلات

*3803، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) راوی پل کا ٹال ٹیکس کب اور کن شرائط پر وفاقی حکومت کو دیا گیا تھا؟
 (ب) پچھلے تین سالوں میں کتنے ٹال ٹیکس جو حکومت پنجاب کی ملکیت تھے۔ وفاقی حکومت کو دینے گئے۔ کیا ان کی تفصیل جانی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) محکمہ ٹاہرات پنجاب نے راوی پل (شاہدہ) کا انتظام مع وصولی ٹال ٹیکس مورڈ 17-09-1999 کو اس وقت کے چیف سیکرٹری پنجاب کے حکم کے تحت بغیر کسی شرط کے نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے سپرد کیا۔
 (ب) پچھلے تین سالوں میں حکومت پنجاب کا ملکیتی کوئی ٹال ٹیکس وفاقی حکومت کے سپرد نہ کیا گیا ہے۔

اعظم روڈ لیہ۔ سڑک کو دو رویہ

اور پل کو چوڑا کرنے کا مسئلہ

*3843، چودھری اصغر علی گجر، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) یہ چوک اعظم روڈ کی تعمیر پر لاگت کا کل تخمینہ کیا ہے؟
- (ب) اس مصروف ترین سڑک کی تعمیر کا آغاز کرتے وقت اس کے ابتدائی ایک کلومیٹر کے حصہ کو کیوں چھوڑ دیا گیا؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ یہ چوک اعظم روڈ کے گروپ 111 میں موجود ٹیل منڈا مائٹریر موجود پیل کو ٹھیکیدار نے چوڑا کرنا تھا، مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ کیا وجوہات ہیں؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ اور موجودہ دور حکومت میں بھی اس سڑک کے ابتدائی دو میل کا حصہ جو کہ یہ کا شہری علاقہ بنتا ہے۔ میں دو روہی (Dual Carriage Way) سڑک بنا کر ٹریفک کا دباؤ کم کرنے کا منصوبہ تیار ہوا تھا۔ مگر تعمیر کے وقت ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ اسی سڑک کو تھوڑا سا مزید چوڑا کر کے Overlay ڈال دیا گیا؟ اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

- (الف) کٹادی و اصلاح سڑک ازیہ تا گڑھ مداراجہ (سیکشن یہ چوک اعظم) کا کل تخمینہ لاگت 65 715 ملین روپے ہے۔ یہ سکیم فروری 2002ء میں منظور ہوئی اور جون 2004ء میں مکمل ہو گئی۔
- (ب) مذکورہ سڑک کا ابتدائی 2800 فٹ (ریلوے کراسنگ تا یہ مائٹری) کی چوڑائی پہلے ہی 28 فٹ تھی۔ لہذا اس حصے کو سکیم میں شامل نہ کیا گیا۔
- (ج) یہ چوک اعظم روڈ میں ٹیل منڈا مائٹریر پر موجود پیل کو چوڑا کرنا اس سکیم میں شامل تھا۔ جس کا تخمینہ 0 344 ملین روپے تھا۔ یہ رقم مئی سال 2003-04 میں فراہم کردہ فنڈز میں شامل تھی۔ مگر مسلسل کوششوں کے باوجود نہ تو محکمہ انہار نے NOC جاری کیا اور نہ ہی پیل پر کام کرنے کی اجازت دی۔ سکیم کا بقیہ تمام کام مکمل ہو چکا ہے اس لئے مئی سال 2004-05ء میں مزید فنڈز نہ رکھے گئے ہیں۔ تاہم پیل کی موجودہ چوڑائی 22 فٹ 6 انچ ہے جو موجودہ ٹریفک کے لئے کافی ہے۔

(د) اس سڑک کے ابتدائی دو کلومیٹر یہ شہر کی حدود میں آتے ہیں۔ مگر یہ درست نہ ہے کہ شہری حدود میں دو روہ سڑک (Dual Carriageway) بنانے کا کوئی منصوبہ منظور ہوا تھا۔ یہ ماہیتر سے فوارہ چوک تک سڑک کو 20 فٹ سے 28 فٹ چوڑا کرنا شامل تھا اور اسی کے مطابق موقع پر کام مکمل کر دیا گیا ہے۔

فورٹ کینال پل عارف والا روڈ کی تعمیر و مرمت

- *3867، مختصرہ شمینہ نوید، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ عارف والا روڈ پر بہاول نگر کے قریب فورٹ کینال کا پل اپنی مدت میعاد کئی سال پہلے پوری کر چکا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل سے ایک وقت صرف ایک گاڑی گزر سکتی ہے۔ جس کی وجہ سے اکثر اوقات ٹریفک کی لمبی لمبی لائنیں لگ جاتی ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل شکستہ حالت میں ہے۔ اس کی دونوں اطراف کی دیواریں بھی نہ ہیں اور کسی وقت بھی کوئی سنگین حادثہ پیش آسکتا ہے۔ جس میں مالی و جانی نقصان کا قوی امکان ہے؟
- (د) اگر جزو ہانے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پل کو ترمیمی بنیادوں پر از سر نو تعمیر کرنے کو تیار ہے۔ اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

- (الف) عارف والا روڈ پر بہاول نگر کے نزدیک فورٹ کینال کا پل پرانا ضرور ہے۔ تاہم ٹریفک کے گزرنے میں کوئی دشواری نہ ہے۔
- (ب) اس پل کی چوڑائی 15 فٹ ہے۔ مجموعی گاڑیاں بہ آسانی دونوں طرف گزر سکتی ہیں۔ لیکن بڑی گاڑیوں اور بسوں کو چوڑائی کم ہونے کی وجہ سے یکطرفہ طور پر گزرنا پڑتا ہے۔ سڑک پر ٹریفک کم ہونے کی وجہ سے عام طور پر کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔

- (ج) پل کے دونوں اطراف کی دیواروں کی مرمت کر دی گئی ہے۔
- (د) اس سڑک اور پل کی تعمیر نو پنجاب روڈ سیکٹر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ میں شامل ہے۔ اس پراجیکٹ کو شروع کرنے کے لئے عاظمیٰ کی کارروائی کی جا رہی ہے جس کے مکمل ہونے پر اس کی تعمیر شروع کر دی جائے گی۔

دائرہ دین پناہ تارنگ پور۔ سڑک کی دو روہ تعمیر

*3920، چودھری احسان الحق نولائیہ، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ دائرہ دین پناہ تارنگ پور سڑک کو ڈبل کرنے کا پروگرام ہے؟
- (ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) یہ سڑک پنجاب روڈ سیکٹر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ میں شامل ہے اور اس منصوبے میں حکومت پنجاب کو ایسیٹی ترقیاتی بنک کا مالی تعاون حاصل ہے۔ اس کی تکمیل کا دورانیہ جون 2003 سے دسمبر 2008 ہے۔

متذکرہ بلا سڑک ایک رول روڈ ہے۔ جس کو بیس فٹ تک کشادہ کیا جائے گا۔ اس کے ڈیزائن کی تیاری اور تعمیر کنسلٹنٹ کی زیر نگرانی ہو گی۔ جس کے لئے ضروری Formalities پوری کی جا رہی ہیں۔ توقع ہے کہ اگلے مالی سال کے آخر میں اس سڑک کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔

- (ب) اس کا جواب جزو "الف" میں دیا جا چکا ہے۔

پہالیہ وریام روڈ ٹاھلی اڈہ کو دو رویہ

کرنے میں تاخیر کا جواز

*3936، جناب فضل احمد رانجھا، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پھالیہ (ضلع منڈی بساؤالدین) ۳۳ سیل موڈ (ضلع سرگودھا) سڑک Provincial Highway Department کے زیر انتظام ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 24 کروڑ روپے پھالیہ وریام روڈ ٹاھلی اڈہ سڑک کو ڈبل کرنے کے لئے مختص کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک کے ڈبل ہونے سے ضلع منڈی بساؤالدین، سرگودھا، فیصل آباد، جھنگ اور حافظ آباد کا آہن کا درمیانی فاصلہ کم ہو جائے گا۔ فصل کی ترسیل میں بھی آسانی ہو گی۔ ضلع منڈی بساؤالدین اور سرگودھا کی مونروے تک رسانی آسان ہو جائے گی اور عوام کی زندگی میں ترقی و خوشحالی آنے گی؟

(د) اس سڑک کو ڈبل کرنے میں اگر کوئی رکاوٹ ہے تو اسے دور کر کے اس مفاد عامہ کی حامل سڑک کو جلد از جلد تعمیر کرنے کا حائم فریم دیا جائے اور اگر حکومت اس سڑک کو ڈبل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تو تفصیلاً وجہ بیان کی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ سڑک پنجاب روڈ سیکٹر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ میں شامل ہے۔ اس منصوبے میں حکومت پنجاب کو ایسی ترقیاتی بنک کا مالی تعاون حاصل ہے۔ اس منصوبے کے تحت پروانفل اور رورل روڈ کی کٹنگ و بحالی کی جائے گی۔ اس کا دورانیہ جون 2003 سے دسمبر 2008 تک ہے۔ متذکرہ بلا سڑک ایک رورل روڈ ہے۔ اس کے ڈائزین کی تیاری اور تعمیر کنسلٹنٹ کی زیر نگرانی ہو گی۔ جس کے لئے ضروری Formalities پوری کی

جاری ہیں۔ توقع ہے کہ اگلے مالی سال کے آخر تک اس سڑک کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔

(ج) اس سڑک کی کٹادگی سے دوسرے شہروں کے درمیان فاصلہ کم نہیں ہو گا۔ لیکن فاصلوں کی ترسیل میں آسانی ہو گی۔

(د) جزو (ب) میں اس کا جواب دیا جا چکا ہے۔

پنجاب ہائی ویز کے زیر انتظام پختہ و مرمت

ہونے والی سڑکوں اور لاگت کی تفصیل

*3940 محترمہ نیئر مرتضیٰ لون، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) گزشتہ اور رواں مالی سال کے دوران پنجاب ہائی ویز نے کتنی لمبائی کی ہائی ویز اور دیگر

سڑکوں کو پختہ اور مرمت کیا۔ ضلع وار تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) مذکورہ کام (منصوبہ) پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) گزشتہ اور رواں مالی سال کے دوران پنجاب ہائی ویز کے تحت جن سڑکوں کو پختہ کیا

گیا اور جن کی مرمت کی گئی ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ کاموں (منصوبہ جات) پر خرچ شدہ رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی

ہے۔

کوٹلہ ارب علی تا کھاریاں۔ سڑک کی کھادگی کا مسئلہ

*3941 محترمہ نیئر مرتضیٰ لون، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے

کہ۔

کیا حکومت کے زیر غور کوئی تجویز ہے جس میں کوئٹہ ارب علی خان سے کھاریاں تک سڑک کو وسیع کرنے کا منصوبہ ہو۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اس پر عملدرآمد ہو گا؟
وزیر مواصلات و تعمیرات،

یہ سڑک ضلعی حکومت گجرات کے زیر انتظام ہے۔ ضلعی حکومت اپنے وسائل اور ترجیحات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سڑک کی توجیح کے لئے غور و غوض کر سکتی ہے۔

ضلع خوشاب۔ نئی سڑکوں کی تعمیر

اور فنڈز کی تفصیلات

*3943، ملک محمد جاوید اقبال اعوان، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

ضلع خوشاب میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی مد میں مالی سال 2002-03 اور 2003-04 میں کن کن نئی سڑکوں کی تعمیر کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ تفصیلات ہاؤس میں پیش کی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

ضلع خوشاب میں نئی سڑکوں کی تعمیر کے لئے مالی سال 2002-03 کے دوران 53 210 ملین روپے اور 2003-04 میں 54 417 ملین روپے مختص کئے گئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرکاری کالونیز کے الائنیز کے لئے مالکانہ حقوق

کی سہولت کا اجراء

*3964، رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب سرکاری ملازمین کو ریٹائرمنٹ پر بنے بنائے گھر دینے کا منصوبہ بنا چکی ہے۔ جس کے تحت انہیں اپنی تنخواہ سے رہائش گاہ کے کرایہ کے برابر ماہانہ اقساط جمع کرانا ہوگی؟

(ب) کیا حکومت ایسے سرکاری ملازمین جو سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر ہیں اور جن کی تنخواہ سے ماہانہ کرایہ کے ساتھ ساتھ مزید 5 فیصد کوٹھی کی جاتی ہے، کو ایسے مکانات (جن میں رہائش پذیر ہیں) ملاکنہ حقوق پر دینے کو تیار ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتانی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) اس سکیم کی ذمہ داری محکمہ ہاؤسنگ، اربن ڈیولپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سپرد ہے۔ لہذا مذکورہ محکمہ ہی اس کا جواب دے سکتا ہے۔

(ب) ایسی کوئی سکیم حکومت کے زیر غور نہ ہے۔ کیونکہ اس صورت میں حاضر سروس ملازمین کے لئے رہائشی سہولت میسر نہ ہوگی۔

چک نمبر 46 تاملانہ گوندل براستہ چک نمبر 31 تحصیل ملکوال

سڑک کی تعمیر کا مسئلہ

*3969، جناب فضل احمد رانجھا، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

کیا حکومت چک نمبر 46 تاملانہ گوندل براستہ چک نمبر 31 تحصیل ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین سڑک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ کیونکہ اس سڑک کی تعمیر سے کم از کم 10 گاؤں کے تقریباً پچاس ہزار افراد اور 4 یونین کونسلوں کا گھبرات سرگودھا (Provincial High way) کی سڑک سے بہتر اور پاسولت رابطہ ہو گا۔ حکومت

کب تک اس سڑک کی تعمیر شروع کرے گی جب کہ اس سڑک کی نسبتاً تقریباً 6
کلومیٹر ہے۔ اگر حکومت ایسا ارادہ نہیں رکھتی ہے تو تفصیلاً وجہ بیان کی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

ضلعی حکومت منڈی بہاؤالدین کے اس سال کے ترقیاتی پروگرام میں یہ سڑک شامل
نہے۔ اپنے وسائل اور ترجیحات کو مد نظر رکھتے ہوئے ضلعی حکومت اگلے مالی سال میں
اس سڑک کی تعمیر پر غور و غوض کر سکتی ہے۔

ہائی وے کے زیر انتظام سڑک کی ٹرانسفر کا معیار

اور لنک روڈ رشید پور جھنگ کا مسئلہ

*3972: جناب فیصل حیات جو آئے، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں
گے کہ۔

(الف) ضلعی حکومت کے زیر انتظام سڑک کو صوبائی ہائی وے میں لانے کے لئے کیا میاں مقرر
کیا گیا ہے؟

(ب) کیا لنک روڈ رشید پور سے باہو سلطان ضلع جھنگ صوبائی ہائی وے میں آنے کے معیار پر
پورا اترتی ہے؟ اگر اترتی ہے تو کب تک اسے ہائی وے میں شامل کیا جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) صوبائی حکومت ضلعی حکومتوں کے زیر انتظام کسی سڑک کو صوبائی تحویل میں لینے کی
سہاوش نہیں کرتی۔ ضلعی حکومت کے زیر انتظام کسی سڑک پر جب بھی مجاز اتھارٹی
محکمہ ہذا کو کام کرنے کے لئے حکم دیتی ہے تو یہ کام فنڈز کی دستیابی کے بعد کر دیا
جاتا ہے۔ لیکن کام کی تکمیل کے بعد پھر ضلعی حکومت کی تحویل میں ہی رہتی ہے۔

(ب) اس کا جواب جزو (الف) میں دیا جا چکا ہے۔

PP-82 جھنگ میں خوشاب مظفر گڑھ روڈ کی تعمیر کا مسئلہ
*3973، جناب فیصل حیات جو آئے، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں
گے کہ۔

(الف) پی۔ پی۔ 82 جھنگ میں خوشاب، مظفر گڑھ روڈ کن کن ٹھیکہ داروں نے بنائی ہے۔ ان
کے نام بتائے جائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس روڈ میں اتھائی ناقص میٹریل استعمال کیا گیا ہے۔ جس وجہ
سے یہ روڈ ابھی سے ٹوٹ بھوٹ کا شکار ہو گئی ہے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ٹھیکہ داروں اور متعلقہ
سرکاری افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو کب تک اگر نہیں تو
وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) پی۔ پی۔ 82 ضلع جھنگ میں خوشاب مظفر گڑھ روڈ کے دو گروپس مندرجہ ذیل ٹھیکہ داروں
نے مکمل کئے ہیں۔

1۔ میسرز یورپ کنسٹرکشن کمپنی فیصل آباد

2۔ میسرز یاسین برادرز اینڈ کمپنی (لاہور)

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) جزو ہائے بالا میں دیئے گئے جواب کے پیش نظر کسی کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ
ہے۔

محکمہ C&W میں خالی اسامیوں اور انہیں پُر

کرنے کے لئے حکومتی اقدامات کی تفصیل

*4055، رانا مناء اللہ خاں، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ C&W پنجاب میں ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسرز/ ایس۔ ڈی۔ اوز/ ایگزیکٹو انجینئرز/ ڈسٹرکٹ آفیسرز کی کتنی اسمیں بوقت جواب سوال ہذا غالی ہیں اور ان پر کسی آفیسر کو تعینات نہ کیا گیا ہے؟
- (ب) اگر جزو (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو ان غالی اسمیوں کی تعداد کیا ہے اور کتنے عرصہ سے غالی ہیں اور کیا محکمہ نے ان اسمیوں کو پر کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے ہیں۔ اگر ہاں تو وہ کیا ہیں۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

- (الف) یہ درست ہے کہ اس وقت محکمہ مواصلات و تعمیرات پنجاب میں ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسرز/ ایس ڈی اوز/ ایگزیکٹو انجینئرز/ ڈسٹرکٹ آفیسرز کی چند اسمیاں غالی ہیں۔
- (ب) ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسرز/ ایس ڈی اوز کی غالی اسمیوں کی تعداد 29 جب کہ ایگزیکٹو انجینئرز/ ڈسٹرکٹ آفیسرز کی غالی اسمیوں کی تعداد 8 ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان غالی اسمیوں کو پر کرنے کے لئے محکمہ مواصلات و تعمیرات پنجاب نے حال میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے 20 نئے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسرز/ ایس ڈی اوز کی تعیناتی کا عمل شروع کیا ہے اور پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر 112 اسسٹنٹ انجینئرز/ ایس ڈی اوز تعینات کرائے گئے ہیں۔ جنہیں تربیت کے بعد غالی سب ڈورٹمنز میں مقرر کیا جائے گا۔ مزید 18 اسسٹنٹ انجینئرز/ ایس ڈی اوز کی تعیناتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن سے سفارشات طلب کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ سب انجینئرز سے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسرز/ ایس ڈی او اور ایس ڈی او سے ایگزیکٹو انجینئرز/ ڈسٹرکٹ آفیسرز کی ترقی کے لئے ماحولہ ترقیاتی کمیشن کے اجلاس کی تیاری کی جا رہی ہے۔

ضلعی حکومت کے ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ میں خالی اسامیوں

اور انہیں پُر کرنے کے اقدامات کی تفصیل

*4056، رانا مناء اللہ خان، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلعی حکومت میں ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ میں اسسٹنٹ

ڈسٹرکٹ آفیسر، بلڈنگ سرویئر (Building Surveyer) لیبارٹری ٹرانسپورٹ کی

اسامیاں موجود ہیں۔ (Exist) کتنی ہیں لیکن شامل علی ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب ہاں میں ہے تو حکومت پنجاب محکمہ C&W ان اسامیوں کو پُر

کرنے کے لئے جو اقدامات کر رہا ہے۔ تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) ضلعی حکومت کے ورکس اینڈ سروسز گروپ آف آفیسرز میں اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر،

بلڈنگ سرویئر لیبارٹری ٹرانسپورٹ کی اسامیاں موجود نہیں ہیں۔

(ب) متذکرہ بالا جواب کی روشنی میں تفصیل کی ضرورت نہ ہے۔

چینیوٹ پنڈی بھٹیاں روڈ کی تعمیر نو

*4081، جناب علی حسن رضا قاضی، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے حالیہ بجٹ میں چینیوٹ پنڈی بھٹیاں روڈ کی

تعمیر نو کی منظوری دے دی ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے۔ تو حکومت کب تک اس منصوبے کی تعمیر شروع کرنے کا

ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

- (الف) یہ سڑک پنجاب روڈ سیکٹر ڈولپمنٹ پراجیکٹ میں شامل ہے اور اس منصوبے میں حکومت پنجاب کو اے۔ ڈی۔ بی کا مالی تعاون حاصل ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل کا دورانیہ جون 2003ء سے دسمبر 2008ء تک ہے۔ متذکرہ بلا سڑک پراونشل پانی دے ہے۔ جس کی تعمیر کنسلٹنٹ کی زیر نگرانی ہو گی۔ جس کے لئے ضروری Formalities پوری کی جا رہی ہیں۔ توقع ہے اگلے مالی سال کے وسط تک اس سڑک کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔
- (ب) اس کا جواب جزو (الف) میں دیا جا چکا ہے۔

ملتان روڈ بانٹی پاس بہاول پور، ریلوے لائن

پر اوور ہیڈ برج کی تعمیر کی تفصیلات

*4178: ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے ملتان روڈ بانٹی پاس، بہاول پور، ریلوے لائن پر Over Head برج بنانے کی منظوری دی ہے؟
- (ب) Over Head برج کی تعمیر کے لئے موجودہ مالی سال میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) اس کی تعمیر کب تک شروع کر دی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

- (الف) بہاولپور ملتان روڈ لیول کراسنگ نزد سہیل انڈسٹریل اسٹیٹ پر اوور ہیڈ برج کی تقاضی منظوری 16-09-1996 کو دی گئی تھی۔ جس کے مطابق اس کی تعمیر کا تخمینہ لاگت چار کروڑ آٹھ لاکھ روپے تھا۔ اکتوبر 1996ء میں ریش بڑھ جانے کی وجہ سے اس منصوبہ

پر کام شروع نہ ہو سکا اور اس دوران حکومت تبدیل ہو گئی۔ نئی حکومتی پالیسی کے تحت جو کام شروع نہ ہو سکے تھے ان کو ختم کر دیا گیا۔ لہذا سکیم بھی ختم ہو گئی اور جاری کردہ فنڈز مبلغ 45 لاکھ روپے واپس لے لئے گئے۔ اس کے بعد 1998-99 کے ترقیاتی پروگرام میں یہ سکیم شامل کی گئی اور اس کا تخمینہ لاگت مبلغ پانچ کروڑ 53 لاکھ روپے لگا کر 'PC-1' پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو 02-03-1999 کو بغرض منظوری ارسال کیا گیا۔ اس پر PDWP کی میٹنگ منہدہ 25-03-1999 کو غور و خوض ہوا اور اس منصوبے کو ملتوی کر دیا گیا۔ ہنوز یہی صورت حال ہے۔

(ب) اس منصوبے کی تعمیر کے لئے اس سال کوئی فنڈز جاری نہ ہوئے ہیں۔

(ج) مندرجہ بالا جواب کی روشنی میں مزید جواب کی ضرورت نہ ہے۔

سمہ سنہ روڈ بہاول پور، ریلوے لائن

پیر انڈر پاس کی تعمیر کی تفصیل

*4179، ملک محمد اقبال چٹڑ، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے بہاول پور ریلوے اسٹیشن کے قریب سمہ سنہ روڈ

ریلوے لائن پر Under Pass بنانے کی منظوری دی ہے؟

(ب) اس منصوبے کی تکمیل کے لئے کتنی رقم موجودہ مالی سال میں مختص کی گئی ہے؟

(ج) اس کی تعمیر کب تک شروع کر دی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب و ج) جزو (الف) کے جواب کی روشنی میں مزید جواب کی ضرورت نہ ہے۔

حویلی گورنگا تا جھنگ، پختہ سڑک کی تکمیل کا مسئلہ

*4182، مخدوم سید محمد مختار حسین، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حویلی گورنگا تا جھنگ سڑک کی تعمیر پیپلز پروگرام کے تحت شروع کی گئی تھی۔ جو ابھی تک نامکمل ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک اسے مکمل کیا جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) مذکورہ سڑک 26 کرو میٹر لمبی ہے۔ پیپلز ورکس پروگرام کے تحت پاک پی ڈیو ڈی نے اس کی تعمیر 1995 میں شروع کی تھی۔ 2 کرو میٹر سڑک مکمل کر دی گئی تھی۔ باقی سڑک ابھی تک نامکمل ہے۔

(ب) اس سڑک کا باقی کام ضلعی حکومت غایوال نے 12 فروری 2004 کو الاٹ کر دیا ہے۔ جس کی تکمیل اس سال میں متوقع ہے۔

نگار ریلوے پھانک، گوجرانوالہ، انڈر پاس کی تعمیر کا مسئلہ

*4314، لالہ شکیل الرحمان (ایڈووکیٹ) چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے دورہ گوجرانوالہ کے دوران نگار ریلوے پھانک گوجرانوالہ پر انڈر پاس بنانے کا اعلان کیا تھا اور اس کے لئے فنڈز بھی موجودہ مالی سال میں رکھے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابھی تک اس منصوبہ پر کام شروع نہ ہوا ہے۔ حکومت کب تک اس منصوبہ پر کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) نگار ریلوے پھانک گوجرانوالہ کے قریب انڈر پاس کی تعمیر ضلعی حکومت گوجرانوالہ کے زیر انتظام ہے۔ پاکستان ریلوے نے ضلعی حکومت کی درخواست پر اس برج کا ڈیزائن کرنا شروع کر رکھا ہے۔ ضلعی حکومت نے اس بارے میں متعدد بار یاد دہانی بھی کروائی ہے۔

(ب) پاکستان ریلوے کی طرف سے برج کا ڈیزائن مکمل ہونے پر ضلعی حکومت اس منصوبہ پر کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

پنجاب ہاؤس کراچی، 2002 تا حال۔ تین و آرائش

کے اخراجات اور دیگر متعلقہ تفصیل

*4662 بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) پنجاب ریٹ ہاؤس کراچی کی یکم جنوری 2002 سے آج تک تین و آرائش کی مہر پر خرچ کردہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) یہ رقم کس مجاز اتھارٹی کے احکامات کے تحت کن کن ملازمین کی زیر نگرانی خرچ کی گئی؟

(ج) اس ریٹ ہاؤس کے 2002 سے آج تک کے بجلی، پانی اور گیس وغیرہ کے اخراجات کی تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(د) اس ریٹ ہاؤس کے انچارج کا نام، عہدہ اور اس کا دفتر کس شہر میں ہے؟

(ه) اس افسر نے مذکورہ بالا عرصہ میں کتنی دفعہ اس ریٹ ہاؤس کی چیکنگ کی ہے اور ہر

دفعہ کتنائی۔ اسے / ڈی۔ اسے حاصل کیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) جنوری 2002 سے مئی 2004 تک پنجاب ہاؤس کراچی کی عمارت کی تزئین و آرائش پر مندرجہ ذیل اخراجات کئے گئے۔

خرچہ	کام کی نوعیت
1,96,150/- روپے	1- سینٹکس سائز بورڈ میں فون، اندر مینس ٹائٹ، ٹیبل ٹیپ، فلور مینٹ، کمبل ڈیل اور سٹیل ڈیکوریشننگ ڈیل بیڈ دروازے و امداریں وغیرہ کا کام کیا گیا۔
7,80,900/- روپے	2- تین کمروں کے غسل خانوں کی ہالٹ اور سیٹری فلنگ تبدیل کی گئی۔ پھر کمروں کا رنگ روغن کیا گیا۔ وی۔ آئی۔ پی۔ سوٹ کے لکڑی کے فرش، دروازے اور کمر کیوں کی پالش کی گئی۔ وی۔ آئی۔ پی۔ سوٹ کے پردے تبدیل کئے گئے۔ پانچ صوفوں کی مرمت کی گئی اور گین کی ہالٹ اور امداریوں کا کام کیا گیا۔

(ب) خصوصی مرمت کا کام ایکسپنڈیٹو پرائونٹل ور کس ڈویژن نمبر 5 لاہور / ایس۔ ڈی۔ او پرائونٹل ور کس سب ڈویژن پنجاب اسمبلی لاہور / سب انجینئر پرائونٹل ور کس سب ڈویژن پنجاب اسمبلی لاہور اور کمپنڈرولر پنجاب ہاؤس کراچی کی زیر نگرانی کیا گیا۔

(ج) جنوری 2002 سے مئی 2004 تک بجلی پانی اور گیس کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جنوری 2002	جنوری 2003	جنوری 2004	میزان
دسمبر 2002	دسمبر 2003	مئی 2004	
بجلی	2,64,945/-	1,75,700/-	5,93,919/- روپے
گیس	14,080/-	80,110/-	37,640/- روپے
پانی	1665/-	-	4988/- روپے

(د) پنجاب ہاؤس کراچی کے انچارج کا نام سید مہدی حسن (کمپنڈرولر) ہے۔ اس کا دفتر پنجاب ہاؤس کراچی کے اندر واقع ہے۔

(9) جیسا کہ جڑ (د) میں بیان کیا گیا ہے کہ ریسٹ ہاؤس کے انچارج کا دفتر اسی عمارت میں واقع ہے۔ لہذا وہ ٹی۔ اے / ڈی۔ اے وصول کرنے کا مجاز نہ ہے۔ تاہم عمارت کی نگہداشت ایکسپن پر اونٹنل ور کس ڈویژن نمبر 5 لاہور کے ذمہ ہے۔ جنہوں نے 04-08-03 کو پنجاب ہاؤس کراچی کی ایک دفعہ چیکنگ کی ہے۔ جس کا انہوں نے 10,043/- روپے ٹی۔ اے / ڈی۔ اے وصول کیا۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزشتہ دنوں میں پرائمری اور سکیڈری سکولوں میں بطور ٹیچرز بھرتی کے نئے درخواستیں دینے کی آخری تاریخ 13-ستمبر مقرر کی گئی تھی۔ لیکن گزشتہ چار روز سے اس کے درخواست فارم آفس میں موجود نہیں ہے تو میں وزیر تعلیم سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ چار روز سے فارم نہیں ہیں جس کی وجہ سے ہزاروں لوگ ٹیچرز کی بھرتی کے نئے فارم لینے کے لئے کھڑے ہیں لہذا یا تو ان کی تاریخ بڑھائیں یا کوئی اور راستہ نکالیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، اس وقت وزیر تعلیم تشریف نہیں رکھتے جب وہ تشریف لائیں گے تو آپ کے سوال کا جواب دے دیں گے۔ جی، وزیر قانون!

قواعد کی معطلی کی تحریک

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ 234 کے

تحت قاعدہ 32 اور 115 کی معطلی کی تحریک کا پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں ایک قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب صدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور قاعدہ 115 کو منسوخ کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر، یہ قرارداد پیش کی گئی کہ،

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب صدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور قاعدہ 115 کو منسوخ کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

ممبران حزب اختلاف: NO, NO, NO

(اس مرحلے پر ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

رانا حمزہ اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر

جناب قائم مقام سپیکر، جی: رانا صاحب!

رانا حمزہ اللہ خان، جناب سپیکر! اس کو ہم oppose تو کر رہے ہیں لیکن گزارش ہے کہ یہ جو بھی قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں اس قرارداد کی کاپی تو ہمیں فراہم کریں تاکہ اس پر بات ہو سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی: وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! کاپیاں فراہم کی تھیں لیکن میں مزید کاپیاں انہیں فراہم کر دیتا ہوں۔

رانا حمزہ اللہ خان، جناب سپیکر! جو معمول کی کارروائی ہے اسے آپ چلنے دیں اور آپہنیں پندرہ منٹ یا آدھ گھنٹے کا وقت دیں تاکہ ہم اس کو دیکھ سکیں اور پھر بات کر سکیں۔ کیونکہ جب کوئی قرارداد out of turn لائی جاتی ہے تو حکومتی بیچر کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ ایڈیشن سے اس معاملے پر بات کرے۔ (شور و غوغا)

ایک معزز ممبر، جناب سپیکر! اس پر ووٹنگ کرائیں۔

رانا مناء اللہ خان، اس پر ووٹنگ کی ضرورت نہیں ہے۔ جب ہم بات کر لیں گے تو پھر ووٹنگ کا معاملہ آئے گا۔ ووٹنگ کا مرحلہ تو آگے آنا ہے۔ یہ اس ہاؤس کی روایت رہی ہے اور ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے جب بھی ہم نے کوئی قرارداد پیش کی ہے تو وزیر قانون under the rules اور روایت کے مطابق یہی کہتے تھے کہ اس کی کاپی دی جائے اور وقت دیا جائے اور میں بھی یہی گزارش کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اگر آپ نے معزز اراکین کو کھڑا ہونے کے لئے نہیں سما۔ میں ان سے استعما کروں گا کہ وہ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ (شور و غوغا)
جناب سپیکر! میں تب ہی بات کروں گا جب یہ تشریف رکھیں گے۔ میں ان سے گزارش کر رہا ہوں کہ اگر کوئی سزا نہیں ہے تو یہ تشریف رکھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ سب تشریف رکھیں میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی وزیر قانون!
وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میں نے تحریک یہ پیش کی ہے کہ روز کو suspend کر کے مجھے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ فی الحال میں نے صرف اور صرف جناب سے روز suspend کرنے کی اجازت مانگی ہے۔ اس میں بحث والی کوئی بات نہیں ہے۔ جس وقت آپ مجھے روز suspend کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دے دیں گے اور جب میں قرارداد پیش کر دوں گا تو پھر میرے دوستوں نے اس کو oppose کرنا ہے اگر نہیں کرتے تو یہ ان کی اپنی صوابدید ہے لیکن اگر یہ oppose کریں گے تو پھر آپ کی اجازت سے بات کر سکیں گے۔ صرف میں نے اس حد تک روز suspend کرنے کی اجازت چاہی ہے کہ مجھے روز suspend کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ممبران حزب اختلاف: NO, NO, NO----- (شور و غوغا)

جناب قائم مقام سپیکر، رانا مناء اللہ صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! وزیر قانون روز کو بھی ابھی مرح جلتے ہیں اور ہر چیز ان کی سمجھ میں ہے لیکن پتہ نہیں یہ کون سا کوئی ایسا عطا کام کرنے جا رہے ہیں کہ ان کے عواصم جو اب دے گئے ہیں۔ بات یہ ہے کہ تحریک جب پیش ہوگی تو oppose اس وقت ہوگی۔ تحریک کی اجازت ہونے کے بعد oppose نہیں ہوگی۔ انہوں نے جو رولز suspend کرنے کے لئے تحریک پیش کی ہے ہم نے اسے oppose کرنا ہے اور اس کے اوپر ہم نے بات کرنی ہے اور اس قرارداد پر ہم نے بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، تو پھر آپ یہ تحریک پیش ہونے دیں تاکہ معلوم ہو کہ کیا پیش کرنا چاہتے ہیں؟ جب کوئی تحریک سامنے آئے گی تو پھر میں اس کے بعد فیصلہ کروں گا۔ آپ resolution تو پیش ہونے دیں پھر اس پر بات کریں پہلے پیش تو ہونے دیں۔ وہ تحریک میرے پاس نہیں ہے نہ مجھے علم ہے کہ یہ کیا چیز لانا چاہتے ہیں؟
وزیر کالونیز، جناب سپیکر! آپ ہاؤس سے پوچھ لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، میں اس بارے میں ہاؤس سے اجازت لینا چاہتا ہوں کہ اسے پیش کیا جانے کہ نہ کیا جائے۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ اور سوال ہے کہ،
"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997ء کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور قاعدہ 115 کو مطلق کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

ممبران حزب اختلاف، NO, NO, NO. -----

جناب قائم مقام سپیکر، میری تمام ایوزیشن معزز ممبران سے گزارش ہے کہ تشریف رکھیں اور یہ تحریک پیش ہونے دیں پھر میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ جی وزیر قانون!

قرارداد

پاکستان میں سیاسی، جمہوری اور معاشی استحکام کی خاطر
صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف سے دونوں عہدے
اپنے پاس رکھنے کا مطالبہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری ایچ آر ڈی اور چیف جسٹس کراچی

"صوبائی اسمبلی پنجاب جو پاکستان کے سارے سات کروڑ عوام کی نمائندہ ہے کا یہ
اجلاس صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے پاکستان کو معاشی
بد حالی سے بچانے کے ساتھ ساتھ سیاسی و جمہوری اداروں کی بحالی کا کارنامہ سر انجام
دیا۔ اس ایوان کی رائے میں صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کی پالیسیوں کی بدولت
پاکستان معاشی استحکام کی منزل کی طرف گامزن ہے۔ صنعتی سرمایہ کاری کا عمل تیز
اور سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہوا ہے وطن عزیز کو عالمی برادری میں باوقار مقام ملا
ہے۔ یہ ایوان صدر پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ملک میں سیاسی تباہی کی اور معاشی
اتری پھیلنے کی موج رکھنے والوں کی پروا نہ کرتے ہوئے قومی سلامتی کے
تھانوں اور وسیع تر عوامی مفاد میں اکثریتی رائے کو ملحوظ خاطر رکھ کر وردی نہ
تارنے کا فیصلہ کریں اور دونوں عہدے اپنے پاس رکھیں تاکہ دہشت گردی کے
خلاف اور معاشی استحکام کی پالیسیوں میں تسلسل برقرار رہے۔"

جناب قائم مقام سیکرٹری ایچ آر ڈی اور چیف جسٹس کراچی کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب جو پاکستان کے سارے سات کروڑ عوام کی نمائندہ ہے کا
یہ اجلاس صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے پاکستان
کو معاشی بد حالی سے بچانے کے ساتھ ساتھ سیاسی و جمہوری اداروں کی بحالی کا
کارنامہ سر انجام دیا۔ اس ایوان کی رائے میں صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف
کی پالیسیوں کی بدولت پاکستان معاشی استحکام کی منزل کی طرف گامزن ہے۔
صنعتی سرمایہ کاری کا عمل تیز اور سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہوا ہے وطن عزیز

کو عالمی برادری میں باوقار مقام ملے۔ یہ ایوان صدر پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ملک میں سیاسی انارکی اور معاشی اتہری پھیلنے کی سوچ رکھنے والوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے قومی سلامتی کے تقاضوں اور وسیع تر عوامی مفاد میں اکثریتی رائے کو ملحوظ خاطر رکھ کر وردی نہ اتارنے کا فیصلہ کریں اور دونوں عہدے اپنے پاس رکھیں تاکہ دہشت گردی کے خلاف اور معاشی استحکام کی پالیسیوں میں تسلسل برقرار رہے۔"

معزز ممبران حزب اختلاف، We oppose it۔ ہم oppose کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، اب میں دونوں فریقین کو موقع دوں گا کہ وہ اس پر بحث کریں۔ گورنمنٹ کی طرف سے بھی تین آدمی اور حزب اختلاف کی طرف سے بھی تین آدمی بحث کریں تاکہ آپ کی طرف سے تمام پارٹیوں کی نمائندگی ہو جائے۔ اس میں بیٹیلز پارٹی ہے، نواز لیگ ہے اور ایم۔ ایم۔ اسے ہے۔

HONOURABLE MEMBERS OF THE OPPOSITION: We all oppose it

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کی طرف سے بھی تین آدمی اور ادھر سے بھی تین آدمی۔

جناب فیاض الحسن چوہان، جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ ایوزیشن کو پابند کیا جائے کہ اگر انھوں نے اس سائیڈ والوں کی بات، ٹریڈری پیجز کی بات نہ سنی اور اس کے درمیان ہنگامہ کیا تو پھر ان کی بات بھی ہم سننے کی اجازت نہیں دیں گے۔ دونوں طرف سے تسلی سے بات سنی جائے اور تعاون سے بات سنی جائے۔ یہ وردی کا بہت اہم مسئلہ ہے۔ اس کے متعلق ہم بھی اپنا موقف یہاں رکھیں گے اور ان کا موقف بھی سنیں گے۔

معزز ممبران حزب اختلاف، گو مشرف گو، گو مشرف گو۔

MR ACTING SPEAKER: I would request the honourable House

کہ اس پر debate ہونی چاہیے۔ یہ ایک debatable issue ہے۔ It should be debated۔ ایک

resolution آیا ہے اس میں آپ آرام سے debate کریں۔ اس کے بعد ایوان کا جو فیصلہ ہو گا وہ

بعد میں ہو گا پہلے debate تو سنیں کہ آپ لوگ کیا debate کرتے ہیں۔ جی 'لاہ منسٹر صاحب! حاجی محمد اعجاز، فیصلہ تو آپ نے دے دینا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، That is my responsibility - آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد اشرف خان، جناب سپیکر! یہ سیاسی خود کشی کا منظر کیسے دیکھا جاسکتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ جی 'لاہ منسٹر صاحب! بسم اللہ کہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری استدعا صرف یہ ہے کہ جب میں نے روز کی suspension کی بات کی تھی تو اس وقت میں نے یہی گزارش کرنی تھی اور یہی میں نے گزارش کی تھی کہ آپ ہمیں قرار داد پیش کرنے دیں اور پھر جس بات کو اب انھوں نے oppose کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان کی ایک عادت بن چکی ہے کہ ہر بات کو oppose کرنا اور نہ ماننا۔ اب چند لمحوں کے بعد یہ کھل کر قرار داد پر بات بھی کریں گے لیکن اس کے باوجود یہ کہیں گے کہ اس ملک میں جمہوریت نہیں ہے۔ میری استدعا یہ ہے کہ ایک قرار داد ہماری طرف سے آئی ہے اور یہ ایک ڈیمو کریٹک طریقہ کار ہے پارلیمانی طریقہ کار ہے کہ قرار داد آگئی ہے انھوں نے oppose کیا ہے۔ جس طرح میرے بھائی فیاض الحسن چوہان صاحب نے کہا ہے کہ پارلیمانی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اپنا مافی الضمیر بیان کریں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کا جواب دیں گے۔ اس کے بعد جو ایک جمہوری طریقہ کار ہے آپ ایوان سے ووٹنگ کروائیں اگر اس ملک کی سات کروڑ عوام کی فائدہ دہ اس اسمبلی کی اکثریت اس قرار داد کو پاس کرتی ہے تو پھر ان کے پاس کوئی جواز نہیں ہو گا کہ اس سے انکار کریں۔ اس لئے میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ انھیں کہیں کہ گفتگو کا آغاز کریں۔ ہم جواب دیں گے۔ اس کے بعد آپ ووٹنگ کروالیں۔

جناب محمد اشرف خان، جناب سپیکر! ختم اللہ علیٰ قلوبہم و علیٰ سمعہم و علیٰ ابصارہم۔۔۔ یہ ہرے، گونگے اور اندھے ہو چکے ہیں۔ انھیں اندازہ نہیں کہ یہ اسی قبریں خود کھود رہے ہیں۔ (قطع کلامیں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو رویہ اپنایا جا رہا ہے اس کے بعد اگر ہم جمہوریت کی بات کریں تو پھر یہ ہمیں زیب نہیں دیتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان اداروں میں ہم بیٹھے ہونے ہیں تو ہمیں اپنے قول و فعل کے مطابق جمہوریت کا اور پارلیمانی روایت کا ایک نمونہ پیش کرنا چاہیے۔ اس طرح کھڑے ہو کر بات نہ کریں۔ اگر اس طرح کھڑے ہو کر بات کرتی ہے تو پھر آپ وونگ کر والیں۔

جناب محمد اشرف خان، جناب سیکرٹری یہ کس جمہوریت کی بات کر رہے ہیں؟ یہ وردی کی قرار داد پاس کر رہے ہیں اور جمہوریت کی بات کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، دیکھیں نا! آپ کے لیڈر آف اپوزیشن موجود ہیں ان کو lead کرنے دیں۔ آپ ان کو بات کرنے دیں۔ سب کو موقع دیا جائے گا۔ لیڈر آف اپوزیشن! اگر آپ نے بات کرنی ہے تو کریں۔ (قطع کلامیں)

آرڈر بیگز۔ آرڈر۔ جی!

قائد حزب اختلاف، جناب سیکرٹری یہ ایوان جس کو عوام نے اس لئے منتخب کیا ہے کہ اس ملک کے عوام کا اس ملک کے آئین کا اور اس ملک کے قانون اور ایوان کی بلاستی کا تحفظ کریں۔ بڑی شرم اور دکھ کی بات ہے کہ آج ہمارے سر اس ایوان میں بیٹھے ہوئے جھک گئے ہیں کہ اس ایوان کے وزیر اعلیٰ جس کو ایوان کا ہم قائد کہتے ہیں وہ آج خود عوام کے ان حقوق کا تحفظ کرنے کی بجائے ایک جرنیل کی وردی بجانے پر گئے ہوئے ہیں۔

آوازیں، شیم، شیم۔

قائد حزب اختلاف، جناب سیکرٹری میں سمجھتا ہوں کہ آج اس ایوان میں یہ قرار داد پیش کر کے جمہوریت کا قتل کیا جا رہا ہے۔ آج اس ایوان میں یہ قرار داد پیش کر کے سات کروڑ عوام کی تہذیب کی جابری ہے جو اس صوبے میں اپنا حق نامندگی ان نامندوں کو اور ہمیں اس لئے دیتے ہیں کہ ہم ان کے حقوق کا تحفظ کر سکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کے دن جو اس قرار داد میں حصے کا وہ جمہوریت کا قاتل ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج انہیں عوام کے پڑے میں اپنا وزن ڈالنے کی بجائے

ایک جرنیل کی وردی کو پروان چڑھانے کے لئے اور ایک جرنیل کو یہ دکھانے کے لئے کہ ہم تیرے تابعدار ہیں، تو بیٹھا ہے، آج یہ بات ظاہر ہو رہی ہے کہ آپ عوام کے غامدے نہیں، آپ جنرل مشرف کے نائندے ہیں۔

جناب سپیکر! آج مجھے کہنے دیجیے کہ آج ان کو پنجاب کے عوام نے نہیں، پھر ظاہر ہے کہ انہی مجبوروں نے جن کریموں، بھیجا ہے جو ان کو لے کر ان ایوانوں تک جاتے ہیں جہاں سے یہ ڈکٹیشن لیتے ہیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف، (نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف، ہمیں تو کہتے ہیں کہ ہم ڈکٹیشن باہر سے لیتے ہیں اور اپنے سیاسی قائدین سے لیتے ہیں۔ ان کا کون سا سیاسی قائد ہے؟ وہ جو وردی پہن کر بیٹھا ہے؟

جناب سپیکر! ہم اس قرار داد کو ملتے ہی نہیں ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جمہوریت اور عوام کے ساتھ مذاق ہے۔ یہ یوری قوم کے ساتھ مذاق ہے۔ ایک طرف تو آپ جمہوریت کی بات کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف وردی اور جرنیل کو دوام دینے کی بات کرتے ہیں۔

میں دوسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ وردی کے حق میں یا جنرل مشرف کے حق میں ہیں؟ کیونکہ اگر جنرل مشرف نے کوئی اور آرمی چیف نامزد کر دیا تو کیا یہ جنرل مشرف کے ساتھ نہیں رہیں گے؟ کیا اس آرمی چیف کی طرف جائیں گے؟ تو پھر عوام کہل گئی؟ جناب والا یہ جنرل مشرف کے ساتھ ہیں یا وردی کے ساتھ؟ آج انہیں یہ بھی فیصلہ کرنا ہوگا۔ اس قرار داد کو پاس کرنے کا مقصد یہ ہے کہ عوام کے حقوق پر ڈاکا ڈالا جائے۔ یہ کس آئین کی حق میں لکھا ہے؟ وہ کیا آئین تھا جس کی پاسداری کے لئے انہوں نے حلف و کفایت لیا تھا؟ میں نے قائد ایوان کو پہلے دن کہا تھا، ہمیں خوشی ہوئی کہ آپ لیڈر آف دی ایوان بنے۔ ہم اس دن بھی اس بات کو بھولنے کو تیار تھے کہ یہ کیسے بنے، کس نے بنایا اور کیسے یہاں اس منصب تک پہنچے؟ لیکن آج پھر میں وہ بات دہراؤں گا کہ ہمارا اب ہی سمجھ جائیں۔ آپ نے تقریباً پونے دو سال کا عرصہ بھی گزار لیا ہے۔ ہم نے مانا کہ آپ نے dictation بھی لے لی ہے لیکن اب ہمارا! عوام کے پڑے سے اچھا وزن

ڈالے۔ آج بھی وزیر اعلیٰ صاحب اہم آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں، ہم اس ملک، اس صوبے کے عوام کے حقوق کا تحفظ کرنے کو تیار ہیں۔ آپ ہاتھ تو بڑھائیے، آپ قدم تو بڑھائیے، جموں و ڈیجیٹل برنیل کی نوکری، جموں و ڈیجیٹل اس کی چاکری۔ آج آپ عوام کی غلطی کی بات کریں، عوام کی بلا دستی کی بات کریں۔ اگر آپ اپنے اپنے حلقے میں جائیں، اپنے اپنے حلقے کے عوام سے جا کر پوچھیں تو مجھے اس بات کا یقین ہے کہ ہماری عوام جو جنرل مشرف کو referendum میں reject کر چکی ہے، انشاء اللہ تعالیٰ ان کی اس قرار داد کو بھی reject کریں گے۔ یہ جمہوریت کے ساتھ مذاق ہے۔ یہ عوام کے ساتھ مذاق ہے۔

میری جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے استدعا ہے کہ اس قرار داد کو واپس لیں ورنہ پورے صوبے کے عوام گل کو ان کا نام سنہری حرفوں میں لکھنے کی بجائے کالے حروف میں لکھیں گے۔ وہ یہ ضرور کہیں گے یہ وہ لوگ ہیں جن کے دور میں ایک قرار داد پاس ہوئی جس میں یہ کہا گیا کہ "ایک جنرل کو اپنی دردی رکھنے اور عوامی نمائندوں پر ٹھکانے کرنے کا بھی حق دیا جائے" میں سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوریت اور ہمارے ملک کے ساتھ مذاق ہے۔ میرے معزز اراکین، بھائی، جو کہ صومتی بھڑ میں بیٹھے ہیں۔ ہمیں ان کی مجبوری کا احساس ہے۔ ہمیں پتا ہے کہ ان کو یوں قرار داد لانے کے لئے کیوں کہا جا رہا ہے۔ میں ان سے کہتا ہوں گا کہ ہمارا! اپنے ضمیر کو سمجھو، عوام کے لئے اپنی آنکھیں کھولیں۔ عوام کو ریٹیف دینے والی بات کرنے کی بجائے آپ پھر آمریت کو مسلط کرنے اور جنرل کو دوام، بھٹنا چاہتے ہیں۔ آپ نے تو کہا تھا کہ نئی نئی جمہوریت آئی ہے، آہستہ آہستہ پوری جمہوریت واپس لائیں گے، ہم نے تو اس وقت آپ کا ساتھ دیا اور آپ کے ساتھ چلتے رہے، لیکن اب آپ جمہوریت کو واپس لانے کی بجائے پھر اسی elected ایوان سے جنرل کو ہم پر مسلط کرنے کی باتیں کر رہے ہیں۔

مجھے آج بھی یاد ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم ذنڈا مار کر کسی سے کوئی چیز نہیں چھین سکتے۔ ہمیں اس سٹم میں جانے دیجیئے۔ اس سٹم سے ہم آہستہ آہستہ جمہوریت واپس لائیں گے۔ تو یہ آج آہستہ آہستہ جمہوریت واپس لاتے ہوئے ایک دم جمہوریت کو break لگا کر پھر کیوں جنرل کو ہمارے سر پر مسلط کرنا چاہتے ہیں؟ سترویں ترمیم کے بعد اگر ایک تاریخ طے ہوئی ہے کہ اس

تک جرنیل چلا جائے گا تو پھر کیوں پوری قوم پر اس کو مسلط کرنا چاہتے ہیں؟ کیا پنجابی اس بات کا ٹھیکیدار ہے؟ کیا پنجاب کے نمائندے اس بات کے ٹھیکیدار ہیں کہ انھوں نے کسی جرنیل کو ہم پر مسلط کرنا ہے؟ خدا کے لئے، میں ان سے استدعا کروں گا کہ آپ پنجاب کی عوام اس پاکستان کی عوام پر ترس کھائے، رزم کھائے اور اپنا آئینی کردار ادا کیجئے۔ جب ہم بات کرتے تھے تو یہ اس وقت کہتے تھے کہ جی، یہ پنجاب اسمبلی کا مسئلہ نہیں ہے۔ سندھ میں لوگوں کو پکڑا گیا، وہاں پانی پر بلوس نکلا تو کہا گیا کہ یہ پنجاب کا مسئلہ نہیں ہے۔ تو کیا آج جرنیل پنجاب کا مسئلہ ہے؟ آپ قرار داد پنجاب اسمبلی میں کون پیش کر رہے ہیں؟ آپ کے نمائندے مرکز میں بیٹھے ہیں، آپ کے نمائندے سینٹ میں بیٹھے ہیں وہاں قرار داد پیش کریں۔ یہاں قرار داد لےنے کی کیا ضرورت ہے؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب خود trap میں آ رہے ہیں۔ مجھے نہیں پتا کہ اس قرار داد پاس ہونے کے بعد ان کا کیا حال ہو گا، ان کے ساتھ کیا ہو گا کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو جرنل اوپر بیٹھا ہے، جس نے ان کو جلیا ہے۔ اب یہ اس کو بتا رہے ہیں کہ تو نے کیسے بچنا ہے اور کیسے رہنا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو چاہیے کہ عوام کی نمائندگی کریں، صوبہ پنجاب کے عوام کے حقوق کی بات کریں، اس کا تحفظ کریں، تاکہ کسی جرنیل کی وردی کو دوام بخشنے کی بات کریں۔

میں آخر میں آپ کی وساطت سے لیڈر آف دی ایوان کو اور ان کے سب ساتھیوں کو یہ گزارش کروں گا کہ خدا را! اپنا نام اس ملک کی سیاہ تاریخ میں مت لکھوائیے، اس ملک میں جمہوریت کا قتل مت کیجئے، اس ملک میں وردی والے کو ہمارے سروں پر مسلط مت کیجئے، اس ملک میں آئین، پارلیمنٹ اور عوام کی بلادستی کی بات کریں۔ یہی جمہوریت ہے۔ کوئی جرنیل اس طرح آپ کو جمہوریت نہیں دے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اور ہم سب آج ایک یہ قرار داد پاس کر دیں کہ اس ملک میں صرف اور صرف عوامی نمائندے صدر یا وزیر اعظم بن سکتے ہیں تو پھر آپ جمہوریت کی خدمت کریں گے۔ بہت بہت مرہانی، بہت بہت شکر ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر، چونکہ ہماری طرف سے اس کو wind up قائد ایوان جناب چودھری پرویز الہی صاحب نے کرنا ہے تو میں چند منٹ کے لئے آپ کی خدمت میں چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے، قائد حزب اختلاف بات کر رہے تھے اور

کامیابی کے تمام ممبران نے ان کی بات کو اتھائی صبر و تحمل کے ساتھ سنا۔

(ایوزیشن بنچر کی طرف سے آوازیں "جی باتیں تھیں")

جناب قائم مقام سپیکر: آرڈر بنچر۔ آرڈر بنچر۔ No cross talk: آپ بنچران کی بات سنیں اس کے بعد آپ کو بھی موقع ملے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ ہمارے ایوزیشن کے دوست تھوڑا سا خیال فرمائیں اور ہمیں بات کرنے دیں۔ نہیں تو پھر جس طرح فیاض الحسن چوہان صاحب نے کہا ہے کہ پھر آپ کی بھی کوئی بات نہیں سنی جانے گی۔

جناب فیض الحسن چوہان: اگر یہ بات نہیں سنتے تو آپ فوراً قرار داد پر counting کروائیں۔

(ایوزیشن کی طرف سے شیم شیم کی آوازیں)

جناب قائم مقام سپیکر: آپ دیکھیں کہ جب قائد حزب اختلاف نے تقریر کی ہے تو سب نے آرام سے سنی ہے۔ اب آپ بھی ان کی بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آج جو قرار داد اس وقت میں نے پیش کی ہے اور جس قرار داد کو اس معزز ایوان نے منظور کرنا ہے۔ اگر اس میں کوئی قابل اعتراض بات ہے تو میں اپنے بھائیوں سے یہ استدعا کروں گا کہ اس کو غور سے سنیں۔ اگر کوئی قابل اعتراض بات ہے تو آپ اس پر بات کریں تاکہ ہم اس کا جواب دے سکیں۔

جناب سپیکر! میں نے یہ کہا ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب جو پاکستان کے سادھے سات کروڑ عوام کی نمائندہ ہے کا یہ اہلاس صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے پاکستان کو معاشی بد حالی سے بچانے کے ساتھ ساتھ سیاسی و جمہوری اداروں کی بحالی کا کارنامہ سر انجام دیا۔ جناب سپیکر! اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ آج اگر ہم سارے لوگ یہاں پر موجود ہیں تو صرف اور صرف جنرل پرویز مشرف کی بدولت موجود ہیں۔ اگر جنرل پرویز مشرف اپنے وعدے کے مطابق اس ملک میں ایکٹو نہ کرواتے تو شاید آج ہم ان ایوانوں میں موجود نہ ہوتے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد "اس ایوان کی رائے میں صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کی

پالیسیوں کی بدولت پاکستان معاشی استحکام کی منزل کی طرف گامزن ہے۔ صنعتی سرمایہ کاری کا عمل تیز اور سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہوا ہے۔ وطن عزیز کو عالمی برادری میں باوقار مقام ملے گا۔ اس حقیقت سے بھی کسی کو کوئی انکار نہیں ہے۔

(اپوزیشن کی طرف سے "جموٹ" کی آواز)

اگر اپوزیشن کی طرف سے ایک نئی سی آواز "جموٹ" کی آئی ہے تو اس سے یہ جموٹ ثابت نہیں ہو سکتا۔ یہاں میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پھر آگے ہم نے کہا ہے کہ "یہ ایوان صدر پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ملک میں سیاسی اتار کی اور معاشی ابتری پھیلنے کی سوچ رکھنے والوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے قومی سلامتی کے تقاضوں اور وسیع تر عوامی مفاد میں اکثریتی رائے کو ملحوظ خاطر رکھ کر وردی نہ اٹھانے کا فیصلہ کریں اور دونوں عہدے اپنے پاس رکھیں تاکہ دہشت گردی کے خلاف اور معاشی استحکام کی پالیسیوں میں تسلسل برقرار رہ سکے۔ اب اس میں کون سی ایسی غیر آئینی بات ہے؟ کیا اس بات سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ اس ملک میں اگر جمہوریت ہے تو وہ جنرل پرویز مشرف کی وجہ سے ہے۔ اس ملک میں economy کی stability ہے تو وہ جنرل پرویز مشرف کی وجہ سے ہے۔ اگر آج ہم ایک دہشت گرد ملک ہونے کے جرم سے بچ گئے تو وہ جنرل پرویز مشرف کی وجہ سے ہے۔ میں نے ابتدا میں بھی گزارش کی تھی کہ اس ملک کی سات کروڑ عوام کی فائدہ یہ اسمبلی ہے۔ اگر ہم جمہوری تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھیں تو پھر ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ اکثریت کیا چاہتی ہے؟ کبھی کسی بھی ملک میں کسی بھی جمہوری ادارے میں یہ نہیں ہوا کہ اقلیت اپنی رائے کو اکثریت پر مسلط کرنا چاہتی ہو اور اسے اس بات کی اجازت دی جاسکے۔ یہاں میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وردی وردی کی بات کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وردی کے ساتھ جنرل پرویز مشرف کی شخصیت کو بھی آپ مد نظر رکھیں۔ اگر آپ صرف وردی کی بات کرتے ہیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ وردی اس وقت پاکستان کی سلامتی اور پاکستان کے استحکام کی ضمانت ہے۔ اگر آپ اس سے انکار کرنا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ اس وقت جنرل پرویز مشرف کی ضرورت ہے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر جمہوری اداروں کے تسلسل کے پیش نظر اس ملک کے استحکام کے پیش نظر اور معاشی استحکام کے پیش نظر ہم نے یہ

مطالبہ کیا ہے۔ جو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا ایک سیاسی حق ہے، جمہوری حق ہے اور ہمارا پارلیمانی حق ہے کہ ہم نے ایک بات کی ہے۔ آپ اپنی رائے دیں اس کے بعد میٹرز ایوان اس کو پاس کرے گا۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائیوں کا مشکور ہوں کہ انھوں نے قرارداد کو کھلے دل اور تسلی کے ساتھ سنا۔ اس کے بعد ادھر سے ہمارے دوست بات کریں گے پھر ہماری طرف سے بات کی جائے گی لیکن اس کو مزید نہ بڑھایا جائے۔ اگر آپ نے سارے دوستوں کو سنا شروع کر دیا تو پھر ایک non ending story بن جائے گی۔ پارلیمانی لیڈر صاحبان ضرور بات کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کی بات کا جواب دیں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی رانا صاحب!

ایوزیشن کی طرف سے آوازیں، ہم سب نے بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، میں پارلیمانی لیڈرز کو ناٹم دوں گا۔ میں ادھر سے بھی سب کو ناٹم نہیں دوں گا۔ دو تین آدمی ادھر سے ہوں گے اور دو تین ادھر سے ہوں گے اور قائم ایوان wind up کریں گے۔ جی رانا صاحب!

رانا منا، اللہ خان، جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ رولز کے مطابق جن دوستوں نے قرارداد کو oppose کیا ہے۔ ان کو رولز کے مطابق حق حاصل ہے کہ وہ اس کے اوپر بات کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جیسے راجا صاحب نے فرمایا کہ اس کو قائم ایوان wind up کریں گے۔ انھوں نے ایک دو پوائنٹ اٹھائے ہیں میں ان کا جواب دینا چاہوں گا۔ اگر بعد میں بھی ضرورت ہوئی تو میں بھی یہ حق محفوظ رکھتا ہوں کہ میں ان باتوں کا بھی جواب دے سکوں۔

جناب سپیکر! راجہ صاحب بڑے بدبختی انداز میں یہ فرما رہے تھے کہ ہم یہاں ہیں تو جنرل مشرف کی وجہ سے ہم وہاں ہیں تو جنرل مشرف کی وجہ سے ہم گھر میں ہیں تو جنرل مشرف کی وجہ سے ہم باہر جاتے ہیں تو جنرل مشرف کی وجہ سے ہمیں یہاں تک نہیں چلے گئے کہ ہم زندہ ہیں تو جنرل مشرف کی وجہ سے ہم کھاتے ہیں جنرل مشرف کی وجہ سے۔ بات یہ ہے کہ انسان آخر انسان

ہوتا ہے۔ انسان خدا نہیں ہوتا۔ ہمیں ان سے یہی کہہ ہے کہ یہ انسانوں کو خدا بنا رہے ہیں۔ یہ ہر چیز ہی اسی کے ماتھ منسوب لے جا رہے ہیں۔ ہم یہاں ہیں تو اس وجہ سے ہیں کہ جنرل مشرف نے ایکشن کروانے۔ |*****|

جناب قائم مقام سپیکر، اس کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔ آپ بحث کریں لیکن کسی کے باپ دادا کے بارے میں بات کرنا مناسب نہیں ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! پھر آپ ان سب فقروں کو بھی حذف کروادیں جو انھوں نے اسے خدا بنانے کے لئے ادا کئے ہیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا! انھوں نے بھی کہا ہے کہ یہ احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں لیکن آپ نے انھیں تو حذف نہیں کیا۔ ہم کسی کی ذات کے خلاف نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، شاہ صاحب! رانا صاحب آپ کی طرف سے بت کر رہے ہیں۔ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی جو خدا نخواستہ آپ کے خلاف جاتی ہو۔ میں نے وہ بات کی ہے جو ایک دائرہ کے اندر ہو اور کوئی بات نہیں کی۔ جی رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! راجہ صاحب یہ فرما رہے تھے کہ یہ قرار داد ہم نے پیش کی ہے۔ اس پر کوئی اعتراض ہے تو بتائیں۔ اس پر بتائیں کہ کون سی بات غیر آئینی ہے؟ میں اسی پوائنٹ پر راجہ صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا۔ قائد ایون کی خدمت میں بھی عرض کروں گا۔

(حکومتی بیچر کی طرف سے سخت احتجاج کیا گیا)

جناب قائم مقام سپیکر، میرا خیال ہے کہ

These are unconstitutional remarks. I again expunge these words from the record. He has been the Speaker of the House and he knows all the rules and regulations.

* حکم جناب قائم مقام سپیکر اٹالہ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب صفت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ)، جناب والا رانا صاحب اتھانی بازاری زبان استعمال کر رہے ہیں۔ انہیں پابند کیا جائے۔

(اس مرحلے پر حکومتی بیچر سے کافی ممبران نے کھڑے ہو کر احتجاج کیا)

جناب قائم مقام سپیکر، میں نے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! وزارتیں بھی بن چکی ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری بھی بن چکے ہیں اور چیزیں سینڈنگ کمبیز بھی بن چکے ہیں۔ اب پتا نہیں کہ یہ احمق کیا ڈھونڈ رہے ہیں؟ جناب محمد عبد اللہ وینس، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی فرمائیے!

جناب محمد عبد اللہ وینس، جناب سپیکر! میں نہایت ادب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ رانا صاحب نے جب بھی بات کی ہے personal ہو کر کی ہے۔ جناب والا! بزرگ کہتے ہیں تاریخ کتنی ہے اور سائنس لوگ کہتے ہیں کہ جب یہ سارا انسانی جسم صحیح اٹھتا ہے۔ یہ زبان جو 32 دانتوں کے اندر بند ہوتی ہے۔ یہ جسم اس کے آگے کھڑے ہو کر معالیٰ مانگتا ہے کہ اسے زبان خدا کے لئے تو اندر ہے۔ چلے گی تو اور ماٹوں گا میں۔ یہ ہمیشہ 32 دانتوں کے اندر سے زبان چلا لیتے ہیں۔

(حکومتی بیچر کی طرف سے نعرہ ہانے تحسین)

پھر جب انہیں ان 32 دانتوں کے اندر سے چلائی ہوئی زبان کا فیذاہ بھگتنا پڑتا ہے تو پھر یہ بریلوں اور میچروں کی بات کرتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ اگر ہم بریلوں اور میچروں کی وجہ سے ہیں تو پھر یہ کیسے آگے ہیں؟ پھر ان کا وجود اس اسمبلی میں نہیں ہونا تھا۔ اگر اس ملک میں ایکشن شفاف نہ ہوتے ہوتے اگر اس ملک کے ایکشن باقاعدہ کسی طریقے کے ساتھ نہ ہوتے ہوتے تو کم از کم ان جیسے لوگ آج اسمبلیوں میں نہ بیٹھے ہوتے۔ خدا کے لئے اپنی زبان کو 32 دانتوں کے اندر رسنے کی وجہ سے اپنے جسم کو سزا دیں۔ اس لئے کہ ان کی زبان کے ساتھ کچھ نہیں ہو گا۔ بہت مہربانی۔

وزیر خوراک پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی فرمائیے۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے میرے عزیز نے رانا صاحب سے بات کی ہے۔ یہاں پر قائد حزب اختلاف نے تقریر کی ہے۔ ہم نے ان کی ساری باتیں بڑے قتل اور غور سے سنی ہیں۔ اسی طرح قائد ایوان کا بھی ایک prerogative ہوتا ہے۔ جناب والا! پھر وہ شخصیت جو مجھ دفتر منتخب ہو کر اس ایوان میں آئی ہو اور مختلف عہدوں پر منسٹر رہی ہو اور پھر آپ کی کرسی پر بطور سپیکر جس شخصیت نے کام کیا ہو۔ اس کے بارے میں کھڑے ہو کر ایسے remarks دے دینا۔ یہ اس ایوان کے لئے کوئی مناسب بات ہے؟

(حکومتی اراکین کی طرف سے شیم شیم کے نعرے)

جناب والا! یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ لہذا میری گزارش ہے کہ آپ ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کریں اور ان کو ہدایت کریں کہ وہ ایسی باتوں سے اجتناب کریں۔

MR ACTING SPEAKER: I have already expunged these remarks from the record.

اور میں نے کہا ہے کہ وہ سپیکر کے عہدے پر رہے ہیں اور وہ روز اینڈ ریگولیشن سے پوری طرح واقف ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے اور میں نے اسی وقت وہ الفاظ ریکارڈ سے حذف کر دیئے تھے۔ پارلیمانی سپیکر ٹری برائے صوبائی پیپٹھ و راتہ انتظامی امور، جناب والا! وہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ حذف ہو گئے ہیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان، جناب والا! انھیں اپنے الفاظ واپس لینے چاہئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ الفاظ کارروائی سے حذف ہو گئے ہیں۔ جی رانا صاحب! فرمائیے۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے صوبائی پیپٹھ و راتہ انتظامی امور، جناب والا! انھیں بات کرنے کا طریقہ سکھائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، پیپٹھ بحث کو چلنے دیں۔ جی رانا صاحب فرمائیے!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! مجھے یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ میرے یہ دوست کس بات پر احتجاج کر رہے ہیں؟ میں نے قائد ایوان کے متعلق کوئی personal بات نہیں کی۔ (قطع کلامیاں)

اگر میں کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔ یہ سب کو پتا ہے کہ میں کر سکتا ہوں لیکن میں نے جو

بات کی ہے۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجیئرنگ، ایوانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جب کوئی قابل اعتراض بات کریں گے تو میں انہیں منع کروں گا۔ اس وقت انہیں بات کرنے دیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجیئرنگ، جناب والا! یہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے یہ بات نہیں کی۔ تو یہ معافی مانگیں کہ ایسی بات ان کے منہ سے نکل گئی ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جب انہوں نے کہا ہے کہ ایسی بات نہیں کی تو انہیں بات کرنے دیں۔ جی، رانا صاحب فرمائیے!

وزیر پبلک ہیلتھ انجیئرنگ، جناب والا! ان کی زبان ان کے کنٹرول میں نہیں ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ میری بات مکمل ہونے دیں۔ یہ بیچ میں ہی کوئی نہ کوئی مسئلہ لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک صاحب نے کہا کہ جسم کو سزا نہ دیں۔ جسم کو سزا دینا انسانوں کا کام ہے [*****]

جناب قائم مقام سیکرٹری، نہیں نہیں I expunge these words from the record

رانا مناء اللہ خان، ہمارے ابھی ضمیر زندہ ہیں ہم اپنے ضمیر کے سامنے سرخرو ہیں۔ ہم کوئی ایسی حرکت نہیں کر رہے جو ہمارے ضمیر پر بوجھ ہو۔ یہ اپنے ضمیروں سے پوچھیں ان کے سامنے یہ خود کو جواب دہ کریں۔ ان کو پتا چلے گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، آپ اپنی بات continue کریں۔

رانا حمزہ اللہ خان، جناب سینیٹر! میں پھر وہی بات عرض کروں گا کہ انہوں نے خواہ مخواہ وہ کہتے ہیں نہ کہ جس بات کا پورے فسانے میں کوئی ذکر نہ تھا وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے۔ انہوں نے خواہ مخواہ اور میں قائم ایوان سے بھی یہ بات کہوں گا کہ وہ اس قسم کے غلطیوں پر نظر رکھیں۔ اس قسم کے نمبر باز لوگوں پر نظر رکھیں اور ان کی محرومیوں میں مزید اضافہ کریں۔ ان کو قطعاً کوئی چیز نہ دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس کی وجہ یہ ہے کہ جو بات میں نے کی ہے میرا وہ مہمد۔ قطعاً نہیں تھا جس بات کو انہوں نے ان کے اوپر وارد کر دیا ہے۔ (قطع کلامیں)

جناب فیاض الحسن چوہان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سینیٹر، جناب Let him talk (قطع کلامیں)

جناب فیاض الحسن چوہان، جناب والا! یہ ان لوگوں کے ہاتھ پر بے وقوف نہیں لکھا ہوا۔ یہ کانوں سے بہرے نہیں ہیں۔ آنکھوں سے یہ اندھے نہیں ہیں انہوں نے اپنے منہ سے یہ الفاظ ادا کئے ہیں جو پوری پریس گیلری نے اور پوری گیلری کے اندر جو افراد بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے سنا ہے۔ میں یہی بات کہتا ہوں کہ یہ جمہوریت کے نام پر جموت کی سیاست اسلام کے نام پر جمہوریت کی سیاست جو یہ کرتے ہیں ان کے جموت کا اندازہ یہاں سے لگایا جاسکتا ہے۔ جناب سینیٹر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں۔ (قطع کلامیں)

(ایوزیشن کی طرف سے No. no کی آوازیں)

جناب قائم مقام سینیٹر، آرڈر بڑا آرڈر بڑا!

جناب فیاض الحسن چوہان، جناب والا! یہ بات کرنے کے بعد مکرگئے ہیں۔ انہوں نے ایک اتھارٹی بد تنذیبی کے اندر اتنی بات کی اور اس کے بعد یہ اتنا بڑا جموت بول رہے ہیں کہ میں نے یہ بات نہیں کی۔ اس سے آپ ان کے character کا ان کے اخلاق کا ان کے کردار کا ان کی credibility کا اور ان کی worth کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ یہ ہر حوالے سے کورسے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ نمبر باز۔ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہ نواز شریف اور شہباز شریف جو اس وقت جدہ میں بیٹھے ہیں اور

دینی میں بے نظیر بھوشنی ہیں۔ کیا یہ ان کے سامنے نمبر نہیں بنا رہے؟ کیا یہ یہاں پر بیٹھ کر جمہوریت کا سارا بستر گول کرنے کی کوشش کر کے ان کے سامنے مستقبل کے وزیر اعلیٰ، مستقبل کے سیکرٹری کے کوشش نہیں کر رہے۔ یہ بھی نمبر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! ایسے لوگوں کو بولنے کی اجازت نہیں ہے۔ جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان، یہ بھی نمبر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اسی نمبر بنانے کی کوشش میں پچھلے دو سالوں میں انہوں نے پاکستان کی سیاست کا بیڑا غرق کیا ہے، انہوں نے پاکستان کی جمہوریت کا بیڑا غرق کیا ہے، انہوں نے پاکستان کی معیشت کا بیڑا غرق کیا ہے۔ یہ صاحب جو ابھی یہاں پر کھڑے ہو کر بات کر رہے تھے انہی لوگوں نے صدر پرویز مشرف کو 31 دسمبر 2001 تک اور پھر 2007 تک صدر بنایا۔ اگر وہ پہلے قابل قبول تھے تو اب قابل قبول کیوں نہیں ہیں؟ اگر یہ کہتے ہیں کہ یہ گناہ ہے تو گناہ جیسے ایک بھوئی سی شراب کی چسکی پو یا پورے دس peg پو، گناہ پھر بھی گناہ ہو گا۔ یہ لوگ آج کس مزے سے کھڑے ہو رہے ہیں۔ سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! آپ نے ان لوگوں کو بولنے کی اجازت دی ہے۔ جناب قائم مقام سیکرٹری، شاہ صاحب! آپ فرمائیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! گزارش یہ ہے کہ اگر چند لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جمہوریت اس چیز کا نام ہے اور جن کے ساتھ بے وفائی کی ہو، جن کے ٹکٹ پر منتخب ہونے ہوں ان کو بھوز جائیں اور اگر ان کو جمہوریت پیاری تھی تو یہ استعفیٰ دینا دوبارہ وہاں سے الیکشن لڑنا۔ اس شخص کا یہ حال ہوا کہ وہاں پر ناظم کا الیکشن ہوا وہاں اس نے کسی کو کھڑا کیا اس کے محلے سے اس کو 25 ووٹ ملے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اور 1200 ووٹوں سے اس کا ناندہ وہاں سے الیکشن ہارا۔ میں اس کو چیلنج کرتا ہوں یہ اپنی سیٹ سے استعفیٰ دیں الیکشن لڑیں الیکشن جیت جائیں ہم پنجاب اسمبلی کی سینیٹیں بھوز دیں گے۔ یہ صرف ایک گاڑی کے لئے ایجا ضمیر بچنے والا شخص ہے۔ (قطع کلامیوں)

جناب قائم مقام سیکرٹری آرڈر پلیز۔

سید احسان اللہ وقاص، [*****]

جناب قائم مقام سیکرٹری میں ان الفاظ کو کارروائی سے expunge کرتا ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! وہ بھی مالک کے وفادار ہوتے ہیں۔ وہ بھی جس نے پالا ہو اس

کے وفادار ہوتے ہیں۔ [*****]

جناب قائم مقام سیکرٹری میں ان الفاظ کو ریکارڈ سے expunge کرتا ہوں۔ شاہ صاحب! آپ

جوش میں مت آئیے۔ Do not abuse anybody (قطع کلامیاں)۔

جناب فیاض الحسن چوہان، جناب والا! یہ بھی نواز شریف کے ووٹوں کی وجہ سے یہاں پر بیٹھے

ہوتے ہیں۔ یہ بھی استعفیٰ دے کر ان کے سہارے کے بغیر الیکشن جیت کر دکھائیں۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ کو تقریر کے لئے موقع دیا جائے گا۔ رانا صاحب کے بعد آپ کو موقع

دیا جائے گا۔ آپ پھر اپنی تقریر کریں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلے پر کچھ معزز اراکین اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو گئے)

اپنی سیٹوں پر سب تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ آپ بیٹھے۔ آپ بیٹھے پلیز۔ No cross

talk آپ بیٹھیں۔ ذاتیات پر مت آئیں۔ آپ بیٹھیں۔ جی رانا صاحب! آپ بات کریں۔ میری تمام

معزز اراکین سے یہ گزارش ہوگی کہ تقریریں سننے دیں اس میں کوئی حرج نہیں No cross talk

دیکھیں جس نے بھی بات کرنی ہے میں اس کو موقع دوں گا۔ میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ میں

آپ کو موقع دوں گا۔ Let the House be in order ان کو بات کرنے دیں۔ اس کے بعد

گورنمنٹ نے بھی اپنا point of view پیش کرنا ہے۔ House is there کوئی جھگڑا نہیں جا رہا یہ

بھی ایک جمہوری طرز ہے۔ یہ بھی جمہوریت ہے جس میں آپ بات کر رہے ہیں۔ اس کا سب کو حق

* محکم جناب قائم مقام سیکرٹری الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ہے۔ رانا مناء اللہ صاحب بات کر لیں اس کے بعد آپ کو بھی موقع دیا جائے گا۔ رانا صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔ No cross talk please۔ زاہد صاحب آپ بیٹھیں پلیز۔

رانا مناء اللہ خان، شکریہ جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ محترم راجہ صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ یہ جو قرارداد ہے اس میں قابل اعتراض بات کون سی ہے؟ انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس میں غیر آئینی بات کون سی ہے؟۔۔۔۔۔ (اذان)۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، اب پندرہ منٹ کے لئے نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(نماز کے بعد جناب قائم مقام سپیکر 6 بج کر 50 منٹ پر

کر سنی صدارت پر متمکن ہوتے)

جناب قائم مقام سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں معزز ایوان سے درخواست کروں گا کہ جب کوئی سپیکر بول رہا ہو، جب وہ اپنی بات کر رہا ہو تو There should be no interruption سختی سے درخواست کروں گا کہ No point of orders and no cross talks ان کو اپنا مافی الضمیر بیان کرنے دیں، ٹریڈی پیجز والے اپنا مافی الضمیر بیان کریں گے اس کے بعد جو بھی ہو گا وہ بعد کا فیصلہ ہے لیکن اس وقت چونکہ رانا صاحب فلور پر بات کر رہے ہیں اس لئے

I request that he should continue his speech and during the speech there should be no cross talks, no point of orders and let him continue

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، No point of order پہلے ان کو موقع دیں اس کے بعد آپ بات کریں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر ایک اور بات کے حوالے سے ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی فرمائیں!

جناب سميع اللہ خان: آج بڑی خوشی کی بات ہے کہ یہاں ایوان میں تقریباً 80 فیصد وزراء اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان موجود ہیں۔ میری آپ کی وساطت سے گزارش ہے کہ یہ وردی کے لئے تو یہاں پر حاضر ہوتے ہیں مگر جب پنجاب کے کروڑوں عوام کے مسائل ہوتے ہیں تو اس وقت یہ وزراء صاحبان غیر حاضر ہوتے ہیں تو اس وقت بھی یہ حاضر ہوا کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر، anyhow میں تمام معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ no cross talks please جی رانا صاحب! آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔
رانا منشاء اللہ خان: جناب سپیکر! اس وقت نہ تو قائد ایوان موجود ہیں اور نہ ہی وزیر قانون موجود ہیں جنہوں نے move کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ بھی آجاتے ہیں آپ بسم اللہ کریں وہ سن رہے ہوں گے۔

رانا منشاء اللہ خان: تو کیا پھر میں repeat کروں گا؟

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کی تقریر ان تک پہنچے گی اور وہ اس کا جواب دیں گے۔

رانا منشاء اللہ خان: میرا خیال ہے کہ chair کو چاہیے کہ آپ mover سے اور قائد ایوان سے گزارش کریں کہ وہ تشریف لے آئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، اگر آپ ان کا انتظار کرنا چاہتے ہیں تو کہہ دیجئے وہ ابھی آجاتے ہیں اور بات کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی ہے۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب سپیکر! میں وزیر قانون صاحب کی بات کا جواب دے رہا تھا کہ اس قرار داد میں کون سی قابل اعتراض بات ہے اور دوسرا: انہوں نے فرمایا کہ اس میں غیر آئینی کون سی بات ہے؟ میرے موقف کے مطابق اس قرار داد کا جو آخری پیرا ہے اس میں جو یہ کہا گیا ہے کہ طحوظ خاطر رکھ کر وردی نہ اتارنے کا فیصلہ کریں اور دونوں عہدے اپنے پاس رکھیں۔ میں Constitution سے یہ بات ثابت کروں گا اور یہ بات بالکل عیال اور واضح ہے اس میں کوئی ابہام نہیں ہے کہ اس قرار داد کے یہ الفاظ اس قرار داد کو آئین پاکستان سے متصادم کرتے ہیں۔ اب جناب والا! قائد ایوان

نے آج سے چند دن قبل یہ فرمایا تھا کہ ہم اس قرارداد کو ایوان میں لائیں گے ہر جگہ پر لائیں گے۔ اب اگر میں یہ سمجھوں کہ قائد ایوان کو قانون کی سمجھ ہے، ان کو آئین کی سمجھ ہے تو پھر کیا میں یہ کہوں کہ وہ آئین پاکستان سے ہداری کے مرتکب ہو رہے ہیں؟ اگر میں یہ سمجھوں کہ انہوں نے اس معاملے کو جان بوجھ کر ایک ایسی قرارداد جو کہ آئین سے متصادم ہے۔ اس کو پیش کرنے کا تہیہ کیا ہے یا اس کو پیش کرنے کا موجب بنے ہیں تو پھر وہی بات بنتی ہے کہ انہوں نے آئین پاکستان سے متصادم ایک عمل جو کہ ان کے حلف کے بھی خلاف ہے اس کا انہوں نے ارادہ کیا ہے۔ لہذا وہ اس آئین سے ہداری کے اور اپنے حلف سے روگردانی کے مرتکب ہونے ہیں لیکن میں نے تو پارلیمانی روایات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اعتراض کیا کہ انہیں آئین اور قانون کی سمجھ نہیں ہے۔ اس لئے انہوں نے اس آئین سے متصادم اور اپنے حلف سے متصادم قرارداد کو پیش کرنے کا موجب بنے ہیں۔ میری صرف اتنی سی بات تھی کہ میں نے انہیں ایک بڑا الزام دینے کی بجائے lesser بات کی ہے لیکن ان صاحبان نے اس بات کو اپنے اوپر اس طرح سے مسلط کیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ میں بھی اس طرح سے وہ بات نہیں کر رہا تھا۔ جیسا کہ پنجابی میں مثال ہے کہ "گھرتے وندے نہیں لیکن مسندے نہیں وندے۔"

جناب سپیکر! یہ جو لوگ ہیں جن کا کردار پنجابی کے لفظ مسندانا پ ہے ان لوگوں نے دراصل نہ اس حکومت کو نہ ان لوگوں کو صحیح طریقے سے چلنے دینا ہے اور ہر بات جس بات کا نہ کوئی قانون میں اور نہ ہی آئین میں کسی طرح کی logic بنتی ہے اس بات کو یہ کرنے کے درپے ہیں۔ یہ صرف اس لئے ہے کہ یہ چاہتے ہیں کہ جناب ان کے تموڑے بست نمبر چلتے رہیں اور ان کا معاملہ چلتا رہے۔ میں محترم وزیر قانون اور قائد ایوان اگر وہ سن رہے ہیں تو میں ان سے یہ عرض کروں گا کہ پاکستان چودھری پرویز الہی سے بڑا ہے، وہ جنرل مشرف سے بڑا ہے، وہ میں نواز شریف اور بے نظیر بھٹو سے بڑا ہے، پاکستان پندرہ کروڑ عوام کا ملک ہے۔ (نعرہ ہانسنے تحسین)

یہ بتائیں کہ اگر تو پاکستان میں صرف اور صرف جنرل مشرف اور اس کی وردی کے سہارے چلنا ہے اور جس دن جنرل مشرف یا اس کی وردی کیونکہ وہ ایک ہم جیسا فانی انسان ہے کہ جس دن وہ ختم ہو گا خود بالآخر پاکستان نے ختم ہو جانا ہے تو پھر میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی اس غوثا اور قراردادوں

کی کوئی logic بنتی ہے۔ لیکن اگر پاکستان نے باقی رہنا ہے تو پھر یہ ہوش کے ناخن لیں اور اس بات کو یاد رکھیں کہ جسٹس منیر کا نام آج بھی لوگ انتہائی نفرت سے لیتے ہیں۔ آج بھی اس کا نام کوئی عزت اور وقار سے نہیں لیتا تو یہ اپنا نام تاریخ میں اس داغ کے ساتھ زندہ رکھنے کو شش نہ کریں کہ یہ بات تاریخ میں رقم ہو جائے کہ ان لوگوں نے صرف اپنے وقتی اقتدار اور وہ بھی نام نہاد اقتدار کی خاطر ان اداروں سے ایسی قراردادیں پاس کروائیں جو رول آف لاء کے مطابق تھیں نہ وہ جمہوریت کے مطابق تھیں اور نہ ہی ان کا کسی طرح سے بھی اس ملک اور عوام کو کوئی فائدہ پہنچنے والا تھا۔ جناب سیکرٹری! یہ الفاظ کہ وردی نہ اتارنے کا فیصلہ کریں اور دونوں عددے اپنے پاس رکھیں۔ میں Constitution سے راجہ صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ غیر آئینی کس طرح سے ہے تو راجہ صاحب کے پاس اگر Constitution کی book ہے تو وہ اس کو دیکھ لیں اور اگر نہیں ہے تو وہ منکوا لیں۔

جناب سیکرٹری! اس کے آرٹیکل 41 میں ایل ایف او کے تحت ایک ترمیم کی گئی۔ اس سے پہلے جو آئین موجود تھا اس میں صدر سے متعلق qualification کے حساب سے دو disqualification تھیں اور میں ان دونوں کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گا۔ اس میں صدر سے متعلق جو chapter deals کرتا ہے وہ آرٹیکل 41 اور اس کی سب کلاز سب آرٹیکل 2 میں یہ واضح طور پر تحریر ہے کہ:

(2) A person shall not be qualified for election as President unless he is a Muslim of not less than forty-five years of age and is qualified to be elected as member of the National Assembly .

اب اس آرٹیکل میں بڑی وضاحت کے ساتھ یہ بات درج ہے کہ ایک آدمی جو صدر کا انتخاب لانا چاہے تو وہ اس وقت qualify کرے گا جب وہ ایک مسلمان ہو اور اس کی عمر 45 سال ہو اور وہ نیشنل اسمبلی کا ممبر منتخب ہونے کے لئے qualify کرتا ہو۔ ممبر نیشنل اسمبلی کے لئے qualification آرٹیکل 63 میں درج ہے اور اس میں (d) clause ہے کہ:

He holds an office of profit in the service of Pakistan

اب اس میں آرٹیکل اس طرح سے پتا ہے کہ:

A person shall be disqualified from being elected or chosen as,
and from being, a member of the Majlis-e-Shoora (Parliament)
National Assembly or Senate

اور اس میں یہ ہے کہ اگر وہ in service of Pakistan office of profit hold کرتا ہو تو وہ
disqualification ہے۔ اس کے علاوہ ایک specific provision صدر کے عہدے کے لئے
ہے کہ آرٹیکل 43 میں لکھا گیا ہے کہ:

(1) The President shall not hold any office of profit in the service of
Pakistan or occupy any other position carrying the right to remuneration
for the rendering of services

اب جناب سپیکر اس میں صدر کو کو ایجنسی کرنے کے لئے کہا گیا کہ ممبر نیشنل اسمبلی کے لئے جو
کو انشیکیشنز ہیں ان پر پورا اترنا چاہئے اس کے مطابق بھی یہ چیز آگئی لیکن آرٹیکل 43 میں یہ بات
specifically دی گئی ہے کہ صدر اور کوئی پوزیشن carry نہیں کر سکتا یعنی نہ صرف یہ کہ وہ
سروس آف پاکستان میں کوئی office of profit بلکہ وہ کوئی اور پوزیشن or occupy any
other position یعنی صدر کے علاوہ اور کوئی پوزیشن occupies نہیں کر سکتا۔ اب آئین کی یہ
پوزیشن باطل واضح ہے اور اس کے بعد انہوں نے ایل ایف او کے تحت آرٹیکل 41 میں سب کلاز 7 کا
انجام کر کے یہ لکھا کہ:

(7) The Chief Executive of the Islamic Republic of Pakistan -

(a) shall relinquish the office of Chief Executive on such day
as he may determine in accordance with the judgements
of the Supreme Court of Pakistan of the 12th May, 2000
and

اور اس کے بعد گلڈ (b) میں ہے کہ:

- (b) having received the democratic mandate to serve the nation as President of Pakistan for a period of five year shall on relinquishing the office of the Chief Executive notwithstanding anything contained in this Article or Article 43 or any other provision of the Constitution or any other law for the time being in force, assume the office of President of Pakistan forthwith and shall hold office for a term of five years under the Constitution and Article 44 and other provision of the Constitution shall apply accordingly."

اب یہ وہی ہے جو میں نے دونوں آرٹیکل کا حوالہ دیا ہے تو انہوں نے کہا کہ ان آرٹیکلز میں جو کچھ بھی ہے اس کے باوجود صدر پانچ سال کے لئے اٹھ رکھے گا اور جب وہ چیف ایگزیکٹو کا عہدہ خالی کرے گا تو اس کے بعد اس پوزیشن کو رکھ سکے گا لیکن اس میں کہا گیا کہ:

Shall hold office for a term of five years under the Constitution, and Article 44 and other provisions of the Constitution shall apply accordingly

اس کے علاوہ آرٹیکل 44 میں بتایا گیا ہے کہ وہ oath کس طرح سے اٹھائیں گے اور resign کس طریقے سے کریں گے یہ ساری چیزیں اس میں درج ہیں۔ اب این بیف او کے بعد یہ پوزیشن بن گئی کہ انہوں نے کہا کہ جب وہ چیف ایگزیکٹو کا عہدہ۔۔۔

وزیر کو آپرٹوز، پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

وزیر کو آپرٹوز، جناب سیکرٹری رانا صاحب! جس آئین اور قانون کے حوالے دے رہے ہیں وہ ساری کتابیں ہم نے پڑھی ہوئی ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ آپ اصل موضوع پر آئین چونکہ کسی اور نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ٹھیک ہے رانا صاحب کے بعد آپ کو نام دیتے ہیں۔ جی رانا صاحب! رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری! اگر انہوں نے Constitution پڑھا ہوتا اور اس کی انہیں سمجھ ہوتی تو پھر یہ قرارداد کیوں لاتے؟

یعنی ان کا قرارداد لانا اس بات کی سمجھ ہے اور جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ یا تو انہیں Constitution کی سمجھ نہیں ہے یا یہ اپنے مفادات کے اتنے غلام ہو چکے ہیں کہ اپنا ضمیر بھی بیچنے کو تیار ہیں اور اس ملک کا بھی نقصان کرنے کو تیار ہیں۔ یہ دونوں چیزوں میں سے ایک چیز ہے۔

ورنہ یہ Constitution میں اپنے پاس سے نہیں پڑھ رہا بلکہ ان کے پاس بھی books ہیں تو جناب سیکرٹری پوزیشن یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ آرٹیکل 41 میں جو ڈس کو اسیٹیشن ہے اور آرٹیکل 43 میں جو ڈس کو اسیٹیشن ہے اس کے باوجود وہ پانچ سال تک اپنا آفس رکھ سکیں گے۔ انہوں نے ایل۔ ایف۔ او کے ذریعے یہ چیز اس میں ڈالی تاکہ وہ دونوں عدسے رکھ سکیں اور وہی رکھ سکیں کیونکہ آرٹیکل 41 سب کلاز (b) اور آرٹیکل 13 اس بات کو bar کرتے ہیں۔ اس کے بعد یہ کہتے ہیں کہ ہم پارلیمنٹ کی عزت نہیں کرتے۔ پارلیمنٹ کی عزت آپ کیا کرتے ہیں یہ جو 17 ویں ترمیم ہے جسے آپ کی پارلیمنٹ نے پاس کیا ہے اور اب اس میں یہ 17 ویں ترمیم لائے ہیں جس میں بہت سی چیزیں ہوئی ہیں amendment of Article 41 of the Constitution اس میں انہوں نے کہا کہ پہلے جو 17 ویں ترمیم کا نام تھا This Act may be called the Constitution 17th Amendment Act 2003 اس میں جیسی ترمیم ہے اور اسی آرٹیکل کا میں نے حوالہ دیا ہے کہ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ان سب کے باوجود ڈس کو اسیٹیشن نہیں ہوگی۔ اب اس میں انہوں نے یہ کیا کہ،

In the Constitution of Islamic Republic of Pakistan hereinafter referred to be as Constitution in Article 41 Amendment of Article 41 of the Constitution In clause 7

جس کا حوالہ میں نے دیا۔

in paragraph (b), for the full stop at the end a colon shall be substituted and thereafter, the following proviso shall be added namely: Provided that paragraph (d) of clause 1 of Article 63 shall become operative on and from the 31st day of December 2004

اب اس کے بعد راجہ صاحب بتائیں جو کہ بڑی مصومیت سے کہتے ہیں کہ اس میں غیر آئینی بات کونسی ہے؟ بات یہ ہے کہ 17 ویں ترمیم کے مطابق وہ تمام ڈس کوالیفیکیشنز جس کا میں نے Constitution سے حوالہ دیا ہے۔ وہ operative ہو جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر، 31 دسمبر کے بعد؟

رانا سنا اللہ خان، جی ہاں جناب سپیکر! 31 دسمبر کے بعد وہ operative ہو جائیں گی۔ اب اس وقت جو آئینی پوزیشن موجود ہے وہ یہ ہے کہ صدر جنرل پرویز مشرف 31 دسمبر کو ان دونوں عہدوں میں سے ایک عہدہ چھوڑنے کا پابند ہے اور اگر وہ ان دونوں عہدوں میں سے ایک عہدہ نہیں چھوڑتا اور انہیں وردی بہت عزیز ہے تو پھر انہیں Presidency سے فارغ کر دیں وہ صرف چیف آف آرمی سٹاف ہی روئے۔ اگر وہ 31 دسمبر 2004 کو ان دونوں عہدوں میں سے کوئی عہدہ نہیں چھوڑتا تو پھر he becomes disqualified as President of Pakistan

MR DEPUTY SPEAKER: Provided the Constitution is not further amended

RANA SANULLAH KHAN: yes, yes, yes, yes

جناب سپیکر اہم یہی چاہتے ہیں، ہم یہی چاہتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، ابھی تو ہے نہ جی ابھی تو ہیں۔

رانا منیا اللہ خان، جناب سپیکر! اس قرارداد میں یہ شامل کر دیں کہ جرنل مشرف دونوں عہدے نہیں رکھ سکتا subject to amendment in Constitution تو ٹھیک ہے۔ اب یہ بات تو واضح ہو گئی کہ وہ یہ دونوں عہدے subject to Constitution نہیں رکھ سکتا! گروہ رکھے گا تو پھر وہ disqualify ہو جائے گا as President of Pakistan۔

جناب قائم مقام سپیکر، دیکھیں it is not a ruling یہ تو میں ویسے ایک بات کر رہا ہوں کہ 31 دسمبر تک کی صرف بات ہو رہی ہے یہ کوئی رولنگ تو نہیں ہے۔ it is not ruling یہ تو آپ خود کہہ رہے ہیں کہ وہ اس کے مجاز ہیں۔ اس میں ابھی تو کوئی بات نہیں ہے۔ یہ کوئی قانون کی خلاف ورزی تو نہیں ہو رہی ہے۔

رانا منیا اللہ خان، جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کر دوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، اس وقت کوئی قانون کی خلاف ورزی تو نہیں ہو رہی ہے۔۔۔

رانا منیا اللہ خان، جناب سپیکر! میں وی، عرض کر رہا ہوں۔ میں یہ عرض کر دوں کہ بعض لمحوں پر چند الفاظ ہوتے ہیں جو انسانوں کو تاریخ میں زندہ کر دیتے ہیں۔ اگر آپ ان [SARFATI] above کو تاریخ میں زندہ رہنا چاہتے ہیں۔۔۔

MIR ACTING SPEAKER: All the derogatory remarks be expunged from the record

رانا منیا اللہ خان، جناب سپیکر! یہ الفاظ اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان سے ادا کروا دیئے ہیں تو آپ کو جیسے کہ آپ ان پر ذرا غور کریں۔ میں یہ سمجھتا ہوں اور مجھے پورا یقین ہے بزرگ لوگ کہتے ہیں کہ انسان ضمیر کو سلا دیتا ہے ضمیر کبھی مرتا نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان میرے دوستوں میں سے کچھ کے ضمیر اپنے مفادات کے تحت اور خوف کے تحت بے ہوشی کی حالت میں سونے ہوئے ہیں

* حکم جناب قائم مقام سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

اور کچھ کے ضمیر تھوڑا تھوڑا زندہ ہیں۔ جن کے ضمیر تھوڑا تھوڑا زندہ ہیں ان کو یہ بات سمجھ آگئی ہے اور میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ راجر صاحب کو یہ بات سمجھ آگئی ہے کہ آئینی پوزیشن یہی ہے کہ 31 دسمبر کو اگر President دونوں عہدے اپنے پاس رکھتا ہے تو پھر He becomes disqualified from the Office of the President رہی بات amendment کی تو سو بسم اللہ! اگر یہ ترمیم لاسکتے ہیں تو لے آئیں۔ اگر آئین میں ترمیم ہو جائے گی تو پھر ٹھیک ہے amended Consitution کے مطابق مصلحت آگے چلے گا۔ جناب سپیکر! 31 دسمبر ابھی آنے والا ہے۔ یہ well settled law of the land ہے کہ آپ اگر کسی آدمی کو کوئی جرم کرنے پر instigate کرتے ہیں تو وہ بھی ایک جرم ہے جیسے جرم کا سرزد کرنا ایک جرم ہے اسی طرح جرم کے لئے کسی کو instigate کرنا بھی جرم ہے۔ اب بات یہ ہے کہ یہ قرارداد ہے جنرل مشرف کو instigate کرنے کے مترادف ہے یہ abetment کے مترادف ہے کہ تم 31 دسمبر کو وردی نہ اتارو اور یہ دونوں عہدے نہ بھجورو اور یہ بہت واضح ہے۔ جناب سپیکر! جب کوئی آدمی غلط کام کرتا ہے تو پھر اس کے اوپر کچھ قدرت کے اثرات بھی ہوتے ہیں کہ اس سے کچھ نہ کچھ ایسی حماقت ہو جاتی ہے [****]

MR ACTING SPEAKER: The words expunged from the record

رانا منشاء اللہ خان، جناب سپیکر! اگر یہ صرف وردی تک ہی محدود رہتے تو شاید ----- نیکن اب انہوں نے کہا کہ دونوں عہدے اپنے پاس رکھیں۔ تو یہ الفاظ اس قرارداد کو entirely ایک ایسی قرارداد بناتے ہیں جو abetment ہے۔ یہ اس بات کو abet کر رہے ہیں اور instigate کر رہے ہیں کہ تم آئین کی خلاف ورزی کرو اور آئین کی خلاف ورزی سے متعلق اسی آئین میں۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، رانا صاحب! میرے خیال میں آپ نے کافی وضاحت اس بارے میں کر

دی ہے وہ بعد کی بات ہے۔ It is a question of interpretation

* نگہم جناب قائم مقام سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب سیکرٹری! یہ high treason ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، رانا صاحب! وہ تو آپ نے اس بارے میں بات کر لی ہے۔ اب وہ پھر آپ آخر میں بات کر لیں۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب سیکرٹری! میں صرف دو چار منٹ میں conclude کرتا ہوں پھر آخر میں بات ہو جائے گی۔

MR ACTING SPEAKER: Let the Treasury Benches give its point of view on this issue

رانا منشاء اللہ خان، جناب سیکرٹری! اس میں ہے کہ،

Any person who abrogates or attempts or conspires to abrogate, subverts or attempts or conspires to subvert the Constitution by use of force or show of force or by other unconstitutional means

یہ unconstitutional mean ہے، یہ آئین کو abrogate کرنے کی attempt اور conspiracy سے - means shall be guilty of high treason آئین کو subvert کرنے کے لئے کسی کو instigate کرنا یہ سب سے بڑی غداری ہے۔ اب اس میں جو 17th Amendment ہے۔ اس میں اور بھی دو تین چیزیں ہیں۔ میں سب کا حوالہ نہیں دیتا۔ راجہ صاحب کے پاس یہ کاپی ہوگی کہ اس آرٹیکل 38 میں ایک ترمیم ہوئی تھی اور اس میں نیشنل اسمبلی کو dissolve کرنے کے بعد یہ کہا گیا تھا کہ وہ معاملہ سپریم کورٹ میں جانے کا اور سپریم کورٹ within 15 days اس کا فیصلہ کرے گی۔ یہ اس amendment کو تسلیم کرتے ہیں حالانکہ یہ بھی اسی 17th amendment کا حصہ ہے۔ اس کے بعد آرٹیکل 179 of the Constitution سے اس میں یہ ترمیم ہوئی تھی کہ،

In the Constitution for Article 179, the following shall be substituted

Retiring age (1) A Judge of the Supreme Court shall hold office until he attains the age of 65 years, unless he sooner resigns or is removed from office in accordance with the Constitution:-

اس سے پہلے یہ 68 years تھی اسی طرح سے جو اگلا آرٹیکل 195 ہے اس میں 65 age تھی۔ یہ آئین ہے اس میں 179 آپ دیکھ لیں اور یہ وہ کتاب ہے جس وقت oath ہوا اس وقت ہمیں دی گئی کہ اس میں سپریم کورٹ کے جج کے لئے 68 years age ہے اور اسی طرح 195 میں ہائیکورٹ کے جج کے لئے عمر 65 ہے۔ اس آئین میں انہوں نے L.F.O کے تحت سپریم کورٹ کے جج کی عمر 68 اور ہائیکورٹ کے جج کی عمر 65 سال کی تھی۔ اب اس 17th Amendment کے ذریعے سے یہ عمر انہوں نے کی ہے کہ He attains the age of 65 years اسی طرح 195 میں 62 years۔ مجھے بتائیں کہ کیا اس ترمیم کے بعد سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اسی دن ریٹائر نہیں ہونے؟ ہائیکورٹ کے جج اسی دن ریٹائر نہیں ہونے؟ تو پھر جب آپ نے اس 17th Amendment کے مطابق ان چیزوں پر عمل کیا ہے تو اب آپ 31 دسمبر کو کہتے ہیں کہ وری نہ اتاریں اور دی نہ اتاریں۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ وری نہ اتارنے سے ان کا نام نہلا اقتدار بچا رہے گا تو یہ امتوں کی جنت میں بستے ہیں۔ جب قوموں میں باتیں طے ہو جائیں، جب قومیں consensus کے ساتھ کسی فیصلے پر پہنچ جائیں، جب قومیں کسی agreement پر پہنچ جائیں تو وہ لوگ جو ان باتوں سے انحراف کریں وہ ان قوموں کی تاریخ میں ہمیشہ قدرتی جیسے لفظوں سے نوازے جاتے ہیں۔ اگر یہ برسر اقتدار نود اس بات پر زور لگا کر جنرل مشرف کو اس بات پر مجبور کرے گا کہ وہ وری نہ اتاریں تو میں جنرل مشرف سے on the floor of the House آپ کی وساطت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب تم پر بڑا وقت آیا تو یہ نود سب سے پہلے بھاگ جانے گا۔ یہ لوگ سب سے پہلے بھاگیں گے۔ ان کی باتوں میں نہ آئیں۔ وزیر زرعی مار کیٹنگ، جناب سیکرٹری میری استدعا ہے کہ ہم نے ان کی تمام باتیں بڑے تحمل سے سنی ہیں، انہیں بھی چاہیے کہ جب ہم بات کریں تو یہ بھی اسی طرح سنیں۔

MR ACTING SPEAKER:- Let him debate

رانا شہناز اللہ خان، اور جو تم نے قوم کے ساتھ وعدہ کیا ہے، جوئی۔ وی پر آ کر تم نے پوری قوم کو کہا ہے کہ میں 31-دسمبر کو وردی اتار دوں گا۔ وردی اتارو، اس ملک کو rule of law کے حوالے کرو، اس ملک کو constitution کے حوالے کرو، اس ملک کو جمہوریت کے حوالے کرو۔ یہی اس قوم کا مستقبل ہے۔ آمریت اس قوم کا مستقبل نہیں ہے۔ غیر جمہوری طریق کار اس قوم کا مستقبل نہیں ہے اور اگر نہیں کرو گے تو انشاء اللہ تعالیٰ قوم اپنی طاقت سے اپنے زور سے یہ سب کچھ حاصل کرے گی اور یہ لوگ سب سے پہلے بھاگیں گے اور اس کے بعد ہمارے پاؤں پڑیں گے کہ ہمیں واپس قبول کرو۔

معضز ممبران حزب اختلاف، (نعرہ ہانے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر، شکریہ۔ جی، احمد خان صاحب!

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے اس اہم مسئلے پر جو کہ اس وقت واقفاً ایک قومی مسئلہ ہے، اس پر بات کرنے کے لئے مجھے اجازت دی۔ گزارش یہ ہے کہ آئین کی پاسداری سب سے اہم ہے۔ آئین سے انحراف کر کے واقف high treason کا ملزم بنا جاتا ہے اور اس کے اندر، Articles clear، ہیں۔ پریذیڈنٹ سے متعلقہ کہ پریذیڈنٹ کا آئین ہولڈ کرنے کے لئے اس Constitution میں provisions کیا ہیں؟ گزارش یہ ہے کہ Article 41، Article 63 اور اس کے تمام sub clauses Article 48، Article 241 & Article 240 they have to be read collectively I do not waste the time of the House آرٹیکل 41 میں جو پریذیڈنٹ کے الیکشن سے متعلق رانا صاحب نے جو point raise کیا۔ that is very right and a very valid point

sub section (2) of Article 41 clearly details that a person could be President of Pakistan who is entitled to be elected member of the National Assembly In furtherance of the same Constitution comes the Article 48

جو اس کی detail کو زیادہ واضح کر دیتا ہے اور ایک proviso دیتا ہے کہ:

Notwithstanding with anything contained to the previous Article and it reads as under, Rana Sahib has the book of the Constitution

Provided that the President may require the cabinet or, as the case may be, the Prime Minister to reconsider such advice, either generally or otherwise, and the President shall act in accordance with the advice tendered after such reconsideration

"Article 48 further says that in the exercise of his functions, the President shall act in accordance with the advice of the cabinet or the Prime Minister. Now this is the proviso given in the 17th Amendment. This Article has been amended again. In the 17th amendment Article 48 has been substituted and it has given the proviso which is above the provisions of the articles. Now this is the settled law and being interpreted by the superior judicial forums various times what proviso means and what Article means. Now the question remains the services of Pakistan. What does article 63 (1)(d) means? Services of Pakistan are conducted with Esta Code. Now there is a difference between defence services of Pakistan and services of Pakistan. We interpret this

constitution in a very right manner Where it is the question of civil services, the constitution is very clear Civil services are dealt with article 63 (1) (d) and the word used in that, I would read for the attention of the House" (interruptions)

MR ACTING SPEAKER: Order please order, please

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, Article 63(1)(d) reads it as under

"(d)he holds an office of profit in the service of Pakistan"

The word is clear. the constitution is clear If he holds an office of profit in the service of Pakistan otherthan an office declared by law not to disqualify its holder.

Now . the words "defence services of Pakistan" are dealt with elsewhere in this constitution which the learned members know . This Govt, this majority of the House is doing nothing unconstitutional

یہ جو قرار داد پاس کرنے کی ہم بات کر رہے ہیں اور جو قرار داد move کی گئی ہے یہ قضی طور پر غیر آئینی نہیں ہے۔ آرٹیکل (41) کا حوالہ دیا گیا ہے۔ آرٹیکل (48) کا حوالہ دیا گیا ہے۔ آرٹیکل (1)(d) 63 کا حوالہ دیا گیا ہے اور پورے جو emphasis lay کئے گئے ہیں وہ ایک point پر کئے گئے ہیں کہ دو offices کو ایک آدمی hold نہیں کر سکتا۔ کس آئین کے آرٹیکل کی رو سے ' (1) (d) 63 اور esta code of services of Pakistan کو کہ جس کو ' 63(1)(d) deal کرتا ہے ' اور Pakistan deals with the civil services کے لئے مجھ سے

مٹری رولز ہیں۔

مغز ممبران حزب اختلاف، No, No.

جناب قائم مقام سپیکر، Please let him debate.

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے پارلیمانی امور، ہم نے آپ کی تھن سے بات سنی۔ آپ بھی بیٹے بیٹے۔ جہاں تک constitution کو abrogate کرنے کی بات ہے یا constitution سے ہم انحراف کر رہے ہیں۔ ہم آئین کے اندر رستے ہوئے کوئی بات نہیں کر رہے۔ یہاں پر کسی amendment کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

Article 240 says that whatever the continuation of the previous policies has to carry on

اور اگر 31-دسمبر کی تاریخ اس بات کی عہدگی کرتی ہے کہ آئین کے اندر سترہویں ترمیم میں 31-دسمبر کی تاریخ دے دی گئی ہے۔

Now, I put the simple question in front of the House The President is being bounded by this constitution

63(1)(d) کو بھی تو انہوں نے comply کرنا ہے، آرٹیکل 41 کو بھی انہوں نے comply کرنا ہے۔ کوئی شخص آئین سے بالاتر نہیں ہے۔ کیا اگر صدر نے اسمبلی سے ایک سال کے درمیان خطاب کرنا ہو اور وہ خطاب نہ کرے تو آئین سے انحراف ہو جاتا ہے۔ اس کی ایک روگردانی کی بات کو علیحدہ طریقے سے lets talk constitution is a exact sign اس بات کو اسی انداز میں کرنا چاہیے، اسی طرح اس کو interpret کرنا چاہیے جیسے constitution ہوتا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ جس حد تک اس قرار داد کے متعلق بات ہے کہ سترہویں ترمیم کے اندر جو act of Parliament کے ذریعے منظور کی گئی تو article 41 کو، article 63(1)(d) کو، article 240 کو، article 241 کو if it is read together, it makes it very clear that there is no

further need for an amendment The President can remain in uniform.

اور یہ جو قرار داد ہم آج پاس کر رہے ہیں یہ قرار داد پورے پاکستان کے عوام کے جذبات کی پورے

پنجاب کے صوبے کے عوام کی ترجمان ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار، (نعرہ ہائے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، میں آپ سے یہ گزارش کروں کہ،

"In the quantum of this House 70 percent of the members, the majority of the Province of the Punjab's elected people want to this"

ہماری یہ خواہش ہے کہ پاکستان کے استحکام کے لئے آئین کی پاسداری کرتے ہوئے پاکستان کے اندر ترقی کے مسلسل عمل کے لئے پاکستان کے اندر جمہوریت کی بحالی کے لئے اور ان اندرونی اور بیرونی خطرات کو جو اس وقت ملک کے اندر موجود ہیں پاکستان کی بقاء اور سلامتی کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے چیف منسٹر پنجاب نے جو vision دیا ہے ان کے جو صدر مملکت پاکستان کے ساتھ affiliations ہیں جو ان کا لیڈرشپ پر اعتماد ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ قرار داد منظور ہو اور ایوان کی majority کے ساتھ منظور ہو تاکہ We should send the message across the board کہ ہم پریذیڈنٹ آف پاکستان جنرل پرویز مشرف کے ساتھ ہیں۔

معزز ممبران حزب اقتدار، (نعرہ ہائے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، اور اس بات کی دلیل یہ ہے کہ آئین کے کسی آرٹیکل سے ہم انحراف نہیں کر رہے۔

63(1)(d). I make it repeatedly clear, deals with the services of Pakistan which are dealt with the esta code and in the continuation of that article 48 has given a proviso in the 17th amendment again that this article deals with the eligibility of the membership of the National Assembly does not empower anybody to just bring up the objection

کہ یہ معادہ constitution کو abrogate کر رہا ہے۔ آئین واضح ہے۔ ہمیں آئین کے اندر بھی amendment کی ضرورت نہیں ہے اور جو قرار داد ہم نے پیش کی ہے ہماری آپ سے استدعا ہے کہ اس پر ووٹنگ کروا کر آپ اس کو ایوان سے پاس کروائیں۔
معزز ممبران حزب اقتدار: (نعرہ ہانے تحسین)

MR ACTING SPEAKER: Now, I will call upon the Leader of the House to deliver his remarks.

معزز ممبران حزب اختلاف: No, No. (تلیخ کلامیں)

جناب احسان الحق احسن نولانیا، جناب سیکرٹری جنرل نے اس کو oppose کیا ہے۔ قائد ایوان اس کو wind up کریں گے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ کی طرف سے تین ممبر بولے ہیں۔ دو ممبر ادھر سے بولے ہیں۔ اب آپ انہیں سنیں۔ میں آپ سے کہ رہا ہوں کہ لیڈر آف دی ایوان کو بولنے دیں۔ پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

رانا منشاء اللہ خان: جناب سیکرٹری جنرل نے اسے oppose کیا ہے۔ ہمارا یہ حق ہے کہ ہم اس پر بات کریں۔

(اس مرحلے پر ایوزیشن کے تمام معزز ممبران اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب قائم مقام سیکرٹری: آپ کے تین ساتھی بات کر چکے ہیں۔ اب لیڈر آف دی ایوان کو بات کرنے دیں، ان کو سنیں۔ آپ ان کو بولنے دیں پھر آپ کو موقع دیتے ہیں۔ Let him speak

first جی فرمائیے

وزیر اعلیٰ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سیکرٹری

رانا منشاء اللہ خان: میں صرف ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں، میں صرف ایک وضاحت چاہتا ہوں۔ کیا قائد ایوان کے بعد ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے گا؟

جناب سميع اللہ خان : جناب سپيڪر ! پوائنٽ آف آرڊر۔

ڊاڪٽر سيد وسيم اختر : جناب سپيڪر ! پوائنٽ آف آرڊر۔

جناب قائم مقام سپيڪر : Please sit down آپ کي طرف سے بات کي جاچي ہے۔ اب قائم

ايوان کو بھی بولنے دیں۔ انھیں بات کر لینے دیں پھر آپ کو موقع دیتے ہیں۔

(اپوزیشن کی طرف سے No. No کی آوازیں)

قائم حزب اختلاف پوائنٽ آف آرڊر۔ آپ صرف ایک وضاحت دے دیں کہ آیا آپ قائم ایوان

کے بعد ہمارے ساتھیوں کو بات کرنے کا موقع فراہم کریں گے؟

جناب قائم مقام سپيڪر : پہلے آپ قائم ایوان کو بات کر لینے دیں پھر دیکھتے ہیں۔

قائم حزب اختلاف : میرے خیال میں قائم ایوان نے تو wind up کرنا ہے۔ لہذا ان سے پہلے

ہمیں بات کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپيڪر : آپ نے بات کر لی ہے اب ان کا point of view بھی سنیں۔ جس

حرفیے سے خاموشی کے ساتھ ایوان نے آپ کی بات سنی ہے اسی طرح آپ انھیں بھی اب سنیں۔

جب قائم حزب اختلاف بات کر رہے تھے تو حکومتی بیچر کے اراکین بالکل خاموش تھے لہذا اب آپ

بھی قائم ایوان کو بولنے دیں۔

جناب قائم مقام سپيڪر : آرڊر پليز۔ آرڊر پليز۔ آپ سب تشریف رکھیں۔ I have already

given the floor to the Leader of the House. Let him speak.

(اپوزیشن کی طرف سے No. No کی آوازیں)

جناب قائم مقام سپيڪر : قائم ایوان کچھ کہنا چاہتے ہیں بیچر انھیں بات تو کر لینے دیں۔ آپ

انھیں سن تو لیں۔ This is undemocratic ایک طرف تو آپ مموریت کی بات کرتے ہیں

دوسری طرف ان کا point of view سننے کو تیار نہیں ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ بیچر! تشریف رکھیں۔

انھیں بات تو کرنے دیں۔ قاسم حیدر صاحب! بیچر اپنے ساتھیوں کو خاموش کروائیں۔ آپ تشریف

رکھیں میں آپ کو موقع دوں گا۔ جی قائد ایوان صاحب !
قائد حزب اختلاف آپ صرف اتنی وضاحت کر دیں کہ بعد میں ہمارے ممبرز کو وقت دیں گے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سیکرٹری: آپ تشریف رکھیں۔ ان کی بات مکمل ہونے دیں اس کے بعد میں فیصلہ کروں گا کہ آپ کو وقت دینا ہے یا نہیں؛ پہلے انہیں بات کرنے دیں۔ (قطع کلامیاں)
جناب قائم مقام سیکرٹری: وزیر اعلیٰ صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں انہیں ایک منٹ بات کر لینے دیں۔ پیز تشریف رکھیں۔

وزیر اعلیٰ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سیکرٹری میں تو انہی کے لئے بات کرنے کے لئے اٹھا ہوں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایچ ایم ایم اے والوں نے بات نہیں کی ہے لہذا انہیں وقت دیا جائے۔ میں تو صرف یہ کہنا چاہتا ہوں۔ پیپلز پارٹی کی طرف سے قاسم ضیا صاحب بولے ہیں انہوں والوں کی طرف سے رانا صاحب نے بات کی ہے جبکہ ایم ایم اے والوں نے ابھی بات کرنی ہے۔ پہلے وہ بات کر لیں اس کے بعد میں بات کر لوں گا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری: میں نے تو بار بار کہہ رہا تھا کہ پیز ڈران کی بات تو سن لیں کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ چلیں اب پہلے ڈاکٹر وسیم اختر صاحب بات کر لیں۔
محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سیکرٹری اخواتین میں سے بھی کسی کو بات کرنے کی اجازت دی جائے۔ ہم نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری: بی بی آپ کی طرف آپ کے قائد حزب اختلاف بات کر چکے ہیں۔ اب ایم ایم اے کو بات کرنے دیں۔ آپ سب معزز ممبران ہیں آپ میں برداشت کا مادہ ہونا چاہیے۔ کم از کم دوسرے کی بات سنی چاہیے۔ جی ڈاکٹر صاحب !

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سیکرٹری! گزارش یہ ہے کہ اس میں کوئی دو رائے نہیں ہوں گی کہ یقیناً آج کا دن پنجاب اسمبلی کی تاریخ کا سیاہ ترین دن ہے۔ ابھی ملک احمد خان صاحب نے سرو سز کے حوالے سے بات کی ہے اور اس میں انہوں نے حوالہ دیا ہے کہ Armed Forces شاید پاکستان کی

سروسز سے باہر ہیں۔ جناب والا یہ آئین کی کتاب میرے ہاتھ میں ہے۔ اس میں Part-VII, Chapter-I سروسز کے حوالے سے ہے۔ اس میں باقاعدہ Chapter-II جو ہے وہ Armed Forces کو ہی dual کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ جو فوج کی سروسز ہیں یہ پاکستان کی سروسز ہیں۔ ڈیفنس کا مارا بجٹ قومی اسمبلی پاس کرتی ہے۔ اس حوالے سے Armed Forces پاکستان کی سروسز کے under آتی ہیں اور یہ پاکستان کے آئین کے تحت ہی چلتی ہیں۔ پاکستان کا آئین ان کے اوپر rule کرتا ہے۔ ایسا نہیں کہ یہ آئین سے کوئی بالاتر ادارہ ہے۔ میں بہت ساری ان باتوں کا حوالہ نہیں دوں گا جو محترم رانا منہا اللہ صاحب نے ابھی یہاں ایوان کے اندر بڑی تفصیل اور وضاحت کے ساتھ بیان کر دی ہیں۔ میں refer کروں گا کہ جب یہ اسمبلیاں بنی تھیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ جب قومی اسمبلی کے اندر حلف تھا تو اس موقع پر یہ بات بڑی تفصیل کے ساتھ آئی۔ ارکین اسمبلی نے اس بات سے انکار کیا تھا کہ ہم amended Constitution کے تحت حلف نہیں اٹھائیں گے اور اسی بحث سو مرو صاحب نے اس مرحلے پر ایوان کے اندر یہ آئین دکھایا تھا۔

(آئین کی کتاب ہرا کر کہا)

اور کہا تھا کہ یہ 1973 کا آئین ہے۔ اسی کے تحت حلف ہو رہا ہے۔ تو جناب سیکرٹری اسی آئین کے مختلف حوالے ابھی رانا منہا اللہ صاحب نے یہاں بیان کر دیئے ہیں۔ میں بالخصوص ستر حویں ترمیم کی طرف refer کروں گا۔ اس کی history یہ ہے 'آپ کو معلوم ہے کہ پورا ایک ڈیڑھ سال قومی اسمبلی سینٹ اور یہاں پنجاب اسمبلی میں یہ معاملہ stuck up رہا۔ ہر وقت یہاں پر "گو مشرف گو" کے نعرے لگائے جاتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ بعض ایسے مواقع بھی آئے کہ قومی اسمبلی اور سینٹ کے اندر سارا سارا دن ہمارے قائدین کو کھڑا بنا دیا اور وہ احتجاج کرتے رہے۔ الحمد للہ ایوزیشن نے آئین کے اندر رہتے ہوئے رواداری کو سامنے رکھتے ہوئے ڈائیلاگ کا عمل جاری رکھا۔ یہ ڈائیلاگ تقریباً ڈیڑھ سال چلتے رہے۔ میں جماعت کی مرکزی مجلس عائد کا ممبر ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ ہر مینے مرکزی مجلس عائد کا اجلاس ہوتا تھا۔ محترم لیاقت بلوچ اور قاضی حسین احمد صاحب اس حوالے سے ڈائیلاگ کے process سے ہمیں تفصیل سے آگاہ کرتے تھے کہ اب یہ stage ہے۔ بار بار ایک نکتہ کے اوپر آ کر ڈائیلاگ break ہو جاتے تھے کہ جنرل صاحب کی وردی کا کیا معاملہ ہے۔ میں یہ بتاؤں

کہ لیاقت بلوچ صاحب نے بتایا کہ جب سترھویں ترمیم کے حوالے سے یہ بات آئی تو اس وقت آخری مراحل میں مذاکرات کے اندر اس ایم ظفر صاحب موجود ہوتے تھے اور فوج کے تین جرنیل بھی اس کے اندر موجود ہوتے تھے اور جرنیل صاحبان اس بات پر کہتے تھے کہ ہم آپ کو commitment دیتے ہیں کہ ہمارا معاملہ اکتوبر تک ہے۔ ہم اکتوبر تک آرمرز فورسز کی کمانڈ کے اندر نئی صف بندی کر لیں گے۔ اس کے بعد ہم یہ معاملہ خود حل کر لیں گے لہذا اس بارے میں کسی چیز کو آئین کے اندر نہ لایا جائے لیکن ہمارے قائدین اس پر insist کرتے رہے جس کے نتیجے میں یہ بات سٹو ہوئی کہ آئین کی مشق (d) 63-31-2004 کو activate ہو جائے گی اور باقاعدہ اس پر بات سٹو ہوئی۔ مجھے لیاقت بلوچ صاحب نے بتایا کہ اس موقع پر ہمارے محترم قائد ایوان چودھری پرویز الہی صاحب بھی اسلام آباد میں موجود تھے اور بڑی مبارکبادیں ہوئیں کہ الحمد للہ یہ ایک معاملہ سٹو ہوا۔ اس کے نتیجے کے اندر میں نہیں، آپ نہیں، یہ ایوان نہیں، قومی اسمبلی اور سینٹ نہیں، یہ 15 کروڑ عوام نہیں بلکہ پوری دنیا اس بات کی گواہ ہے کہ مشرف صاحب نیل ویرن پر آئے وردی کے اندر تھے اور انھوں نے دو دفعہ categorically یہ بات کہی کہ میں 31-دسمبر 2004 تک اس وردی کو lay off کر دوں گا۔ یقیناً وہ اسی 17 ترمیم کی بات تھی۔ اس کی باقی ساری مشقوں پر عملدرآمد ہو چکا ہے۔ اب 17 ترمیم کے نتیجے کے اندر یہ cut of date ہے۔ اس کے نتیجے کے اندر جو پوزیشن ہو گی، اگر آئین کو دیکھا جائے تو اس کے مطابق 31-دسمبر 2004 کو مشرف صاحب کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ انھوں نے وردی رکھنی ہے یا عداوت رکھنی ہے؛ اگر وہ اس بات کا فیصلہ کرتے ہیں کہ انھوں نے عداوت رکھنی ہے تو پھر انھیں آرمی چیف کے عہدے سے ہٹا ہو گا۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ میں صدر بھی رہوں گا اور آرمی چیف بھی رہوں گا تو اس آئین کی اس مشق کے مطابق وہ صدر نہیں رہتے اور آرمرز فورسز کے حوالے سے آئین کے اندر جو چیز ہے اس کے مطابق آرمی کا چیف بطور آرمی چیف تین سال تک فوج کی کمانڈ کر سکتا ہے۔ اب اگر اس پر عملدرآمد نہیں کریں گے تو قانونی آئینی اور اخلاقی پوزیشن یہ ہو گی کہ 31-دسمبر 2004 کے بعد نہ وہ صدر رہیں گے اور نہ ہی آرمی چیف رہیں گے۔ اس نئے میں اپنے دوستوں سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ نادانی کے اندر اس قسم کی چیزیں نہ کریں کہ جن کے نتیجے میں یہ خود بھی مشکل میں آئیں اور جس کی دوستی کا یہ بھرم بھرتے ہیں

اس کو بھی مشکل کے اندر ڈالیں گے۔

جناب والا! یہاں اس قرارداد کے حوالے سے کہ انھوں نے پاکستان کو معاشی بد حالی سے بچایا ہے۔ کیا معاشی بد حالی سے بچایا ہے؟ آج بھی پاکستان کی 33 فیصد آبادی غربت کی انتہائی سطح سے نیچے کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ یہ جو بار بار 30 بلین ڈالرز کے assets کی بات کی جاتی ہے۔ اس کے اوپر بڑے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ اس کے اوپر بڑی خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے اور مشرف صاحب بھی بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ پاکستان کی تاریخ کے اندر یہ پہلا موقع ہے کہ ہمارے foreign reserves 30 بلین کو چھو رہے ہیں۔ میں مشرف صاحب اور شوکت عزیز جو اب ہمارے وزیر اعظم بنا دینے گئے ہیں سے پوچھتا ہوں کہ مجھے بتائیں کہ ملک کی معیشت میں کمال استحکام ہے؟ کہاں پر نئی انڈسٹریز لگی ہیں؟ کہاں سرمایہ آگے کو چل رہا ہے؟ جناب والا! یہ 30 بلین محض وہ فون ہے جو ہم نے افغانیوں کا بیچا۔ ہم نے اس کی قیمت وصول کر کے اپنے خزانے بڑھاتے ہیں۔

(اپوزیشن کی طرف سے شیم شیم کے نعرے)

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ 11/9 کے بعد امریکہ نے جس طرح امت مسلمہ کے ساتھ سلوک کیا ہے اس کے نتیجے میں all over the world جو پاکستانی بستے ہیں انھیں خوف تھا کہ ان کے اکاؤنٹ forced seize کر لیں گے۔ اس کے نتیجے میں ایک بڑی amount foreign dividends کی شکل میں پاکستان کے خزانے میں آئی ہے۔ جس وجہ سے ہمارے reserves بڑھے ہیں۔ جناب والا! یہ جو معاشی خوشحالی کی بات کرتے ہیں یہ اس کا کچا پھٹا ہے۔

جناب والا! میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ یہاں بات کی گئی ہے کہ بڑا سیاسی استحکام ہو رہا ہے۔ کوئی اتار کی نہیں ہے۔ اس وقت وانا کے اندر جو صورتحال موجود ہے اس طرف refer کروں گا۔ وہ ایک بڑی boiling situation ہے۔ وہاں امریکہ کا کھیل کھیلا جا رہا ہے اور یہ نادانی کے اندر ہو رہا ہے اور ہمارے قبائل کے خلاف ہماری آرمی کو صف آرا کر دیا گیا ہے۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، ڈاکٹر صاحب! آپ قرار داد پر رہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! اس میں لکھا ہے کہ سیاسی انارکی کے حوالے سے جو حالت جارہے تھے انہیں درست کیا ہے۔ یہ کس طرف جارہے ہیں؟ بھر بلوچستان کے اندر آپریشن شروع کیا گیا ہے۔ آپ وہیں کے لیڈرز کے بیانات پڑھ لیں اور یہ بات on record ہے کہ اس ملک کی 32 سالہ تاریخ جو فوج کے حوالے رہی ہے۔ میں فوج کے حوالے نہیں کہتا بلکہ میں کہتا ہوں کہ جنرلز کے حوالے رہی ہے۔ اس دور کے اندر پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتے رہے ہیں۔

جناب سینیٹر! میں اس حوالے سے یہ بات ضروری سمجھتا ہوں کہ خدا کے سنے اس بات کو سمجھیں کہ آپ دنیا کے اندر جتنی بھی advance democracies کو دیکھ رہے ہیں جو ملک ترقی یافتہ ہیں۔ آپ کسی ایک ملک کی مثال دیکھ لیں کہ اس کا سربراہ وردی کے اندر فوجی جنرل ہو اور وہ ملک ترقی کر رہا ہے؟ جناب والا! ملک تو قاعدے قانون اور آئین کے مطابق چلتے ہیں۔ اگر قاعدہ قانون اور آئین نہیں ہو گا تو پھر ایک جنگل ہو گا جیسے یہ ملک بنتا چلا جا رہا ہے۔ اس ملک کی جو صورت حال ہے وہ سارے emmes اسی طرف جاتے نظر آ رہے ہیں۔ ابھی شوکت عزیز صاحب وزیر اعظم بنے ہیں۔۔۔

(اس مرحلے پر ایوان کے اندر عشاء کی اذان سننی گئی)

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سینیٹر! میں ایک دو منٹ کے اندر اپنی بات wind up کروں گا۔ جناب والا! گزارش یہ ہے کہ مشرف صاحب نے جس political stability کی طرف لے جانے کی بات کی۔ آپ بین الاقوامی تناظر کے اندر دیکھیں اور اب تو خود ہماری 1-جنسٹیز admit کرتی ہیں کہ آج افغانستان کے اندر پاکستان کی ایک مخالف حکومت کا عمل دخل ہے اور "را" نے وہاں پر اپنے کیسے بنائے ہیں۔ کشمیر میں جو 80 ہزار کشمیری شہید ہوئے ہیں۔ اب اس وقت ان کے ساتھ جو معاملہ کیا جا رہا ہے وہ بھی قوم کے سامنے ہے۔

جناب والا! میں آخر میں ان سارے دوستوں سے یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محترم قائد ایوان اور وزراء صاحبان جن عہدوں پر فائز ہیں یہ کسی وردی کے مرہون منت نہیں ہیں۔ ان کو سمجھنا چاہیے کہ یہ رب تعالیٰ کے مرہون منت ہے Nobody is indispenstble Graveyard is full

of indispensable persons کے لئے ملک کو آئین قانون اور اخلاقی ضابطوں کے مطابق چلانے کی کوشش کریں۔ اس میں آپ کی عزت ہے۔ اس کے اندر اس قوم کی بھابھ ہے۔ اسی کے اندر پاکستان کی ترقی ہے اور اسی کے اندر امت مسلمہ سرزرونی حاصل کر سکے گی کہ اگر ہم آئین اور قانون کی پاسداری کریں۔ بست شکر ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، یوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، یوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! عورتوں کو بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب فیاض الحسن چوہان، یوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، اب میں نیا آف دی ایوان کو دعوت دوں گا کہ وہ اپنا موقف پیش کریں۔

(اس پر اپوزیشن کے تمام اراکین اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو گئے)

اور No, No کے نعرے لگانے لگے)

دیکھیں میں نے پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن) اور ایم ایم اے کو بات کرنے کا پورا موقع دیا ہے۔ اب ان کی باری ہے۔

اپوزیشن کی طرف سے آوازیں، ابھی ہم نے بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، میں نے شروع میں یہ کہا تھا تین ممبران آپ کی طرف سے اور تین ان کی طرف سے بات کریں گے۔ اس کے بعد voting سے فیصلہ ہوگا۔

وزیر اعلیٰ جناب وائس اسپیکر کا تہ دل سے شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن کی طرف سے شور و غل جاری رہا)

جناب قائم مقام سپیکر، تشریف رکھیں - I would request the honourable member

please take your seat اب آپ تشریف رکھیں اب ان کا موقع نہیں۔

وزیر اعلیٰ، آپ نے مجھے۔۔۔ (قطع کلامیوں)۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ تشریف رکھیں اب ان کا موقف سنیں۔ اب ان کی باری ہے ان کو سنیں۔ آپ کی بات انہوں نے سن لی ہے اب ان کو سنیں۔

وزیر اعلیٰ، جناب والا آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ (قطع کلامیوں)

جناب قائم مقام سپیکر، اس کا فیصلہ تو جو بھی ہو گا voting سے ہو گا۔ لیکن بات یہ ہے کہ اب ان کی باری ہے۔ (قطع کلامیوں)

ایوزیشن کی طرف سے آوازیں، No. no

جناب قائم مقام سپیکر، دکھیں I will not allow ہم نے آپ کو موقع دیا ہے۔ آپ کی تقریر بھی سب نے سنی ہے۔ آپ کا point of view انہوں نے سن لیا ہے اب پورنٹ point of view بھی سنیں۔ (قطع کلامیوں)

قائد حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی فرمائیں!

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! جن دوستوں نے oppose کیا ہے جن معزز اراکین نے اس قرار داد کو oppose کیا ہے، آپ ان کو بات کرنے کا موقع دیں۔ آپ نے عود فرمایا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب قائد ایوان آخر میں wind up کریں گے۔ ہم بڑی تسلی سے بے شک ہمیں ساری رات بیٹھنا پڑے ہم انشاء اللہ ان کی بات سن کر بائیں گے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ تمام ممبران کو جنہوں نے oppose کیا ہے ان کو موقع دیا جائے اور آپ Rules of Procedure کو follow کریں۔ ہم بات آئین قانون اور رولز کی کرتے ہیں اور پھر خود اس کو ختم کر دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، میں عرض کر رہا ہوں کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں سب نے وہی ایک بات کہنی ہے۔۔۔

قائد حزب اختلاف، نہیں جناب والا یہ ان کا حق ہے۔ ان کے بولنے کا حق ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ہوانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، فرمائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ ایک جمہوری طریقے سے اور پارلیمانی طریقے سے اس معزز ایوان کو چلایا جائے۔ اس کے لئے آپ نے دیکھا کہ ایک قرارداد پاس ہوئی تمام پارلیمانی پارٹیوں کے سربراہان کو بات کرنے کا موقع دیا گیا اور اس حد تک موقع دیا گیا کہ قائد ایوان نے خود یہ کہا، آپ نے ان کو فلور دیا لیکن انہوں نے خود کہا کہ نہیں اگر ایک پارٹی کے پارلیمانی لیڈر رہ گئے ہیں تو انہیں بھی موقع دینا چاہیے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں اور خاص طور پر میں جناب قائد حزب اختلاف کی خدمت میں اور باقی پارلیمانی لیڈرز کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی طریقہ کار نہیں ہے کہ ہر تحریک پر آپ کا ہر دوست بولے۔ ایک جمہوری طریقہ کار ہے پارلیمانی طریقہ کار ہے۔ (قطع کلامیاً)

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، آئین اور قانون کے تحت ہم بات کر سکتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، آپ میری بات سن لیں۔ عباسی صاحب! آپ میری بات سن لیں۔

میں آپ سے بات نہیں کر رہا میں سپیکر صاحب سے بات کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، ان کو بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، اگر عباسی صاحب بات کرنا چاہتے ہیں تو میرے بعد بات کر لیں۔

لیکن میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی پارٹی کے سربراہ جناب قاسم حیات صاحب بات کر چکے ہیں

اور پارلیمانی لیڈر سارے بات کر چکے ہیں۔ یہ کوئی طریقہ کار نہیں ہے کہ ہر دوست بات کرنا چاہے اور

ہر دوست کو آپ موقع دیں۔ لیکن میں اتنا ضرور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے ہمیں یہاں

اچھی روایات قائم کرنی چاہئیں۔ اگر آج قائد ایوان کو نہ سنا گیا تو یقین کیجیے کہ میں حلفا کہتا ہوں کہ

پھر آئندہ کے لئے قائد حزب اختلاف کو بھی نہیں سنا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین) (قطع کلامیاً)

جناب سپیکر! یہ کوئی بات نہیں اور میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم احترام کرتے ہیں ہم

اس معزز ایوان کو قانون کے مطابق چلانا چاہتے ہیں۔ ہم نے آپ کی بات کھل کر سنی اب یہ تو کوئی

طرز نہیں کہ آپ ساری رات بولتے رہیں۔ اس معزز ایوان کا وقت ختم ہونے میں پانچ منٹ رہ گئے ہیں۔ آپ کو وقت extend کرنا پڑے گا لیکن ہم نہیں چاہتے کہ آپ وقت extend کریں۔ پانچ سات منٹ قائد ایوان نے بات کرنی ہے وہ بات کر لیں۔ اس معزز ایوان کو پھر آپ ختم کریں یہ کوئی طرز کار تو نہیں ہے کہ ہم time extend کرتے چلے جائیں ان کی بات سنی تھی وہ ہم نے سنی اور کھل کر بات کی۔ قاسم عیاض صاحب نے بھی کھل کر بات کی اور ان صاحب نے بھی جتنا چاہا انہوں نے وقت لیا، ڈاکٹر وسیم اختر صاحب نے جتنا چاہا وقت لیا۔ اس سے میری آپ سے استدعا ہوگی اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اچھی روایت کو قائم کرنا چاہیے۔ آپ قائد ایوان کو سنیں۔ اس کے بعد پھر اگر آپ نے کوئی بات کرنی ہوئی تو آپ بات کریں ہم اس کا بھی جواب دیں گے۔ لیکن کم از کم آپ ایک اچھی پارلیمانی روایت قائم کریں۔

رانا منشاء اللہ خان: جناب سیکریٹری! بات یہ ہے کہ جہاں تک ان کا اس بات سے تعلق ہے کہ ہمیں اچھی روایت قائم کرنی چاہیے۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ یہاں پر اچھی روایات قائم نہیں کی جا رہیں۔ بلکہ روایات کو bulldoze کیا جا رہا ہے۔ اس ایوان کو business Rules of Procedure کے مطابق چلنا ہے۔ روز کی کتاب میں جو چیز درج ہے اس کے مطابق چلنا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ راجہ صاحب یا میری مرضی سے چلنا ہے۔ جن دوستوں نے resolution کو oppose کیا ہے ان سب کو بات کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔ رہی بات یہ کہ اب وقت ختم ہو جانے کا تو ٹھیک ہے پھر اگر آج discussion مکمل نہیں ہوتی تو کل کر لیں پرسوں کر لیں۔ تین دن چار دن پانچ دن بیٹھیں گے ہماری بھی سنیں ہم بھی ان کی بات سننے کو تیار ہیں۔ پھر ایسا تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں۔ جب انہوں نے اس طرح کے کام کرنے ہیں تو پھر یہ بیٹھیں۔ پھر بات سنیں پھر یہ بھاگتے کیوں ہیں؟ (قطع کلامیوں)

جن دوستوں نے oppose کیا ہے۔ یہ ان دوستوں کا right ہے اور آپ انہیں بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، دیکھیں رانا صاحب اس میں لکھا ہے کہ Limitation to Debate

تشریف رکھیں۔ I have given the floor to the honourable Leader of the House
دیکھیں۔ (قطع کلامیں) یہاں پر لکھا ہوا ہے۔

وزیر اعلیٰ، جناب والا! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ میں ابھی صرف روز کی بات کر رہا ہوں۔ آرام سے میری بات سنیں۔ (قطع کلامیں)۔

جناب احسان الحق احسن نولائیا، جناب والا! ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ سنیں۔ I have given the floor میں ان کو فلور دے چکا ہوں۔
It is his right to speak تشریف رکھیں۔

وزیر اعلیٰ، جناب سپیکر! ابھی میں بات روز کی کر رہا ہوں۔ روز کے اندر آپ کے پاس یہ power ہے کہ وہ time strict کر سکتا ہے اور روز میں یہ ضروری نہیں کہ تمام لوگ قرار داد پر بولیں۔ یہ سپیکر کی discretion ہے کہ وہ بونے والے کو کتنا عرصہ دیتا ہے، یہ اس کی صوابدید ہے کہ وہ تین کو اجازت دیتا ہے، دو کو دیتا ہے کسی کو اجازت نہیں دیتا یہ سپیکر کی discretion ہے۔

اپوزیشن کی طرف سے آوازیں، No. No.

وزیر اعلیٰ، نکالیں روز اور پڑھ لیں۔ اس میں صاف لکھا ہوا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، دیکھیں Let me read out this

296 (1) Whenever the debate on any motion in connection with a Bill or any other motion becomes protracted, the Speaker may, after taking the sense of the Assembly, fix a time limit for the conclusion of discussion at any stage or all stages of the Bill or the motion, as the case may be. So I have seen the mood of the Assembly so.

I have given the floor to the Chief Minister

جی، آپ اپنی بات مکمل کریں۔ (قطع کلامیں)

جی آپ بسم اللہ کریں۔

وزیر اعلیٰ، جناب والا، جمہوریت کے حوالے سے ایوان کی traditions کے حوالے سے ایوان کی روایات کے حوالے سے جو انہوں نے رویہ اختیار کیا ہے یہ عکاسی کر رہا ہے جیہذا پارٹی کے اس رویے کو جس میں ان کے سربراہ نے۔۔۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن کی طرف سے شور و غل جاری رہا)

جناب قائم مقام سپیکر، یہ مناسب نہیں ہے۔

وزیر اعلیٰ،۔۔۔ سوئیلین ہوتے ہوئے اپنے آپ کو چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر declare کیا۔ یہ عکاسی کر رہا ہے ان کے ان رویوں کی۔ جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن اراکین وردی والا نا منظور کے نعرے لگاتے رہے)

وزیر اعلیٰ، جناب والا! دراصل بات وردی کی نہیں ہے اگر وردی میں پرویز مشرف اسمبلی بحال کرتے ہیں اگر وردی میں وہ کوئی date fix کرتے ہیں اور اگر وردی میں وہ ایکشن کا اعلان کرتے ہیں تو وردی کے اندر یہ ایکشن بھی لڑتے ہیں اسمبلیوں میں بھی ٹینجٹے ہیں یہ الاؤنس بھی لیتے ہیں۔۔۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن اراکین "گو مشرف گو" کے نعرے لگاتے رہے)

وزیر اعلیٰ، جناب سپیکر! آپ حیران ہوں گے بات میں رویوں کی کر رہا ہوں بات جمہوری رویوں کی کر رہا ہوں۔ آپ اس بات کا اندازہ کیجیے کہ وہاں فرقیہ کے اندر نہ تو یہ اندرونی پالیسی پر متفق ہیں نہ خارجی پالیسی کے اوپر متفق ہیں لیکن پھر بھی اسی صدر پاکستان نے وہاں ان کو حکومت دی ہے اور یہ دو سال سے یہ صوبہ سرحد کے اندر حکومت کر رہے ہیں۔ اسی طرح بلوچستان میں یہ ہمارے partner ہیں۔ وہاں بلوچستان میں بھی حکومت کر رہے ہیں۔ بات رویوں کی ہے بات عمل کی ہے ان کا عمل اور ہے بات اور کرتے ہیں اور جمہوریت سے قطعاً ان کو دلچسپی نہیں ہے۔ اس وقت وردی ٹھیک تھی۔ جب ایکشن declare ہونے لگے۔ جب انہوں نے حلف لیا اس وقت وردی ٹھیک تھی اور جب یہ الاؤنس لیتے ہیں اس وقت وردی ٹھیک ہوتی ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب سپیکر! اس ملک کی جمہوریت کی بقاء اور اس ملک کے اندر جمہوریت کے فروغ کے لئے پرویز مشرف صاحب کا وردی میں رہنا بہت ضروری ہے۔ یہ بات آئین کی کرتے ہیں، آئین کے اندر 17th amendment میں یہ بات موجود ہے اور ہم کوئی ایسا کام نہیں کریں گے جو آئین سے بالکل علیحدہ ہو گا۔ اللہ کے فضل سے ہم آئین کے اندر رستے ہوئے وردی میں بھی رہیں گے اور ان کی توقع سے زیادہ وردی میں رہیں گے۔ ان کے کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ انہوں نے ابھی جا کر ایک نے جدہ فون کرنا ہے، ایک نے دہلی فون کرنا ہے کہ آج ہم نے تنخواہ پوری کر دی ہے۔ یہ تنخواہ پوری کرنے پر گئے ہوئے ہیں۔ (نعرہ ہانے تحسین)

(متمدہ اپوزیشن بہ دستور کھڑی ہو کر قرارداد کے خلاف نعرے بازی کر رہی ہے)

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا آج انہوں نے یہ جو روایت ڈالی ہے یہ نہ جمہوریت کی خدمت ہے بلکہ یہ اپنے اصل رنگ میں واپس آنے ہیں تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس ملکی معیشت اور جمہوریت کے لئے پرویز مشرف کا وردی میں رہنا بہت ضروری ہے۔

(نعرہ ہانے تحسین)

اس ستنے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ majority of the House کی sense کو قبول کریں اور جو قرارداد ہم نے پیش کی ہے اس کو فوری طور پر put کیا جائے اور اس پر ووٹنگ میں انشاء اللہ تعالیٰ انہیں شکست کاش ہوگی۔ شکریہ۔ (نعرہ ہانے تحسین)

MR ACTING SPEAKER: Time is extended for 15 minutes more

جناب قائم مقام سپیکر، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ

(اس مرحلے پر متمدہ اپوزیشن قرارداد کے خلاف واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلی گئی)

صوبائی اسمبلی پنجاب جو پاکستان کے سارے سات کروڑ عوام کی فائدہ ہے کا یہ اجلاس صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے پاکستان کو معاشی بدحالی سے بچانے کے ساتھ ساتھ سیاسی و جمہوری اداروں کی بحالی کا کارنامہ سر انجام دیا ہے۔

اس ایوان کی رائے میں صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کی پالیسیوں کی بدولت پاکستان معاشی استحکام کی منزل کی طرف گامزن ہے۔ صنعتی سرمایہ کاری کا عمل تیز اور سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہوا ہے۔ وطن عزیز کو عالمی برادری میں باوقار مقام ملا ہے۔

یہ ایوان صدر پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ملک میں سیاسی انارکی اور معاشی ابتری پھیلانے کی سوچ رکھنے والوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے قومی سلامتی کے تقاضوں اور وسیع تر عوامی مفاد میں اکثریتی رائے کو ملحوظ خاطر رکھ کر وردی نہ اتارنے کا فیصلہ کریں اور دونوں عہدے اپنے پاس رکھیں تاکہ دہشت گردی کے خلاف اور معاشی استحکام کی پالیسیوں میں تسلسل برقرار رہے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

MR ACTING SPEAKER: Time is extended for further half an hour

وزیر اعلیٰ، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے majority of the House کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے قرارداد پاس کی ہے اور یہ پاکستان کی بقاء، جمہوریت اور معیشت کی بحالی اور stability کے لئے پنجاب اسمبلی نے ایک تاریخی کام کیا ہے اور میں آپ کو یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ بات کرتے ہیں جمہوریت کی 'یہ بات کرتے ہیں وردی کی۔ جب پریذیڈنٹ آف پاکستان نے وردی میں ہوتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ date کو ایکشن ہونے کے اسی date کو ایکشن ہونے، یہ ایکشنوں میں گئے اسمبلیوں میں آنے، صرف لئے فرنیچر کے اندر اپوزیشن کی گورنمنٹ بنی بلوچستان میں collation ہوئی اور مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ ایک طرف جب ان کا اپنا مقصد ہوتا ہے اس وقت یہ اور قسم کی بات کرتے ہیں۔ اس وقت دیکھنے والی بات یہ ہے کہ پرویز مشرف صاحب نے وردی سمیت جو فیصلے کئے ہیں ان رویوں کو دیکھنے کی ضرورت ہے جو کہ تاریخی حوالے سے بھی اور زمینی حقائق کے حوالے سے بھی جمہوریت کے نکتے قریب ہیں۔ حیرانگی کی بات یہ ہے کہ فرنیچر کے اندر ایسی حکومت ہے جو وفاقی حکومت کی پالیسیز کو نہ صرف پسند نہیں کرتی oppose کرتی ہے۔

حکومت پاکستان کی foreign policy کو oppose کرتی ہے، پھر بھی اس حکومت کو پرویز مشرف صاحب نے برداشت کیا اور دو سال سے وہ حکومت کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جب سیکرٹریاٹ روایوں کی ہے بات عمل کی ہے۔ یہ اپنے لیڈر بھٹو کی بات کرتے ہیں جس نے مولانا مفتی محمود صاحب کی حکومت کو چار مہینے برداشت نہیں کیا۔

(حکومتی اراکین کی جانب سے شیم شیم کے نعرے)

اور تاریخ کے اندر ایک ایسا کام کیا کہ آج دکھ کے ساتھ کتنا پڑتا ہے کہ پہلی دفعہ کسی سولین نے وردی ہستی اور سولین مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بن گیا اور اس وقت انہوں نے جمہوریت کا جو حشر کیا وہ آپ کے بھی سامنے ہے اور تاریخ کے بھی سامنے ہے۔ ایک سال گزرنے کے بعد اپنے ہی لوگوں مثلاً ہے۔ اسے رحیم کے ساتھ کیا ہوا؟ غور شدہ قسوری صاحب کے والد کے ساتھ کیا ہوا؟ کسی کو بولنے تک نہیں دیتے تھے۔ ایک دفعہ بحیثیت ذیلی ایوزیشن لیڈر چودھری غفور امی صاحب 1974 میں سخت تقریر کی تو مجھے چودھری شجاعت صاحب اور میرے والد صاحب کو کون کھپت جیل میں ڈال دیا۔ یہ ہے ان کی جمہوریت؟ یہ کون سی جمہوریت کی بات کرتے ہیں؟ آج پرویز مشرف صاحب نے نہ صرف ان کو برداشت کیا ہے ان کو حکومت دی ہے۔ بلوچستان کے اندر تین مہینے کے اندر اندر بھٹو نے منتخب حکومت ختم کر دی یہ کس جمہوریت کی بات کرتے ہیں؟ کون سی جمہوریت کی بات کرتے ہیں؟ ان کے ادوار میں ملک دیوایہ ہو چکا تھا۔ پاکستان کو دیوایہ ڈکٹیٹر کیا جا رہا تھا تو آج اللہ کا شکر ہے کہ پاکستان کی معیشت مضبوط ہوئی ہے اور پرویز مشرف صاحب کی پالیسیز کی وجہ سے آج اللہ کے فضل و کرم سے تمام صوبوں میں اتنے فنڈز آنے ہیں کہ ہم آسانی کے ساتھ ایجوکیشن، ہیلتھ، حتیٰ کہ ہریکٹر میں آگے کی طرف بڑھ رہے ہیں اور آج مجھے بتائیے کہ پنجاب کے کون سے ضلع کے کون سے گاؤں میں آج ڈوٹینٹ نہیں ہو رہی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

تعمیر کے حوالے سے دیکھ نیچے، ہسپتالوں کی حالت کیا تھی۔ انڈسٹری کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ ہمارا Vision کیا ہے اور ہم کس طرح دیکھتے ہیں۔ ہمیں بھی اس بات کا احساس ہے کہ جب تک اس کے اثرات نگلی سطح تک نہیں پہنچنے اصلاحات کا فائدہ نہیں ہوا کرتا اور ہمارا ادارت کیا ہے کہ ایک سال کے اندر اللہ کے فضل و کرم سے دس لاکھ سے زائد لوگوں کو پنجاب کے اندر jobs ملیں گی۔ پانڈنگ

انڈسٹری کو فروغ ملے گا۔ یہاں نئی انڈسٹریز لگیں گی اور اس کے لئے ماحول چاہیے، اس کے لئے political stability چاہیے، اس کے لئے continuity چاہیے تب جا کر یہ کام ہوا کرتے ہیں۔ جناب سیکرٹری ان کے ادوار میں کبھی ایسا نہیں ہوا اور اب اللہ کے فضل و کرم سے ایسا ہوگا کیونکہ ہم سب نیک نیتی سے چلتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا ہے ہم پاکستان کی خدمت کریں۔ یہ صرف باتیں کرنا جلتے ہیں ان کے ادوار میں کیا نہیں ہوا؟ آپ نے دیکھا ہے کہ بجلی کو کہاں سے کہاں تک لے گئے تھے اور ہم دیکھتے کہ وہ کرپشن کے حوالے سے بدترین دور تھا۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ہمارے اس انسٹیٹیوشن کو بدنام کیا ہے، سیاستدانوں کو بدنام کیا ہے، اسمبلیوں کو بدنام کیا ہے۔ جس کی وجہ سے آج سیاستدانوں پر تنقید ہوتی ہے۔

جناب سیکرٹری! مجھے اسی طرح یاد ہے اور میرے کچھ ساتھی یہاں موجود ہیں، میں اس وقت اپوزیشن لیڈر تھا۔ یقین کیجیے کہ کوئی ایسی منسٹری صوبائی سطح پر اور قومی سطح نہیں تھی کہ جس کے اندر انہوں نے کرپشن نہ کی ہو۔ آج ہم جو بجلی کارروانا رو رہے ہیں، یہ بے نظیر بھٹو اور زرداری کی وجہ سے ہے۔ آج بجلی کیوں منگنی ہوتی ہے؟ یہ انہی کے معاہدے کئے ہوئے ہیں۔ آج جو کس ان پر چل رہے ہیں، یہاں کے بچوں کے خلاف تو یہ بت کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں۔ سوئزر لینڈ میں بھی نج ان کے خلاف ہیں۔ وہ نج ان کے خلاف کیوں ہیں، وہ صحیح فیصلے کر رہے ہیں۔ سرے محل کو دکھائیے۔ پہلے یہ کہتے تھے کہ یہ ہمارا نہیں ہے۔ اب زرداری صاحب کے وکیل جا کر دفاع کر رہے ہیں اور ہمیشہ ہو رہے ہیں۔ وہ سرے محل کس کا ہے، انہی کا ہے۔ یہ سوئزر لینڈ میں کیوں نہیں جاتے؟ انہوں نے وہاں ان کو انصاف کے لئے بلایا ہے۔ یہ یہاں کی عدالتوں سے کہتے ہیں کہ ہمیں انصاف نہیں ملتا تو پھر وہاں یہ کیوں نہیں جاتے؟ انہیں خوف ہے اور ڈر ہے۔

جناب سیکرٹری! بڑے عرصے کے بعد بڑی دیر کے بعد ایک ایسا شخص ملک کے اندر آیا ہے جو اس کے دل کے اندر ہے وہی باہر ہے اور صدر پاکستان پرویز مشرف دل سے چلتے ہیں کہ یہاں غربت کم ہو، لوگوں کو نو کریاں ملیں اور آئندہ آنے والے دنوں میں انشاء اللہ تعالیٰ وہ ایسے سخت ترین فیصلے کریں گے جو پاکستانی قوم اور ملک کے مفاد میں ہوں گے جو پہلے عکران نہیں کر سکے۔ ان کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے، ان کے قومی اور مشکل فیصلوں تک پہنچنے کے لئے ان کو ہماری

اس ایوان کی اور پنجاب کی سپورٹ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ تاریخ میں لکھا جانے کا کہ ہم نے اس وقت صحیح فیصد کیا تھا اور یہ وقت جانے کا اور تاریخ جانے گی کہ آج پنجاب اسمبلی نے جو قرارداد کی شکل میں فیصد دیا ہے۔ وہ پنجاب کے عوام کی صحیح ترجمانی کرتے ہوئے فیصد دیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ وقت ثابت کرے گا کہ ہمارا فیصد صحیح تھا اور یہ لوگ غلط تھے۔

جناب سپیکر! ہم نیک نیتی سے چل رہے ہیں اور سوچ سمجھ کر آہستہ آہستہ دیکھ بھال کر چل رہے ہیں اور اپنے آپ کو فضول کاموں میں الجھانے بغیر ہمارا ہارڈ ورک غربت کے حوالے سے لوگوں کو نوکریاں دینے کے حوالے سے اور اس ملک کے اندر تعلیم کو عام کرنے کے حوالے سے، غریبوں کے لئے بنیادی صحت کی سہولتیں دینے کے حوالے سے اور بھی ایسے مواقع پیدا کرنے کے حوالے سے کہ جس سے یہاں انڈسٹری لگے اور jobs create ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آنے والے دنوں میں ہمارے صوبے کی غریب عوام کی حالت بھی بدلے گی اور ہمارا ملک مضبوط ہو گا اور جو فیصلے ہوں گے وہ قوم کے مفاد میں ہوں گے، ملک کے مفاد میں ہوں گے کسی کی ذات کے مفاد میں نہیں ہوں گے جو کہ پتلے ہوتے رہے ہیں۔ یہ ان کی فائدہ گی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کی وساطت سے دل کی گہرائیوں سے تمام ممبران اسمبلی کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آج جو فیصد کیا گیا ہے۔ وہ صحیح فیصد کیا گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس سے معیشت مضبوط ہو گی، ملک مضبوط ہو گا، سیاسی استحکام آنے کا، معاشی استحکام آنے کا اور ان تمام چیزوں کے لئے continuity ضروری ہے، اس میں انشاء اللہ مضبوطی آئے گی۔ بہت شکریہ۔
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر، اب اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے اور کل مورخہ 14-ستمبر 2004 کو سینٹ کی خالی نشست پر ضمنی الیکشن ہو گا۔ اس لئے اسمبلی کا اجلاس نہیں ہو گا۔ لہذا اجلاس بروز بدھ مورخہ 15-ستمبر 2004 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 15 - ستمبر 2004

- 1 - تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
 - 2 - سوالات (مکرمہ سروسز اینڈ جرنل ایڈمنسٹریٹین)
 - نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
 - غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب
 - 3 - غیر سرکاری ارکان کی کارروائی
 - مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)
 - 1 - مسودہ قانون (ترمیم) دی فارمٹ بٹ سال 2004
 - 2 - مسودہ قانون (ترمیم) استحقاق صوبائی اسمبلی پنجاب بٹ سال 2004
 - 3 - مسودہ قانون (ترمیم) دی پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن بٹ سال 2004
 - 4 - مسودہ قانون (ترمیم) دی یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب لاہور
 - بٹ سال 2004
 - 5 - مسودہ قانون (ترمیم) استحقاق صوبائی اسمبلی پنجاب بٹ سال 2004
 - 4 - قراردادیں (محلہ عام سے متعلق)
 - 5 - عام بحث
- نوٹ: سینٹ کی غالی نشست پر ضمنی ایجنڈا کی وجہ سے غیر سرکاری ارکان کی کارروائی مورخہ 14 ستمبر 2004 بروز منگل کی بجائے مورخہ 15 ستمبر 2004 بروز بدھ منعقد کی گئی۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس)

بدھ 15 - ستمبر 2004

(یوم الاربعاء 29 - رجب المرجب 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی جمیہرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 52 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری صاحب زادہ الفخار الدین نے پیش کیا۔

اغزُذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفَيْطَلِ الرَّجِيمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا

الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ

إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا

سورة النساء آیت، 59

اسے ایمان والو! تم اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو اور تم میں جو لوگ اہل حکومت ہیں ان کا بھی۔ پھر اگر کسی امر میں تم اختلاف کرنے لگو تو اس امر کو اللہ اور رسول کی طرف حوالہ کر لیا کرو۔ اگر تم اللہ پر اور یوم قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ امور سب بہتر ہیں اور ان کا انجام خوشتر ہے۔

وما علينا الا البلاغ ۝

جناب قائم مقام سٹیبلر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وفد سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن سے متعلق سوالات پوچھے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال 656 ہے جو کہ سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 656

سوالات (محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

D.M.G آفیسرز کی دیگر صوبہ جات کی لازمی سروس کی پالیسی

656، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب میں اس وقت ڈسٹرکٹ مینجمنٹ گروپ (DMG) گریڈ 20 کے کتنے آفیسرز

ایسے ہیں جن کی ساری سروس پنجاب میں ہی گزری ہے اور قانون کے مطابق کم از کم

ایک سال دوسرے صوبہ میں لازمی سروس سے مستثنیٰ رہے ہیں۔ ان کے نام درکار ہیں؟

(ب) ان کی دوسرے صوبہ میں سروس سے استثنیٰ کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا حکومت آئندہ انہیں سروس کے لئے دوسرے صوبہ میں بھیجے گا ارادہ رکھتی ہے، تو

کب عملدرآمد ہو گا؟

وزیر خوراک،

(الف) ڈسٹرکٹ مینجمنٹ گروپ گریڈ 20 کے کل 70 افسران میں سے مندرجہ ذیل صرف 01

افسر ایسی ہیں جن کی ساری سروس پنجاب میں ہی گزری ہے۔

1۔ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن، پبلک لائبریری پنجاب۔

(ب) ٹوائن کو wedlock policy کے تحت rotation policy سے مستثنیٰ قرار دیا گیا

ہے۔

(ج) دوسرے صوبوں میں تعیناتی کا اختیار وفاقی حکومت کو ہے۔ جو قافوقاً افسران کی تبدیلی کے احکامات جاری کرتی رہتی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ دوسرے صوبوں میں سرکاری افسران کی تعیناتی وفاقی حکومت کرتی ہے تو اس سلسلے میں کیا وہ صوبائی حکومت سے بھی consent لیتی ہے یا اپنی مرضی سے کرتی ہے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن!

وزیر خوارک، جناب سیکرٹری! یہ prerogative تو فیڈرل گورنمنٹ کا ہے کہ وہ ڈی ایم جی آفیسرز کو جس بھی صوبے میں پائیں الاؤٹ کر دیں لیکن صوبائی حکومت relevant ہوتی ہے کہ اگر صوبائی حکومت کو کسی افسر کی خدمت درکار ہوں تو وہ اس کے لئے لکھ دیتے ہیں کہ ہمیں فلاں افسر چاہئے اور جو افسران کے ساتھ صحیح نہ چل رہا ہو اس کو surrender بھی کر سکتے ہیں اور وفاقی حکومت کو surrender کرنے کے لئے لکھ دیتے ہیں لیکن پھر یہ اختیار وفاقی حکومت کو ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گریڈ 20 کے 70 افسران کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ وہ یہاں پر موجود ہیں تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس طرح کی کوئی discrimination بھی موجود ہے کہ بعض افسران نے دس دس سال صوبہ پنجاب سے باہر گزارے ہیں اور بعض صرف چھ ماہ کے لئے جاتے ہیں اور وہ کارروائی پوری کر کے آجاتے ہیں؟

وزیر خوارک، جناب سیکرٹری! اس عرح سے نہیں ہے بلکہ باقاعدہ ایک rotation policy ہے اور اس کے تحت ہی وفاقی حکومت کے وفاقی افسران کو دوسرے صوبوں میں بھیجا جاتا ہے۔ وہاں وہ serve کرتے ہیں اور جوئی ان کی rotation ختم ہو جاتی ہے تو پھر وہ اپنے صوبے میں آسکتے ہیں اور serve کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، لیکن ان کا مقصد یہ ہے کہ کئی افسران زیادہ وقت کے لئے جاتے ہیں اور کئی تھوڑے وقت کے لئے جاتے ہیں۔

وزیر خوارک، جناب سیکرٹری! اس طرح سے نہیں ہے بلکہ جو سوال انہوں نے پوچھا ہے particular ہم نے بتایا ہے اور ایک قانون افسر ہیں جو صوبے سے باہر نہیں گئیں اور ان کا نام بھی لکھ دیا ہے اور ان کی مخصوص وجوہات ہیں۔ اگر وہ پوچھیں گے تو میں بتا دوں گا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! میرا سوال پوچھنے کا اصل مقصد یہ تھا کہ بعض افسران اپنے سیاسی اور دوسرے تعلقات استعمال کر لیتے ہیں تو وہ صرف ایک قانونی ضرورت پوری کرنے کے لئے چھ ماہ کے لئے گئے اور اس کے بعد سدا عرصہ یہیں پر گزار دیتے ہیں تو اس کی کیا کوئی مستقل پالیسی بھی ہے؟ کہ کم از کم اتنے عرصے کے لئے آئینہ ضرور باہر جانے کا؟ مثلاً ایک آئینہ کو آپ تین سال کے لئے بوجھتاں بھیجتے ہیں جب وہ واپس آتا ہے تو پھر اس کو مزید تین سال نہیں بھیجا جانے کا یا پانچ سال یہیں پنجاب میں نوکری کرے گا تو آپ لوگوں نے اس قسم کا کوئی سسٹم evolve کیا ہوا ہے؟

وزیر خوارک، جناب سیکرٹری! اس بارے میں میں نے بڑا واضح کہا ہے کہ rotation policy ہے اور باری باری سارے افسران کو بھیجتے ہیں اور وہ اپنا عرصہ پورا کر کے آجاتے ہیں اور اگر کوئی افسر کبھی مخصوص وجوہات کی بنا پر جیسا کہ یہ لیڈی قانون آئینہ ہیں Wedlock کے تحت اس صوبے میں رہ جانے تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اگلا سوال ہر خالد محمود سرگاز صاحب کا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد آجاسم شریف کا ہے۔ کیا وہ تشریف رکھتے ہیں؟

چودھری اصغر علی گجر، سوال نمبر 1665 معزز رکن نے جناب محمد آجاسم شریف کے ایاد پر دریافت کیا۔

ریٹائرمنٹ کے وقت گروپ انشورنس کی ادائیگی

- 1665* جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش میں فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت سرکاری ملازم کی ریٹائرمنٹ کے 5 سال بعد تک اس کی وفات کی صورت میں گروپ انشورنس اس کے گریڈ کے مطابق ادا کرتی ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہر ملازم کی ملازمت کے آغاز سے ہی گروپ انشورنس کی رقم کی کوئی اس کی تنخواہ سے مخصوص شرح کے حساب سے شروع کر دی جاتی ہے؟
- (ج) کیا حکومت سرکاری ملازمین کی ریٹائرمنٹ کی صورت میں بھی گروپ انشورنس سے رقم کی ادائیگی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- وزیر خوراک،

- (الف) یہ درست ہے کہ ملازم کی ریٹائرمنٹ کے پانچ (5) سال بعد تک اس کی وفات کی صورت میں گروپ انشورنس کی رقم اس کے گریڈ کے مطابق مقرر کردہ انشورنس کمپنی ادا کرتی ہے۔
- (ب) یہ بھی درست ہے کہ ہر ملازم کی ملازمت کے آغاز سے ہی گروپ انشورنس کی رقم کی کوئی اس کی تنخواہ سے مخصوص شرح کے حساب سے شروع کر دی جاتی ہے۔
- (ج) اس سلسلے میں انشورنس کمپنی (سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان ڈیوس روڈ لاہور) سے گفت و شنید ہو رہی ہے جو نہی ان کی طرف سے کوئی قابل قبول تجویز موصول ہوئی اسے مروج کنٹریکٹ کا باقاعدہ حصہ بنا دیا جانے کا اور یوں ریٹائرڈ ملازمین بھی استفادہ کر سکیں گے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ کا کوئی ضمنی سوال؟

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری امیرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو انشورنس فٹ ہر ملازم سے کانا جاتا ہے پھر یہ پیسے اُس ملازم کو دینے جاتے ہیں جو ریٹائرمنٹ کے پانچ سال کے اندر اندر فوت ہو جائے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس کے بعد وہ انشورنس کے پیسے کئے جاتے ہیں وہ کہاں جاتے ہیں؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر موصوف!

وزیر خوراک، جناب سیکرٹری قاضی رکن بہت تجربہ کار ہیں۔ جو انشورنس کی رقم کالی جاتی ہے یہ تمام افسران کی گروپ انشورنس ہوتی ہے۔ اس میں سے جو شخص تھکانے الٹی سے فوت ہو جاتا ہے انشورنس پالیسی کے مطابق اس کو پیسے دے دئے جاتے ہیں۔ اس میں کوئی ابہام نہیں ہے یہ بہت واضح پالیسی ہے اور ہر ایک سے یہ پیسے کالے جاتے ہیں۔ اگر وہ ریٹائرمنٹ کے بعد پانچ سال تک فوت ہو جاتا ہے تو پھر ریٹائرمنٹ کے بعد بھی پانچ سال تک پیسے ملتے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری اس کی ریٹائرمنٹ کے بعد پانچ سال کے اندر اندر وہ فوت ہو جانے تو اسے پیسے ملتے ہیں لیکن اگر وہ ریٹائرمنٹ کے بعد پانچ سال تک فوت نہ ہو تو پھر انشورنس کے پیسے کہاں جاتے ہیں؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سیکرٹری! وہ پیسے saving میں جمع رستے ہیں اور اس قسم کا کوئی حادثہ کسی اور کے ساتھ پیش آجانے تو یہ پیسے اس کو مل جاتے ہیں۔ اس میں تو یہ پالیسی اسی طرح سے چلتی ہے باری باری سب ہی کو اللہ نہ کرے سارے ہی زندہ رہے تو بہت عوشی کی بات ہے لیکن اگر کوئی فوت ہو جائے تو اسی کو ہی یہ پیسے ملیں گے۔ انشورنس تو ہوتی ہی اسی چیز کی ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، چودھری صاحب کے پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر وہ زندہ رستے ہیں تو کیا ان کو انشورنس پالیسی ملتی ہے یا نہیں؟

وزیر خوراک، جناب سیکرٹری! اگر وہ ساری سروس پوری کر جاتا ہے اور ریٹائرمنٹ کے پانچ سال

بعد بھی فوت نہیں ہوتا تو پھر اس کو پیسے کس چیز کے ملنے ہیں؟ وہ تو اس کی life insured

ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری جو ملازم انٹورنس کی پالیسی کے against اپنی قسط جمع کرواتا ہے اگر اللہ تعالیٰ اس کو زندگی دے دیتا ہے تو جو قسط اس نے جمع کرانی ہوتی ہے تو وہ پیسے تو واپس لئے چاہئیں۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ فوت ہونے کی صورت میں اس کی پالیسی کی رقم ادا کی جاتی ہے لیکن اگر فوت نہیں ہوتا تو جو پیسے اس نے خود جمع کروائے ہوتے ہیں وہ تو اس کو واپس کئے جائیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سیکرٹری! آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ اگر کوئی سرکاری ملازم نہ بھی ہو اور کسی نے لائف انٹورنس کروائی ہو تو یہ انٹورنس پالیسی ہوتی ہے کہ اگر وہ دو تین قسط دینے کے بعد فوت ہو جاتا ہے تو اس کو ساری رقم ملتی ہے لیکن اگر وہ ساری قسطیں دینے کے بعد بھی فوت نہ ہو تو اس کی قسمت ہے پھر اس کو کچھ نہیں ملے گا۔ (قتضے)

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری! ایک اور بات clear کر دیں کہ 57 سال ہو چکے ہیں اور رقمیں کٹنی جاری ہیں۔ میں اگر یہ سوال کروں کہ جناب وزیر صاحب یہ بتائیں کہ آج تک کتنی رقم انٹورنس کی جمع ہوئی ہے اور کتنی تقسیم ہوئی ہے پھر پتہ چل جائے گا کہ وہ رقم کہاں گئی؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، یہ fresh question بنتا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری! یہ لاکھوں ملازمین کی رقم اور معیشت کا مسئلہ ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اس کی تفصیل بتانے کے لئے fresh question بنتا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، ٹھیک ہے۔ جناب سیکرٹری! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک مرتبہ وزیر اعلیٰ صاحب نے کمیٹی والوں کے ساتھ ایک sitting کی تھی شاید یہ چودھری صاحب کے علم میں ہو اس میں وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا تھا کہ یہ rule تبدیل کیا جائے اور انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ یہ rules تبدیل کئے جائیں گے لیکن وہ rules تبدیل نہیں ہوئے۔ میں یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا یہ کروڑ ہا روپے بچانے اور ان کا حساب کتاب رکھنے، ان ملازمین کی بیوہ اور یتیموں کو پہنچانے کا

اور ان rules میں تبدیلی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! اگر فاضل دوست نے یہ جواب پڑھنے کی تکلیف گوارا کی ہوتی تو

پھر ضمنی سوال میں کوئی خوبصورت چیز سامنے آتی۔ یہ جواب جز (ج) ہے جو میں پڑھ دیتا ہوں۔

(ج) "اس سلسلے میں انٹورنس کمپنی (سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان ڈیوس

روز لاہور) سے گنت و شنید ہو رہی ہے جو جس ان کی طرف سے کوئی قابل قبول تجویز

موصول ہوئی اسے مروج کنٹریکٹ کا باقاعدہ حصہ بنا دیا جائے گا اور یوں ریٹائرڈ ملازمین

بھی استفادہ کر سکیں گے۔" یہ تو بڑا واضح جواب ہے۔"

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! جو ہمارا پوچھنے کا مقصد ہے یہ اس طرف آئیں کہ جو

انٹورنس کی کٹوتی کی جا رہی ہے اور یہ واپس دی نہیں جاتی اس کے پیسے کسی نہ کسی طرح ان

ملازمین کو ان کی بیوہ کو اور ان یتیم بچوں کو ملنے پائیں اور یہ کروڑ ہا روپے ہیں ان کا اس

بارے میں کیا پروگرام ہے؟ اگر تو ان کے پاس پروگرام ہے 'پھر تو ٹھیک ہے' اگر نہیں ہے تو

میں چاہوں گا کہ اس سوال کو pending کیا جائے اور اس کا کوئی حل نکالا جائے۔ آخر یہ ایک

سوال ہے اس کا کوئی نہ کوئی تو حل نکلنا چاہیے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میرے فاضل دوست ضمنی سوال کی طرف اب آئے ہیں اور وہ یہ

پاٹتے ہیں کہ انٹورنس کمپنی کے پیسے جو save ہوتے ہیں ان کا مصرف کیا ہے؟ جو باقی ملازمین

ہیں۔ ان کی علاج و بہبود پر خرچ ہو سکتا ہے اور خرچ ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کے بارے میں تہہ امیر کی جا رہی

ہے۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! یہ جو پوچھنا چاہ رہے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر کوئی بندہ جو ریٹائرڈ ملازم

ہے تو کیا اس کے لئے آپ نئی پالیسی بنا رہے ہیں؟ تو میں نے جناب والا! جز (ج) میں بہت

واضح جواب دیا ہے کہ انٹورنس کنٹینی کے ساتھ بات چیت چل رہی ہے کچھ چیزیں جو انہوں نے پیش کی تھیں وہ ہمارے ریجنل ملازمین کو منظور نہیں تھیں اور انہوں نے کہا کہ ہم اس طرح کی پالیسی لینا نہیں چاہتے۔ ان کے ساتھ بات چیت چل رہی ہے کوئی ایسی پالیسی جو ملازمین کو بھی قابل قبول ہو وہ سکیم ہم لائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اس کا مطلب ہے یہ in the process ہے؟

وزیر خوراک، جی ہاں! جناب سپیکر! یہ ابھی process میں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ ابھی process میں ہے اور ابھی تک finalize نہیں ہوئے لیکن ملازمین کے مشورے کے ساتھ اس کو final کریں گے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! یہ معاملہ کب تک حل ہو جائے گا ایک مہینہ دو مہینے یا تین مہینے کے اندر؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! یہ سوال کے جز (ج) میں ہے کہ کیا حکومت سرکاری ملازمین کی ریجنل منٹ کی صورت میں بھی گروپ انٹورنس سے رقم کی ادائیگی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس سلسلے میں انٹورنس کنٹینی (سٹیٹ لائف انٹورنس کارپوریشن آف پاکستان ڈیوس روڈ لاہور) سے گفت و شنید ہو رہی ہے جو نہی ان کی طرف سے کوئی قابل قبول تجاویز جو سرکاری ملازمین کو بھی قابل قبول ہو وہ آتی ہیں تو ہم اس پر فیصد دے دیں گے۔ یہ تو بڑی واضح بات ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! یہ ہمارا ضمنی سوال ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ یہ لکیر پر لکیر مارتے چلے جائیں۔ حکومت کو اس کا احساس کرنا چاہیے کہ اس کا کوئی حل نکلے اس میں کوئی ضد نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ کہتے ہیں کہ اس کو expedite کریں۔ اس معاملے کو expedite

کیا جائے۔ جتنی جلدی ہو اس کو حل کیا جائے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ بہت اہم ہے آخر اتنے ملازمین ہیں جن کا یہ مسئلہ ہے۔ اگر اس کو pending کر دیا جائے اگر وزیر صاحب اس کا کوئی حل نکال کر جو انشورنس کی رقم بچ جاتی ہے اس کے صرف کا اس مرنے والے کی اولاد کو دینے کے لئے یا اس کی بیوہ کو دینے کے لئے کوئی حل نکال لیا جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بس اتنی سی بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! اس کو pending کرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے میں نے بڑا واضح جواب دیا ہے۔ اس کا فیصلہ آپ نے ہی کرنا ہے میں نے بہت واضح جواب دیا ہے کہ جو رقم بچ جاتی ہے وہ ملازمین کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، میں گجر صاحب کو یہی کہہ رہا ہوں کہ اس کو expedite کریں گے اور اگر آپ مطمئن نہیں ہوں گے تو آپ دوبارہ سوال put up کر سکتے ہیں اس میں ایسی کون سی بات ہے؟ فی الحال اس کو pending کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ ایسی چیز ہے جو آپ نے point out کی ہے اور انہوں نے تسلیم کیا ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ انشورنس کمپنی کے ساتھ بات چیت چل رہی ہے لیکن ان کی طرف سے جو رائے آئی ہے نہ وہ انہیں قابل قبول ہے نہ وہ ملازمین کو ہے تو دونوں کی مشترکہ رائے سے جو راستہ نکلے گا۔ اس پر وہ عمل کریں گے۔

چودھری اصغر علی گجر، درست ہے۔ لیکن یہ بتائیں کہ اس مسئلے کو مہینے دو مہینے چار مہینے پھر مہینے یا کب؟ دیکھو جی! بڑا اہم سوال ہے کہ کب تک وہ کر لیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر، وہ آپ کی بات بجا ہے۔ انہوں نے بھی وہی کہا ہے کہ بات چیت چل رہی ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، اس میں time limit دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، اس میں اندازاً کتنا عرصہ ہو جائے گا؟

وزیر خوراک جناب والا! میں on the floor of the House assurance دے رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، نہیں، وہ تو میں نے کہہ دیا ہے۔

وزیر خوراک، جناب سیکرٹری اس میں دو پارٹیاں ہیں۔ ایک انشورنس کمپنی ہے اور ایک وہ لوگ ہیں جنہوں نے انشورنس کروانی ہے۔ دونوں کی اگر satisfaction نہیں ہو گی تو فیصد کیسے ہو گا؟ دونوں کو بلٹھا کر ان کو satisfy کر کے وہ پالیسی جو انشورنس کروانے والوں کو قابل قبول ہو گی اس پر ہم فیصد کروالیں گے۔ میں نے on the floor of the House assurance دی ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ان کا مقصد یہ ہے کہ ہتھی جلد ہو سکا کریں گے۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سیکرٹری۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سیکرٹری! 29۔ جون کو یہ سوال میں نے جمع کر دیا تھا۔ آج تین ماہ گزر گئے ہیں ابھی تک اس پر کوئی عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ ابھی تک اس پر گفتگو ہی ہو رہی ہے۔ تین مہینے میں اگر نہیں کی گئی تو آئندہ تین سال میں میں محترم چودھری صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ہو گا؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، یہ تو آپ شکر کریں کہ تین مہینے میں آپ کے سوال کا جواب آ گیا ہے۔ شاہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ ان کے سوال کا جواب دو سال کے بعد آیا ہے۔ آپ کے سوال کا جواب تو جلدی آ گیا ہے۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سیکرٹری! تین مہینے ہو گئے ہیں اور ابھی تک کوئی گفتگو نہیں کی گئی؟

حاجی محمد اعجاز، جناب سیکرٹری! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، میرا خیال ہے کہ تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں اب مزید ضمنی سوال کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک مسئلے ہو چکا ہے کہ تین سوالات سے زیادہ نہیں ہوں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ارسا کے پانی کی تقسیم کے فارمولے سے جنوبی پنجاب
میں 30 لاکھ ایکڑ کیپاس کی فصل تباہ ہونے کا خدشہ

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری! میں پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے ایک نہایت اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ آج تمام اضیارات میں ارسا کے حوالے سے ایک خبر آئی ہے کہ پنجاب حکومت نے اس فارمولے کو مسترد کیا ہے۔ وہ اتنا سنگین معاملہ ہے کہ ستمبر کے باقی دنوں میں پنجاب کے حصے میں جو پانی آ رہا ہے اس کے بارے میں اضیارات میں جو رپورٹ خالص ہونی ہے، جو فارمولے ہوا ہے اگر اسی فارمولے کے حوالے سے پانی دیا گیا تو جنوبی پنجاب میں تیس لاکھ ایکڑ کیپاس کی فصل تباہ ہو جائے گی۔ یہ تمام اضیارات نے بالکل ایک ہی figure دی ہے کہ جنوبی پنجاب کی تیس لاکھ ایکڑ کیپاس کی فصل کے بارے میں جو فارمولہ ارسا نے دیا ہے اس کے تحت یہ فصل تباہ ہو جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب کا ایوان اتنے سنجیدہ مسئلے کو اس طرح سے نظر انداز نہ کرے۔ ارسا ٹیکنیکل ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی ہے جس کا آج کی تمام اضیارات کے حوالے سے فیصلہ آیا ہے اس میں پنجاب کو پانی کی شدید کمی کا مسئلہ آئندہ ستمبر کے باقی دنوں میں درمیش ہو گا۔ میری تجویز ہے بلکہ یہ تجویز حکومت کی طرف سے آئی چلتی ہے کہ پنجاب حکومت کے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے ارسا کے اس فارمولے کو مسترد کیا ہے جو کہ خوش آئند بات ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آج اس ایوان میں اس مسئلے پر ہم کوئی ایسی تجویز جانیں۔ اس میں میری ایک تجویز ہے کہ ارسا جو کہ ٹیکنیکل ماہرین پر مشتمل ہے اس میں پنجاب اسمبلی کے جتنے بھی پارلیمانی میمبر ہیں ان کو شامل کیا جائے اور اگر نیشنل اسمبلی اور باقی اسمبلیوں کے پارلیمانی میمبروں کو بھی اس میں شامل کیا جائے تاکہ ان کو شامل کر کے ارسا کا پانی کی تقسیم کو بھی شیئرنگ فارمولہ ہے اس کا جائزہ لے سکیں۔ میں آپ کی وسالت سے اتنے اہم مسئلے پر حکومت کا موقف جاننا چاہوں گا جو کہ یقیناً انھوں نے اس فارمولے کو مسترد کیا ہے لیکن اس فارمولے کو

مسترد کرنا کافی نہیں ہے۔ اس سے تیس لاکھ ایکڑ کپاس کی فصل تباہ ہونے کا اندیشہ ہے۔ بہت شکریہ

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری انعموں نے بڑے اچھے point پر آواز اٹھائی ہے۔ پنجاب کے سیکرٹری اریگیشن جو ہیں انعموں نے باقاعدہ تحریری طور پر لکھ کر بھیجا ہے کہ پنجاب کے کپاس کی کاشت کے علاقوں میں پانی کی کمی گنتی جو تقسیم کپاس کی فصل کے تباہ ہو جانے کے قوی اندیشے موجود ہیں۔ انعموں نے ایک خط لکھ دیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ خط لکھنے سے اور اندیشہ ظاہر کرنے سے کام نہیں بنتا بلکہ اس موضوع پر آج چونکہ اسمبلی کے اندر یہ بات آگئی ہے، اسمبلی کو یہ ذمہ داری قبول کرنی چاہیے کہ ان خطرات سے کیسے بچا جاسکتا ہے؟ کروڑوں روپے کا زرمبادلہ کمانے کے لئے ہمارے پاس کپاس کی فصل تیار کھڑی ہے۔ اگر اسے ایک دو ماہ کے لئے نہ سنبھالا گیا تو ہم کروڑوں اور اربوں روپے کے زرمبادلہ سے محروم ہو جائیں گے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ حکومت سے بڑی ذمہ داری سے اس کا جواب لیں کہ اس میں پوری ذمہ داری سے صوبائی اسمبلی بھی involve ہو اور ان حدیثات کو دور کیا جانے کہ کپاس کی فصل آئندہ ماہ محفوظ رہ سکے۔ اسے پانی کی طرف سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ شکریہ

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب والا! میں بھی یہ سوچ کر یہاں بیٹھا تھا کہ اس حوالے سے جب وقفہ سوالات ختم ہو تو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کروں۔ یہ جو میں نے کالی چادر پہنی ہے یہ میں فیشن کے طور پر یہاں پہن کر نہیں آیا، یہ میں جنوبی پنجاب کے کسانوں کی طرف سے ایک احتجاج آپ کے سامنے lodge کروانے کے لئے آیا ہوں۔ یوم سیاہ کے موقع پر لوگ کالی پٹیلیاں باندھتے ہیں لیکن وہ کوئی انفرادی مسئلہ ہو گا، یہ ذہنائی کروڑ سرائیکی عوام کا مسئلہ ہے جس کے لئے میں نے یہ کالی چادر اوزمی ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس کے اندر اگر فیصل آباد میں دو روپے کا چوہنگی ٹیکس لگ جائے تو سارا دن اس پر بحث ہوتی ہے، اس پر سیشنل کمیٹیاں بنتی ہیں، سیشنل کمیٹیوں کی meeting ہوتی ہیں۔ یہاں پر اگر دو ہزار آدمیوں کا محریہ ٹاؤن کا مسئلہ ہو جائے تو یہاں اچھالا جاتا ہے، وہ صرف دو ہزار آدمیوں کا مسئلہ ہوتا ہے، وزیر صاحب جواب بھی دیتے ہیں، زیر بحث بھی آتا ہے، assurance بھی کرائی جاتی ہے، اخبارات کی زینت بھی بنتا ہے۔ یہاں پر ایک آدمی کی وردی کا مسئلہ ہو تو سارا دن ہاؤس میں ایک عجیب تماشا ہوتا ہے، معزز چیف منسٹر بھی تشریف لاتے ہیں اور سارا دن ہاؤس کا وقت ضائع کیا جاتا

ہے کہ ایک شخص کی وردی پر بحث ہونی چاہیے یا نہیں ہونی چاہیے؛ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔ آپ اصل مقصد کو محمول جانتے ہیں، جب آپ دوسری طرف چلے جاتے ہیں تو جو اصل importance ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔ اگر آپ نے اس پر cross talk کرنی ہے، بحث کرنی ہے تو کوئی قاعدہ نہیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب والا! میں اس issue کی severity بیان کرنا چاہتا تھا۔ اس issue کی severity یہ ہے کہ آج 15 ستمبر کو جنوبی پنجاب کی نہروں کا پانی بند کر دیا گیا ہے اور اس سے جیسا کہ میرے بھائی نے کہا کہ تیس لاکھ ایکڑ اراضی پر کپاس کی جو فصل تیار کھڑی ہے وہ برباد ہونے کا خطرہ ہے، ہمیں یہ پہلے بھی اندیشہ تھا، یہاں پر معزز چیف منسٹر صاحب بھی تشریف لائے تھے، اس دن انھوں نے شاید پاؤں میں یہ یقین دہانی بھی کرائی تھی کہ انشاء اللہ کسی علاقے کو بھی پانی کی کمی کا سامنا یا فصل کی تباہی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا لیکن میری کل چیف انجینئر اریگیشن گلشن سے بات ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ سیکرٹری اریگیشن کے ہاں میننگ تھی، اس میننگ کے اندر یہ فیصد ہوا ہے کہ کل 15 ستمبر کے بعد جنوبی پنجاب کی نہروں کا پانی بند کر دیا جائے گا۔ میری اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ یہ کانن کی فصل ایک ایسی فصل ہے کہ جس سے نہ صرف زر مبادلہ حاصل ہوتا ہے بلکہ جو لوگ جنوبی پنجاب کے معاملات کو سمجھتے ہیں ہماری بچیوں کی کتابوں کا فیصد اسی کپاس کی فصل کے بعد ہوتا ہے۔ ہماری والدہ کی بیماری کی آپریشن کے مہینوں کا فیصد اسی کانن کی فصل کے بعد ہوتا ہے۔ ہم نے اگر چیکٹی چھتیس اور گرتی دیواریں سنبھانی ہیں تو ان کی پانی بھی کانن کی فصل کے بعد ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ڈاکٹر صاحب! آپ نے پوائنٹ آف آرڈر raise کر لیا ہے، کافی ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ نے کہہ دیا ہے۔ بس ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب والا! یہ issue بڑا سنگین ہے۔ اس کو فوری طور پر زیر بحث لیا جانے، ہمیں یقین دہانی کروانی جانے۔ سیکرٹری اریگیشن کو یہاں بلایا جائے اور انہیں کہا جائے کہ آج ہی یہ فیصد کیا جائے، پھر پاؤں میں assurance کروانی جانے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ڈاکٹر صاحب! میری بات نہیں۔

وزیر مال، جناب والا! اگر اس طرح کے پوائنٹ آف آرڈر ہونے تو پھر تو بات نہیں بنے گی۔ ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب والا! اگر ایسا ہوا تو پھر ہمارے عوام دکھ سے بھر جائیں گے اور میں ایسے ایوان میں نہیں بیٹھ سکتا۔ میں واک آؤٹ کر کے جا رہا ہوں اور اس وقت تک واپس نہیں آؤں گا جب تک یہاں پر وزیر زراعت، وزیر آبپاشی یہاں کھڑے ہو کر یقین دہانی نہیں کرواتے کہ جنوبی پنجاب کے لوگوں کے ساتھ ایسا نہیں کیا جائے گا۔

(اس مرحلے پر معزز کن ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

چوہدری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! اس کا حکومت سے جواب لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، کل کے اجنڈے پر آرگنیشن کے سوالات ہیں۔ کل اس کے اوپر discussion ہو گی۔

جناب احسان الحق احسن نولائیا، جناب سپیکر! نہریں آج 15 تاریخ کو بند ہو رہی ہیں اور جواب کل آئے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، آج چوکنہ وزیر زراعت اور نہری وزیر آبپاشی یہاں موجود ہیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

جناب فیاض الحسن چوہان، جناب سپیکر! ابھی ڈاکٹر جاوید صدیقی صاحب نے جو بات کی ہے۔ ان کی یہ عادت بن چکی ہے کہ مچھلے پونے دو سال سے ملتان اور جنوبی پنجاب کی عوام کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے بے جا قسم کے points یہاں پر اٹھاتے رہتے ہیں۔ میں یہاں پر نہ تو پوٹھوہار کی بات کروں گا نہ وسط پنجاب کی بات کروں گا نہ کسی علاقے کی بات کروں گا۔ میں نے پوائنٹ آف آرڈر جس مسئلے پر اٹھایا ہے وہ کل کی اخبار میں ایک لسانیت پرست نیڈر بلوچستان کے نواب اکبر بگٹی جس نے یہ بیان دیا کہ "پاکستان کا کوئی مستقبل نہیں ہے اور پاکستان جلد ٹوٹ جائے گا" میں ایک محب وطن پاکستانی ہونے کے ناطے سے 'میرے جذبات

کو جہاں پر ٹھیس پہنچی وہاں پر پورے 14 کروڑ عوام کو ٹھیس پہنچی ہے۔ پاکستان کے اندر یہ روایت بن چکی ہے، ٹھیک ہے کہ کچھ لوگ سرانیکستان کے نام پر 'سندھودیش کے نام پر' گریٹر بلوچستان کے نام پر پنجاب کو condemn کرتے ہیں 'criticise کرتے ہیں' vilify and reproach کرتے ہیں۔ ہم صرف یہ سمجھ کر کہ یہ گھر کا مسئلہ ہے۔ اسے برداشت کر لیتے ہیں لیکن اگر کوئی پاکستان کے خلاف بات کرے گا تو میں یہ رائے دینا چاہوں گا کہ اس فرد کو اٹھا لگا کر پھانسی دینی چاہیے۔ اس کو پھانسی کے پھندے پر لٹکانا چاہیے۔ میں آج یہاں پر برطانوی اکبر جہتی کے اس بین کی مذمت کرتا ہوں اور مذمت کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ

کیا دنیا کو تسلیم نہیں وہ کون ہے جو انکاری ہے
اس دیس کی خاطر ہم نے بھی دل نذر کئے، جاں واری ہے
جب پریم جاں لے کر نکلے ہم خاک نشیں متعل متعل
اُس وقت سے لے کر آج تک جلا پر بیت طاری ہے
ہم امن کے خواہاں ہیں لیکن یہ اہل تعصب یاد رکھیں
یہ پاک وطن ہے جاں اپنی اور جاں تو سب کو پیاری ہے

جناب سپیکر! میں اس کی پر زور مذمت کرتا ہوں اور میں آپ سے گزارش کروں گا کہ پنجاب اسمبلی کی طرف سے اس حوالے سے ایک متفقہ قرار داد آنی چاہیے کہ پاکستان کے خلاف کسی قسم کی کوئی رائے، کوئی قرار داد دینے کی اجازت اس ملک کے اندر نہیں ہونی چاہیے۔ اگر انہیں یہ ملک پسند نہیں ہے تو وہ یہ ملک چھوڑ کر چلے جائیں کیونکہ جو پاکستان کے خلاف آواز بند کرے گا اس کے لئے اس ملک میں رہنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چوہان صاحب! This is no point of order

چوہدری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیے!

چوہدری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! شکریہ۔ جناب والا انتہائی اہم اور پنجاب سے متعلقہ مسئلہ پر پوائنٹ آف آرڈر پر بات ہو رہی تھی۔ اس مسئلے کو اٹھایا جا رہا ہے۔ یہ پاکستان ہمیں بھی عزیز

ہے اور جنوبی پنجاب بھی پنجاب ہی کا حصہ ہے 'یا کستان کا حصہ ہے۔ چونکہ میں وہاں کارسنے والا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ میں یا کستان کا سب سے زیادہ وفادار ہوں۔ ایسی بات نہیں ہے لیکن اگر اپنے حقوق کی خاطر کہیں پر بھی کوئی بیخ و بکار کرتا ہے اس کی بات کو سنا چاہیے۔ اگر ان کی بات کو نہ سنا گیا تو پھر تعصب کا تاثر ابھرے گا۔ جناب والا! میں چوہان صاحب کی بات کا یہ جواب دیتا ہوں کہ جب لوگوں پر زبردستی محرومیوں میں ڈال دی جاتی ہیں تو پھر وہ نئے نئے نعرے لگاتے ہیں 'نئی نئی باتیں کرتے ہیں اور نئے نئے کام کرتے ہیں۔ ابھی کل ہی کی بات ہے کہ لاہور کے اندر ایک ایڈووکیٹ نے 'یہ جنوبی پنجاب کا حصہ نہیں ہے بلکہ لاہور کے اندر ایک ایڈووکیٹ نے اپنے اوپر پٹرول پمپز کا کراسے کر اپنے آپ کو آگ لگائی۔ کیوں؟ کیونکہ اسے عدل نہیں مل رہا تھا' اسے انصاف نہیں مل رہا تھا۔ اور وہ کمزور انسان تھا کہ اس نے اپنے آپ کو آگ لگا لی۔ اگر وہ ارادے کا مضبوط آدمی ہوتا تو اس نے کلاشنکوف اٹھا لیتی تھی اور دو چار بچوں کا خون کر دینا تھا۔ یہ ایک حقیقت تھی 'اس میں شک کا جہ نہیں ہے۔ میں پھر وہی بات کر دوں گا کہ لوگوں کو محرومیوں سے بچایا جائے۔ اگر جنوبی پنجاب کے حوالے سے بات آئے تو اسے غور و غوض سے سنا چاہیے' اسے اہمیت دینی چاہیے اور اس کا صحیح جواب آنا چاہیے۔ لاہور ہمارا دل ہے 'لاہور ہماری جان ہے' پنجاب ہمارا دل ہے 'یا کستان ہماری جان ہے لیکن یہ مسئلہ اہم ہے۔ حکومت سے اس مسئلے کا جواب لیا جائے کیونکہ یہ ہماری زندگی موت کا مسئلہ ہے۔

جناب قائم مقام سینیٹر: اس کا جواب رو کڑی صاحب دیں گے۔

وزیر مال، جناب سینیٹر: میں کس چیز کا جواب دوں؟

جناب قائم مقام سینیٹر: پانی کے حوالے سے جو point اٹھایا گیا ہے اس حوالے سے آپ میران کو مطمئن کریں۔

وزیر مال، جناب والا! یہ وقفہ سوالات ہے۔ وزیر آبپاشی اور زراعت ہاؤس میں تشریف نہیں رکھتے۔ ابھی وہ آجائیں گے اور جواب دیں گے۔

جناب قائم مقام سینیٹر: چونکہ ایک point raise ہوا ہے لہذا اس کا جواب آنا چاہیے۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سیکر ایوانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکر، جی ایوانٹ آف آرڈر۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سیکر ہمارے ایک معزز رکن ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی صاحب واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ انھیں ایوان میں واپس لایا جانے۔ یہ ایوان کی روایت ہے۔ اگر آپ انھیں واپس نہیں لاتے تو مہربانی ممبران بھی واک آؤٹ کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکر ایوانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکر، جی ایوانٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ پانی کا مسئلہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ جناب سمیع اللہ خان صاحب اور ان کے بعد چوہدری اصغر صاحب نے اہمائی سنجیدگی کے ساتھ اس مسئلے کو take up کیا ہے اور آپ نے مہربانی فرماتے ہوئے ان کے پوائنٹ آف آرڈر کو سنا۔ اس کے بعد انھوں نے خود ہی تجویز کیا کہ جب وزیر آبپاشی اور زراعت تشریف لائیں گے تو وہ اس مسئلے پر حکومت کا موقف بیان کریں گے۔ آپ نے بھی ارشاد فرمایا لیکن میں اہمائی انھوں کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک اہم اور سنجیدہ مسئلے کو بھی ہمارے بعض دوست غیر سنجیدہ بنا دیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح ہم اپنا مذاق خود ازا رہے ہوتے ہیں۔ مجھے اہمائی انھوں کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ ہمارے معزز رکن محمد جاوید صدیقی صاحب جو ابھی واک آؤٹ کر گئے ہیں انھوں نے ہر چیز کا ایک ذرا مہربانی ہوتا ہے۔ ایک اہمائی سنجیدہ مسئلہ جو ان دونوں بھائیوں نے اٹھایا اسے اہمائی غیر سنجیدہ انداز سے معزز رکن نے بیان کیا ہے۔ کالی چادر پہن لی کہا کہ میں واک آؤٹ کر کے جا رہا ہوں اور باہر بھاگ گئے مزید کہا کہ میں واپس نہیں آؤں گا۔ جناب والا یہ حکومت کی ذمہ داری ہے اور حکومت نے اس مسئلے کو لازماً حل کرنا ہے۔ ہم نے صرف جنوبی پنجاب نہیں بلکہ پورے پنجاب کے عوام کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔ یہ ہماری حکومت کی ذمہ داری ہے اور ہم اپنی اس ذمہ داری سے عمدہ برآہمی ہو رہے ہیں۔ ہم قحطی طور پر کسی مسئلے کو نظر انداز نہیں کر رہے۔ ابھی انھوں نے یہاں پر

کھڑے کھڑے کہہ دیا کہ جی 'رسوں وزیر اعلیٰ صاحب نے یہاں پر کہا تھا کہ پانی بند نہیں کیا جائے گا۔ یہ پورا معزز ایوان اس بات کا گواہ ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس روز اس مسئلے پر بات نہیں کی تھی۔ ان کے نوٹس میں جو دوسرے issues لائے گئے ان پر انہوں نے بات ضرور کی ہے۔ رانا محمد اللہ صاحب اور چودھری صاحب نے کچھ مسئلوں کی طرف نشاندہی کی تھی اور وزیر اعلیٰ صاحب نے ان کی بات اتھلی ذمہ داری کے ساتھ جواب دیا لیکن اس وقت یہ پانی کا مسئلہ زیر بحث نہیں آیا اور مذہبی انہوں نے یہ کہا کہ نہریں بند نہیں کی جائیں گی۔ اس کے باوجود صدیقی صاحب یہ بات وزیر اعلیٰ صاحب کے کھاتے میں ڈال کر باہر چلے گئے ہیں تو میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے۔ ہمارے دونوں وزراء صاحبان آئیں گے اور وہ اس پر بات کریں گے، جواب دیں گے اور اس معزز ایوان کو اعتماد میں لیں گے کہ حکومت اس سلسلے میں آئندہ کیا پالیسی اختیار کرتی ہے؟ جناب والا! یہ طریق کار صحیح نہیں ہے۔ میرے دوست ممبر بات کرتے ہیں کہ آئین کی خلاف ورزی کی گئی، تعصب کی بات کی جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب ہم اس صوبے کے عوام کے درمیان اس صوبے کے ضلعوں کے درمیان اس صوبے کے علاقوں کے درمیان تعصب کی بات کرتے ہیں تو آئین کی سب سے بڑی خلاف ورزی یہ ہے جو کہ کسی طور پر بھی ہمیں نہیں کرنی چاہیے۔ اس صوبے کے تمام حصے مل کر ایک صوبہ بنا ہے، ہم آپس میں سب بھائی ہیں۔ جنوبی پنجاب، شمالی پنجاب، سنٹرل پنجاب سب کا دکھ ایک ہے، سب کے مسائل ایک ہیں، سب کی خوشیاں سانسٹی ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ کسی طور پر بھی ہمیں تقسیم کی بات نہیں کرنی چاہیے اور جو شخص بھی اس معزز ایوان میں یہ بات کرے ہمیں اس کی مذمت کرنی چاہیے اور میں اس معزز رکن کی مذمت کرتا ہوں اور حکومتی پیجز کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے بلا امتیاز، بلا تقسیم اس صوبے کی خدمت کرنی ہے۔ وزیر زراعت تشریف لائے ہیں مزید یہ آپ کو وضاحت کر دیں گے۔

جناب احسان الحق احسن نولایا۔ جناب سیکرٹری، اس ایوان کی روایت ہیں کہ جو معزز ممبر ایوان سے واک آؤٹ کر جائے اسے واپس لایا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری: اصل میں ہر بات پر واک آؤٹ کرنا مناسب نہیں ہے۔ انہیں چاہیے

تھا کہ وہ حکومت کا موقف آ لینے دیتے اگر پھر وہ مطمئن نہ ہوتے تو بے شک واک آؤٹ کر جاتے۔ ہر معمولی معمولی بات پر واک آؤٹ کرنا مناسب نہیں ہے۔ I can't allow that یہ معزز ہاؤس ہے یہ نہیں کہ جس کی جو مرضی آنے کرے۔ جب انھوں نے ایک point raise کیا تھا تو پھر ادھر سے جواب تو آ لینے دیتے۔ اس کے بعد بیٹنگ واک آؤٹ کر جاتے۔

(ایوان سے آوازیں آئیں کہ انہی کو بھیجا جانے)

جناب قائم مقام سپیکر جلیں میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ جا کر انھیں ایوان میں واپس لے آئیں۔

(اس مرحلے پر جناب احسان الحق احسن نونامیا معزز رکن

کو ایوان میں واپس لانے کے لئے ایوان سے باہر گئے)

سید ناظم حسین شاہ جناب سپیکر ایوانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر، گزارش یہ ہے کہ آپ کا تعلق بھی اسی علاقے سے ہے۔ ہمیشہ محرومیوں و نفرتوں کو جنم دیتی ہیں۔ ہم یہاں پر اپنے اپنے علاقوں کے حقوق کی بات کرنے آئے ہیں۔ پانی کی بندش سے صرف کپاس کی فصل متاثر نہیں ہوگی بلکہ اس سے گندم کی فصل بھی متاثر ہوگی۔ آپ جانتے ہیں کہ آج کل گندم کی بوائی کا موسم آ رہا ہے، اس سے گندم کی پیداوار بھی متاثر ہوگی۔ آپ ہمارے ملحقہ ملک ہندوستان کو دیکھیں۔ ان کے ایک وزیر اعلیٰ صاحب آئے ہوئے تھے۔۔۔

ڈاکٹر سامیہ امجد جناب سپیکر ایوانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: بی بی، This is a very important issue.

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ،

ملحقے پر بل دل میں چاہت ہوتی ہے

برہم رہنا حسن کی عادت ہوتی ہے

ان خواتین کو اپنے سوائے کسی کی بات پسند نہیں۔ جناب والا! میں بات کر رہا ہوں کہ یہاں پر غلط پالیسیوں کی وجہ سے کبھی ہم گندم روس سے درآمد کرتے ہیں اور کبھی امریکہ سے۔۔۔
محترمہ ظل ہما عثمان، جناب والا! ہم ہمیشہ رانا صاحب کو سنتے ہیں اور میں انہیں appreciate کرتی ہوں۔ شاہ صاحب نے عورتوں کے متعلق بات کی ہے۔ کن عورتوں کے متعلق بات کی ہے؟ وہ عورتیں کن کی ہیں؟

ڈاکٹر سامیہ امجد، جناب والا! میں اس پر protest کرتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، ڈاکٹر صاحبہ اشعر پڑھیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد،

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں

کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو

تم سبھی کچھ ہو بتلاؤ تو مسلمان بھی ہو

جناب والا! ایک قدرتی آفت ہے کہ پانی کی کمی ہے۔ اس میں کس کا قصور ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، محترمہ ارسا میں جو پانی کے بارے میں فیصلہ ہوا ہے اس میں انہوں نے پنجاب کو کوئی ہدایات دی ہیں جس پر وہ بات کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد، جناب والا! اس چیز پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اسے جنوبی پنجاب کا issue بنانا بالکل غلط ہے۔ میں اس شخص کی مزمت کرتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، محترمہ! پانی میں پنجاب کے share کی بات ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ share پورا نہ لے؟

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔ محترمہ! بن نے جو فرمایا ہے۔۔۔

محترمہ زاہدہ سرفراز، پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری اصغر علی گجر، بی بی! بیٹھ جاؤ۔ ہمیں بھی بات کرنے دو۔ بی بی! بیٹھ جاؤ۔

جناب قائم مقام سپیکر، بی بی! میں ابھی آپ کو ٹائم دیتا ہوں He is on a point of

order I will give you time میں ابھی ان کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

محترمہ زاہدہ سرفراز، جناب والا! میری بہن رانا صاحب کے بارے میں فرما رہی تھیں کہ ہم ان کی بات سنتے ہیں۔ میں درست کرنا چاہتی ہوں کہ رانا صاحب ہمیشہ illegal بات کرتے ہیں اور ہاؤس کا وقت ضائع کرتے ہیں۔ انھوں نے کبھی پنجاب کی بہتری کے لئے بات نہیں کی۔ یہ جب بھی بات کرتے ہیں ہاؤس کا ماحول خراب کرتے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، بی بی جی بیٹھو! بی بی جی! بات تو سن لو۔ جناب والا! میں پورے ایوان میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ بھگڑا اس بات کا ہے کہ۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، بی بی! اصل مسئلے پر آئیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! میں صرف ریکارڈ درست کرنے کے لئے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا سوال اس لئے نہیں ہے۔ موسم کے حالات سے تو پورا پاکستان متاثر ہو رہا ہے ہم اس کا مقابلے کرنے کے لئے تیار ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس موسم کو بدلے۔ میں اپنی بہن کا ریکارڈ درست کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ ہمارے بھے کا پانی کم کیا جا رہا ہے اور ہمارے بھے سے سندھ کو پانی دیا جا رہا ہے۔ ہم تو اپنے بھے کی بات کرتے ہیں کہ ہمارے بھے کا پانی ہمیں مناجا سنیے چونکہ ہماری فصلیں برباد ہو رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی! شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ،

تیری کج ادائیگی بھی دکھ لی تھی کج ادا بھی نہ کہہ سکے

تیری سلامی کا فریب تھا تھے بے وفا بھی نہ کہہ سکے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر، ڈاکٹر صاحبہ شعر کا جواب دیں گی۔ جی ڈاکٹر صاحبہ!
ڈاکٹر سامیہ امجد،

ڈوبنا ہے تو اتنے سکون سے ڈوبو
کہ آس پاس کی لہروں کو پتہ نہ چلے
محترمہ زاہدہ سرفراز، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، محترمہ ایلیز تشریف رکھیں۔ شاہ صاحب شعر کا جواب دے لیں پھر
آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی شاہ صاحبہ!
سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر!

محبت کے لئے کچھ خاص دن مخصوص ہوتے ہیں
یہ وہ نغمہ ہے جو ہر ساز پر گایا نہیں جاتا
کسی کا دست گدائی دراز رہتا ہے
کوئی مچھتا ہے خیرات ہانپنے کے لئے

جناب قائم مقام سپیکر، جی ڈاکٹر صاحبہ!
محترمہ زاہدہ سرفراز، پروانٹ آف آرڈر۔
جناب قائم مقام سپیکر، میں ڈاکٹر صاحبہ کو فلور دے چکا ہوں۔
ڈاکٹر سامیہ امجد،

میں کچھ بولوں گی تو پھر بھی معمولی کہلاؤں گی
یہ جھوٹ بول کے بھی -----

محترمہ زاہدہ سرفراز، جناب سپیکر!
جناب قائم مقام سپیکر، محترمہ اجتنا بولنا ہے بولیں۔
محترمہ زاہدہ سرفراز، جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ پانی کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہوا

معادہ ہے جس پر ہر پاکستانی پریشان ہے۔ اگر کوئی پریشان نہیں تو یہ نہیں ہیں۔ یہ اس مسئلے کو حل نہیں ہونے دیتے۔ ان سب سے پوچھیں کہ کسی نے جا کر جناح بیراج کو دکھا ہے جہاں سے صرف ایک نر نکل رہی ہے۔ دریائے سندھ میں جناح بیراج پر پانی کی قیامت فیزٹنیائی ہے جو کہ سندھ میں گرتا جا رہا ہے لیکن کسی نے یہ نہیں کہا کہ جناح بیراج سے پانچ نہریں نکالو۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جب خواتین بول رہی ہوں تو آپ بیٹھیں۔ محترمہ زاہدہ مسر فرارز، جناب والا! یہ تو صرف ایوان کا وقت ضائع کرتے ہیں۔ یہ مخالفت برائے مخالفت کرتے ہیں۔ یہ لوگ عجب وطن نہیں ہیں۔ لہذا میری گزارش ہے کہ انہیں نہ بولنے دیا جائے۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب سیکرٹری! آپ نے فلور مجھے دیا ہوا ہے۔ جناب قائم مقام سیکرٹری، میں ابھی آپ کو فلور دیتا ہوں۔ جی ڈاکٹر صاحبہ! شعر فرمادیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد، نیا شعر ہے۔

میں سچ کہوں گی اور پھر بھی ہار جاؤں گی
وہ جموت بولے گا اور لا جواب کر دے گا

بیگم ستارہ فیاض، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، محترمہ! پہلے شاہ صاحبہ ان کے بعد میں آپ کو فلور دیتا ہوں۔ جی شاہ صاحبہ فرمائیے!

سید ناظم حسین شاہ، جناب سیکرٹری!

زندگی کا درد لے کر اظہار آیا تو کیا
ایک دو شیزہ پر غربت میں حجاب آیا تو کیا
اب تو آنکھوں پر غم ہستی کے پردے پڑ چکے

اب تو حسن مجسم بے تھب آیا تو کیا آیا
(نعرہ ہائے تحسین)

بیگم ستارہ فیاض، جناب والا! بیگز مجھے بھی ایک منٹ موقع دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، میرا خیال ہے کہ آپ نے جو اصل مسئلہ raise کیا ہے Let us

come down to that میں وزیر زراعت سے کہوں گا کہ وہ اس بارے میں ارشاد فرمائیں۔۔۔

آپ خود اس چیز کو غیر سنجیدہ کر رہے ہیں۔ بیگز! اس پر بات ہونے دیں۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! آپ میری بات مکمل ہونے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، اصل مقصد فوت ہو رہا ہے۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! I am on a point of order

جناب قائم مقام سپیکر، جی فرمائیے!

سید ناظم حسین شاہ، آپ نے مہربانی کر کے مجھے فلور دیا لیکن اس میں interruption ہو گئی۔

میں آپ سے یہ گزارش کر رہا تھا کہ جیسے راجہ صاحب نے فرمایا کہ یہ بڑا سنجیدہ مسئلہ ہے۔ یہ صرف

جنوبی پنجاب یا سرانجلی علاقے کا مسئلہ نہیں۔ آپ دیکھیں کہ ہم اپنے ملک کے ٹوٹل

foreign exchange کا 60 فیصد صرف کائن سے earn کرتے ہیں اور اس 60 فیصد میں سے

بھی 55 فیصد مٹلا گرا ایک لاکھ کانٹھ پیدا ہوتی ہے تو اس میں 85 فی صد اسی علاقے سے ہوتی

ہے۔ آپ دیکھیں کہ یہی تین ڈویژن ہیں ملتان، بہاولپور اور ڈیرہ غازی جہاں کائن پیدا ہوتی ہے۔

یہ صرف جنوبی پنجاب کا مسئلہ نہیں ہے جیسے راجہ صاحب نے کہا کہ یہ پورے ملک کا مسئلہ ہے۔

میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ جب foreign exchange کا ٹوٹل earning میں سے 60 فیصد

صرف کائن سے حاصل کرتے ہیں۔ پھر آپ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے مہربانی کے ساتھ اس علاقے

کو اپنی ہر مہربانی سے نوازا ہے۔ کائن میں بھی ہم فاضل ہیں۔ گندم میں بھی ہم فاضل ہیں اور

گنے میں بھی ہم فاضل ہیں۔ مگر ہمیں وہ facilities نہیں دی جا رہیں جو باقی علاقوں کو دی جا

رہی ہیں۔ آپ دیکھ لیں ہسپتال دیکھ لیں جنوبی پنجاب میں کتنے ہیں؟ آپ یہ دیکھ لیں میں کتنی

ہیں؟ اگر یکساں انداز میں گنتی ہے تو وہ سنٹرل پنجاب میں گنتی ہے۔۔۔
جناب قائم مقام سپیکر، آپ اپنی بات کو آپاشی تک محدود رکھیں۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب والا! میں آب پاشی کی بات کرتا ہوں۔ زمین کی اہمیت اس وقت تک ہوتی ہے جب پانی مہیا ہو۔ اگر پانی ہی نہ ہو تو پھر زمین زمین نہیں رہتی۔ تو اس لئے میں جناب راجہ صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس مسئلے کو استثنائی سنجیدگی کے ساتھ take up کریں۔ وزیر زراعت اور ہمارے بھائی جناب ارشد لودھی صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں کہ اس مسئلے کو اس طریقے سے حل نہ کریں کہ پانی بند کر دیا جائے۔ پانی بند کرنے سے صرف کانن کی فصل متاثر نہیں ہوگی بلکہ گندم کی فصل بھی متاثر ہوگی۔ اس لئے جناب والا! میں آپ سے اور آپ کی وساطت سے ان سے یہی گزارش کروں گا کہ ہاؤس کو آج یہ بتادیں اس کی گارنٹی دے دیں کہ پانی بند نہیں ہوگا۔ ہمیں کوئی ضرورت نہیں واک آؤٹ کرنے کی اور نہ ہی agitate کرنے کی۔ یہی ہمارا مسئلہ ہے اور آپ کی وساطت سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پورے ملک کا مسئلہ ہے۔ اس لئے اس کا کوئی بندوبست کیا جائے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر، جناب لودھی صاحب!

جناب احسان الحق احسن نولافیا، جناب والا! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی صاحب کو ایوان میں واپس لانے کے لئے بھیجا گیا تھا تو میں یہ جانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟ اگر وہ ایوان میں آتے ہیں تو کس طرح آتے ہیں؟
جناب قائم مقام سپیکر، ابھی وزیر موصوف کو جواب دینے دیں۔ اس کے بعد دیکھتے ہیں۔ وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! وزیر آب پاشی اور میری غیر موجودگی میں پانی کے مسئلے پر بحث بھڑ گئی۔ تو میں ان کی absence میں کوشش کرتا ہوں کہ ہاؤس کے important points کو clear کر دوں۔ یہی بات تو یہ ہے کہ کئی واقع ہوئی ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ والی بات نہیں۔ یہ کیوں ہوئی ہے وہ اس لئے ہوئی ہے کہ بارشیں کم ہوئی ہیں۔ snow melt نہیں ہوتی۔

گھیشیز بنگلے نہیں ہیں۔ یہ temperature کا اور قدرت کا نظام ہے جس سے تریلا ڈیم اور منگلا ڈیم پہلی دفعہ fill نہیں ہونے۔ ان کا target وہ پورا نہیں ہوا۔ اب اس situation کو meet کرنے کے لئے ہم نے جب محکمہ آبپاشی سے میٹنگ کی کیونکہ main مسئلہ ان کا ہے۔ لیکن زراعت کے لحاظ سے فصل تمام ہمارے بھائیوں کی ہے اور محکمہ زراعت کی ہے الحمد للہ میں نے اس پر بھی کہا ہے کہ 63 لاکھ ایکڑ پر ماشاء اللہ کٹن موجودہ فصل کھڑی ہے۔ شاہ صاحب صحیح کہہ رہے ہیں اگر ملتان ڈویرین کی بات کی جائے بساویہ ڈویرین کی بات کی جائے ڈی۔ جی۔ ملان ڈویرین کی بات کی جائے تو ہم مانتے ہیں ہم مشکوٰۃ ہیں ان کاشت کاروں کے کہ وہ range ایسی ہے جو کٹن پیدا کرتی ہے اور ہمارے ملک کی معیشت میں اس کا بہت بڑا حصہ ہے بلکہ میں تو یہ بھی کہوں گا کہ GDP میں 25 فیصد contribution اس کٹن کا حصہ ہے۔ لیکن جو کئی واقع ہوئی ہے وہ میرے بھائی کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ جب وہ level touch ہی نہیں کیا۔ اس کے بعد ہم نے یہ شور کیا کہ اس کا فیصلہ کرنا چاہیے۔ ارسا جو ایک ہڈی بنی ہوئی ہے وہ اس سلسلے میں meet کرتی ہے اور meet کرنے کے بعد اس بات کا اندازہ لگاتی ہے کہ ان ڈیموں میں اس وقت کتنا پانی ہے؟ اور آئندہ کے لئے ہمیں کتنا پانی چاہیے؟ جب تشویش ہوئی تو وزیر اعظم پاکستان نے ہمیں call کیا اور ارسا کی انہوں نے recommendation لیں۔ وہاں پر میں بھی گیا اور وزیر آب پاشی بھی گئے اور وزیر اعظم نے اس کو preside کیا۔ وہاں پر جو بحث ہوئی ہماری جو calculation تھی۔ سندھ میں فصل پنجاب سے پہلے کاشت ہو جاتی ہے۔ ہم سے پہلے پک جاتی ہے۔ ہم نے ان کو کہا کہ ہم اور آپ مل کر 10 تارخ کو reservoir بند کر دیتے ہیں جو bed میں پانی ہو گا اس میں جانے دیں۔ آپ ہمیں اس کو پورا کرنے دیں کیونکہ وہاں پر early فصل آنے گی۔ لیکن انہوں نے اس بات کو تسلیم نہ کیا پھر ultimately یہ فیصلہ ہوا کہ جو کئی واقع ہوئی ہے اسی پر کارمولاتیار کر لیا جائے۔ تاکہ ہمارے اپنے share کے مطابق اسی سے share نکال لیا جائے گا اور اس سے کٹن کی فصل بھی پوری ہو جائے گی رینج کی فصل کی بیجائی بھی ہو جائے گی اور اس پر پہلا پانی بھی لگ جائے گا۔ اس پر ہم نے proposal دی کہ عموماً 8 ملین ایکڑ پانی ہر سال carry over ہونا چاہیے تاکہ رینج کی فصل پک جائے۔ لیکن جب

وزیراعظم صاحب نے کہا اور میں نے حد کی کہ جب پانچ ملین پانی بھایا ہے تو اس کو یہ بند کر دینا چاہیے اور bed پر پانی بسنا چاہیے لیکن ultimately ارسا نے کہا ان کی recommendation پر 4 ملین ایکڑ فیٹ پانی جب ڈیمز میں بھایا ہوگا۔ جو ہمیں رینج کی فصل پکانے کے لئے ضرورت ہے اس وقت پھر یہ ڈیم بند کر دیتے جائیں لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہوگا کہ یہ بالکل ہی سوکھ جانے کا۔ جو bed میں پانی ہے جو bed میں چل رہا ہے وہ چٹنا رہے گا اور 4 ملین ایکڑ فیٹ ہمیں اس فصل کو پکانے کے لئے ضرورت ہے اور آئندہ فصل کاشت کرنے کے لئے اور پہلا پانی لگانے کے لئے بھی ہمیں ضرورت ہے۔ گندم کے متعلق آپ سب جانتے ہیں ہمارے زمیندار بھائی جانتے ہیں کہ First 'Pani' is a very important کیونکہ اس وقت گندم بونا پکرتی ہے۔ اس پر پھر وزیراعظم نے فیصلہ یہ کیا کہ آپ نہ دس کو بند کریں نہ پندرہ کو کریں نہ چھبیس کو کریں۔ آپ bed میں پانی بسنے دیں اور جب یہ 4 ملین ایکڑ فیٹ reservoir میں رہ جائے۔ اس وقت stop it اور جو bed میں ہو گا وہ لگتا جائے گا۔ لیکن جہاں پر بیٹھا پانی ہے وہاں کے متعلق ہم نے فیصلہ کیا کہ ان کو یوب ویل چلانے پڑیں گے اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ I am ready to give you concession پنجاب کو کہا کہ آپ calculate کر کے مجھے بتائیں کہ ڈیزل کے لئے آپ کو کیا subsidy چاہیے اور الیکٹریسیٹی کے لئے کیا چاہیے؟ انہوں نے کہا کہ ہم انشاء اللہ آپ کو concession دیں گے۔ ہم آپ کی فصل بھی پکائیں گے اور رینج بھی اگاؤں گے۔ اس کو پہلا پانی بھی لگائیں گے اس کے بعد اللہ کی مہربانی سے یہ فصل آپ کی چیکے گی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور ابھی باہر میں اپنے دوست کو بھی یہ کہہ کر آیا ہوں کہ بھائی اگر آپ کو کمی ہو جائے تو I am responsible کوئی کمی نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے یہ فصل بھی آپ کی چیکے گی اور گندم بھی انشاء اللہ تعالیٰ اگائی جانے گی اور اس کو پکایا بھی جائے گا۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری! بات یہ ہے کہ سیکرٹری محکمہ آب پاشی نے ارسا کو ایک بیر لکھا ہے کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے غلط کیا ہے پنجاب کے پانی کو کاٹ کر انہوں نے پانی کی تقسیم کی ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ پانی کی کمی کے باوجود جو حصہ پنجاب کا ہے وہ پنجاب کو

مننا چاہیے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو کانٹن کی فصل خارج ہو جائے گی۔ وزیر زراعت اس بات کا جواب دیں کہ جو پانی موجود ہے اس میں ہمارا حصہ ہمیں مل رہا ہے یا ملے گا یا نہیں ملے گا؟ کیونکہ سیکرٹری آب پاشی اس بات سے اختلاف کر رہے ہیں۔ انہوں نے باقاعدہ تحریری طور پر لیٹر لکھا ہے کہ ہمارا پانی جو آپ نے کاٹا ہے جو کم کیا گیا ہے اس سے کیا اس کی فصل تباہ ہو جائے گی۔ یہ اس بات کا جواب دیں کہ لیٹر لکھا گیا ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سیکریٹر: یہ آج کے اخبار کا ریفرنس دے رہے ہیں۔ اخبار میں یہ بات آئی ہوئی ہے۔

وزیر زراعت، جناب والا! اخبار میں آٹا ایک علیحدہ بات ہے۔ مجھے نہیں پتہ کہ سیکرٹری آب پاشی نے اس قسم کا لیٹر لکھا ہے یا نہیں لکھا؟ I was in that meeting وہاں پہلی دفعہ تمام صوبوں میں consensus آیا ہے اور اس میں 'میں' یہ سمجھتا ہوں کیونکہ میں بھی زمیندار ہوں لوگ ہمارے بھائی ہیں کہ یہ ستمبر کا مہینہ ہے آپ کو بھی علم ہے یہ آخری مہینہ اور سات دن کانٹن کے مہینے کے لئے بہت ضروری ہیں۔ اس کے بعد انشاء اللہ فصل آپ کی بک رہی ہے اور اس کے بعد جو ضرورت ہوگی وہ ریج کے لئے ہوگی۔ 4 ملین ایکڑ reservoir میں موجود ہوگا۔ جب یہ stop ہوگا۔ وہ اتنے وقت کے لئے ضروری ہے۔ اب کوئی اخبار کوئی خبر لگائے تو میں تو نہیں کہہ سکتا کہ کیوں خبر لگائی ہے لیکن on the floor of the Assembly میں اپنے بھائیوں کے سامنے یہ عرض کرتا ہوں کہ میں اس meeting سے مطمئن ہوں اور consensus سے بھی مطمئن ہوں۔ انشاء اللہ یہ فصل بھی کپے گی اور آئندہ گندم کی فصل بھی اچھی ہوگی۔

جناب نجف عباس سیال: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکریٹر: جی، نجف سیال صاحب!

جناب نجف عباس سیال، شکریہ! جناب سیکریٹر! پانی کا مسئلہ کوئی گورنمنٹ پنچر یا اپوزیشن کا مسئلہ نہیں ہے یہ سب کا مشترکہ مسئلہ ہے اور میرے خیال میں اس میں کوئی ضد بلسلہ والی بات نہیں ہے۔ لوہی صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ فصل کپے گی۔ حقائق کی بات یہ ہے کہ یہ فصل

کیسے کہے گی؟ بات یہ ہے کہ 15 ستمبر کو ہمارا پانی بند کیا جا رہا ہے۔ سیکرٹری ایریگیشن پنجاب ارسا کے چیئر مین کے ساتھ ایسا موقف تبدیل کر رہے ہیں۔ ہمارے علاقے سے رنگ پور کینال گزرتی ہے ہم ششماہی نر سے استفادہ کرتے ہیں۔ ہماری قسمتی یہ ہے کہ پہلے جب مارچ اپریل سے چھ ماہ کے لئے نر شروع ہوتی تھی وہ جب جون سے شروع ہوتی ہے اور ہمارے ساتھ معاہدہ یہ تھا کہ یہ ہمیں چھ ماہ کے لئے پانی دیں گے۔ اب ہمیں نوٹس مل گیا ہے کہ 15 تاریخ کو آپ کا پانی بند ہو رہا ہے۔ جناب والا! ہمارا paddy اور cotton کا علاقہ ہے۔ آپ paddy کی فصل کو اس وقت پانی دیں تو اگلے کھٹے میں اس میں پانی نہیں ہوتا۔ ہم ٹیوب ویل سے اس کو سیراب نہیں کر سکتے۔ خدا! یہ مسند اتہائی اہم نوعیت کا مسئلہ ہے۔ آپ پانی کا مسئلہ ارسا کے ساتھ بیٹھ کر طے کریں۔ اس ملک میں ڈیمز بنائیں۔ جنرل پرویز مشرف نے جو ہمیں Vision دیا ہے اس پر ہمیں فوری طور پر عمل کرتے ہوئے بلا امتیاز اس کا حل تلاش کرنے کے لئے ہمیں ڈیمز شروع کرنے چاہئیں اور میری تجویز یہ ہے کہ موجودہ مسند پر بحث کے لئے ایریگیشن پر ایک دن رکھا جائے۔ جس میں ہمیں بلا امتیاز بحث کرنی چاہیے اور پانی میں ہمارے پنجاب کا جو حق ہے وہ ہمیں دیا جائے۔ اگر آپ چھ ماہ کی نر والی فصلوں کو ڈیزہ ڈیرہ مین پانی دیں گے تو ہم کہاں سے فصلیں پیدا کریں گے؟ ہمارے ملک کی معیشت اس وقت کاؤن اور چاول پر انحصار کر رہی ہے۔ میری تجویز یہ ہے کہ اس پر ایک دن بحث کے لئے رکھا جائے اور آج انہوں نے چیئر مین ارسا کو جو خط لکھا ہے اس کے مطابق تقسیم پر عمل کرایا جائے اور ہمیں ہمدان حق دیا جائے۔ بہت مہربانی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری!

جناب قائم مقام سیکرٹری، وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ باقی سوالات 'dispose of' ہوتے ہیں۔ جی!

رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اور کافی دنوں سے یہاں پر 'raise ہو رہا ہے۔ ایسوی ہے کہ اگر آج نر بند ہو جاتی ہے اور اس کے بعد آپ کے پاس کوئی طریقہ نہیں رہ جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ نوڈمی صاحب ارسا کی جس میٹنگ میں گئے ہوں یہ اس وقت پوری طرح

attentive ہوں یا بند میں ہوں کہ اس نے بیان دے دیا ہو۔ ایشو یہ ہے کہ آپ فوری طور پر سیکرٹری ایرگیشن اور منسٹر ایرگیشن کو فوری طور پر یہاں بلا کر پانچ سات ممبر جو بھی اس پر بات کرنا چاہتے ہیں وہ کمیٹی روم میں ابھی بات کر لیں اور چونکہ تین بجے تک اجلاس ہے اس کو آپ یہاں reserve کر لیں۔ آپ رولز چاہے suspend نہ کریں۔ آپ سیکرٹری ایرگیشن کو یہاں بلا کر ان سے رائے لیں کہ انہوں نے ارسا کے متعلق جو بیان دیا ہے اس کو وہ negate کرتے ہیں یا نہیں؟ اگر تو وہ کہتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے تو یہ چیز یہیں ختم ہو جائے گی۔ دوسرا مسند نمر کی بندش کا رہ گیا تو جناب والا! جب نمر کی بندی ہو جائے گی اس کے بعد یہ ایشو ویسے ہی ختم ہو جائے گا۔ آپ کے پاس ہمیشہ alternate plans ہوتے ہیں کہ اگر یہ problem آتی ہے تو اس کا یہ alternate ہے۔ جیسے لودھی صاحب نے کہا ہے کہ river of the bed پر پانی چلے گا تو وہ food نہیں کر سکے گا۔ آپ کی سٹینڈنگ کمیٹی ایرگیشن فوری طور پر meet کرے اور جو ممبران اس پر بات کرنا چاہتے ہیں وہ بھی جائیں اور تین بجے سے پہلے یہ بات کر کے پاؤس کو رپورٹ دے دیں۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مسئلے کی سنگینی کو سمجھتے ہوئے اور چونکہ آپ کا تعلق بھی basically کاشت کار گھرانے سے ہے اور ہماری فصلیں اس وقت پکنے کے تقریباً نزدیک ہیں۔ لودھی صاحب نے یہاں پر جو بیان فرمایا ہے اور اپنی حکومت کی پالیسیوں کے متعلق یہاں پر بتایا ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا سیکرٹری ایرگیشن ان مینٹلز میں شامل نہیں تھے یا انہوں نے جو policies بنائی ہیں ان میں انہوں نے شرکت نہیں کی تھی یا پھر یہ بتائیں کہ سیکرٹری زیادہ powerful ہیں یا Minister زیادہ powerful ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، نہیں ان کا مقصد یہ تھا کہ یہ اعلیٰ ذمہ ہے ضروری نہیں کہ وہ صحیح

جو۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سیکرٹری ایجنسی خبر ان کے نام سے آئی ہے۔ انہوں نے خود بیان دیا ہے۔ اخبار والوں نے اپنی طرف سے یہ خبر نہیں لگا دی۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر جناب سیکرٹری

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی چودھری صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری گورنمنٹ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس اخباری خبر کے حوالے سے اتکوا تری کرانی جانے اور ایوان کو اس سے متعلق آگاہ کیا جائے کہ ارسال کیا گیا اور اس کے بیان کی کیا اہمیت ہے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، ساری معلومات کر کے کل آپ کو اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب نجف عباس سیال، جناب سیکرٹری شاہ صاحب ٹھیک فرما رہے ہیں اور یہ صرف ایک اخباری خبر نہیں ہے۔ "جنگ" ایک اچھا روزنامہ ہے اور وہ حقائق پر مبنی خبر شائع کرتا ہے۔ اس کے

front page پر چار کالمی یہ سرٹھی آئی ہوئی ہے۔ اس میں کوئی غلط بات نہیں ہے اور سیکرٹری ایرگیشن نے بھی کوئی غلط intention سے یہ نہیں کہا۔ سیکرٹری ایرگیشن نے حقائق کی بات کی

ہے کہ جو ہمارا حق تھا وہ نہیں دیا جا رہا اور انہوں نے چیئر مین ارسال کو جو خط لکھا ہے وہ حقائق پر

مبنی ہے۔ وہ کوئی غلط اخباری خبر نہیں ہے۔ "جنگ" بہت اچھا روزنامہ ہے وہ نہ کسی پر غلط کچھ

اجھاتا ہے اور نہ کوئی غلط خبر شائع ہوتی ہے۔ جناب والا میں آپ سے دوسری یہ request کرنا

چاہتا ہوں کہ ہمارے دوست اور بھائی ڈاکٹر جاوید صدیقی باہر دھرنادے کر بیٹھے ہوتے ہیں۔ میں

جب اندر enter ہو رہا تھا تو ایک لائن لگی ہوئی تھی اور کچھ دوست انہیں پیسے دے رہے تھے تو ہم

نے کہا کہ یہ کیا پکڑ ہے؟ میں بھی گیا تو دیکھا کہ وہ صدیقی صاحب تھے تو میں اس

commitment سے آیا ہوں کہ جس وقت پانی پر بحث ہوگی تو میں جناب کی assurance سے

انہیں ہاؤس کے اندر لے آنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں انہیں ہاؤس میں لے آؤں۔

وہ ہاؤس میں پانی پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی۔ جی۔ آپ انہیں لے آئیں۔ جی میزنی صاحب! جناب طاہر حسین خان میزنی، جناب سیکرٹری میں پانی کے حوالے سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس وقت پورے ملک میں پانی کی shortage ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اسے وفاقی اور صوبائی سطح پر بھی اسے re-manage کریں۔ ابھی ارشد نودھی صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ وزیر اعظم صاحب نے یہ کہا ہے کہ ڈیموں میں 4 ملین ایکڑ فیٹ پانی باقی بچ جائے تو آپ نہروں کو پانی کی سپلائی بند کر دیں۔

جناب والا! یہ حقیقت ہے کہ گندم کی sowing اور اس کو پہلا پانی لگانے کے لئے تقریباً 38 ملین ایکڑ فیٹ پانی درکار ہے لیکن کل کی یہ صورت حال تھی کہ اس وقت ڈیموں میں 51 ملین ایکڑ فیٹ سٹور ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ پنجاب کو یہ نوٹ کرنا چاہیے کہ انہوں نے 4 ملین ایکڑ فیٹ کی جو dead line دی ہے اسے reduce کر کے 35 یا 34 ملین ایکڑ فیٹ پر لے کر آئیں کیونکہ انہوں نے ابھی تک کوئی time frame نہیں دیا کہ نہریں کب بند ہوں گی۔ انہوں نے صرف یہ کہا ہے کہ جب ڈیموں میں 4 ملین ایکڑ فیٹ پانی بچ جائے تو آپ نہروں کو بند کر دیں۔

جناب سیکرٹری! اس میں میری یہ بھی التجا ہے کہ ہمیں صوبائی طور پر internal management کی بھی ضرورت ہے کیونکہ اس وقت Cotton crop and paddy fields are absolutely mature on that time اگر 5 اکتوبر تک انہیں پانی نہ ملا تو یقین کریں تقریباً 40/50 فیصد قومی نقصان ہو گا جو کہ ہماری مصیبت کے لئے بہت زیادہ havoc صورت رکھتا ہے۔ اس وقت سندھ وہ غیر ضروری پانی لے رہا ہے۔ وہاں پر نہ کانن کو پانی چاہیے اور نہ وہاں گندم کی بوائی ہو رہی ہے۔ وہ اپنا حصہ صرف ایک حد کی وجہ سے لے رہے ہیں جبکہ اس وقت پنجاب کو حقیقتاً پانی درکار ہے۔ میں دوبارہ یہی التجا کرتا ہوں کہ سربراہی فرما کر ایک ہاؤس کمیٹی بنائی جائے اور اس میں ارسا کے چیئرمین کو یہ درخواست کی جائے تو قیاس ہے کہ آنے والے تقریباً دو ماہ میں تقریباً 17 ملین ایکڑ فیٹ پانی ڈیموں میں آنے گا۔ اس لئے دوبارہ میری یہی گزارش ہے کہ وزیر اعظم کو اس بات پر convince کیا جائے کہ ہماری کانن اور

paaddy کی فصلیں اس وقت تیار ہیں۔ انھوں نے جو condition چارٹین ایکٹرفٹ والی لگانے ہے۔ برائے مہربانی اس کو withdraw کر کے 3 یا 3.4 یا 3.5 ملین ایکٹرفٹ تک لے آئیں۔ اس میں آخری التجا یہ کروں گا کہ یہاں پر ہمارے اندرونی صوبائی معاملات یہ ہیں کہ بعض نہریں ان جگہوں پر چل رہی ہیں جہاں پر فصلیں mature نہیں ہیں، چارے کی فصل ہے، انھیں پانی نہیں چاہیے، وہ sweet zone ہے جب کہ کڑوے پانی والے علاقوں میں نہریں بند ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ جتنی بھی سالانہ نہریں ہیں، جہاں زیر زمین پانی brackish ہے، انھیں فوری طور پر پانی دیا جائے اور جتنا بھی ٹھنڈے پانی کا علاقہ ہے وہاں فوری طور پر نہریں بند کر کے internal management کی جائے۔ بہت شکر ہے۔

جناب قائم مقام سیکریٹری، جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سیکریٹری! یہ مسئلہ واقعی بڑا سنجیدہ ہے اور اس کے متعلق حکومت کوئی غفلت نہیں کر سکتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب کا صرف ایک ضلع وہاڑی پورے صوبہ سندھ کے برابر کٹائی پیدا کر رہا ہے۔ اس نئے کٹائی کی فصل export item ہے۔ اس کو کوئی حکومت نظر انداز نہیں کر سکتی، جیسا کہ میرے بھائی ارشد خان لودھی صاحب نے ابھی گزارش کی ہے کہ اس مسئلے پر وزیر اعظم پاکستان نے میٹنگ کی ہے، چاروں صوبوں سے چاروں وزیر آئے تھے۔ اس کی تفصیل اس حرح کی ہوتی ہے کہ جب بھی کبھی ملک میں کمی ہوتی ہے تو ارسا ایک مانیٹرنگ باڈی ہے جو چاروں صوبوں کے حصے کو مانیٹر کرتی ہے۔ ارسا میں سارے صوبوں کے ممبر ہوتے ہیں اور باری باری ایک صوبے کا اس میں چھترین ارسا بنتا ہے۔ ان کا کام یہ ہے کہ جب کبھی پاکستان میں کمی ہوتی ہے تو یہ سارے صوبوں میں وہ کمی آپس میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر صوبے کو کہتے ہیں کہ آپ کو اتنا کم حصے کا اور باقیوں کو اتنا ملے گا۔ اس حصے میں اگر کوئی ایسی چیز ہو رہی ہے جو نا انصافی پر مبنی ہے تو اس کو take up کیا جا سکتا ہے۔ میری آپ سے موڈبنا اہیل ہے کہ تازہ ترین صورتحال متعلقہ وزیر آبپاشی صاحب ہی بتا سکیں گے۔ ان کو آپ گل پابند کریں، وہ یہاں پر آ کر پالیسی میٹمنٹ دیں تاکہ ہمارے دوستوں کے نظریہ کا ازالہ ہو سکے۔ میری صرف اتنی عرض ہے۔ بہت بہت شکر ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ٹھیک ہے۔ جی۔ نولایا صاحب!

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سیکرٹری! ہمارے پاؤں کے معزز ممبر ناظم حسین شاہ صاحب نے کچھ اشعار پڑھے ہیں ان کو کارروائی سے حذف کریں ان سے کچھ اچھا اثر نہیں ملتا۔ جناب قائم مقام سیکرٹری، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سیکرٹری! بات یہ ہے کہ کائن بیٹ میں صرف دو بیٹے کا وقت ہوتا ہے۔ جس میں اسے پالی کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ figures سامنے آچکے ہیں کہ کائن کی اہمیت پاکستان کی معیشت میں کیا ہے اور صرف ایک ضلع کی کائن پورے صوبہ سندھ کی کائن کے برابر آ رہی ہے۔ میں بات کو اتہانی مختصر کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ آج 15 ستمبر کو انھوں نے پانی بند کرنا ہے۔ جیسا کہ محترم رانا آفتاب صاحب نے کہا ہے اگر اس طرح سے آپ کمیشن بلا لیتے ہیں اور وہ 3 بجے سے پہلے وہ کوئی فیصلہ کر دے تو پھر اس بحث کا کوئی فائدہ بھی ہے۔ اگر آپ یہ نہیں فرماتے تو جتنا وقت ہم اس پر صرف کر چکے ہیں یا مزید کریں گے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، کس نے کہا ہے کہ آج بند ہو رہا ہے؟ لو دھی صاحب نے کہا ہے کہ آج پانی بند نہیں ہو رہا، gradually بند کیا جائے گا۔ اس پر کل بحث ہو سکتی ہے جیسا کہ جو دھری اقبال صاحب نے کہا ہے کہ کل کا ناظم دیں تاکہ کل صبح وہ جواب دیں۔ اس کی وضاحت ہو جائے گی اور آپ کی تسلی ہو جائے گی۔ کیونکہ وزیر آبپاشی اور سیکرٹری آبپاشی یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ آج جو بھی اخباروں میں آیا ہے۔ اس کے بارے میں وضاحت وہی کر سکتے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ کل اس کا جواب دیں گے۔

پیر ولایت شاہ گلگہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی۔ شاہ صاحب!

پیر ولایت شاہ گلگہ، جناب سیکرٹری! میری گزارش یہ ہے کہ کالی دوستوں کی باتیں سنی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہم سب دوستوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ جیسا کہ

لودھی صاحب اور چودھری صاحب نے بھی بتایا ہے کہ گورنمنٹ نے اپنی پالیسی اور فارمولا طے کیا ہے۔ اس کے مطابق پانی طے کا لیکن ایسا لگ رہا ہے کہ ہمارے سارے دوست اللہ کی رحمت سے بالکل مایوس ہو گئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ ہمارے اعمال ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ سے عملی مانگنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ بارش دے گا اس کی رحمت ہوگی اور پانی کی کمی پوری ہو جائے گی۔

جناب سیکرٹری! میں دوسری گزارش یہ بھی کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے پانی کے سلسلے میں کافی باتیں ہاؤس میں سنی ہیں۔ اس میں آپ جو فیصلہ کرنا چاہتے ہیں اگر منسٹر نے صبح جواب دینا ہے تو وہ اس کا جواب دے یا اس کا کوئی proper طریقہ ہونا چاہیے جس کی مرضی ہوتی ہے وہ بول رہا ہے۔ یہ تو آپ کی ذمہ داری ہے کہ ہاؤس کو in order چلائیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، میں اس پوائنٹ پر ضرور کہتا ہوں کہ I am also a zamindar

To be very frank یہ بہت اہم پوائنٹ ہے۔ رولز ہوں یا نہ ہوں I will go beyond the rules on this. This is very important issue یہ سب کا مشترکہ issue ہے۔ آپ کا بھی ہے، ان کا بھی ہے۔ and it has to be discussed ایسی بات کوئی نہیں ہے۔ This is representative Assembly یہاں سب کی نمائندگی ہے، سب یہاں بیٹھے ہیں۔ سب کو اس کا احساس ہے۔ میں اس میں کوئی غلط بات نہیں کر رہا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! آپ کی observation بالکل درست ہے اور آپ کا حکم سر آکھوں پر۔ جس طرح میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ انتہائی اہم مسئلے کی نشاندہی کی گئی تھی۔ ممبران نے اپنا اپنا موقف اس پر بیان کیا ہے لیکن میری جناب سے استدعا ہوگی کہ جس طرح بیشتر ممبران کی طرف سے یہ تجویز آئی ہے کہ کسی ایسے مناسب وقت پر اس پر بات کی جائے کہ جب وزیر آپیشی بھی موجود ہوں۔ اس وقت گورنمنٹ کی پالیسی

وزیر زراعت نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس پر بات کی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ کل چونکہ وقفہ سوالات آپاشی پر ہے۔ اس دوران اس پر کھل کر بات ہو جائے گی۔ وزیر آپاشی موجود ہوں گے کیونکہ اس وقت تھنے بھی دوست اپنا اپنا موقف بیان کر رہے ہیں۔ اس کا جواب دینے والا کوئی نہیں ہے اور نہ ہی محکمے کی طرف سے کوئی اس کے نوٹس لے رہا ہے۔ کل جب وزیر آپاشی موجود ہوں گے تو اس وقت اگر جناب حکم دیں گے تو وہ اس پر بات بھی کر لیں گے اور جو معزز دوست اس پر بات کرنا چاہیں گے ان کا موقف بھی وہ سن لیں گے۔ اس لئے میری استدعا تھی کہ بجائے اس کے کہ ہم ان کی عدم موجودگی میں بات کریں مناسب ہو گا کہ ہم ان کی موجودگی میں بات کریں۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹیک ہے۔ آپ کی بات بجا ہے۔ جی بی بی۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! جو پانی کا مسئلہ ہے یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ اچی وزیر قانون راجہ بشارت صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کو کیٹی میں رکھ دیا جائے اور مناسب وقت پر بحث کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، نہیں۔ انہوں نے کل کے لئے کہا ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گی کہ ارشد لودھی صاحب جس طرح سے جواب دیتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی ان سے پوچھا تھا کہ آپ نے آموں کی فصل کے لئے کیا کیا ہے؟ وہاں پر جو بیماری لگ جاتی ہے یہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ صرف جنوبی پنجاب کا مسئلہ نہیں ہوتا کیونکہ وہاں سے ہی سارے پنجاب اور پورے پاکستان میں کان کی فصل اور گندم کی فصل کو یہیں پر لیا جاتا ہے۔ یہ ان کا ایک ذریعہ ہے لیکن جناب ارشد لودھی صاحب نے بڑے آرام سے جواب دیا کہ دوبارہ آم کی فصل پر وہ بیماری کبھی بھی نہیں لگے گی لیکن میں آج بھی وثوق سے کہتی ہوں کہ آج تک اس کے لئے کوئی سبب نہیں ہوا۔ آج ارشد لودھی صاحب نے بڑے آرام سے اور پیار سے کہہ دیا کہ فصل بچے گی۔ میں مانتی ہوں کہ

فضل چکے کی ضرورت اپنے ماتم پر چکے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر، انشاء اللہ کیے۔ انشاء اللہ چکے گی۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، لیکن بات یہ ہے کہ جس طرح ٹنگڑی ٹونی جمہوریت چل رہی ہے، فضل بھی اسی طرح چکے گی اور جس طرح کپاس کی فصل پر بھرپور طریقے سے پھول آتے ہیں تو اس طرح نہیں چکے گی۔ میری آپ کی وساطت سے اس ہاؤس میں گزارش ہے کہ آج وزیر آبپاشی نہیں ہیں۔ انھوں نے یہاں پر فرمایا کہ پانی کی تقسیم برابری کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔ ہم مانتے ہیں کہ پانی کی کمی ہے لیکن اس کا سبب یہ ہو گا کہ نیوب ویلون کے ٹریوں کو کم کیا جانے، نیوب ویلون کے آبیانے کو ان علاقوں میں کم کیا جانے جہاں پر نہری پانی کی کمی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، محترمہ! کل اس پر بات ہو گی۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، شکریہ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر، اب میرا خیال ہے کہ کافی بات ہو چکی ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میرے ساتھ آپ کی ناراضگی ہے!

جناب قائم مقام سپیکر، ابھی آپ نے خود تو کہا ہے کہ آگے چلیں اور کارروائی شروع کریں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! آپ نے وعدہ بھی کیا ہے اور ابھی آپ زیادتی کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ نے خود فرمایا ہے کہ کارروائی شروع کریں۔

راجہ ریاض احمد، میں نے نہیں کہا میں تو بات کرنے لگا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں اور آج آپ کو خراج تحسین پیش کرتا

ہوں کہ آپ نے اس اہم نوعیت کے مسئلے پر پورے ہاؤس کو موقع دیا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار

کر سکیں۔ آپ نے آج جس دانشمندی کے ساتھ اس مسئلے کو tackle کیا ہے اس پر بھی میں

آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر آپ اس کے نئے

نام مقرر کر دیں گے تو کوئی قیامت نہیں آجانی۔ کل آپ سیکرٹری کو یہاں پر بلائیں اور ایک نام مقرر کر دیں کہ اس نام پر meeting ہوگی اور اس کا جواب ہاؤس میں ہوگا۔ میں آپ کا مشکور رہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، وفد سوالات افتتاح کو پہنچا۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے جائیں۔

وزیر خوراک، وفد سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

بنیوولینٹ فنڈ سے ملنے والے تعلیمی وظائف

کے لئے پرائیویٹ امحنتان کی شرط کا خاتمہ

*1104: مہر خالد محمود سرگنہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب بنیوولینٹ فنڈ سے اپنے ملازمین کے دو بچوں کو

تعلیمی وظائف دیتی ہے اور شرط کار رکھی ہے کہ میٹرک کے بعد گورنمنٹ تعلیمی

اداروں یا پرائیویٹ الحاق شدہ اداروں میں زیر تعلیم ہوں؟

(ب) اگر ج (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت زیر تعلیم کی شرط کی بجائے سالانہ

امتحان پاسے پرائیویٹ ہو کی بنیاد پر وظیفہ دینے کو تیار ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان

فرمائیں؟

وزیر خوراک:

(الف) حکومت پنجاب کے بیوولینٹ فنڈ قوانین کے مطابق حاضر سروس اور ریٹائرڈ ملازمین کے دو بچے جو میٹرک کے بعد کی کلاسز میں زیر تعلیم ہوں اور انہوں نے نجی کلاسز میں 50 فیصد نمبر حاصل کئے ہوں۔ سالانہ وظائف کے حق دار ہیں۔ تاہم دوران ملازمت انتقال کر جاتے والے ملازمین / مزدوری کی بنا پر ریٹائر ہونے والے ایسے سرکاری ملازمین جو بیوولینٹ فنڈ سے ملنا اہل اسلے رہے ہوں اور سرکاری ملازمین کے ایسے سپیشل بچے جو سپیشل تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم ہوں کی صورت میں ان ملازمین کے تین بچے، نمبروں کی قید کے بغیر اور پرائمری پول سے ہی وظیفہ حاصل کرنے کے اہل ہیں۔ ان طالب علموں کے لئے ضروری ہے کہ وہ گورنمنٹ کے تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم ہوں یا ایسے پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم ہوں جو سرکاری طور پر تسلیم شدہ / سرکاری تعلیمی اداروں کے ساتھ الحاق شدہ ہوں۔

(ب) اگر طالب علم نے سالانہ امتحان پرائیویٹ طور پر پاس کیا ہو اور اگلی کلاس میں کسی سرکاری تعلیمی ادارے یا کسی سرکاری تعلیمی ادارے سے الحاق شدہ / منظور شدہ پرائیویٹ تعلیمی ادارے میں زیر تعلیم ہو تو اس کو بیوولینٹ فنڈ سے تعلیمی وظیفہ دیا جاتا ہے۔ ایسے طالب علم جو کسی سرکاری طور پر تسلیم شدہ / منظور شدہ تعلیمی ادارے میں زیر تعلیم نہ ہوں ان کو فنڈ سے تعلیمی وظیفہ نہیں دیا جاسکتا، کیونکہ تعلیمی وظائف صرف تعلیمی اداروں میں پڑھنے والے بچوں کو ہی دئے جاتے ہیں۔ گھر بیٹھ کر تیار کر کے امتحان دینے والے اور ٹیوشن سنٹرز وغیرہ میں پڑھنے والے بچوں کو وظائف نہیں دئے جاسکتے۔ ایسی صورت میں بے حائلگیوں کا واضح امکان ہے اور بہود فنڈ بھی ایسا مالی بوجھ برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتا۔

سرکاری کوارٹرز کی بغیر استحقاق و میرٹ

الائمنٹس کی تفصیل

- *3420، محترمہ شمینہ نوید، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری ملازمین کو سرکاری کوارٹرز کی الائمنٹ استحقاق کی بنیاد اور میرٹ پر ہوتی ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2000 سے تاحال کئی من پسند افراد کو خلاف پالیسی، میرٹ اور خلاف استحقاق کوارٹراٹ کئے گئے ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ من پسند افراد کو کوارٹراٹ کرنے پر لاہور کے ملازمین جو عرصہ دراز سے الائمنٹ کے انتظار میں تھے سخت مایوس ہیں؟
- (د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت خلاف میرٹ، پالیسی اور خلاف استحقاق الائمنٹ کو منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں۔ نیز 1990 سے تاحال خلاف استحقاق اور 2000 سے تاحال خلاف پالیسی، خلاف میرٹ الائمنٹ کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک،

- (الف) درست ہے۔ سرکاری اقامت گاہ کے حصول کے خواہش مند سرکاری ملازمین مجوزہ فارم پر اپنے محکموں کے توسط سے خود کو اسٹیٹ آفس، ایس اینڈ جی اے ڈی میں رجسٹر کرواتے ہیں۔ اسٹیٹ آفس ان تمام ملازمین کے ناموں کی ایک فہرست تیار کرتا ہے۔ جنہوں نے خود کو رجسٹرڈ کروایا ہو، یہ فہرست رجسٹریشن کی تاریخ کی بنیاد پر تیار کی جاتی ہے۔ سرکاری گھر کی الائمنٹ "پہلے آئیں پہلے پائیں" کے اصول کی بنیاد پر اسٹیٹ آفس کے پاس موجود فہرست کے مطابق عمل میں لائی جاتی ہے۔ الائمنٹ پالیسی متعارف اگست 1997 حسب ترمیم دسمبر 2002 کے بعد اب تک 2683 امیدواروں کو سرکاری کوارٹراٹ کئے گئے۔

(ب) الائنٹ پالیسی (ایس اینڈ جی اے ڈی) متعارف اگست 1997 حسب ترمیم دسمبر 2002 کے بند ہر کام کے لئے باقاعدہ قوانین و ضوابط موجود ہیں۔ جس کی وجہ سے اب ہر کام میرٹ کے مطابق سرانجام پا رہا ہے۔ تاہم 2000 سے تاحال وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کی تعمیل میں مندرجہ ذیل افراد کو سرکاری رہائش گاہیں انتہائی ضرورت کی بنیاد پر الاٹ کی گئیں۔

- 1- ریاض احمد، سٹاف کارڈر انچور، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ
- 2- حیدر علی، سینیو گرافر، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ
- 3- بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اسلم گھمن، ڈائریکٹر جنرل، انجی کریشن لاہور
- 4- منور شجاع، پرائیویٹ سیکرٹری، وزیر اعلیٰ پنجاب
- 5- اختر عمر حیات لالیکا، ایس۔ پی (سینئر کوارٹر) ٹریک لاہور
- 6- عامر ذوالفقار خان، پی۔ ایس۔ او ٹو وزیر اعلیٰ پنجاب
- 7- توفیق احمد بٹ، لیکچرار ایف سی کالج لاہور
- 8- امجد جاوید سلیمی، ایس ایس پی
- 9- شفیق الرحمان، سینیو گرافر، ایس اینڈ جی اے ڈی
- 10- وسیم مختار چودھری، ڈپٹی سیکرٹری، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ پنجاب
- 11- طاہر سلیم، جوینئر مگرک، ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ
- 12- آغا عمران علی، سیکشن آفیسر، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ
- 13- عبدالغفور، اے ایس آئی ریڈر اڈی ایس پی وحدت کالونی
- 14- راجہ عبدالرؤف، ڈرائیور، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ
- 15- فخر چیمرا، ڈپٹی سیکرٹری، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ
- 16- فرخ نوید، سیکشن آفیسر، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ
- 17- طاہرہ فاطمہ، سینیئر ڈیپارٹمنٹ، کالج میڈیکل کالج لاہور
- 18- عنبرین سرور، جوینئر مگرک، ایگیشن ڈیپارٹمنٹ

19- ڈاکٹر ارشد محمود ذہبی سیکرٹری وزیر اعلیٰ پنجاب

20- تابندہ شیر یوہ شہید طارق کبوتر ڈی۔ ایس۔ پی

21- میجر فیصل حسین ایس۔ پی ٹریفک لاہور

22- جاوید شاہ ایس۔ پی پولیس

(ج) یہ رہائش گاہیں زیادہ تر ان ملازمین کو الاٹ کی گئی ہیں جو کہ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ میں تعینات ہیں اور ان ملازمین کی ڈیوٹی ہمہ وقت ہوتی ہے۔ مزید برآں ان ملازمین کو انتہائی بارڈر شپ کی بنیاد پر رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں۔ اس ضمن میں یہ بھی عرض ہے کہ ایس اینڈ جی اے ڈی پول میں کل 3611 رہائش گاہیں ہیں جب کہ صرف 21 رہائش گاہیں وزیر اعلیٰ کے احکامات کی تعمیل میں الاٹ کی گئیں ہیں۔ جن کا حساب نہ ہونے کے برابر ہے۔ لہذا ہادی النظر میں ملازمین کی کوئی حق تلفی نہ ہوتی ہے۔

(د) الاٹمنٹ پالیسی (ایس اینڈ جی اے ڈی) 1997 کے مشہور ہونے سے اب تک کوئی خلاف استحقاق خلاف پالیسی الاٹمنٹ نہ کی گئی ہیں۔ تمام الاٹمنٹس میرٹ پر کی گئی ہیں۔ جہاں تک 1990 سے تاحال خلاف استحقاق اور 2000 سے تاحال خلاف پالیسی خلاف میرٹ الاٹمنٹ کا تعلق ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ الاٹمنٹ پالیسی (ایس اینڈ جی اے ڈی) متعارف اگست 1997 سے پہلے عمومی طور پر حکام بالا کی ہدایت پر الاٹمنٹس کی جاتی تھیں۔ تاہم یہ ساری الاٹمنٹس مختلف سرکاری محکموں کے ان ملازمین کو کی گئیں جن کی تعیناتی لاہور میں تھی۔ حکومت کا ان الاٹمنٹس کو منسوخ کرنے کا کوئی ارادہ نہ ہے۔ کیونکہ حدشہ ہے کہ اگر یہ الاٹمنٹس منسوخ کی گئیں تو عدالتی کارروائی کا ایک لامحدود سلسلہ شروع ہو جائیگا۔ حکومت کے پاس 1990 سے ان خلاف استحقاق الاٹمنٹس کی کوئی فرسٹ نہ ہیں۔ 2000ء سے تاحال الاٹمنٹس کی تفصیلی جز (ب) میں دے دی گئی۔

چوہدری گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور۔ سرکاری رہائش

پر غیر قانونی قبضہ اور حکومتی اقدامات

*3712: جناب ارشد محمود بلو، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ پالیسی کے تحت کسی سرکاری

ملازم کی ریٹائرمنٹ کی صورت میں اسے دو ماہ کی رعایتی مدت اور زیادہ سے زیادہ چھ ماہ

کی مزید توسیع دی جاسکتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا توسیعی مدت کے علاوہ ریٹائرمنٹ کی صورت میں

مزید کسی توسیع کی گنجائش نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کوارٹر نمبر C-5 چوہدری گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کا الٹی

جو کہ مورخہ 23 جنوری 2003 کو ریٹائر ہوا، کی مذکورہ دونوں سہولیات کی توسیع مدتیں

مورخہ 25 ستمبر 2003 کو ختم ہو چکی ہیں۔ اگر ہاں تو اس سے مذکورہ رہائش خالی نہ کرانے

اور نئے الٹی کو منتقل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ رہائش کو فوری خالی کرانے کے لئے تیار ہے۔ اگر ہاں تو کب تک

اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک:

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) الٹی کوارٹر نمبر سی-5 چوہدری گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ کی توسیع مدتیں مورخہ 25 ستمبر

2003 کو ختم ہو چکی ہیں۔ بعد ازاں وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے مذکورہ کوارٹر کے

الٹی کو مزید چھ ماہ کی توسیع کا کیس ایجنی زیر غور ہے۔ اس سلسلے میں سمری وزیر اعلیٰ

پنجاب کو بھیجائی جا چکی ہے۔ یہ بھی عرض ہے کہ مذکورہ گھر کے موجودہ قباضہ شیر

خان عباسی کی دختر مسماۃ نامہ عباسی جو نیٹر کھرک نے بھی اس کوارٹر کی الاٹمنٹ کے لئے والدین رعایتی سکیم کے تحت درخواست گزار ہے۔

(د) مذکورہ کوارٹر کے قابض کو مزید چھ ماہ کی توسیع کے سلسلے میں سری وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھجوائی گئی۔ وزیر اعلیٰ کے فیصلے کے احکامات کی روشنی میں مسماۃ نامہ عباسی کا کیس مسترد کر دیا گیا۔ اس فیصلے کے خلاف مسماۃ نامہ عباسی نے بغرض الاٹمنٹ کوارٹر مورخہ 31-01-2004 کو دیوانی دعویٰ دائر کر دیا اور عدالت نے صورت حال کو جوں کا توں رکھنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ عدالت کا فیصلہ آنے پر فیصلے کی روشنی میں ضروری کارروائی کی جائے گی۔

1998 تا 2001-تحصیل دار سے بطور EAC پروموشن

کی کل اسمیاں اور پروموشن کی تفصیلات

*3760، چودھری عبدالغفور خان، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،
(الف) جنوری 1998 سے دسمبر 2001 تک تحصیلدار کوڈ سے پروموشن بطور EAC کی کتنی اسمیاں ملی تھیں؟

(ب) ان پر کتنے تحصیلداروں کو ترقی دی گئی۔ ان کے نام، ولدیت، سنیاری نمبر اور موجودہ جگہ تہجلی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کتنی اسمیاں اس کوڈ کی ابھی علی پڑی ہیں اور ان پر کب تک حق داران کو ترقی دی جائے گی؟

وزیر خوراک:

(الف) جنوری 1998 سے دسمبر 2001 تک تحصیلدار کوڈ سے پروموشن بطور EAC کی کل

اسمیوں اور پروموشن کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

سیریل نمبر	سال	تعداد اسماء
1-	1998ء	86
2-	2001ء	99

(ب) کل 185 اسموں پر 90 تحصیلداروں کو ترقی دی گئی اور باقی ماندگان کی ترقی کو ڈی پی سی (محکمہ پرموشن کمیشن) کی میٹنگ میں مناسب غور کے بعد (defer) کر دیا گیا اور ان کے نئے اسماء مخصوص کر دی گئیں۔ ان 90 ترقی پانے والے افسران کے نام، سنیڈاری نمبر اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل (حوالہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ پرموشن کمیشن (DPC) کا تازہ ترین اجلاس بتاریخ 20-12-2003 منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں 51 اسموں کو پر کرنے کے لیے 61 افسران کا گروپ زیر غور آیا جن میں سے 28 افسران کا باقاعدہ (Regular) اور 7 افسران کو (Officiating) ترقی دی گئی جبکہ 23 افسران بوجہ غاص یعنی A.C.R. انکوائری یا Adverse remarks کی بناء پر defer کر دیئے گئے۔ علاوہ ازیں تین افسران ریکارڈ ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے زیر غور نہ لائے گئے۔ لہذا فی الوقت تحصیلداری کوز میں سے ترقی کے لئے ADO(R) (سابق نام E.A.C) کی کوئی اسماء غلی نہ ہے۔

(R) E.D.O کے بحیثیت D.C.O اضافی چارج کا مسئلہ

*3979، شیخ تنویر احمد، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ E.D.O(R) جہلم ڈاکٹر ظفر اللہ کو ڈی سی او جہلم کا اضافی چارج دیا گیا ہے؟

(ب) اگر ج (الف) کا جواب ہاں میں ہے تو آئیسیس مذکورہ کو کب سے اضافی چارج دیا گیا ہے نیز کیا یہ بھی درست ہے کہ آئیسیس مذکورہ کا تبادلہ ہو جانے کے باوجود ابھی تک اس نے چارج نہیں چھوڑا؟

(ج) اگر مندرجہ بالا اجزاء کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت ڈی سی او جہلم کی اسامی مستقل طور پر پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک:

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ E.D.O(R) جہلم ڈاکٹر ظفر نصر اللہ خان کو ڈی سی او جہلم کا اضافی چارج دیا گیا تھا۔

(ب) E.D.O(R) جہلم ڈاکٹر ظفر نصر اللہ خان کو ڈی سی او جہلم کا اضافی چارج محکمہ امور ملازمت کے احکامات مورخہ 30۔ جون 2003 کو دیا گیا تھا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

وفاقی حکومت نے ڈاکٹر ظفر نصر اللہ خان کو بنیادی تنخواہ کے سکیل 19 میں ترقی دے کر بلوچستان ٹرانسفر کر دیا تھا۔ لیکن بعد میں وفاقی حکومت نے ڈاکٹر ظفر نصر اللہ خان کو پنجاب میں کام کرنے کی اجازت دے دی اور انہیں بلوچستان ٹرانسفر کرنے کے اپنے پچھلے احکامات منسوخ کر دیئے۔ افسر مذکورہ تاحال پنجاب میں کام کر رہے ہیں۔

(ج) گریڈ 19 میں ترقی کے بعد ڈاکٹر ظفر نصر اللہ خان کو مستقل بنیادوں پر ڈی۔ سی۔ او جہلم لگا دیا گیا ہے۔ کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمانہ ترقی کے لئے Adverse Reporting نظام کا اجراء

*3987 ڈاکٹر سامیہ امجد، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری ملازمین کی ترقی کے لئے اے۔ سی۔ آر کا ہونا ضروری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ V Good, Good, Average اے۔ سی۔ آر والے افسران کی

ترقی ہو جاتی ہے؟

- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر اے۔ سی۔ آر below average ہو تو ترقی روک دی جاتی ہے اور اسے adverse reporting کیا جاتا ہے؟
- (د) اگر مندرجہ بالا کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت سرکاری افسروں کی ترقی کے لئے اے۔ سی۔ آر کے فرسودہ نظام کی بجائے adverse reporting کا نظام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک،

- (الف) کسی بھی سرکاری ملازم کی ترقی کے لئے اس کے تمام سروس ریکارڈ جس میں تمام اے۔ سی۔ آرز دوران سروس ملنے والی سزاؤں اور انکوائریوں وغیرہ کی تفصیل کو زیر غور لیا جاتا ہے۔ اے۔ سی۔ آر کسی بھی سرکاری ملازم کی سالانہ کارکردگی کو جانچنے کا ذریعہ ہے۔ لہذا ترقی کے کیس پر غور کرنے کے لئے اے۔ سی۔ آر کا ہونا ضروری ہے۔
- (ب) جی ہاں۔ معمولاً سرکاری ملازمین جن کی اے۔ سی۔ آر بہت اچھی، اچھی یا اوسط ہوتی ہے ان کی ترقی اوپر ذکر کئے گئے باقی سروس ریکارڈ کو مد نظر رکھتے ہوئے کردی جاتی ہے۔
- (ج) جی ہاں۔ below average اے۔ سی۔ آر مخالفہ رپورٹ سمجھی جاتی ہے اور معمولاً ایسی رپورٹوں کی موجودگی میں ترقی نہیں کی جاتی۔
- (د) حکومت adverse reporting کا نظام لانے کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ adverse report کا مفہوم سرکاری ملازم کی دوران سال بری کارکردگی کو واضح کرنے اور اسے اپنے کام اور عادات کو بہتر بنانے کا موقع دینا ہے۔ موجودہ نظام کے تحت اے۔ سی۔ آر نہ صرف ترقی بلکہ کسی بھی سرکاری ملازم کی کسی مخصوص اسامی پر تعیناتی، بیرون ملک تربیت اور 2 سال کے بعد سروس سے ریٹائرمنٹ وغیرہ کے لئے بھی استعمال کی جاتی ہے۔ تاہم ترقی کے لئے بہت اچھی، اچھی، اوسط اور اوسط درجے سے کم کی رپورٹس کے لئے سفارشی فارمولا (Quantification Formula) زیر غور ہے اور یہ فارمولا ترقی پر موشن پالیسی کے تحت جلد رائج کر دیا جائے گا۔

میرٹ سے ہٹ کر سرکاری کوارٹرز کی الاٹمنٹس

*4130، محترمہ فرح اقبال خان، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1997 میں S&GAD کی میرٹ پر مبنی سرکاری کوارٹرز کی
الائٹمنٹ پالیسی باری کی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پالیسی کے اجراء کے بعد اکتوبر 1999 تک کسی بھی
ملازم کو پالیسی سے بلاسرکاری رہائش گاہ الاٹ نہیں کی گئی؟ اگر نہیں تو کتنے ملازمین
کو ایسی الاٹمنٹس کی گئی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نومبر 2002 کے بعد اب تک کافی ملازمین کو پالیسی میں نرمی
کے ذریعے الاٹمنٹس کی گئی ہیں۔ جس سے باری پر پیشہ ملازمین کی حق تلفی ہوتی
ہے۔ اگر ہاں تو اب تک کتنے ایسے کیس ہوئے ہیں۔ حکومت اس قسم کی پریکٹس
مکمل طور پر بند کرنے کو کب تیار ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سنٹل روم تادو کرے کے مکان کی کینیڈی میں کافی لوگوں
کو والدین رعایتی سکیم کے تحت کوارٹرز الاٹ کئے جا چکے ہیں۔ جس کی وجہ سے باری میں
پیشہ ملازمین انتظار میں ہی رہتے ہیں۔ جو کہ سراسر انصاف کے منافی ہے۔ اگر ہاں تو اب
تک کون کون سے کوارٹرز / فلیٹس اس اسکیم کے تحت الاٹ کئے گئے ہیں۔ کیا
حکومت یہ سکیم فوری طور پر بند کرنے کو تیار ہے؟

وزیر خوراک،

(الف) درست ہے۔

(ب) الائٹمنٹ پالیسی (ایس اینڈ جی اے ڈی) متعارف آگست 1997 حسب ترمیم دسمبر 2002
کے بعد ہر کام کے لئے باقاعدہ قوانین و ضوابط موجود ہیں۔ جس کی وجہ سے اب ہر
کام میرٹ کے مطابق سرانجام پا رہا ہے۔ تاہم وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کی تعمیل
میں چند سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

- 1- ریاض احمد، مساف کار ڈرائیور، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ
- 2- حیدر علی، سٹیو گرافر، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ
- 3- بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اسلم گلشن، ڈائریکٹر جنرل، اینٹی کرپشن لاہور
- 4- منور شجاع، پرائیویٹ سیکرٹری، وزیر اعلیٰ پنجاب
- 5- اختر عمر حیات لالیکا ایس۔ پی (ہیڈ کوارٹر) ٹریفک لاہور
- 6- عامر ذوالفقار خان، پی۔ ایس۔ او نو وزیر اعلیٰ پنجاب
- 7- توفیق احمد بت، ٹیکسٹائل ایف سی کالج لاہور
- 8- امجد جاوید سلیمی، ایس ایس پی
- 9- شفیق الرحمان، سٹیو گرافر، ایس اینڈ جی اسے ڈی
- 10- وسیم مختار چودھری، ڈپٹی سیکرٹری، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ پنجاب
- 11- طاہر سلیم، جونیئر کلرک، ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ
- 12- آغا عمران علی، سیکشن آفیسر، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ
- 13- عبد الغفور، اے ایس آئی ریڈر، ڈی ایس پی وحدت کالونی
- 14- راجہ عبد الرؤف، ڈرائیور، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ
- 15- فخر چیمہ، ڈپٹی سیکرٹری، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ
- 16- فرخ نوبہ، سیکشن آفیسر، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ
- 17- طاہرہ خانم، سینئر ڈیپارٹمنٹ، کالمر جناح میڈیکل کالج لاہور
- 18- عنبرین سرور، جونیئر کلرک، ایئر لائنز ڈیپارٹمنٹ
- 19- ڈاکٹر ارشد محمود، ڈپٹی سیکرٹری، وزیر اعلیٰ پنجاب
- 20- تابندہ شہیر، بومہ شہید طارق کمبوہ ڈی۔ ایس۔ پی
- 21- میجر فیصل حسین، ایس۔ پی ٹریفک لاہور
- 22- جاوید شاہ ایس۔ پی پولیس

(ج) اس کی تفصیل جز (ب) میں دے دی گئی ہے۔ جہاں تک اس پریکٹس کو مکمل طور پر ختم کرنے کا تعلق ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ یہ رہائش گاہیں زیادہ تر ان ملازمین کو الٹ کی گئی ہیں جو کہ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ میں تعینات ہیں اور ان ملازمین کی ذیوئی ہر وقت ہوتی ہے۔ مزید برآں ان ملازمین کو انتہائی ہارڈ شپ کی بنیاد پر رہائش گاہیں الٹ کی گئیں۔ اس ضمن میں یہ بھی عرض ہے کہ ایس اینڈ جی اے ڈی پول میں کل 3611 رہائش گاہیں ہیں جب کہ 23 رہائش گاہیں وزیر اعلیٰ کے احکامات کی تعمیل میں الٹ کی گئی ہیں۔ جن کا تناسب نہ ہونے کے برابر ہے۔ ہذا بلائی انفرمیشن ملازمین کی کوئی حق تعفی نہ ہوتی ہے۔ تاہم الاٹمنٹ پالیسی (ایس اینڈ جی اے ڈی) متعارف آگست 1997 حسب ترمیم دسمبر 2002 کے بعد ہر کام کے لئے باقاعدہ قوانین و ضوابط موجود ہیں۔ جس کی وجہ سے اب ہر کام میرٹ کے مطابق سرانجام پا رہا ہے۔

(د) سنگل روم تادو کمرے کے مکان کی کیٹیگری میں مندرجہ ذیل افراد کو والدین رعایتی سکیم کے تحت کوارٹرز الٹ کئے گئے۔

1- حافظ حسن سجانی H-12/WC

2- مطلوب خان Z-21/WC

3- مسماة نسرین ممتاز F-27/CGE

4- محمد یوسف ضیاء B-9/CGE

5- شاہد سلیم C-22/JTC

6- علیہ الرحمن FN-34/WC

7- محمد عارف K-7/WC

8- عدیم حسن B-50/CGE

9- مسماة عنبریم سرور W-20/WC

10- ایاز احمد I-78/WC

11- محمد علی FC-48/WC

12۔ محمد نوید BM-72/W.C

13۔ قیسم خنزاد M-30/W.C

14۔ کامران رشید V-11/W.C

15۔ محمد راؤف N-32/W.C

16۔ محمد وقاص F-19/W.C

17۔ طاہر سلیم W-3/W.C

جہاں تک مندرجہ بالا کوارٹرز کی الاٹمنٹ کے سلسلے میں اس اسکیم کو ختم کرنے کا تعلق ہے۔ چونکہ یہ ملازمین کم تنخواہ دار ہوتے ہیں اور ان کی تعیناتی لاہور میں رہتی ہے اور ریٹائرمنٹ پر ان کے لئے اپنا گھر بنانا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ اس کو مد نظر رکھتے ہوئے اسکیم کو مندرجہ بالا چھوٹے کوارٹرز کی الاٹمنٹ کے سلسلے میں جاری رکھا گیا ہے۔ سرمدست حکومت پنجاب اس اسکیم کو ختم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

ایس اینڈ جی اے ڈی 2002 تا 2004 دوران سروس

فوت ہونے والے ملازمین کے بچوں کی بھرتی کی تفصیل

*4481: بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ایس اینڈ جی اے ڈی کے جو ملازمین جنوری 2002 تا جنوری 2004 دوران سروس

وفات پا گئے۔ ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بیان فرمائیں؟

(ب) دوران سروس وفات پانے والے کن کن ملازمین کی اولاد کو سرکاری ملازمت دی گئی

اور جن کو ملازمت نہیں دی گئی، وجہ بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ بھرتی کی میرٹ لسٹ جانے والوں کے نام اور میرٹ لسٹ کی تفصیل فراہم

فرمائیں؟

وزیر خوراک:

(الف) ایس اینڈ جی اے ڈی کے جو ملازمین جنوری 2002ء تا جنوری 2004ء دوران سروس وفات پا گئے۔ ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دوران سروس وفات پانے والے ملازمین کے سب بچوں کو جو رول 17-اے کے قواعد و ضوابط کو پورا کرتے ہیں ان کی درخواست پر سرکاری ملازمت دی گئی۔ اس کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صادق میسج کے بیٹے پطرس میسج نے رول 17-اے کے تحت ملازمت برانے نائب قاصد درخواست دی لیکن وہ نائب قاصد کی اسامی کے قواعد و ضوابط پر پورا نہ اترتا ہے۔ وہ ان پڑھ ہے جبکہ اس کے لئے پڑھا کھنا ہونا ضروری ہے۔ اب اس نے غاکروب کی اسامی کے لئے مورخ 26 اپریل 2004ء کو درخواست دی ہے۔ جس پر قواعد و ضوابط کے مطابق ضروری کارروائی ہو رہی ہے۔

(ج) دوران سروس وفات پانے والے ملازمین کے ایک بچے یا بیوہ کو ضابطہ 17-اے پنجاب سول ملازمین (قواعد و ضوابط ملازمت) رولز 1974ء کے تحت گریڈ ایک تا پانچ سرکاری ملازمت ان کی درخواست پر دی جاتی ہے۔ بشرطیکہ درخواست کنندہ مطلوبہ اسامی کے لئے بھرتی کی شرائط پوری کرتا ہو۔ (تفصیل ج، د ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔) مذکورہ بھرتی فرداً فرداً ہوتی ہے۔ اس لئے ایسی بھرتی کے لئے کوئی میرٹ لسٹ ترتیب نہ دی جاتی ہے۔ تاہم گریڈ ایک تا پانچ کی مختلف اسامیوں کے مجاز ہیں۔ درخواستوں پر غور کرنے کے لئے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے مندرجہ ذیل شعبے متعلقہ ہیں۔

پرسنل ونگ

لیبر اے ٹھک اور نائب قاصد

ویلفیئر ونگ

II۔ برانے جو کیدار، نامی اور غاکروب وغیرہ

ٹرانسپورٹ اور پروکیورمنٹ ونگ

III۔ ڈرائیور

P.P.S.C چیسر میں ممبران، سٹاف
اور دیگر متعلقہ امور کی تفصیل

- *4744، اللہ شکیل ایوان (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) پنجاب پبلک سروس کمیشن میں چیئرمین، ممبران کی تعداد اور دیگر تعینات افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، پلانڈ، آہ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ممبران کی تعیناتی کس میڈ اور طریقہ کار کے تحت کون سی اتحادی کرتی ہے؟
- (ج) پنجاب پبلک سروس کمیشن میں ممبران کی منظور شدہ اور خالی اسمیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) ان میں سے کتنی اسمیاں میٹیکل کوڈ کی ہے۔ ان میٹیکل کوڈ کی اسمیوں پر تعینات نام میٹیکل افراد کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بیان فرمائیں؟
- (ه) قواعد کے مطابق ان ممبران کو کون کونسی سوویت حاصل ہیں؟
- (و) یکم جنوری 2003 سے آج تک چیئرمین اور ممبران کی تنخواہوں کی۔ اے۔ ڈی۔ اے اور دیگر اخراجات کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک،

- (الف) پنجاب پبلک سروس کمیشن میں چیئرمین، ممبران اور دیگر افراد کی مطلوبہ تفصیلات (Annexure "A") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
- (ب) پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ممبران کی تعیناتی پنجاب پبلک سروس کمیشن آرڈیننس 1978 کے تحت حکومت پنجاب گورنر پنجاب کی منظوری سے کرتی ہے۔
- (ج) پنجاب پبلک سروس کمیشن میں ممبران کی منظور شدہ اسمیوں کی تعداد 16 ہے۔ جب کہ اس وقت ممبر کی کوئی بھی اسمی خالی نہیں ہے۔

(د) ان میں سے لیکنیل کونڈ کی کوئی اسامی نہیں ہے۔ البتہ مسلح افواج کے ریٹائرڈ افسران میجر جنرل یا برابر عمدہ اعلیٰ عہدہ اور خواتین ہر ایک کیٹیگری میں سے کم از کم ایک ممبر مقرر کیا جانا ضروری ہے۔

(ه) ممبران کو قواعد کے مطابق تنخواہ اور الاؤنسز کے علاوہ مندرجہ ذیل سہولیات حاصل ہیں:

(I) سٹاف کار

(II) مفت طبی علاج

(III) رہائشی ٹیلی فون

(IV) سرکاری رہائش (صرف چیئرمین) البتہ اگر کسی ریٹائرڈ سرکاری افسر کو کمیشن میں بطور ممبر تقرری سے قبل قواعد کے تحت سرکاری رہائش کی سہولت موجود ہو تو اسے یہ سہولت حاصل رہے گی۔

(و) یکم جنوری سے آج تک چیئرمین اور ممبران کی تنخواہوں 'ٹی۔ اے۔ ڈی۔ اے اور دیگر اخراجات کی تفصیلات (Annexure "B") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

2003 تا حال بینوولینٹ فنڈ سے اخراجات

تجہیز و تکفین کی درخواستوں اور ادائیگی کی تفصیل

*4788، محترمہ فرح اقبال خان، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔۔۔
(الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک بینوولینٹ فنڈ بورڈ لاہور کو تجہیز و تکفین کی کتنی درخواستیں وصول ہوئیں۔ کتنے درخواست دہندگان کو ادائیگی کی گئی اور کتنی درخواستیں مسترد کر دی گئیں؟

(ب) اس عرصہ کے دوران ضلع غانیوال سے کتنی درخواستیں برائے تجہیز و تکفین اخراجات بورڈ ہذا کو موصول ہوئیں۔ ان درخواست دہندگان کے نام، پتاجات اور سرکاری ملازمین کے نام مع عمدہ جات، گریڈز کی تفصیل فراہم کی جائے؟

- (ج) ضلع غازیوال کی ان درخواستوں میں سے کتنی درخواستیں مسترد ہوئیں اور کتنے درخواست دہندگان کو اخراجات کی ادائیگی کی گئی ہے۔ جن کو ادائیگی کی گئی ہے۔ ان کے نام اور پتہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) عموماً بینوولینٹ فنڈ کے قواعد کے مطابق تجویز و تکفین کی درخواست کتنے عرصہ میں فائل کر کے ادائیگی کر دی جاتی ہے؟
- (ه) ضلع غازیوال کی جن درخواستوں کو ابھی تک فائل نہ کیا گیا ہے۔ اس کی وجوہات کیا ہیں اور اس تاخیر کے ذمہ داران کے نام اور ان کے خلاف حکومت کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے^۱ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک،

(الف) یکم جنوری 2003 سے 04-5-8 تک صوبائی بینوولینٹ فنڈ بورڈ لاہور کے دفتر کو تجویز و تکفین گرانٹ کی 1681 درخواستیں وصول ہوئیں اور ان میں سے درج ذیل تفصیل کے مطابق درخواست دہندگان کو تجویز و تکفین گرانٹ کے چیک جاری کئے گئے۔

I۔ کل درخواستیں جو وصول ہوئیں 1681

II۔ جتنی درخواستیں نامکمل تھیں اور فائیل دور کرنے کے لئے

مسترد محکمہ جات اور درخواست دہندگان کو تھمیل جاری کی گئیں 31

III۔ جتنی درخواستیں مسترد ہوئیں 250

IV۔ جتنے کیسز ضلعی سپورٹ بورڈ کو ارسال کئے گئے 76

V۔ جتنی درخواستوں پر چیک جاری کئے گئے۔ 1324

- (ب) اس عرصہ کے دوران ضلع غازیوال سے 23 درخواستیں برائے تجویز و تکفین اخراجات بورڈ ہذا کو وصول ہوئیں۔ ان درخواست دہندگان کے نام پتہ جات اور سرکاری ملازمین کے نام مع عمدہ جات، گریڈز کی تفصیل فہرست "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ضلع غازیوال کی ان 23 درخواستوں میں سے 9 درخواستیں مسترد ہوئیں اور 14 درخواست دہندگان کو فیوژل گرانٹ کے چیک جاری کئے گئے۔ جن کو چیک جاری کئے گئے ان کے نام اور پتہ جات کی تفصیل فہرست "الف" میں درج کر دی گئی ہے۔

(د) بینوولینٹ فنڈ قواعد کے مطابق تجبیز و تکفین کی درخواست جوئی مکمل ہو جائے اس کو مجاز اقداری کی منظوری کے بعد فوراً فونزل گرانٹ کا چیک جاری کر دیا جاتا ہے۔ تا مکمل درخواست کو مکمل کروانے کے لئے متعلقہ محکمہ اور درخواست دہندہ کو ایئر کمہ دیا جاتا ہے۔ جوئی متعلقہ محکمہ اور درخواست دہندہ کیس مکمل کر دے مجاز اقداری کی منظوری سے چیک جاری کر دیا جاتا ہے۔

(د) دفتر صوبائی بہبود فنڈ بورڈ لاہور میں ضلع غانیوال سے تجبیز و تکفین گرانٹ کی کوئی درخواست pending نہ ہے۔ تمام 23 درخواستوں پر قانون کے مطابق کارروائی کی جا چکی ہے۔

2003 تا حال بینوولینٹ فنڈ سے ماہانہ امداد کی درخواستوں

اور ادائیگی کی تفصیل

*4789، محمد وم سید محمد مختار حسین : کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک منتقلی گرانٹ (ماہانہ امداد) کی کتنی درخواستیں بینوولینٹ فنڈ بورڈ لاہور کو موصول ہوئیں۔ کتنے درخواست دہندگان کو ماہانہ امداد کے آرڈر جاری کر دیئے گئے ہیں اور کتنے کیس ابھی تک pending ہیں؟

(ب) اس عرصہ کے دوران ضلع غانیوال سے بورڈ ہذا کو کتنی درخواستیں ماہانہ امداد کی وصول ہوئیں۔ ان درخواست دہندگان کے نام، پتہ جات اور سرکاری ملازمین کے نام، گریڈ کی تفصیل دی جائے؟

(ج) ان درخواستوں میں سے کتنے درخواست دہندگان کو ماہانہ امداد کے آرڈر جاری ہوئے اور کتنی درخواستیں ابھی تک pending کس وجہ سے ہیں؟

(د) عموماً بینوولینٹ فنڈ کے قواعد کے مطابق ماہانہ امداد کا کیس کتنے عرصہ میں قاتل ہونا ضروری ہے؟

(د) اس عرصہ کے کتنے کیس ضلع خانیوال کے جو مقررہ مدت میں خاتل نہ ہونے۔ اس کے ذمہ دار کون افسران و اہلکاران ہیں اور حکومت ان کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک:

(الف) یکم جنوری 2003ء سے 08-05-2004 تک صوبائی بیوولینٹ فنڈ بورڈ لاہور میں منتقلی گرانٹ (ماہانہ امداد) کی موصول ہونے والی درخواستوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کل درخواستیں 745

جن پر آرڈر جاری ہوئے 442

جو منظوری کے عمل میں ہیں۔ 34

جتنی نامکمل درخواستیں موصول ہوئیں اور متعلقہ محکمہ جات اور درخواست دہندگان

کو کیس مکمل کرنے کے لئے لیر کھے گئے۔ 260

جتنی درخواستیں قوانین پر پورا نہ اترنے کی بنا پر مسترد ہوئیں۔ 9

(ب) اس عرصہ کے دوران ضلع خانیوال سے بورڈ ہذا کو 11 درخواستیں ماہانہ امداد کی وصول ہوئیں۔ ان درخواست دہندگان کے نام: پتہ جات اور سرکاری ملازمین کے نام: گریڈز کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان 14 درخواستوں میں سے 9 درخواست دہندگان کو ماہانہ امداد کے آرڈر جاری کئے گئے ہیں۔ 3 درخواستیں منظوری کے عمل میں ہیں۔ ایک درخواست گزار کا کیس بہود فنڈ قوانین پر پورا نہ اترتا تھا۔ لہذا محکمہ کو بذریعہ چٹھی مطلع کر دیا گیا ہے۔ ایک درخواست نان گریڈ سرکاری ملازم سے متعلق تھی۔ اس لئے ضروری کارروائی کے لئے ڈی۔ سی۔ او / جیٹر میں ضلعی بہود فنڈ بورڈ خانیوال کو بھیج دی گئی۔ ان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ماہانہ امداد کی جو درخواستیں دفتر بیٹولینٹ فنڈ کو موصول ہوتی ہیں ان کی بیٹولینٹ فنڈ قواعد کے مطابق متعلقہ اہلکاران اور آڈیٹر جارج پرنٹال کرتے ہیں اور جو کیس بیٹولینٹ فنڈ قواعد کے مطابق مکمل ہوتا ہے۔ اس کو منظوری کے لئے فوری طور پر مجاز اتھارٹی کے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے۔ نامکمل کیس کو مکمل کروانے کے لئے متعلقہ محکمہ اور درخواست دہندہ کو چٹھی لکھ دی جاتی ہے۔ جو منشی متعلقہ محکمہ اور درخواست دہندہ کیس کو مکمل کر دے اس کی مجاز اتھارٹی سے منظوری حاصل کر کے آرڈر جاری کر دیا جاتا ہے۔

(ہ) ضلع خانیوال کے کل 14 کیسز میں سے 1 کیسز منظور ہو گئے ہیں اور ان کے آرڈر جاری ہو چکے ہیں۔ 3 کیسز منظوری کے عمل میں ہیں۔ ان کے آرڈر بھی بہت جلد جاری ہو جائیں گے۔ ایک کیس قواعد پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے مسترد ہو گیا۔ جس کی اطلاع متعلقہ محکمہ کو بھی کر دی تھی۔ ایک کیس نان گریڈ سرکاری ملازم سے متعلق تھا۔ جو کہ متعلقہ ڈی۔سی۔ او ایچیز میں ضلع بہبود فنڈ بورڈ خانیوال کو ارسال کر دیا گیا۔ چونکہ یہ صوبائی دفتر بہبود فنڈ سے متعلقہ نہ تھا۔

جو کیس نامکمل موصول ہوتا ہے۔ اس کو مکمل کروانے کے لئے بیٹولینٹ فنڈ دفتر کی طرف سے مرحوم سرکاری ملازم کے محکمہ اور درخواست گزار کو لیکر ارسال کر دیا جاتا ہے۔ جو منشی وہ بیٹولینٹ فنڈ قواعد کے مطابق کیس مکمل کر دیں کیس مجاز اتھارٹی کو پیش کر کے اس کی منظوری حاصل کر کے آرڈر جاری کر دینے جاتے ہیں۔ کیس سرکاری ملازم کے محکمہ اور درخواست گزار نے مکمل کرنا ہوتا ہے اور یہ انہی کی ذمہ داری ہے۔

بینوولینٹ فنڈ بورڈ الفلاح بلڈنگ لاہور،

منظور شدہ و خالی اسمیں، تعینات سٹاف اور سہولیات کی تفصیل

*4841، چودھری زاہد پروین، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نواز شریف فرمائیں گے کہ۔

(الف) بینوولینٹ فنڈ بورڈ الفلاح بلڈنگ لاہور میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور اس

جگہ تعیناتی کے عرصہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس بورڈ میں منظور شدہ اسمیوں اور خالی اسمیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس بورڈ کے ملازمین کو حکومت کے مروجہ پے سکیل کے علاوہ بھی سہولیات فراہم کی

جاتی ہیں تو وہ کون کون سی ہیں اور اس کی منظوری کس اتھارٹی نے کس قاعدہ کے

تحت دی ہے؟

(د) بورڈ ہذا کے سیکرٹری کو قاعدہ اور قانون کے مطابق کون کون سی سہولیات حاصل ہیں؟

(ہ) یکم جنوری 2002 سے آج تک سیکرٹری ہذا کے تنخواہ، ٹیلی فون اور گاڑی اور

entertainment کے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک،

(الف) صوبائی بینوولینٹ فنڈ بورڈ الفلاح بلڈنگ لاہور میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ

اور اس جگہ تعیناتی کے عرصہ کی بابت تفصیل منسک فہرست "الف" ایوان کی پر رکھ دی

گئی ہے۔

(ب) اس بورڈ میں منظور شدہ اسمیوں اور خالی اسمیوں کی تفصیل فہرست "ب" ایوان کی میز

پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس بورڈ کے ملازمین کو حکومت کے مروجہ پے سکیل اور قوانین کے علاوہ کوئی سہولیات

حاصل نہیں۔

(د) بورڈ ہذا کے سیکرٹری، سیکرٹری حکومت پنجاب (سکیل نمبر 20) کو قاعدہ اور قانون کے

مطابق درج ذیل سہولیات حاصل ہیں۔

- (I) سرکاری ٹرانسپورٹ برائے سرکاری استعمال سوزو کی مارک ماڈل 1996
پٹرول کا استعمال 200 لیٹر ماہانہ تک محدود بمطابق S&G.A.D کا لیٹر
نمبر (ATI) (S& G.A.D) M.T.O مورخہ 22-9-1999
- (II) نیل فون بل (رہائش گاہ) 1000 نوکل کال کے فریج کی حد تک بمطابق
محکمہ خزانہ کا لیٹر نمبر PW-II-2-24/TELE/84(P) مورخہ 16-11-2002
اور صوبائی ہیڈ آفیسر بورڈ کا فیصد مورخہ 2-1-1998
- (III) فیس برائے لوائنگ فرائض بطور آگناک ایڈوائزر (بی۔ ایف) شرح - 800/- روپے ماہانہ
بمطابق محکمہ خزانہ کی چٹھی نمبری FDSR-III-12-14/88 مورخہ 17-3-1988
- (IV) انٹرنیشنل الاؤنس بشرح - 500/- روپے ماہانہ بمطابق فیصد بورڈ در اجلاس منعقدہ
27-6-1994
- (و) یکم جنوری 2002 سے مئی 2004 تک سیکرٹری ہذا کے تنخواہ ٹیلی فون اور گاڑی اور
entertainment کے اخراجات کی تفصیل فہرست "ہ" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی
ہے۔

الفلاح بلڈنگ لاہور، تعمیر، لاگت، کمرے و دکانات

اور کرایہ کی تفصیل

- *4842، چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) الفلاح بلڈنگ لاہور کب، کتنی لاگت سے تعمیر کی گئی۔ تعمیر کے وقت کتنی
دکانیں ہال اور کمرے وغیرہ تعمیر کئے گئے تھے؟
- (ب) اس وقت اس بلڈنگ کی کتنی دکانیں، کمرے اور ہال وغیرہ کئے کرایہ پر کس کس محکمہ
کے پاس ہیں؟
- (ج) اس وقت اس بلڈنگ کی دکانیں اور کمرے وغیرہ کے کرایہ کی سالانہ آمدن کتنی ہے؟

(د) کیا تمام دکانیں کمرے اور ہال وغیرہ موجودہ مارکیٹ کی شرح سے کرایہ پر دینے لگے ہیں۔ اگر کم پر ہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز اس نقصان کے ذمہ داران کے خلاف حکومت کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک،

(الف) الفلاح بلڈنگ لاہور 1962 میں تعمیر ہوئی۔ الفلاح بلڈنگ میں تقریباً 185 دکانیں کمرہ جات اور دفاتر وغیرہ ہیں۔ اس کے علاوہ الفلاح سینٹرا ہال بھی اس میں شامل ہے۔ تعمیر کی ٹاگٹ کاریکارڈ دفتر میں موجود نہ ہے۔

(ب) دکانوں اور کمروں وغیرہ کے کرایہ داران اور کرایہ کے بارے میں تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت اس بلڈنگ کی دکانوں اور کمروں وغیرہ کی سالانہ آمدن تقریباً 2 کروڑ روپے ہے۔

(د) تمام دکانیں اور کمرے وغیرہ جب کرانے پر دینے لگے تھے اس وقت کی مارکیٹ کی شرح کے مطابق ہی دینے لگے تھے۔ اس سلسلے میں واضح ہو کہ 1-1983-26 کے صوبائی بہبود فنڈ کے ایک فیصد کے مطابق گراؤنڈ فلور کی دکانوں کے کرایہ میں ہر سال یکم جنوری کو 7 فیصد اضافہ مفرد طور پر کیا جاتا ہے۔ جب کہ چٹھی نمبری AF(6)288 بتاریخ 10-10-1984 کے مطابق کمروں اور ہال وغیرہ کے کرایہ میں ہر سال یکم جنوری کو 7 فیصد اضافہ مرکب طور پر کیا جاتا ہے۔ دونوں فیصد جات کی نقول (ب) اور (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

الفلاح بلڈنگ لاہور، دکانوں کی الاٹمنٹ، کرایہ / لیز

اور دیگر متعلقہ معاملات کی تفصیل

*4847، شیخ تنویر احمد، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) الفلاح بلڈنگ میں دکانیں جن افراد کو کرایہ / لیز پر دی گئی ہیں۔ ان کے نام، پتاجات اور دکان کا نمبر مع رقبہ کی تفصیل نیز کرایہ / لیز کی ماہانہ رقم اور شرائط کی کاپی ایوان میں فراہم کی جائے؟

(ب) یہ دکانیں کب کس تھارتی کے حکم کے تحت کرایہ / لیز پر دی گئی ہیں؟

(ج) اگر ان دکانوں کو لیز / کرایہ پر دینے سے قبل اخبارات میں تشہیر کی گئی تو ان اخبارات کی نقل مع تاریخ فراہم کی جائے؟

(د) ہر دکان کو لیز / کرایہ پر لینے کے لئے کتنے افراد نے درخواستیں جمع کروائیں؟

(ه) کیا ان دکانوں کو لیز / کرایہ پر سب سے زیادہ بولی دینے والے افراد کو الاٹمنٹ کی گئی؟

وزیر خوراک،

(الف) الفلاح بلڈنگ میں موجود مختلف دکانوں کی الاٹمنٹ کی تفصیل مع دکان، رقبہ اور ماہانہ کرایہ کی تفصیل (الف) الاٹمنٹ کی شرائط کے لئے ایک میٹری شرائط نامہ مختص ہے۔ جو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) الفلاح بلڈنگ میں جگہ کی الاٹمنٹ عام طور پر سیکرٹری، سپروڈنٹ کرتے ہیں۔ بعض خاص کیسز میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری / وائس چیئرمین صوبائی سپروڈنٹ بورڈ یا بورڈ سے بھی اجازت لی جاتی ہے۔

(ج) الفلاح بلڈنگ میں موجود خالی جگہ برائے دکانات / دفاتر وغیرہ کو کرایہ پر دینے کے لئے تقریباً ہر تین ماہ بعد اخبارات میں اشتہار دیا جاتا ہے۔ آخری اشتہار اخبار جنگ اور ڈان میں مورخہ 04-26-04 کو شائع ہوا تھا جس کی نقول منسک (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) عام طور پر موجودہ کرایہ دار دکانیں خالی نہیں کرتے۔ اگر کبھی ایسا ہو جائے اور خواہش مند پارٹیاں ایک سے زیادہ ہوں تو زیادہ بولی دینے والے کو ہی دکان الاٹمنٹ کی جاتی ہے۔

سرکاری کوارٹرز کے الامتیز کو حصول

قبضہ میں حائل مشکلات اور حکومتی اقدامات

*4913: محترمہ کنول نسیم، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نئی الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق لاہور میں سرکاری رہائش گاہیں صرف

محکمہ S&G.A.D لاہور ہائیکورٹ اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین کو الاٹ کی جاتی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب بھی سرکاری رہائش گاہ محکمہ S&G.A.D ملازمین کے

علاوہ دوسرے محکموں کے ملازمین کو الاٹ کی جاتی ہے تو اس نئے الاٹی مکان / کوارٹر

کو قبضہ نہیں ملتا اور قبضہ حاصل کرنے کے لئے وہ در بدر کی ٹھوکریں کھاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے جن ملازمین کو اکتوبر نومبر 2003 میں

پوربہ کوارٹر اور وحدت کالونی میں سرکاری رہائش گاہیں الاٹ ہوئی تھیں ان کو ابھی

تک قبضہ نہیں دیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ C.G.E-49/B کے نئے الاٹی کو بہت پریشان کیا جا رہا ہے۔

جب کہ ریٹائرڈ ملازم بدستور محکمہ S&G.A.D کے بل بوتے پر قابض ہے۔ کوارٹر خالی

کرنے سے انکاری ہے۔ اگر جڑ پائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت

C.G.F-49/B کے ساتھ ساتھ تمام الاٹیوں کو قبضہ دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب

تک نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر خوراک،

(الف) موجودہ الاٹمنٹ پالیسی کے تحت صرف پنجاب مول سیکرٹریٹ، لاہور ہائیکورٹ اور پنجاب

اسمبلی کے ملازمین کوارٹروں کی الاٹمنٹ کے مستحق ہیں۔ شروع میں سیکرٹریٹ ملازمین

اور سیکرٹریٹ کے علاوہ ملازمین کے لیے 1.2 کی نسبت رکھی گئی تھی بعد میں یہ نسبت

ختم ہو گئی کیونکہ اس پالیسی کے مطابق الاٹمنٹ نہ کی گئی جس کی وجہ سے غیر

سیکرٹریٹ ملازمین کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا اس طرح سرکاری گھروں میں محکمہ صحت

اور تعلیم کے ملازمین کی تعداد سب سے زیادہ ہو گئی۔ یہ ملازمین عام طور پر لاہور سے باہر ٹرانسفر نہیں ہوتے اس لئے ریٹائرمنٹ تک گھر ان کے پاس رہتا ہے۔ مزید برآں یہ لوگ والدین رہائشی سکیم کے لئے سرکاری گھر اپنے بچوں کے نام کروا لیتے تھے۔ 1997 میں ایک سروے کے مطابق لاہور کے سرکاری گھروں میں مختلف محکموں میں رہائشیوں کی شرح مندرجہ ذیل تھی۔

محکمہ	تعداد	فیصدی
1۔ پنجاب سول سیکرٹریٹ	1095	30%
2۔ لاہور ہائیکورٹ	101	3%
3۔ صوبائی اسمبلی	45	1%
4۔ دوسرے محکمے	2380	66%
5۔ کل گھر	3621	100%

اس بناء پر حدش ہوا کہ اگر اس صورتحال کو کنٹرول نہ کیا گیا تو S&GAD کے تمام گھر محکمہ صحت اور تعلیم کے زیر قبضہ آجائیں گے۔ محکمہ قانون سے مشورے کے بعد یہ فیصد ہوا کہ تین محکموں کے علاوہ باقی تمام محکموں کو عارضی طور پر الاٹمنٹ بند کر دی جائے۔ تاوقتیکہ مطلوبہ تناسب حاصل ہو جائے۔ حکومت پنجاب کی اس الاٹمنٹ پالیسی کو کورٹ پٹیشن نمبر s18157/99 پیلیج کیا گیا لیکن ہائیکورٹ نے اپنے فیصلے بتاریخ 27 مئی 1999 میں حکومت پنجاب کی الاٹمنٹ پالیسی کی تائید کر دی۔

(ب) درست نہ ہے۔ عمومی طور پر سرکاری رہائش گاہ کی الاٹمنٹ موجودہ الٹی / قابض کی ریٹائرمنٹ سے تین چار ماہ قبل کی جاتی ہے۔ پالیسی کے مطابق موجودہ قابض / الٹی ریٹائرمنٹ کے بعد مزید آٹھ ماہ رہائش گاہ رکھ سکتا ہے۔ مزید برآں اکثر الٹی / قابض Spouse Scheme اور Parent Concession Scheme کے تحت اپنی رہائش گاہ اپنے بیٹے، بیٹی یا بوی کو الٹ کروانا چاہتے ہیں۔ اپنی درخواست مسترد ہونے پر یہ الٹی / قابض عدالتوں سے رجوع کرتے ہیں اور حکم اقتناعی حاصل کر لیتے ہیں۔ انہی

وجوہات کی بناء پر نئے الٹی کو الٹ شدہ رہائش کا بروقت قبضہ نہیں ملتا۔ الاٹمنٹ کے سلسلے میں کسی قسم کا امتیازی سلوک نہیں برتنا جاتا۔

(ج) اس کا جواب جڑ (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ کوارٹر نمبر B-49/CGE کے موجودہ قبضہ / سابق الٹی کو

پالیسی کے مطابق مورخہ 30-03-04 تک مذکورہ کوارٹر میں رہنے کی اجازت دی گئی۔

مزید برآں اسے مورخہ 02-04-04 کو اسٹیٹ آفس کی جانب سے vacation notice

جاری کیا گیا۔ بعد ازاں Ejection Recovery Officer کی جانب سے مورخہ

23-04-200 کو موجودہ قبضہ کو بید علی کا نوٹس جاری کر دیا گیا۔ اسی اثناء میں

وزیر اعلیٰ پنجاب نے موجودہ قبضہ محمد شریف ڈرائیور S&G A D کا کیس برائے

الٹمنٹ مذکورہ کوارٹر Parent Concession Scheme ہمدردانہ طور کے لئے بھجوا دیا

جسے مجاز اتھارٹی نے غور و غوض کے بعد مسترد کر دیا۔ اس کوارٹر کا کیس

Ejection and Recovery Officer S&G A D کو بھجوا دیا گیا۔ بعد ازاں

سابق الٹی / قبضہ مذکورہ کوارٹر نے کوارٹر کی الاٹمنٹ "Under Parent Scheme"

کے سلسلے میں دیوانی دعویٰ دائر کر دیا ہے اور عدالت نے مورخہ 10-06-2004 کو

صورتحال کو جوں کا توں رکھنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ عدالت کا فیصلہ آنے پر فیصلے کی

روشنی میں ضروری کارروائی کی جائے گی۔ جہاں تک دوسرے امایوں کو قبضہ دلوانے

کا تعلق ہے حکومت اس سلسلے میں ہر ممکنہ اقدامات کر رہی ہے۔

سول سیکرٹریٹ پنجاب میں ڈائری

ماڈل گاڑیوں کے استعمال کی تفصیل

*5178 ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام محکمہ جات کے سیکرٹری صاحبان کے پاس اس وقت Latest Model کی گاڑیاں ہیں۔ ان محکمہ جات کے سیکرٹری صاحبان کے زیر استعمال پہلی گاڑیوں کا کیا مصرف کیا گیا؟

وزیر خوراک،

ہاں۔ یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام محکمہ جات کے سیکرٹری صاحبان کے پاس اس وقت Toyota Corolla-XLI ماڈل 2003 کی گاڑیاں موجود ہیں۔ یہ گاڑیاں وزیر اعلیٰ صاحب کی منظوری کے بعد سیکرٹری صاحبان کے لئے خریدی گئیں۔ سیکرٹری صاحبان سے واپس آنے والی گاڑیوں کو Toyota راوی سے سنٹیل مرمت کے بعد پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کے حوالے کیا گیا۔

2002-03 اور 2003-04 میں خرید کردہ گاڑیوں
اور مالیت کی تفصیل

*5180 ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
مالی سال 2002-03 اور 2003-04 میں کتنی مالیت کی کتنی گاڑیاں افسران کے لئے اور
وزراء، مشیران پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اور چیئرمین سینڈنگ کمیٹی کے لئے خرید کی
گئیں؟

وزیر خوراک،

مالی سال 2002-03 اور 2003-04 میں S&GAD نے افسران کے لئے سات Toyota
Corolla-XLI کاریں خریدیں جن کی مالیت مبلغ 57,18,000 روپے ہے۔ وزراء
صاحبان کے لئے 41 ٹویونا کرولا 2.0D خریدی گئیں۔ ان پر 4,89,54,000 روپے خرچ
آئے۔ مشیران کے لئے 12 عدد نئی گاڑیاں خریدی گئیں۔ جن میں 3 ٹویونا کرولا 2.0D
1,11,41,000/- اور 2 ہونڈا سنی شامل ہیں۔ ان کی کل مالیت

روپے بنتی ہے۔ ابتدائی طور پر پارلیمانی سیکرٹریز کے لئے کوئی نئی گاڑیاں نہیں خریدی گئیں۔ البتہ اب ان کے لیے 55 نئی سوزو کی ہائبو گاڑیاں خریدی گئی ہیں۔ جن کی قیمت 4,09,75,000 روپے بنتی ہے اور یہ پارلیمانی سیکرٹریز کے حوالے کی جارہی ہیں۔ جیٹرین / جیٹرین سن سینڈنگ کمپنی کے لیے 44 عدد سوزو کی کلس گاڑیاں خریدی گئیں۔ ان کی کل قیمت 2,48,60,000 روپے بنتی ہے۔

لاہور، جی۔ او۔ آر، کیٹیگریز

اور رہائشی آفیسرز کی تعداد و تفصیل

*5336، چودھری جاوید احمد، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
لاہور میں کتنے جی۔ او۔ آر ہیں۔ اس میں کن کن کیٹیگریز کی رہائش گاہیں ہیں۔ ان میں کون کون کب سے رہائش پذیر ہیں؟

وزیر خوراک،

لاہور میں کل چھ جی۔ او۔ آر ہیں۔ جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جی۔ او۔ آر (ون) میں اسے کیٹیگری کی رہائش گاہیں ہیں۔ جو کہ سیکرٹریز نو گورنمنٹ آف پنجاب اور بنیادی سکول ہیں یا بالا کے افسران کے لئے مختص ہیں۔ جبکہ جی۔ او۔ آر میں گریڈ سترہ تا انیس تک کے آفیسرز کے لئے رہائش گاہیں مختص ہیں۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اکتوبر 1999 تا حال، SP، SSP اور DIG حضرات کے خلاف

محکمانہ سزائوں کی تفصیلات

*5511۔ رانا مشہود احمد خان، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

12۔ اکتوبر 1999 سے اب تک پنجاب میں کتنے SP/SSP اور DIG حضرات کو محکمہ سزاؤں دی گئیں اور ان سزاؤں کی نوعیت کیا ہے، نام اور عہدے کے ساتھ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک،

تمام پی ایس پی (PSP) افسران بمطابق عہدہ SSP/SP اور DIG متعین صوبہ پنجاب کی سزاؤں کا اختیار وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں آتا ہے۔ اس ضمن میں حکومت پنجاب جواب دینے سے قاصر ہے۔

اہم پنجاب پولیس گریڈ 18 کے افسران بمطابق عہدہ ایس پی (SP) میں سے کسی کو بھی 12۔ اکتوبر 1999 سے تاحال محکمہ سزاؤں دی گئی ہے۔

پنجاب بینولینٹ فنڈ لاہور، مستقل و مستعار الخدمتی

ملازمین اور تنخواہ کی ماہانہ تفصیلات

- *5552، شیخ عزیز اسلم، کیا وزیر اعلیٰ ازرہ نواز شہر بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) پنجاب بینولینٹ فنڈ لاہور میں اس وقت جو ملازمین مستقل کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور تاریخ تقرری کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) اس وقت اس بورڈ میں جو مستعار الخدمتی ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور مستقل محکمہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ان ملازمین کی خدمات حاصل کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ج) مستقل ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی۔ اے / ڈی۔ اے / الاؤنس پر ماہانہ اس بورڈ سے کتنی رقم خرچ کی جاتی ہے؟
- (د) اس بورڈ سے ماہانہ مستعار الخدمتی ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی۔ اے / ڈی۔ اے / الاؤنس پر ماہانہ کتنی رقم خرچ کی جا رہی ہے؟

(۵) مستعار الخدمتی ملازمین کتنے سال کے لئے خدمات سرانجام دے سکتے ہیں ان میں سے کتنے ملازمین کا مذکورہ عرصہ مکمل ہو چکا ہے اور ان کو کب تک واپس ان کے مستقل محکمہ جات میں واپس بھیج دیا جائے گا؟

وزیر خوراک،

(الف) پنجاب بیوولینٹ فنڈ لاہور میں اس وقت 9 ملازمین مستقل کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام 'عمدہ' تعلیمی قابلیت اور تاریخ تقرری کی تفصیل ضمت (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس وقت اس بورڈ میں جو مستعار الخدمتی ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام 'عمدہ' گریڈ اور مستقل محکمہ جات کی تفصیل منسلک ضمت (الف) جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے 'میں درج کر دی گئی ہے۔ ان میں ایڈمنسٹریٹو آفیسر، اکاؤنٹس آفیسر، اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسر اور آڈٹ آفیسر کی خدمات شروع ہی سے مستعار الخدمتی بنیادوں پر حاصل کی جاتی ہیں جبکہ دیگر سٹاف کی خدمات اس بورڈ میں عہدہ کی کمی کی وجہ سے صوبائی بورڈ کی اجازت سے حاصل کی گئیں۔

(ج) اس وقت جو مستقل ملازمین اس بورڈ کے دفتر میں کام کر رہے ہیں ان کی تنخواہ / الاؤنس پر مبلغ 59,049 روپے ماہانہ خرچ ہوتے ہیں جب کہ ٹی۔ اے / ڈی۔ اے اس وقت ادا کیا جاتا ہے جب کوئی ملازم دفتری کام سے لاہور سے باہر سفر کرتا ہے۔

(د) اس بورڈ سے مستعار الخدمتی ملازمین کی تنخواہوں / الاؤنس پر مبلغ 71,506 روپے ماہانہ خرچ ہوتے ہیں جب کہ ٹی۔ اے / ڈی۔ اے حسب قانون اس وقت ادا کیا جاتا ہے جب کوئی ملازم دفتری کام سے لاہور سے باہر سفر کرتا ہے۔

(۵) محکمہ خزانہ کی جاری کردہ ڈیپونیشن پالیسی بذریعہ لیر نمبری FD SR/II/6-13/97 مورخہ 13-8-98 کے مطابق مستعار الخدمتی ملازمین کی خدمات تین سال کے عرصہ کے لئے مستشاری ملتی ہیں۔ محکمہ خزانہ کے سرکلر لیر نمبر FD SR/II-6-13/97 مورخہ 25-7-01 کے مطابق اس میں ایک سال کی توسیع کی منظوری محکمہ خزانہ دینے کا مجاز ہے جبکہ

اس عرصہ کے بعد عرصہ ڈپوٹیشن میں توسیع کی منظوری وزیر اعلیٰ دینے کا اختیار رکھتے ہیں۔ مستعار الخدمتی ملازمین کے عرصہ ڈپوٹیشن کی تکمیل کے بارے میں معلومات فرسٹ (الف) میں درج کر دی گئی ہیں۔ مستعار الخدمتی ملازمین میں سے تین ملازمین کے ڈپوٹیشن پیریڈ میں مجاز اتھارٹی نے توسیع کر دی ہے۔ جب کہ تین ملازمین کے ڈپوٹیشن پیریڈ میں توسیع کا معاملہ محکمہ S&G A.D اور محکمہ خزانہ میں زیر کارروائی ہے۔

مستعار الخدمتی ملازمین کے عرصہ ڈپوٹیشن کی تکمیل پر ان کی دفتری امور میں کارکردگی کی بنیاد پر مجاز اتھارٹی سے ڈپوٹیشن پیریڈ میں توسیع کروالی جانے گی یا پھر ان کے مستقل محکمہ میں بھیج دیا جائے گا۔

پنجاب بینوولینٹ فنڈ بورڈ لاہور، سرکاری گاڑیوں،

ان کے استعمال اور اخراجات کی تفصیل

*5553، شیخ عزیز اسلم، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) پنجاب بینوولینٹ فنڈ بورڈ لاہور کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں کے نمبر اور قیمت خرید کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) یہ گاڑیاں جن افسران کے زیر تصرف ہیں ان کے نام، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) ان گاڑیوں کے پٹرول اڈیزل وغیرہ پر 2003 سے آج تک جو رقم خرچ کی گئی ہے اس کی تفصیل گاڑی وار فراہم کی جائے؟
- (د) ان گاڑیوں کی مرمت پر 2003 سے آج تک کتنی رقم گاڑی وار خرچ کی گئی ہے؟
- (ه) ان گاڑیوں کی مرمت کس کس ور کھاپ سے کروائی گئی ہے؟

وزیر خوراک،

(الف) پنجاب بیٹولٹیٹ فڈ بورڈ لاہور کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں کے نمبر اور قیمت خرید کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر سہ	گاڑی نمبر	نام گاڑی	سال خرید	قیمت خرید
1-	LOY-5697	سوزوکی مارچ	12 2 1996	1.83.688/-
2-	LOD-9658	سوزوکی کار	18 12 1990	2.23.000/-
3-	LOQ-2279	پہا موٹر سائیکل	11 5 1993	34.800/-

(ب) یہ گاڑیاں جن افسران اہل زمین کے زیر استعمال ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر سہ	گاڑی نمبر	نام آفیسر	مدہ	گریڈ
1-	LOY-5697	محمد یعقوب میاں	سیکرٹری	20
2-	LOD-9658	انجناز احمد	ایڈمنسٹریٹو آفیسر	18
3-	LOQ-2279	محمد انور محمود	ڈاکٹر	

(ج) ان گاڑیوں کے بیروں اڈریٹل وغیرہ پر 2003ء سے 31-7-2004 تک جو رقم خرچ کی گئی، اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر سہ	نمبر گاڑی	رجسٹرڈ ڈیل	رجسٹرڈ	سال
1-	LOY-5697	76.978/-	55.440/-	2003
2-	LOD-9658	81.178/-	48.580/-	2003
3-	LOQ-2279	18.546/-	11.366/-	2003

(د) ان گاڑیوں کی مرمت پر 2003 سے 2004 تک جو رقم خرچ کی گئی تفصیل اوپر درج کر دی گئی ہے۔

(ه) ان گاڑیوں کی مرمت جن ورکٹاپوں سے کروائی گئی ہے، ان کے نام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

گاڑیاں جن ورکشاپوں سے مرمت کروائی گئیں

ان کے ناموں کی تفصیل

LOQ 2279	مورسائٹل نمبر	LOD 9658	گاڑی نمبر	LOY 5697	گاڑی نمبر
زاہد آکواپٹا آئل سٹور، بھگت پورہ لاہور		امیر آٹوز پارٹس روڈ لاہور		حسیب موٹرز آٹوز کھاپ ملگری روڈ لاہور	
چودھری آٹوز منٹل پورہ لاہور		بابا موٹرز لاہور		مال پو موٹرز کس کوئٹن روڈ لاہور	
فائدہ آٹوز لاہور کینٹ		مشقت مکینکل ور کس لاہور		فاروق آٹوز علامہ اقبال ہاؤس لاہور	

الفلاح بلڈنگ لاہور، مرمت، تزئین و آرائش

اور ٹھیکہ جات سے متعلقہ تفصیلات

- * 5554، انجینئر جاوید اکبر ڈھلون، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) الفلاح بلڈنگ لاہور کی مرمت، تزئین و آرائش اور White wash پر 2003 سے آج تک ہر سال کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟
- (ب) یہ کام حکمہ کے جن ملازمین کی زیر نگرانی مکمل ہوا یا ہو رہا ہے، ان کے نام، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) یہ کام حکمہ کے اپنے ملازمین کی زیر نگرانی کروائے گئے یا کسی ٹھیکیدار کی معرفت اگر ٹھیکیدار نے مکمل کئے تو ان ٹھیکیداروں کے نام اور پتہ جات کی تفصیل بیان فرمائیں؟
- (د) مذکورہ ٹھیکہ جس مجاز اتھارٹی نے دیا اس کا نام، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ه) ان کاموں کے حصول کے لئے کتنے ٹھیکیداروں / فرموں نے حصہ لیا۔ سب سے کم ریٹ کس ٹھیکیدار / فرم کا تھا؟

وزیر خوراک:

(الف) الفلاح بڈنگ لاہور کی مرمت، تزئین و آرائش اور White Wash پر 2003 میں 9,98,802 روپے رقم خرچ ہوئی جبکہ 2004 میں 31 جولائی تک 1,17,763 روپے خرچ ہوئے۔

(ب) 2003 سے لے کر آج تک الفلاح بڈنگ میں مرمت، تزئین و آرائش اور White Wash کے تمام کام SDO الفلاح بڈنگ جناب محمد محبوب نیازی گریڈ 17 کی زیر نگرانی مکمل ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

(ج) الفلاح بڈنگ میں 2003 سے آج تک کچھ کام محکمہ کے اپنے ملازمین کی زیر نگرانی کروانے گئے اور کچھ کام ٹھیکیداروں کی معرفت، جو کام ٹھیکیداروں کی معرفت کروائے گئے ان ٹھیکیداروں کے نام، پتہ جات کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ ٹھیکہ جات جن مجاز اتھارٹیز نے دیئے ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) ان کاموں کے حصول کے لئے جتنے ٹھیکیداروں / فرموں نے حصہ لیا، ان کی تعداد اور سب سے کم قیمت والے ٹھیکیدار / فرم کا نام (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

ایتنی کرپشن

محکمہ انسداد رشوت ستانی میں اصلاحات کی ضرورت

*657، سید احسان اللہ و قاص، کیا وزیر اعلیٰ اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا حکومت صوبائی محکمہ انسداد رشوت ستانی کو مؤثر بنانے اور نیب جیسے اختیارات

دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ حکم رشوت ستانی کے انسداد کی بجائے خود رشوت وصول کرنے اور سرکاری افسران کو بلیک میل کرنے کا ادارہ بن چکا ہے۔ اس حکم کو موثر بنانے اور اصلاح کی کیا تجویز زیر غور ہیں؟

(ج) حکومت نے سرکاری اداروں سے رشوت ستانی کو کم کرنے کے لئے کون سے اقدامات تجویز کئے گئے ہیں اور آئندہ مزید کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک:

(الف) صدر پاکستان کے حکم اور ہدایت کے مطابق نیب National Anti Corruption Strategy کے تحت تمام صوبوں کے انٹی کرپشن کے قوانین کا کلی سطح پر جائزہ لے رہا ہے اور تمام صوبوں کے ڈائریکٹرز کا اجلاس بلا کر قوانین کو تمام صوبوں میں یکسانیت کے ساتھ نافذ کرنے اور انٹی کرپشن کے صوبائی اداروں کو خود مختار اور موثر ادارے بنانے کے سلسلہ میں غور و خوض کر رہا ہے اور اس سلسلے میں مزید اجلاس ہونے کی توقع ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ یہ حکم رشوت ستانی کے انسداد کی بجائے خود کرپشن اور رشوت ستانی کا شکار ہو گیا ہے جیسا کہ پہلے سوال کے جواب میں بتایا جا چکا ہے کہ کلی سطح پر اس ادارے کو موثر اور خود مختار بنانے کے لئے غور و خوض جاری ہے اور عملی طور پر جلد آمار نظر آنے لگیں گے۔

(ج) حکومت اچھے اور ایمان دار افسروں کو ہر شعبہ میں تعینات کرنے کا عزم رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں بد عنوانی اور رشوت ستانی کی وجوہات کی تہ تک پہنچ کر اس کے اسباب کو بھی دور کرنا چاہتی ہے۔ سرکاری ملازمین سے متعلق جرائم کی سزاؤں کو بڑھانے اور اکاؤنٹ ایبلٹی کے عمل کو شفاف بنانے اور اس سے متعلق اداروں کو خود مختار اور موثر بنانے کے بارے میں کئی اقدامات زیر غور ہیں۔

محکمہ انجی کرپشن میں سال 2002 کے دوران درج مقدمات

اور فیصلہ جات کی تفصیل

*3109 ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ انجی کرپشن میں سال 2002 کے دوران درج ہونے والے مقدمات کی تفصیل ضلع

وار قراچہ کی جائے؟

(ب) سال مذکورہ کے دوران درج ہونے والے مقدمات میں سے کتنے مقدمات کی تفتیش

مکمل ہو چکی ہے اور کتنے مقدمات زیر تفتیش ہیں؟

(ج) سال مذکورہ کے دوران درج ہونے والے کتنے مقدمات کا عدالتوں سے فیصد ہو گیا

ہے۔ عدالتوں سے فیصد شدہ مقدمات کی تفصیل مع سزا کی نوعیت / جرمانہ کی تفصیل

مسیا کی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ عدالتوں میں کافی تعداد میں زیر التواء مقدمات کی وجہ تفتیشی

افسران کی عدم حاضری ہے؟

(ه) کیا محکمہ مقدمات کا جلدی فیصد کروانے کے لئے کوئی خصوصی اقدامات کرنے کو تیار

ہے اگر ایسا کوئی منصوبہ ہے تو ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک،

(الف) اس وقت انجی کرپشن اسمبلیمنٹ پنجاب پانچ رجسٹریل دفاتر پر مشتمل ہے۔ جن میں ہیڈ

کوآرڈر گوجرانوالہ، لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد اور ملتان شامل ہیں۔ سال 2002ء میں کل

1500 مقدمات درج ہونے جن کی دفاتر اور تفصیل حسب ذیل ہے۔

109

1- ہیڈ کوآرڈر (گوجرانوالہ)

223

2- لاہور رجسٹری

87

3- راولپنڈی رجسٹری

356

4- فیصل آباد

5- ملتان

725

میزان

1500

ضلع وار تفصیل مندرجہ بالا دفاتر کی ترتیب کے لحاظ سے فلیگ "A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2002ء میں درج ہونے والے مقدمات میں سے 1296 کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے جب کہ 204 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔ جن کی دفاتر وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

تفتیش مکمل شدہ مقدمات زیر تفتیش مقدمات

21	88	1- بیٹہ کوارٹر (گوجرانوالہ)
62	161	2- لاہور ریجن
18	69	3- راولپنڈی ریجن
51	305	4- فیصل آباد
52	673	5- ملتان
204	1296	میزان

(ج) مذکورہ سال میں درج ہونے والے مقدمات میں سے 17 کا عدالت سے فیصلہ ہو گیا ہے۔ جس کی دفاتر وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

5	1- راولپنڈی ریجن
9	2- فیصل آباد
3	3- ملتان

ضلع وار تفصیل مندرجہ بالا دفاتر کی ترتیب کے لحاظ سے فلیگ "B" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ کسٹا درست نہ ہے کہ زیر التوا مقدمات کی وجہ صرف تفتیشی افسران کی عدم حاضری ہے بلکہ اس کی ایک بڑی وجہ متعلقہ وکلاء کی لاہور ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ آف پاکستان میں حاضری کے ساتھ ساتھ عدالتوں کا ایک جگہ پر نہ ہونا بھی شامل ہے۔

(9) اس وقت پنجاب میں سپیشل عدالت ہائے انسداد رشوت ستانی کی 9 عدالتیں ہیں جو کہ لاہور (2 عدد)، گوجرانوالہ، راولپنڈی، فیصل آباد، سرگودھا، ملتان، بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان میں کام کر رہی ہیں۔ یہ عدالتیں، لاہور ہائیکورٹ کے ماتحت ہیں جب کہ مقدمات کے تیزی سے فیصلجات کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

1- مقامی طور پر بیج صاحبان سے متعلقہ دشواریوں کو حل کرنے کے لئے میٹنگ کا انعقاد زیر غور ہے علاوہ ازیں چیف سیکرٹری صاحب حکومت پنجاب / ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب کے پاس بھی اس سلسلہ میں حائل مسائل پر متعلقہ بیج صاحبان سے میٹنگ کرنے کا معاملہ زیر غور ہے۔

2- سمنوں کی بروقت تکمیل کے لئے بھی ہدایات جاری کی جائیگی ہیں تاہم متعلقہ عہدہ کی کمی بھی ایک وجہ ہے۔ جس کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

3- پرائیکٹیشن عہدہ کی کارگزاری بہتر بنانے کے لئے ہدایات جاری کی جائیگی ہیں جس سے مقدمات کے جلد فیصلہ میں مدد ملے گی۔

محکمہ انٹی کرپشن کے ملازمین

اور دفاتر سے متعلق معلومات کی تفصیل

*3110 ملک محمد اقبال چٹڑ، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ انٹی کرپشن میں اس وقت کتنے افسران / اہلکاران کام کر رہے ہیں۔ الگ الگ تفصیل مہیا کی جائے؟

(ب) محکمہ ہذا کے کتنے ضمنی دفاتر ہیں اور ان کی تفصیل الگ الگ مہیا کی جائے؟

(ج) کیا مذکورہ دفاتر میں کوئی دفتر کرایہ کے مکان میں کام کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس کے ماہانہ خرچ کی تفصیل مہیا کی جائے؟

(د) محکمہ ہذا کی ذاتی عمارت میں قائم دفاتر کے ماہانہ خرچ کی تفصیل ضلع وار علیحدہ علیحدہ میا کی جائے؟

(ہ) کیا حکومت محکمہ ہذا کے لئے ذاتی دفاتر بنانے کے لئے تیار ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر خوراک،

(الف) محکمہ اپنی کریشن میں اس وقت کام کرنے والے افسران/اہلکاران کی تعداد 531 ہے۔ تفصیل Flag-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ ہذا میں وقتی طور پر 31 ضمنی دفاتر ہیں اور انکی تفصیل Flag-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہاں۔ کرایہ کے مکان میں کام کرنے والے دفاتر کی تفصیل مع ماہانہ خرچ Flag-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ہاں۔ ذاتی عمارت میں قائم دفاتر کے ماہانہ خرچ کی تفصیل ضلع وار الگ الگ Flag-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حکومت محکمہ ہذا کے لئے دفاتر بنانے کے لئے تیار ہے اس سلسلے میں بیڈ آئس اور لاہور ریجن کے دفاتر کے لئے ریونیو بورڈ سے درخواست کی گئی ہے کہ کوئی مناسب قطعہ اراضی دفاتر ہذا کے لئے الاٹ کیا جائے۔ دیگر دفاتر کے لئے بھی اگر سرکاری اراضی میسر ہو سکے تو وہاں بھی عمارت تیار کی جاسکتی ہے۔

محکمہ انٹی کرپشن فیصل آباد ریجن میں تعینات

ملازمین کی تفصیل

*3731، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) محکمہ انتی کرپشن فیصل آباد رجمن کے اضلاع کے نام اور ان میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، عرصہ تعیناتی اور پتہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؛
- (ب) ان دفاتر میں کتنے ملازمین عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟
- (ج) کتنے ملازمین کے خلاف محکمہ انکوائریز اور کرپشن کی انکوائریز چل رہی ہیں؟
- (د) ان ملازمین کو تنخواہ کی ادائیگی پر مابند کتنی رقم خرچ ہوتی ہے اور انہوں نے سال 2003ء میں کرپشن کے سلسلہ میں کتنی رقم برآمد کی ہے؟

وزیر خوراک،

- (الف) محکمہ انتی کرپشن فیصل آباد رجمن میں فیصل آباد، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، سرگودھا، خوشاب، میانوالی اور بکھر اضلاع شامل ہیں۔ ان میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، عرصہ تعیناتی اور پتہ جات کی تفصیل "فلیگ الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) ان دفاتر میں مندرجہ ذیل ملازمین عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں۔

1۔ مامی جاوید انور انسپکٹر repatriated

2۔ مرزا محمد اکرم کانسٹیبل

3۔ محمد اشرف کانسٹیبل

4۔ محمد اسلم کانسٹیبل

5۔ محمد امین کانسٹیبل

6۔ اعجاز احمد کانسٹیبل

7۔ نصر اللہ کانسٹیبل

8۔ غلام عباس کانسٹیبل

- (ج) کسی ملازم کے خلاف کوئی محکمہ یا کرپشن کی انکوائری نہ چل رہی ہے۔
- (د) ان ملازمین کو تنخواہ کی ادائیگی پر 349,734/- روپے مابند خرچ ہوتے ہیں اور انہوں نے سال 2003ء میں کرپشن کے سلسلہ میں کل رقم مبلغ 42,67,539/- روپے برآمد کی ہے۔ تفصیل فلیگ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ انٹی کرپشن، گوجرانوالہ ریجن کے تہانہ جات

اور ملازمین کی تفصیل

- *3742، لاء شکلیں الرحمان (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) محکمہ انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن میں کتنے تہانہ جات کس کس جگہ کام کر رہے ہیں اور ان تہانہ جات میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) مذکورہ تہانہ جات میں تعینات کتنے ملازمین کے خلاف رشوت وصول کرنے کی انکوائریاں چل رہی ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) کتنے ملازمین کے خلاف محکمہ انکوائریاں چل رہی ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) ان تہانہ جات کے کتنے سربراہان کے خلاف رشوت وصول کرنے کی انکوائریاں شکایات زیر کارروائی ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ه) ہر تہانہ کی سال 2003 کی آمدن اور خرچ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک،

- (الف) محکمہ انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن نہ ہے۔ البتہ ایک ضلعی دفتر کام کر رہا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل سٹاف تعینات ہے۔

1- انسپکٹر 'احجاز رشید' ایم۔ اے (BS-16) نومبر 2003

2- سپاہی محمد ناصر 'مڈل' (BS-5) 22-04-1996

3- سپاہی محمد اشرف 'میٹرک' (BS-5) 12-01-1998

4- سپاہی محمد بشیر 'میٹرک' (BS-5) 1993

(ب) کسی ملازم کے خلاف محکمہ انکوائری نہ چل رہی ہے۔

(ج) کسی ملازم کے خلاف محکمہ انکوائری نہ چل رہی ہے۔

- (د) تھانہ کے کسی سربراہ کے خلاف رشوت وصول کرنے کی انکوائری شکایت زیر کارروائی نہ ہے۔
- (ه) سال 2003 میں تھانہ انٹی کرپشن گورنوار میں برآمد کی گئی رقم -47,907 روپے ہے جو کہ مقدمہ نمبر 35/2002 میں کی گئی۔ تفصیل اور خرچ بشمول تنخواہ، الاؤنسز، سفر خرچ، کرایہ بلڈنگ، بل بجلی مبلغ 542094/ روپے ہے۔ تفصیل فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

محکمہ انٹی کرپشن، فیصل آباد ریجن کے تھانہ جات

اور ملازمین کی تفصیل

- *3745، بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) محکمہ انٹی کرپشن فیصل آباد ریجن میں کتنے تھانہ جات کس کس جگہ کام کر رہے ہیں اور تھانہ جات میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعیناتی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) مذکورہ تھانہ جات میں تعینات کتنے ملازمین کے خلاف رشوت وصول کرنے کی انکوائریاں چل رہی ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) کتنے ملازمین کے خلاف جھانڈا انکوائریاں ہو رہی ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) ان تھانہ جات کے کتنے سربراہان کے خلاف رشوت وصول کرنے کی انکوائریاں/شکایات زیر کارروائی ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ه) ہر تھانہ کی سال 2003 کی آمدن اور خرچ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک،

(الف) محکمہ انہی کرپشن فیصل آباد رجین درج ذیل 8 تھانہ جات پر مشتمل ہے۔

- 1- فیصل آباد رجین
- 2- فیصل آباد سرکل
- 3- جھنگ
- 4- ٹوبہ ٹیک سنگھ
- 5- سرگودھا
- 6- خوشاب
- 7- میانوالی
- 8- بھکر

تھانہ جات میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل "ٹیگ الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس قسم کی کوئی انکوائری کسی ملازم کے خلاف نہ چل رہی ہے۔

(ج) اس قسم کی کوئی انکوائری کسی ملازم کے خلاف نہ چل رہی ہے۔

(د) اس قسم کی کوئی انکوائری کسی سربراہ کے خلاف نہ چل رہی ہے۔

(د) ہر تھانہ کی سال 2003ء کی آمدن اور خرچ کی تفصیل "ٹیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع منڈی بہاؤ الدین۔ انٹی کرپشن

میں درج مقدمات کی تفصیل

*3971، جناب فضل احمد رانجھا، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گزشتہ سال کے دوران ضلع منڈی بہاؤ الدین سے کتنے مقدمات محکمہ انہی کرپشن میں درج

کئے گئے ہیں۔ نیز یہ مقدمات کن کن کے خلاف درج ہوئے ہیں اور مقدمات درج

ہونے کی وجوہات تفصیلاً بیان کی جائیں؟

(ب) ان میں کتنے مقدمات کے چالان عدالتوں میں پیش ہوئے ہیں اور ان کا نتیجہ کیا ہے۔

اگر پیش نہیں ہوئے تو وجہ بیان کی جائے؟

(ج) جن مقدمات کے چالان عدالت میں پیش نہیں ہوئے، ان کو کب تک عدالت میں

پیش کیا جائے گا؟

وزیر خوراک،

- (الف) گزشتہ سال کے دوران تھانہ ACE منڈی بہاؤالدین میں کل 13 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن کی تفصیل فلیگ (اسے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ان میں دو مقدمات کے چالان عدالتوں میں پیش ہوئے ہیں۔ جن کی تفصیل فلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جب کہ بقیہ 11 مقدمات میں چالان پیش نہ ہونے کی وجہ فلیگ (س) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) جن مقدمات میں جوڈیشل ایکشن منظور ہو چکا ہے۔ ان کو جلد ہی عدالت میں برائے سماعت پیش کیا جائیگا۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

وزیر اعلیٰ کے مشیران و معاونین خصوصی کی تعداد

نام، اعزازیہ و مراعات کی تفصیلات

267. محترمہ شائین عتیق الرحمن، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
وزیر اعلیٰ کے مشیران اور معاونین خصوصی کی تعداد اور ان کے نام کیا ہیں۔ وہ کن اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے فرائض کی نوعیت کیا ہے، ان کی تعیناتی قابلیت کیا ہے۔ ان کا تعلق کس پیشے سے ہے، وہ اس وقت کیا فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ان کے سٹاف کی تعداد کیا ہے۔ ان کو کہاں آفس دیا گیا ہے۔ انہیں کتنا اعزازیہ دیا جا رہا ہے اور کیا مراعات دی جا رہی ہیں نیز انہوں نے گزشتہ سال 04-2003 میں کیا اہداف، اگر کوئی ہیں، پورے کئے ہیں؟

وزیر خوراک،

وزیر اعلیٰ پنجاب کے معاونین کی تعداد 4 ہے اور مشیران کی تعداد بھی 4 ہے۔ ان کے مستفاد کوائف حسب ذیل ہیں۔

معاونین خصوصی

میرزا محمد ام	مگر	تعلیمی کابینہ خلیج	پیشہ	دفتر	عمدہ	اعزازیہ و مرامات
سید خواجہ حسین	تعلیمی شعبے میں بنیادی اصلاحات سے آگاہی	اسسٹنٹ سیکرٹری	وکالت	سیکرٹری	سیکرٹری	تعمیراتی (2000-01) روپے سرکاری گھریلو سزایہ
				انچارجنگ	اسسٹنٹ سیکرٹری	مکھن (2002-03) روپے ایک عدد
					ڈپٹی سیکرٹری	سرکاری گاڑی مع
					ڈپٹی سیکرٹری	پٹرول ٹینک فون
					ڈپٹی سیکرٹری	ایک دفتری ایک
						گھریلو سفری و طبی
						درجہ اولیٰ انسران
						تعمیراتی کاموں

گواہ اعلیٰ سٹری

دقیقہ 400000

ملائے ہوئی ملازمت کی

سورت میں

3000000 روزانہ

سفری و طبی 550

میں سواری

بھارتی میں گاڑیوں

1950

ایضاً۔

ایضاً۔ BOR

گورنر انوار سیاست

ایم۔ بی۔ بی۔

پولیس چیک

پوسٹوں کی

تفصیلی

تفصیلی

تفصیلی

تفصیلی

تفصیلی

تفصیلی

تفصیلی

ایضاً۔

ایضاً۔ سول سیکرٹریٹ

راولپنڈی کاروبار

موجودہ سستی

لیم ایسے

ترقی میں اضافہ

کما کما

کما کما

کما کما

ایضاً۔

ایضاً۔ سول سیکرٹریٹ

زراعت

رہبر پارٹی

ایضاً۔

ایضاً۔

ایضاً۔

ایضاً۔

ایضاً۔

ایضاً۔

ایضاً۔

ایضاً۔

ایضاً۔

ایضاً۔

ایضاً۔

ایضاً۔

ایضاً۔

ایضاً۔

ایضاً۔

ایضاً۔

ایضاً۔

ایضاً۔

مشیرانِ کرامہ

نمبر سزا	نام	عنوان	دفتر	عنوان	مقام
1	کرمل مجان مر مان	عنوان کے شعبے میں سے خدمات	پرائیویٹ سیکٹری اسسٹنٹ پبلک ہائب کام اور ڈائری	پرائیویٹ ایڈوائس سیکٹری پبلک ہائب کام اور ڈائری	اعزازیہ خدمات گوانا (1971) روسپیہ سرکاری گھریا کریم مکان (1972) روسپیہ یک حد و سرکاری کارج پبول انٹی فون ایک دفتری یک گھریو سٹری وغیر درج اول فسر جماعت کاہولی کریہ اعلیٰ سٹری وقیفہ - 4000 ملازمتی ملازمت کی سورت میں 1970/75 سٹری وقیفہ 950 مٹی سولیات مطابق مٹی فون 1050 ایضاً۔
2	میر صفیر حیات کیار	ٹیلی ایکٹ 2012 سے عمل درآمد و لین میں سٹریٹ فوشی کی روک تھا	سرگودھا سیاست سول سیکٹریٹ	ایضاً۔ ایضاً۔	ایضاً۔
3	راجہ اعجاز اعجاز خان	راجہ اعجاز راجہ اعجاز	ایضاً۔ ایضاً۔	ایضاً۔ ایضاً۔	ایضاً۔ ایضاً۔
4	نصیر رضا	ٹیلی ایکٹ 2013	ایضاً۔ ایضاً۔	ایضاً۔ ایضاً۔	ایضاً۔ ایضاً۔

جناب قائم مقام سپیکر، راجہ صاحب! کل آرگینیشن پر سوالات ہیں۔ آرگینیشن منسٹر بھی ہوں گے اور سیکرٹری بھی یہاں ہوں گے۔ کل انشاء اللہ اس پر بحث ہوگی۔

رپورٹیں (توسیع)

مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹیں

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب قائم مقام سپیکر، سید محمد رفیع الدین بخاری مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

سید محمد رفیع الدین بخاری، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2003 and The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2004 moved by Dr Syed Waseem Akhtar M P A. PP271

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-اکتوبر 2004 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ

'The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2003 and The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2004 moved by Dr Syed Waseem Akhtar M P A. PP271

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-اکتوبر 2004 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید محمد رفیع الدین بخاری، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2004."

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز، کلرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31 اکتوبر 2004 تک توسیع کر دی جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The motion moved and the question is that

"The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2004"

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز، کلرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31 اکتوبر 2004 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب قائم مقام سپیکر، چودھری جاوید احمد مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی چودھری جاوید احمد!

چودھری جاوید احمد، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"The Punjab Ministers , Salaries , Allowances and Privileges (Amendment) Bill 2004.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں مورخہ 31-اکتوبر 2004 تک توسیع کر دی جائے۔"

MR ACTING SPEAKER: The motion moved and the question is

"The Punjab Ministers , Salaries , Allowances and Privileges (Amendment) Bill 2004."

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں مورخہ 31-اکتوبر 2004 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری پہلے yes کہی تھی۔ اپوزیشن کو اتنی جلدی تھی کہ انہوں نے پہلے no کہ دیا ہے۔ پہلے yes کہا کرتے ہیں۔ جناب قائم مقام سیکرٹری، اب تحریک استحقاق شروع کی جاتی ہے۔ جناب محمد آجاسم شریف صاحب نے move کی تھی اور آج یہ pending ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، پہلے آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بول لیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، شکر ہے۔ جناب سیکرٹری پہلے پانی پر بات ہوتی رہی۔ اس سے پہلے ہمارے دوست جو ایم ایم اے کی طرف سے ہنڈی میں جیت کر آئے ہیں انہوں نے یہ ارشاد فرمایا کہ جناب اکبر بگٹی کو چوک میں اٹھا لکایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ میں dispose of کر چکا ہوں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ہمارے جو باقی چھوٹے صوبے ہیں ان کے جو قوم پرست لیڈر ہیں ان کی سیاسی سوچ اور نظریے سے اختلاف ہو سکتا ہے۔ لیکن پنجاب کے کردار کے بارے میں ان کے اپنے تحفظات ہیں اس لئے اس طرح کا پیغام پنجاب اسمبلی سے جانے گا کہ ملنے لیدر کو ملنے چوک پر لکایا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ وفاق ہمارا کمزور ہو گا جو پہلے ہی کمزور ہے۔ اس لئے ہم نے پرسوں جو قراردادیں وردی کے حوالے سے پاس کیں اس حوالے سے نہیں کہ پنجاب کی ہم نے خدمت نہیں کی پاکستان کی خدمت نہیں کی۔ میری جناب سے یہ گزارش ہے کہ وہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، میں نے ان کو روک دیا تھا۔ I did not allow I will not take

that

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، یہ غلط پیغام بلوچستان اور باقی چھوٹے صوبوں میں جانے کا جو پنجاب کے خلاف بات جانے گی۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ قرارداد کے حوالے سے جو عباسی صاحب نے بات کی ہے، وفاق کی مضبوطی کا باعث بنے گی۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جو قرارداد پاس ہوئی ہے یہ ہماری مدد تک نہیں تھا بلکہ یہ پنجاب کے عوام کے منتخب نمائندوں کی بات تھی پنجاب کے عوام کی بات تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر، کس کے بارے میں؟

وزیر زرعی مارکیٹنگ، یہ جو resolution کے بارے میں عباسی صاحب نے بات کی۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ تو اکبر بگٹی کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، پلو میں پھر پانی کی طرف آجاتا ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! سوالات و جوابات کے تے جو ایام کا تعین کیا گیا ہے اس میں محکمہ لبر کے جوابات ایک عرصے سے pending ہیں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ ایک تو مستقبل قریب میں آنا چاہیے میرا خیال ہے کہ ذیحد سال سے سوالات کے جواب نہیں آئے۔ دوسری میری درخواست یہ ہے کہ جب دو دو محکموں کو اکٹھا کر دیا جاتا ہے جیسے سیاحت اور امداد باہمی کو ذیری ڈویژن اور بہود آبادی کو اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شروع میں سوالات discuss ہو جاتے ہیں اور دوسرے سوالات جو بعد میں آتے ہیں وہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس نے میری درخواست ہے کہ ایک تو محکموں کو اکٹھا نہ کیا جائے اور دوسرا لبر کے سوالات جو بست عرصے سے pending ہیں ان کو بھی لایا جائے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، سیکرٹری صاحب! ان کی بات کو نوٹ کر لیں۔

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سیکرٹری! میری یہ submission ہے کہ وقفہ سوالات کا نام بڑھا دیا جائے کیونکہ بہت زیادہ پوائنٹ آف آرڈر آجاتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وقفہ سوالات تو ختم ہو چکا ہے۔

چودھری زاہد پرویز، ختم ہو گیا ہے۔ لیکن میں آئندہ کے تے بات کر رہا ہوں جو ہمارے سوال آتے ہیں وہ ایجنڈے کی نذر ہو کر بیچ میں ٹھپ ہو جاتے ہیں اور ان کو discuss کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ ہم نے کئی باتیں کرنی ہوتی ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، وقفہ سوالات تو ایک گھنٹے کا تھا لیکن اس میں پھر پوائنٹ آف آرڈر پائی کے بارے میں اٹھ گھنٹہ ہوا اس لئے وقفہ سوالات ختم ہو گیا۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر، اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں
جناب محمد آجاسم شریف، جناب سپیکر! میری تحریک کا جواب آنا ہے۔

تہانہ مزنگ کے ایس آئی کارکن اسمبلی کے خلاف نازیبا

زبان کا استعمال اور قی۔ ایس۔ پی کا شکایت کو سنی ان سنی کر دینا

(---جاری)

جناب قائم مقام سپیکر، یہ move ہو چکی ہے اور اس کا جواب آنا ہے۔ جی، اللہ، منسٹر صاحب!
وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق جس دن پیش کی گئی تھی تو اس دن میں نے یہ گزارش کی تھی کہ میں متعلقہ پولیس اہلکار کو بلا کر اس کا موقف سنوں گا اور معزز رکن کے سامنے اس بات کی تصدیق کی جائے گی کہ اس نے اس قسم کی بات کی ہے یا نہیں۔
کیونکہ تحریک استحقاق کو اگر آپ غور سے ملاحظہ فرمائیں تو آپ کو خود اس بات کا اندازہ ہو گا کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس سے معزز رکن کا استحقاق مجروح ہوا ہو۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ انہوں نے کھابے کر،

”انہوں نے قائم مقام ایس پی ایز کو گالیاں دیں یا ان کے متعلق بد تمیزی سے بات کی۔“

انہوں نے مجھے حلفاً یہ کہا ہے کہ قائم مقام ایس پی ایز کے ساتھ نہ میرا کوئی اختلاف ہے نہ کسی نے میرے ساتھ بات کی ہے جو ایم پی اسے گھر بیٹھا ہے اس کے متعلق میں اس قسم کی بات کیوں کروں گا؟ یہی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے مجھے حلفاً یہ کہا ہے کہ میں نے قائم مقام ایس پی ایز کے متعلق

کوئی بات نہیں کی۔

دوسری بات اس میں یہ ہے کہ یہاں پر کہا گیا ہے کہ وہ بارگیننگ کر رہا تھا۔ میں نے معزز رکن کو پہلے ہی یہ کہا تھا کہ اگر یہ بارگیننگ کی بات کرتے ہیں تو یہ مجھے تحریری درخواست دیں۔ نہ صرف یہ کہ اس کے خلاف میں ڈیپارٹمنٹل ایکشن کی بات کرتا ہوں بلکہ اپنی کمریشن میں اس کے خلاف پرچہ درج کرواتے ہیں۔ اگر اس نے کوئی بارگیننگ کی ہے اس نے کوئی پیسے لئے ہیں۔ لیکن اگر کوئی ایم پی اسے صاحب خانے میں جا کر کہیں کہ فلاں مزم کو بھجوز دیں تو اس وقت اس کو نہ بھجوزا گیا ہو اور گھنٹے کے بعد بھجوز دیا گیا ہو یا دو گھنٹے کے بعد بھجوز دیا گیا ہو تو یہ کسی طور پر بھی استحقاق نہیں بنتا۔ اس لئے میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ پولیس افسر نے خلفاً کہا ہے کہ کوئی بد تمیزی کی بات نہیں ہوئی۔ انہوں نے مزم ضرور پکڑا اس کے خلاف پرچہ درج ہوا تفتیش کی لیکن گواہ کوئی نہیں آیا پرچہ خارج کر دیا گیا اور اس کو بھجوز دیا گیا اور اسے معزز رکن ہی لے کر گئے ہیں۔ لیکن اگر وقتی طور پر ان کے کہنے پر مزم نہ بھجوزا جائے تو ان کا کسی طور پر بھی استحقاق مجروح نہیں ہوتا۔ اس لئے میری جناب سے استدعا ہے کہ اس کو رول آؤٹ فرمایا جائے۔ آپ privileges اٹھا کر دیکھ لیں معزز رکن کا کہیں بھی استحقاق نہیں ہے کہ پولیس افسر کو کہیں کہ فلاں مزم بھجوز دیں تو وہ بھجوز دے۔ جہاں تک اس کا رشوت لینے کا تعلق ہے تو اس کے خلاف یہ complaint دیں تو ہم اس کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ شکریہ۔

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر اراہر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ اگر اس تحریک کو پڑھا جائے تو اس میں کہیں بھی یہ محسوس نہیں ہوتا کہ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ میری ان کی خدمت میں یہ گزارش ہے کہ اراکین اسمبلی کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ جو government functionaries ہیں ان کا جو توہین آمیز لہجہ ہے یا جو derogatory رویہ ہے

اس کے خلاف وہ کسی اور انداز سے complaint کر سکیں۔ اب اس میں یہ ہے کہ ایک رکن اسمبلی ہونے کے ناطے بلکہ ایک عام شہری کا حق ہے کہ سرکاری ملازم یا کوئی بھی law enforcing agency کا آدمی جو ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی راج صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق معزز رکن کی طرف سے آئی ہے انہوں نے تحریک پیش کی 'ٹارٹ سٹینٹ دی' میں نے اس کا جواب دیا 'گر میرے جواب سے کوئی مطمئن نہیں تو معزز رکن مطمئن نہیں ہوں گے۔ ان کو بات کرنی چاہیے۔ اس کے بعد رانا صاحب کی اپنی تحریک استحقاق آ رہی ہے۔ میں نے تین دن تک مسلسل اس افسر کو بلایا ہے اور معزز رکن کو میں نے تین دن مسلسل کہا ہے کہ آپ میرے پاس تشریف لائیں وہ آفسیر میرے دفتر میں بیٹھا ہوا ہے لیکن یہ میرے پاس تشریف نہیں لائے اور جوابات میں کر رہا ہوں وہ اتھارٹی ذمہ داری سے کر رہا ہوں کہ اس قسم کا کوئی واقعہ نہیں ہوا 'انہ تو کسی نے ان کے ساتھ بدتمیزی کی ہے 'یہ تھانے میں موجود رہے ہیں 'میں سمجھتا ہوں کہ پھر بھی اگر استحقاق کی بات آتی ہے تو کون سا ممبر اسمبلی تھانے میں بیٹھ کر مزاج کی تفتیش کروا تا ہے اور مزاج کو پھڑواتا یا چالان کروا تا ہے۔ یہ استحقاق کے زمرے میں نہیں آتا ہے۔ ہمیں بھی بطور ایم پی اسے اپنا کردار ادا کرتے ہوئے اس بات کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ تھانے میں بیٹھ کر تفتیش کروانا ایم پی اسے کا کام نہیں ہے۔ ٹکریہ

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! جب اس کا جواب متعلقہ رکن آجاسم شریف صاحب دے رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ تین مرتبہ وہ میرے آفس میں آئے اور میں نے ان کو بلایا اور یہ نہیں آئے۔ اسی کا جواب دے دیں اور اس پر پھر آگے بات کر لیتے ہیں۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سپیکر! مجھے ایک دفعہ بھی اطلاع نہیں کی گئی کہ میں نے محترم راج صاحب کے چیئرمین میں جانا ہے۔ ایک دن میں ادھر بیٹھا ہوا تھا راج صاحب نے مجھے بلایا کہ

یہ آج وہ آئے ہوئے تھے۔ میں نے کہا کہ سر اگر آپ جانتے تو میں آپ کے دفتر آجاتا۔ یہ اس وقت بتایا کہ جب وہ پٹلے گئے تھے۔ دوسری بات یہ کہ راج صاحب فرما رہے ہیں کہ اس ملازم کو بھجوز دیا گیا اور میں لے کر گیا۔ اگر ان کی یہ بات مان رہے ہیں کہ میں لے کر گیا ہوں جو کہ سراسر جھوٹ ہے، پٹلے تو وہ میرے کئے پر بھجوز نہیں رہے تھے پھر انہوں نے مجھے بندہ کیسے دے دیا؟ ایک بندے پر پرجہ اور اسے میرے کئے پر بھجوز نہ رہے ہوں اور دوبارہ مجھے کیسے دے دیا ہے؟ جناب سیکریٹری اس کو تحریک کو تین دفعہ pending کیا گیا ہے۔ آج پھر اس کو ختم کروانے کے لئے کہا گیا ہے۔ اگر پٹلے ہی یہ جواب دینا تھا تو پٹلے جو تین دفعہ pending کی گئی ہے اور دو ہفتے لیت کیا گیا ہے تو اس سے پٹلے ہی یہ کر دیتے کہ یہ ختم ہو گئی ہے اور آپ ان کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ ان لوگوں کا ساتھ دے رہے ہیں جو بالکل کرپٹ ہیں، جنہوں نے میرے سامنے بیسوں کی بات کی ہے اور بعد میں بندہ کیسے بھجوزا وہ اس بات کو بتادیں؟

جناب قائم مقام سیکریٹری، وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر کرپشن کی بات ہے تو آپ اپنی کرپشن میں درخواست دے دیں اور وہ اس پر کارروائی کریں گے۔

رانا منیا اللہ خان، جناب سیکریٹری وزیر قانون صاحب کہہ رہے ہیں کہ تفتیش کروانا اور بندے بھجوزانا اراکین اسمبلی کا کام نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکریٹری، جی راج صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکریٹری ایک معزز رکن جس کے ساتھ یہ واقعہ رونما ہوا ہے اس کے استحقاق کی بات ہے یہ رانا منیا اللہ خان کے استحقاق کی بات نہیں ہے۔ اس لئے وہ بلاوجہ اپنے آپ کو اس تحریک کے ساتھ منسلک کر رہے ہیں۔ میری استدعا یہ ہے کہ ابھی آپ نے معزز رکن کا جواب سن لیا ہے۔ ان کے مطابق یہ bargaining کی بات ہے۔ میں ابھی ان سے کہتا ہوں کہ وہ ابھی اپنی طرف سے تحریری درخواست دیں ہم کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ایک واقعہ دوسرے سے ہوا ہی نہیں ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ مزاج مجھے کیوں نہیں دے دے دوسرے

دن کیوں دے دیئے۔ اس نے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کا استحقاق نہیں بنتا۔ یہ کرپشن کی بات ہے وہ درخواست دین بھ کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔
جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ کرپشن کی درخواست دے دیں۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سیکرٹری ہمیں بولنے کا پورا حق ہے۔ اگر رانا صاحب یہاں پر بیٹھ کر ہمیں defend کر رہے ہیں تو یہ غلط ہے اور راجہ صاحب باہر بیٹھے ہونے بندوں کو defend کر رہے ہیں تو یہ ٹھیک ہے۔ یہ سراسر غلط ہے انہیں defend کیا جا سکتا ہے اور جو ہمارا حق ہے رانا صاحب اس کو defend کیوں نہیں کر سکتے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ میری بات سنیں اور بات کو سمجھیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر وہ کرپٹ آدمی ہے اور آپ یہ کہتے ہیں کہ وہ کرپٹ آدمی ہے تو آپ کی بات میں وزن ہے آپ ان کے خلاف اپنی کرپشن میں درخواست دیں۔ اس پر کارروائی ہو گی۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سیکرٹری ہم انہیں درخواست بھی دیتے ہیں اور انہیں کہیں کہ یہ تحریک بھی منظور کریں۔ اگر آپ نے دوبارہ بھی ایسے ہی کرنا ہے تو۔۔۔۔
جناب قائم مقام سیکرٹری، میں دوبارہ کی بات نہیں کر رہا ہوں میں آپ سے ایک اور بات کر رہا ہوں۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سیکرٹری! میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ ملازم ادھر آنے ہی نہیں اور اگر آنے ہوتے تو تین دھڑ میں سے ایک بار تو بلایا گیا ہوتا۔
جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ بوفرا رہے ہیں کہ انہوں نے آپ سے پیسے مانگے ہیں۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سیکرٹری مجھ سے نہیں؛ دوسری پارٹی سے پیسے مانگ رہے تھے اور بندہ نہیں چھوڑا۔ میں نے انہیں کہا کہ یار بندہ چھوڑ دو۔ انہوں نے میرے کہنے پر نہیں چھوڑا اور میرے جاننے کے دو گھنٹے کے بعد بندہ چھوڑ دیا۔ وہ کیسے چھوڑا گیا؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، پیسے لے کر چھوڑ دیا؟ آپ ان سے درخواست دلوائیں۔
جناب محمد آجاسم شریف، جناب سیکرٹری میں درخواست بھی دیتا ہوں آپ اس تحریک کو بھی

منظور کریں۔

رانا شہناز اللہ خان، جناب سپیکر! راجہ صاحب نے on the floor of the House اس دن یہ بات commit کی تھی کہ میں اس افسر کو بلا لیتا ہوں۔ میں ان کو سامنے بٹھا کر بات کروں گا اور اگر یہ بات ثابت ہو گئی تو میں نہ صرف اس تحریک کو oppose کروں گا بلکہ اس کے خلاف اپنی کمریشن میں مقدمہ بھی درج کیا جائے گا۔ اب تین دنوں میں اس افسر کو بلوا کر ان سے confront ہی نہیں کروا سکے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے تین دن گاتار اس افسر کو بلوایا ہے۔ ممبر مذکور نے خود اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ان کو میں نے خود سما ہے کہ وہ میرے پاس آنے ہوئے ہیں، مسلسل تین دن تک آتے رہے ہیں لیکن ابھی خود آپ کے سامنے انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ اس نے ان سے پیسے نہیں مانگے، کسی سے پیسے لئے hearsay evidence پر اور سنی سنائی بات پر یہ کہہ رہے ہیں کہ اس نے کمریشن کی ہے اور پیسے مانگے ہیں۔ پھر بھی اس پر میں یہ کہتا ہوں کہ یہ درخواست دیں، جس سے اس نے پیسے مانگے ہیں یہ اس کی طرف سے درخواست دیں ہم کارروائی کریں گے۔ ان سے پیسے بھی نہیں مانگے گئے۔ صرف بات یہ ہے کہ ان کو لازم نہیں دینے گئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایم پی اسے کا کوئی استحقاق نہیں ہے کہ تھانے میں جا کر کے کہ تھانے آدمی میرے حوالے کر دو۔ بات صرف اتنی ہے اگر کمریشن کی بات ہے تو متعلقہ افسر کے خلاف یہ درخواست دیں ہم کارروائی کریں گے اس لئے میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ اس میں کسی طور پر بھی استحقاق نہیں بنتا ہے۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سپیکر! میرے ساتھ جو misbehave کیا گیا ہے اس کا کیا ہے؟ دوسری بات یہ کہ میرے سامنے وہ لین دین نہ کریں گے بعد میں کر کے وہ بندہ مچھوڑ سکتے ہیں۔ ہماری آپ سے درخواست ہے کہ اس تحریک کو منظور بھی کریں اور ہم ان کے خلاف

درخواست بھی دیتے ہیں۔ وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ وہ بندے سے تین بار ان کے پاس آئے ہیں۔ یہ فرما رہے ہیں کہ انہوں نے مجھے تین مرتبہ بلایا ہے جناب سپیکر! مجھے ایک دفعہ بھی انعام نہیں کیا گیا۔ اگر ایک دفعہ بھی ان کا فون آیا ہو تو مجھے بتائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ فرما رہے ہیں کہ انہوں نے آپ کو personally کہا ہے۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سپیکر! وہ جب جا چکے تھے تو اس وقت انہوں نے مجھے کنا تھا کہ یاد میں نے انہیں صبح سے بٹھایا ہوا تھا تم کب آئے ہو؟ میں نے کہا کہ جناب! میں تو ادھر ہی تھا اور باہر لانی میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ مجھے بلاتے تو میں آجاتا۔ آپ ان سے پوچھیں کہ میں نے یہ الفاظ کسے ہیں یا نہیں؟ اگر اس میں کوئی غلطی ہے تو مجھے بتائیں۔ یہ تحریک جو تین دفعہ pending کی گئی ہے وہ میں نے نہیں کروائی۔ یہ وزیر صاحب نے ہی pending کروائی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر، اس طرح کرتے ہیں کہ آپ راجر صاحب کے پاس دفتر میں چلے جائیں اور اس کو dispose of کر دیجئے ہیں۔

جناب محمد آجاسم شریف، نہیں جناب سپیکر! آپ اس کو پرسوں تک کے لئے pending کر دیں۔ میں دو دن اور انتظام کر لوں گا کہ مجھے راجر صاحب بلاتے ہیں یا نہیں؟ جناب قائم مقام سپیکر، آپ میری تجویز تو سنیں۔

رانا عطاء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ خود وقت مقرر کر دیں یا وزیر قانون صاحب بتادیں کہ صبح کتنے بجے معزز رکن ان کے دفتر میں حاضر ہو جائیں۔ پھر تو اس بات میں کوئی مبالغہ نہیں رہے گا کہ ان کو اطلاع دی گئی تھی اور یہ آئے نہیں۔ یہ ان دونوں کو سن لیں اس کے بعد ان کی صوابدیدیہ اگریہ کہیں کہ جناب اس میں کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے تو ہم withdraw کر لیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! آپ تحریک کو dispose کر چکے ہیں لیکن اس کے باوجود کل نو بجے معزز رکن میرے پاس تشریف لے آئیں۔ میں متعلقہ افسر کو بھی بلا لوں گا۔ اگر ان کی بات درست ثابت ہو گی تو تحریک استحقاق کے علاوہ بھی جو یہ کارروائی تجویز کریں گے میں اس کے خلاف کروں گا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ٹھیک ہے۔ کل صبح نو بجے آپ دفتر میں جائیں یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے اگر آپ مطمئن نہیں ہوتے تو وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس کو دوبارہ دے سکتے ہیں۔ اگلی تحریک رانا منشاء اللہ خان صاحب کی ہے۔ جی 'رانا صاحب'!

رانا منشاء اللہ خان، جناب سیکرٹری! میرے خیال میں راجہ صاحب کا موڈ ٹھیک نہیں ہے اس لئے اس کو کل تک کے لئے pending کر لیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی 'فرمائیں'!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! میری گزارش ہے کہ آپ اس کو جمعہ تک کے لئے pending کر لیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ٹھیک ہے اس کو جمعہ تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک فیصل حیات جوڑے کی ہے۔ جی 'فرمائیں'!

راوی پل پر موٹروے پولیس افسر کا ایم پی اے

سے توہین آمیز سلوک

(...جاری)

جناب فیصل حیات جوڑے، جناب سیکرٹری! میں اپنی تحریک پڑھ چکا ہوں اور وزیر موصوف نے اس کا جواب دینا ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی 'وزیر قانون'!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! یہ میرے متعلقہ نہیں ہے اور نہ ہی اس کا میرے پاس جواب ہے۔ یہ موٹروے سے متعلقہ ہے اور اس کا ابھی فیڈرل حکومت کی طرف سے ہمیں جواب بھی نہیں آیا لیکن جیسے آپ حکم فرماتے ہیں چونکہ ویسے بھی فیڈرل حکومت سے متعلقہ

ہے اور اس کا جواب آنے کا تو میں پڑھوں گا۔

جناب فیصل حیات جو آئے، جناب سیکرٹری! میرے ساتھ بڑی زیادتی ہے۔ میرا موبائل فون off تھا اور جب میں راوی ہل سے گراں کر رہا تھا تو بلا وجہ میرا چالان صرف اس وجہ سے کیا گیا کہ میں نے بتایا کہ ممبر پنجاب اسمبلی ہوں۔ برائے مہربانی میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ further اس کی کارروائی ہو سکے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری! اس کا جواب آنے دیں تو پھر ہی اس بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔
جناب فیصل حیات جو آئے، جناب سیکرٹری! ایک محکمہ جواب دینا ہی پسند نہیں کرتا اور اس سے بڑی اور کیا زیادتی ہو سکتی ہے؟

جناب صہبت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری! اس کا جواب دینا محکمہ اپنی توہین سمجھتا ہے تو پھر اس لحاظ سے "آیا تاراج پر دامن کو ذرا آکے تربیلا کھینچنے" اس کو پوچھنے والا کم از کم کوئی تو ہو۔ اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر کمیٹی کے سپرد کی جائے تاکہ انہیں چٹا پٹے کہ انہیں بھی پوچھنے والا ہے۔

میاں محمد لطیف چوہدری راجپوت، جناب سیکرٹری! یقین کرنا چاہئے کہ معزز ممبر کے ساتھ واقعی زیادتی ہوتی ہے اور اس کا فیصلہ استحقاق کمیٹی ہی کرے گی کہ whether اس کے ساتھ ہوا یا نہیں لیکن وہ اس floor پر کوئی غلط بات تو نہیں کر رہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! میرے پاس اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ اگر جواب موصول ہوا ہوتا تو پھر ان کا موقف ہوتا تو پھر ہی میں کچھ بات کر سکتا لیکن جب ایک حرف کا میرے پاس موقف ہی نہیں ہے تو میں معزز رکن کی بات بلا وجہ اسے oppose نہیں کر سکتا۔ یا تو اسے pending فرمائیں یا پھر کمیٹی کے پاس بھیج دیں کیونکہ دوسری طرف کا موقف میرے پاس نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اسے کمیٹی میں بھیجا جاتا ہے۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سیکرٹری اس تحریک کو کہیں کے پاس بھیجا جا رہا ہے تو پھر میری تحریک استحقاق کو کیا تھا؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ کو تو انہوں نے کہا تھا۔۔۔۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سیکرٹری! ایسا نہیں ہے بلکہ آپ کے اصرار پر دوبارہ راہ صاحب نے اسے dispose of کروایا اور دوسرے کا موقف سنا بھی نہیں اور آپ نے اس تحریک کو منظور کر کے کہیں کے سپرد کر دیا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، دیکھیں نا! میں نے وہ فیصلہ کر دیا ہے کہ کل 9 بجے صبح جا رہے ہیں تو اگر آپ مطمئن نہیں ہوتے تو آپ اسے دوبارہ take up کروالیں۔ آپ اس سے agree کر چکے ہیں۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سیکرٹری! آپ ان کی چھوٹی سی بات کو مان گئے۔ یہاں پر بڑھا بھی کچھ نہیں اور میرے ساتھ سب کچھ ہوا بھی اور کیا بھی لیکن میری تحریک بھی منظور نہیں کی گئی۔ یہ کیا بات ہوئی؟ اس کا مطلب ہے کہ وہ حکومتی نمائندے ہیں اس لئے ان کی بات سچ ہے اور جو اپوزیشن میں بیٹھے ہیں ان کی بات غلط ہے۔ یہ کیسے ہے؟ لاہ منسٹر صاحب نے پڑھی بھی نہیں اور سنی بھی نہیں لیکن وہ منظور کر دی گئی۔ یہ کیا بات ہوئی؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، ہم نے آپ کو تو ایسی کوئی بات نہیں کی بلکہ آپ۔۔۔۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سیکرٹری! پھر میری تحریک کو بھی منظور کرنا چاہئے تھا پھر اس پر اصرار کیوں کیا گیا؟ اس طرف سے بھی تو بندے بلانے چاہئیں تھے اور انہیں بھی سنا جانا چاہئے تھا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ایسی کوئی بات نہیں ہے اور آپ سے کوئی ایسا سلوک کیا گیا جو آپ محسوس کر رہے ہیں۔ ایک چیز dispose of ہو جانے تو پھر اس پر بات نہ کریں۔ اگلی تحریک محترم کنول نسیم صاحبہ کی ہے۔ جس کا نمبر 54 ہے۔ جی محترمہ!

ایم ڈی واسا کا خاتون رکن اسمبلی سے ملاقات سے انکار

محترم کنول نسیم، جناب سیکرٹری میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ 6 ستمبر 2004 کو میں ایم ڈی واسا انعام قادر کو ضروری کام کے سلسلے میں ملنے گئی۔ میرے ساتھ محترمہ طالبہ اسد ایم پی اسے بھی موجود تھیں۔ ایم ڈی اپنے دفتر میں موجود تھے۔ میں نے ان کے نائب قاصد کے ہاتھ اپنا کارڈ دیا اور ملنے کے لئے وقت مانگا مگر انہوں نے ملنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد میں کافی دفعہ ان کے دفتر گئی انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ میں کسی ایم پی اسے سے ملنا نہیں چاہتا چاہے جو مرضی آپ کر لیں۔ اس کے بعد میں نے کئی بار انہیں فون کیا لیکن انہوں نے جواب دینے کی زحمت گوارا نہ کی۔ اور نائب قاصد کے ذریعے کہا کہ آپ نے جو کرنا ہے کر لیں۔ میں کسی ایم پی اسے کو نہیں مانتا۔ اور میں کسی ایم پی اسے کا فون بھی نہیں سنتا۔ وہ وزیر اعلیٰ سے کہہ کر میرا تبادلہ کروا سکتے ہیں۔ اس طرح انہوں نے نہ صرف میرا بلکہ اس ایوان کا بھی استحقاق مجروح کیا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جانے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، متعلقہ وزیر صاحب!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سیکرٹری! جواب کچھ یوں ہے کہ واسا ایک عوامی خدمت کا ادارہ ہے۔ ہر عاص و عام کی شکایت سننا اور اس کا فوری ازالہ کرنا واسا انسران اور ماتحت محلے کی ذمہ داری ہے۔ اس ضمن میں واسا کے انسران اور ماتحت محلے ہر وقت عوام کی خدمت کے لئے کوشش ہے۔ معزز رکن اسمبلی نے اپنی تحریک استحقاق میں بیان کیا ہے کہ میں ایم ڈی واسا انعام قادر کو مورخہ 6 ستمبر کو ملنے گئی۔ اپنے ساتھ ایم پی اسے طالبہ اسد کو بھی لے کر گئی لیکن انہوں نے ملنے سے انکار کر دیا۔ جہاں تک ایم ڈی واسا کا تعلق ہے تو وہ 28 اگست سے 5 ستمبر 2004 تک عیالت کی وجہ سے صفری صدفیق ہسپتال میں داخل رہے اور میڈیکل چھٹی

پرتے۔ میڈیکل سرٹیفیکٹ ساتھ منسلک ہے۔ 6۔ ستمبر کو دفتر آنے جہاں پر "جانیکا" کا مشن آیا ہوا تھا۔ ایک ماہ سے بیڈ کوارٹرز میں تھے اور وہ ان کے ساتھ میڈنگ میں تھے اور میڈنگ سے فراغت کے فوراً بعد ایم ڈی واسا سید سے سیکرٹری انوائٹمنٹ کے پاس گئے تاکہ این او سی لینے کے لئے چلیں۔ آخر میں یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ ایم ڈی واسا اور واسا کے افسران کے دروازے عوام کے لئے ہر وقت کھلے ہیں۔ اس سلسلے میں میں نے بھی ان سے بات کی تھی اور ایم ڈی واسا کا جو بیان ہے تو وہ کہتا کہ ایسی کوئی بات نہیں کی ہے۔ چونکہ تین چار ایم پی اسے insist کرتے ہیں اور مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اگر ایک ایم پی اسے بیان دے رہا ہے یا وہ ہمیشہ کر رہا ہے تو وہ جھوٹ نہیں بول سکتا۔

I think it must be investigated If you want to leave it to me I need sometime on it, I will investigate If you want to send it to the Privilege Committee

جناب قائم مقام سیکرٹری، میرا خیال ہے کہ اسے استحقاقات کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے۔ اگلی تحریک چودھری عارف محمود گل صاحب کی ہے جس کا نمبر 55 ہے۔ جی چودھری صاحب!

پی ایچ اے کے ڈائریکٹر جنرل کارکن اسمبلی

سے ملاقات سے پس و پیش

چودھری عارف محمود گل، شکریہ جناب سیکرٹری میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ 22۔ جون 2004 کو میں اور میرے ساتھ معزز اراکین صوبائی اسمبلی پنجاب اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان ملک آصف ملک احمد سید اور ملک شعیب اعوان کے ہمراہ اپنے علاقے کے ورکر کے کام میں PHA کے ڈائریکٹر جنرل شیر احمد کو ملنے ان کے دفتر حاضر ہونے تو وہ اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے ان کے قاصد کے ہاتھ اپنے آنے کا پیغام بھیجا اور ملاقات کا وقت مانگا مگر انہوں نے ہمیں اپنے قاصد کے ذریعے ویٹنگ روم میں انتظار کرنے کا کہا۔ دو گھنٹے انتظار کے بعد انہوں نے اپنے ابھار کو بھیجا کہ وہ ہماری بات

سنے۔ ہم نے اصرار کر کے ان سے DG سے ملاقات کا وقت مانگا مگر انہوں نے کوئی ٹائم نہ دیا بلکہ تین بجے کے بعد دفتر آنے کو کہا۔ ہم دوبارہ تین بجے اس کے دفتر حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا کہ ابھی دفتر کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ آپ کسی اور دن مل لینا اور ہمیں 15/20 دن بعد آنے کا کہہ کر وہ دفتر سے چلے گئے۔ میں دوبارہ DG صاحب کے دفتر مورخہ 7 جولائی 2004 کو حاضر ہوا۔ میرے ساتھ یہ تمام دوست بھی تھے اور ان کے قاصد کے ہاتھ اپنے آنے کا اور ملاقات کا وقت مانگا مگر انہوں نے ٹائم نہ دیا بلکہ انہوں نے پیغام دیا آپ کسی دوسرے دن آئیں میں ابھی مصروف ہوں۔ آخر کار میں ان کے دفتر میں حاضر ہوا تو وہ اکیلے اپنے کمرے میں فارغ بیٹھے ہونے لگے۔ میں نے اپنا تعارف کروانے کے بعد ان کو کام بتایا تو وہ غصے میں آگئے اور انہوں نے کہا کہ آپ لوگ فارغ ہیں۔ ہمیں بلاوجہ تنگ کرتے ہیں آپ کو کوئی نہیں پوچھتا اور انہوں نے اور بھی کافی تازیانا لفظ ایم۔ پی۔ اسے اور پارلیمانی سیکرٹری کے بارے میں کہے مگر میں نے ان کو برداشت سے سنا اور ہم چاروں ایم۔ پی۔ اسے اور پارلیمانی سیکرٹری وائس آگئے۔ اس طرح انہوں نے نہ صرف میرا بلکہ اس ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ تحریک استحقاق کمپنی کے سپرد کی جاتی ہے۔

تحاریک التوائے کار

محکمہ معدنیات کے افسران کی طرف سے ریت

کی نیلامی میں کرپشن

(--- جاری)

جناب قائم مقام سپیکر، اب تحریک التوائے کار شروع کی جاتی ہیں۔ یہ تحریک نمبر 653 ملک محمد اقبال چڑ کی طرف سے ہے۔ یہ move ہو چکی ہے یہ pending تھی اس کا جواب وزیر

معدنیات کی طرف سے آنا تھا۔ جی وزیر معدنیات!

وزیر کانیں و معدنیات، جیسا کہ تحریک التوائے کار میں کہا گیا ہے کہ حکومت پنجاب وزیر اعلیٰ کے احکامات اور policy vision کے تحت ہوگئی اور کرپشن کے خاتمے کے لئے عملی اقدامات کر رہی ہے اور حکومت پنجاب کے تمام اہلکاروں کا فرض ہے کہ وہ ان اقدامات میں حکومت پنجاب کے معاون رہیں۔ جہاں تک ریت کے ٹھیکہ جات کا تعلق ہے مینجنگ ڈائریکٹر معدنیاتی ترقیاتی کارپوریشن کا اس سے کوئی تعلق نہ ہے۔ ریت کے ٹھیکہ جات مینڈر نہیں ہوتے بلکہ نیلام عام کے ذریعے ہر دو سال کے عرصے کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ ان ٹھیکہ جات کی نیلامی برضلع کی سطح پر ایک کمیٹی کی زیر نگرانی کی جاتی ہے جس کا چیئر مین متعلقہ ضلع کا ای۔ ڈی۔ او (آر) یا اس کا نمائندہ ہوتا ہے جبکہ دیگر حکمہ جات کے نمائندے جن میں انہار، جنگلت، ماہویات، انسپکٹر آف مائنز بطور ممبر شریک ہوتے ہیں جبکہ حکمہ مائنز اور منرل کا مقامی آفیسر بطور سیکرٹری یا ضلعی نیلامی کمیٹی میں شریک ہوتا ہے۔ نیلام شبہ ٹھیکہ جات کی تمام تفصیل ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرل لائسنسنگ اتھارٹی کو پیش کی جاتی ہے جو تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے نیلام شدہ ٹھیکہ جات کو منظور یا نا منظور کرتا ہے۔ ملک محمد اقبال صاحب ایم۔ پی۔ اے نے کسی مخصوص بلاک کا ذکر نہیں کیا جب کہ دریائے ستلج کے ریت کے ٹھیکہ جات متعلقہ جون 2004 کا مسئلہ اٹھایا ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ جون کے آخری ہفتے میں ضلع بہاولپور میں واقع مائنز اینڈ منرل کا نیلام ہوا تھا جس میں صرف ایک بلاک "تھنی گوٹھ" جو کہ دریائے ستلج میں واقع نہ ہے کے لئے مبلغ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے بولی موصول ہوئی تھی جو کہ کم ہونے کی بنا پر نا منظور کر دی گئی۔

(اس موقع پر چیئر مین ملک جلال دین ڈھکو کرسٹی صدارت پر متشکن ہونے)

لہذا یہ کہنا کہ فرضی نیلامی کروا کر سابق ٹھیکہ دار کو ٹھیکہ دیا گیا ہے درست نہ ہے۔ یہ بات انتہائی وثوق سے کی جاتی ہے کہ ضلعی نیلام کمیٹی یا محکمے کے مقامی حکام نے جون میں ہونے والے بولی کے متعلق یہ نہیں کہا کہ سابق ٹھیکہ دار نے عدالت سے stay order حاصل کر لیا ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ "تھنی گوٹھ" کے بلاک کے لئے موصول ہونے والی ذریعہ لاکھ روپے کی بولی کم ہونے کی صورت پر نا منظور کی گئی تھی لہذا کسی صورت میں under-game یا می

بھگت کا کوئی امکان نہ ہے۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب چیئرمین ایوانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ، جناب چیئرمین! آپ Char پر نہیں تھے آپ سے پہلے جناب شوکت مزاری صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ یہاں پر میرے اشارے کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ ان کو حذف کر دیا گیا ہے۔ یہ بات ہمارے ہی ممبر نے کسی ہے تو میں یہ جاننا چاہوں گا کہ میں نے کوئی ایسی بات تو نہیں کہی اگر ان کو وہ اشارے پسند نہیں اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ اور اشارے سناتا دیتا ہوں وہ محترم تو اس وقت موجود نہیں ہیں لیکن دوسری محترم بیٹھی ہیں جنہوں نے اجراء کی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! ایوانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میری استدعا یہ ہے کہ ایوان کا ماحول بہت اچھا چل رہا ہے ایک بزنس شروع ہے اور یہ اس مسئلے پر آپ کی روونگ چاہ رہے ہیں جو جناب والا کی موجودگی میں بات ہوئی تھی کہ کیا وہ الفاظ حذف کئے جاسکتے ہیں یا نہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اگر بزنس چل رہا ہے تو اسے چلنے دیا جائے شعر و شاعری کے لئے کوئی دوسرا وقت رکھ لیں گے۔ اگر شاہ صاحب کو شعر آیا ہوا ہے تو کسی اور وقت پر کہہ لیں۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب چیئرمین! میں وضاحت چاہتا ہوں کہ ہمارے ایک معزز ممبر نے کہا تھا کہ وہ اشارے حذف کر دیئے جائیں تو سپیکر صاحب کی اس پر کیا ruling تھی۔ کیا وہ حذف کر دیئے گئے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ میں اس وقت موجود نہیں تھا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرتا چاہتا ہوں کہ آج شاہ صاحب نے یہاں پر ایک نیا point of poetry متعارف کروا دیا ہے۔ ان سے گزارش ہے کہ وہ مہربانی فرمائیں میرے خیال میں وہ حذف نہیں ہونے اور اگر ہو بھی گئے تو یہ کسی بھی وقت ارشاد فرمادیں ہم سن لیں گے۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب چیئرمین! میں صرف یہ جانا چاہتا ہوں کہ اس پریسیکٹر صاحب نے کیا ruling دی وہ حذف ہونے یا نہیں؟
رانا آفتاب احمد خان، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! یہاں پر ایک ممبر نے اٹھ کر یہ بات کی تھی کہ اس کو حذف کر دیا جائے لیکن جناب سیکرٹری نے فرمایا تھا کہ اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اسے حذف نہیں کیا گیا تھا جتنی بھی کارروائی ہے وہ stand still ہے۔ وہ اشار کارروائی سے حذف نہیں کئے گئے تھے اور سیکرٹری صاحب کی بھی یہی ruling تھی کہ اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں جناب! نے ان اشار کو حذف نہیں کیا تھا۔
جی وزیر معدنیات!

وزیر کانیں و معدنیات، جناب چیئرمین! اصل حقیقت یہ ہے کہ جتنی گولڈ کے بلاک کے لئے موصول ہونے والی ڈیزہ لاکھ روپے کی بولی کم ہونے کی بنا پر نا منظور کی گئی تھی لہذا کسی طریقے کی under game یا ملی بھگت کا کوئی امکان نہ ہے۔ جہاں تک دریائے ستلج میں واقع بلاک کا تعلق ہے 'ستلج زون 1 کا بلاک 2-11-2003 کو ہونے والی نیلام عام میں پیش کیا گیا تھا جس میں پانچ رجسٹرڈ فرموں نے بولی میں حصہ لیا جس میں سب سے زیادہ بولی مبلغ 20 لاکھ روپے تک شیریہ یاسین اینڈ کمپنی نے دی جو پچھلے دو سال کی بولی کی رقم مبلغ 17 لاکھ 70 ہزار روپے کے مقابل میں مستول حد تک زیادہ تھی۔ لہذا لائسنسنگ اتھارٹی نے اسے بجایا طور پر منظور کر لیا۔ جہاں تک مائنز اینڈ منرل کی ریت کا سوال ہے حکومت پنجاب قانون کے تحت کوئی ہیڈول ریت مقرر نہیں کرتی بلکہ پتہ دار طلب اور رسد کے توازن کے مطابق جائز قیمت وصول کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ جون کے آخری ہفتے میں ہونے والی نیلامی میں کوئی بلاک لیز آؤٹ نہیں کیا گیا لہذا اس میں کسی قسم کی کریشن یا ملی بھگت کا تصور خارج از امکان ہے۔ اس حالات میں موجودہ تحریک اتوائے کار کسی طرح بھی مزید بحث کے لئے مناسب نہ ہے اور خارج کئے جانے کی مستحق ہے۔

جناب چیئرمین، جی، ملک اقبال چنڑ!

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب چیئرمین! حکم نے ان کو nusguide کیا ہے۔ میری تحریک اتوانے کا یہ تھی کہ MD Mines جو لاہور میں بیٹھتے ہیں وہ نیلامی کو confirm کرتے ہیں۔ نیلام کمپنی نیلامی کرتی ہے اور اس کی approval کی final اتھارٹی MD Mines کرتے ہیں۔ میری تحریک اتوانے ایک تو رٹس کے بارے میں تھی کہ ان کے شیڈول کیا ہیں۔ ٹھیکیدار اپنی من مانی کرتے ہیں۔ کبھی وہ پانچ سو فی ٹرالی لیتے ہیں کبھی چھ سو لیتے ہیں میں نے ان سے یہ پوچھا تھا۔ ان سے یہ گزارش کی تھی کہ چونکہ آج کل مسکنی کا دور ہے اور وہاں پر تعمیری کام شروع ہیں، کیا ان کا کوئی ریت ٹکس ہے یا ٹھیکیدار اپنی من مانی کرتے ہیں؟ میری دوسری بات یہ تھی کہ ایم ڈی صاحب اتھارٹی کرپٹ آدمی ہیں۔ میں اس معزز ایوان میں حلفا کھتا ہوں کہ ایم ڈی نے ٹھیکیدار سے تقریباً تین لاکھ روپیہ وصول کیا ہے جو میرے علم میں ہے۔ یہ ایم ڈی صاحب کو اپنے جیب میں بلا لیں اور میرے ساتھ ان کی بات کروادیں، اگر وہ یہ بات نہیں مانیں گے تو میں resign کر دوں گا۔

آوازیں، resign نہیں کرنا۔

ملک محمد اقبال چنڑ، نہیں جی، وہ سامنے آئے۔ وہ حلفا بات کرے کہ میں نے پیسے نہیں لئے۔

وزیر کانیں و معدنیات، جناب سیکرٹری! میری معزز رکن سے یہ گزارش ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سیکرٹری! میری بات مکمل ہوئی یا ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ وہاں پر کتنے بلاکس ہیں۔ ایک بلاک ایسا تھا جس میں باقاعدہ عوام کی خواہش یہ تھی کہ یہ بلاک بن جائے لیکن ایم ڈی نے stay جاری کر کے اس بلاک کا سما کہ یہ بلاک نہیں بن سکتا۔ یہ بھی ریکارڈ کی بات ہے۔ آپ ریکارڈ منگوائیں اور ایم ڈی کو اپنے جیب میں بلوائیں۔ میری استدعا یہ ہے کہ اس کرپٹ ایم ڈی کو اور ان ٹھیکیداروں کو جو وہاں زائد وصولی کر رہے ہیں اس کے بارے میں حکومت کیا کر رہی ہے؟

جناب چیئرمین، جی، منسٹر صاحب!

وزیر کاغذیں و معدنیات، جناب سیکرٹری میں آپ کی وساطت سے معزز رکن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ جس کو انھوں نے اپنی تحریک اتوانے کار میں ایم ڈی کہا ہے تو ایم ڈی پنجاب منزل ڈومینٹ کارپوریشن کا ہوتا ہے جو ایک تقریباً independent ادارہ ہے۔ پہلے معزز رکن اس کو درست کریں کہ ایم ڈی کا کوئی تعلق نہیں بلکہ ڈی جی کا تعلق ہے، ڈائریکٹر جنرل کا تعلق ہے لیکن اس بات کے علاوہ میں یہ گزارش کروں گا کہ جب موقع پر کسی چیز کی ماٹرز منزل کی ادنیٰ دن کی بھی auction ہوتی ہے تو اس میں مستحقہ ای ڈی، او آر اس ضلعے کا اس کمیٹی کو head کرتا ہے اور جیسے میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ ماحولیات، جنگلات، انسپکٹر آف ماٹرز، ان کے باقاعدہ نمائندے موجود ہوتے ہیں جس میں ہمارا معدنیات کا گریڈ 17 یا گریڈ 17 سے اوپر کا ایک باقاعدہ آفیسر موجود ہوتا ہے جو اس ای ڈی، او آر صاحب کی زیر نگرانی open auction ہوتی ہے اور اس میں ایسی کوئی ٹی بھگت اور دھاندلی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میری آپ سے یہ گزارش ہوگی کہ اس کو dispose of کر دیں اور اگر اقبال صاحب کو پھر بھی تسلی نہ ہو، یہ میرے بھائی ہیں، یہ میرے پاس تشریف لے آئیں، ہم بیٹھ کر اس مسئلے کو مزید ان کی تسلی کے لئے میں پھر بھی حل کر دوں گا۔

راجہ ریاض احمد، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، بیٹھ جائیں۔

ملک محمد اقبال چنڑ، ٹھیک ہے، dispose of کر دیں، ہم مل بیٹھ کر اس کا فیصلہ کر لیں گے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے، یہ تحریک dispose of ہوتی۔ اچھی تحریک اتوانے کار بھی محمد اقبال چنڑ صاحب کی ہے!

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری، میری ایک تحریک اتوانے کار نمبر 676/04 ہے۔ مہربانی کر کے اس کو out of turn لے لیا جائے۔

جناب چیئرمین، پہلے یہ تو سن لیں۔ پٹر صاحب!

راجہ ریاض احمد، جی ٹھیک ہے۔

جناب ظہور احمد خان ڈاھا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی ڈاھا صاحب!

جناب ظہور احمد خان ڈاھا، جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف کی خدمت میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں جو میرے تجربے پر base کرتی ہے کہ اکثر جن لوگوں کو ٹھیکہ دیتے ہیں اس میں جتنے ایریے کا ٹھیکہ دیتے ہیں اس کی demarcation واضح نہیں ہوتی اور وہ جو ٹھیکہ دار ہے وہ اگر دو میل کا ٹکڑا ہے تو وہ دس میل کے ٹکڑے سے ریت اٹھاتا ہے۔ اس سے کلنی ساری دقتیں پیش ہوتی ہیں تو میں تجویز کرتا ہوں کہ اس چیز کی طرف خاص طور پر توجہ دی جائے کہ وہ ایریا جس کا ٹھیکہ دیا جاتا ہے اس ٹھیکے کی demarcation صحیح ہونی چاہیے اور اس کا جو deed of contract ہے اس میں اس کو بڑا واضح طور پر لکھا جائے تاکہ وہ اس کا ناجائز استعمال نہ کر سکیں۔

جناب چیئرمین، منسٹر صاحب! ان کی تجویز کو بھی حائل کر لیں۔

وزیر کالینز و معدنیات، جی ان کی تجویز حائل ہو گئی۔

جناب چیئرمین، آپ بھی پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں؟

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، جی۔

جناب چیئرمین، جی پوائنٹ آف آرڈر پیش کریں!

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، جناب چیئرمین! یہ جو انہوں نے بات کی ہے اس میں جو contract دیا جاتا ہے اس کے rules and regulations اور جو اس کی condition ہے اس میں واضح لکھا ہوا ہے کہ ریت کا جو بلاک ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے اس کے چاروں طرف انہوں نے ایک میٹر کے ایریا کی demarcation کرنی ہوتی ہے اور اس کے اوپر pillar لگانے ہوتے ہیں۔۔۔ جناب چیئرمین، تحریک dispose of ہو چکی ہے۔ آپ منسٹر صاحب سے مل لیں۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، جناب چیئرمین! یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ اس میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس میں گورنمنٹ کا کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے کیونکہ اگر آپ نے کسی ٹھیکیدار کو ایک بلاک مختص کیا ہے اور وہ باقی ارد گرد کا نوٹل ایریا بیچ رہا ہے، اس کی آمدنی گورنمنٹ کے کھاتے میں جانی چاہیے تھی لیکن وہ ٹھیکیدار لے رہے ہیں اور جن ٹھیکیداروں کو یہ ٹھیکہ دیا جاتا ہے ان سے باقاعدہ رشوت لی جاتی ہے اور اس کے عوض ان کو یہ رعایت دی جاتی ہے کہ آپ اس ایریا کو de-mark نہ کریں۔

لاہور شہر میں امن و امان کی ابتر صورتحال

(—جاری—)

جناب چیئرمین، تحریک پر فیصد ہو چکا ہے۔ آپ وزیر موصوف سے مل لیں۔ ملک محمد اقبال چتر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین!—

جناب چیئرمین، جی'لا، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! یہ تحریک اتوانے کا نمبر 663 ہے۔ اس کا جواب میں نے دے دیا تھا لیکن جواب دیتے وقت میں نے یہ کہا تھا کہ چونکہ یہ معاملہ تقریباً تین چار مہینے پرانا ہے تو اس میں جو اس وقت latest صورتحال ہے وہ میں پتا کر کے اس معزز ایوان کو آکا بکروں گا۔ اس میں latest یہ ہے کہ اس تحریک اتوانے کا میں بتایا گیا ہے کہ مقدمہ تاخیر سے درج کیا گیا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ مقدمہ تاخیر سے درج کیا گیا ہے اور اس کا ذمہ دار اسے اس۔ آئی مبارک تھاجس کو مصلح کر دیا گیا ہے اور اس کے خلاف محمدانہ کارروائی کی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات اس تحریک اتوانے کا میں یہ کہی گئی تھی کہ "داتا دربار سے روزانہ بچے اغوا ہو رہے ہیں"۔ اس سلسلے میں 'میں نے عرض یہ کرنی تھی کہ متعلقہ تھانے کے ریکارڈ کے مطابق یکم جنوری سے لے کر 31 اگست تک اس تھانے میں چھ اغوا کے مقدمات درج

ہونے ہیں جن میں سے تین مقدمات میں بچے برآمد کر کے لواحقین کے حوالے کئے گئے ہیں۔ دو مقدمات زیر تفتیش ہیں اور ایک مقدمے میں ایک مغویہ کے اغواء کا مقدمہ تھا جس کو ایک دفعہ برآمد کیا گیا اور لواحقین کے حوالے کیا گیا لیکن وہ دوبارہ پھر گھر سے بھاگ کر کہیں چلی گئی ہے تو یہ روزانہ کی بات نہیں ہے تقریباً اس عرصے کے دوران جو میں نے بیان کیا ہے اس میں تقریباً چھ مقدمے درج ہوئے تھے جو میں نے عرض کیا ہے کہ اس میں کلروائی کی جارہی ہے۔ جہاں تک اس موجودہ مقدمے کا تعلق ہے تو اس کی ہم نے ایک ڈی 'ایس' پی (سی آئی اے) کی زیر نگرانی ایک تفتیشی ٹیم بنائی ہوئی ہے اور میرے خیال میں اس وقت تک لواحقین نے جو علیہ بیان کیا ہے اس طے کے مطابق تقریباً پچیس کے قریب لوگوں کی شناخت لواحقین سے کرانی گئی ہے لیکن انہوں نے ابھی تک اصل ملازم کو شناخت نہیں کیا۔ چونکہ مقدمہ بھی by name نہیں ہے۔ نامعلوم ایک فرد کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا علیہ بیان کیا گیا ہے تو اس علیہ سے ملتے جلتے لوگوں کو پولیس شامل تفتیش کر رہی ہے اور ہمارا رابطہ ہے 'ا' گروپ یہ لوگ پچاہیہ ضلع منڈی بہاؤالدین کے رہنے والے تھے۔ پینتالیس دن کا بچہ اغواء ہوا تھا لیکن ہمارا جو یہ مدعی فریق ہے اس کے ساتھ رابطہ ہے اور جو بھی مشکوک فرد پولیس جس کو شامل تفتیش کرتی ہے اس کی شناخت کروانی جاتی ہے اور ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس کا سراغ لگایا جائے گا۔ شکریہ

ملک محمد اقبال چتر، جناب چیئرمین! میری تحریک اتوانے کار یہ تھی کہ اس دن 13 بچے اغواء ہوئے ہیں۔ میں وزیر قانون سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ 13 بچے recover ہو چکے ہیں یا نہیں ہوئے؟ دوسری بات یہ کہ وہاں ایک پورا گینگ ہے بلا پچیانوالا جو بچہ اغواء کرتا ہے۔ انہوں نے داتا دربار کے ساتھ ایک مکان کرائے پر لیا ہوا ہے کیا پولیس نے اس کو شامل تفتیش کیا ہے؟ تیسرا یہ ہے کہ مال ہی میں وہاں ایک جیب تراش نے ایک مسافر کی جیب کاٹی۔ اس جیب تراش نے اس آدمی کی جس کی اس نے جیب کاٹی اس کو چاقو سے محروم کیا۔ کیا وہ مقدمہ درج ہوا اور وہ آدمی گرفتار ہوا یا نہیں ہوا؟ ہر شریف آدمی جب داتا دربار پر جاتا ہے تو اپنے آپ کو وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ میں پتا نہیں کس جگہ پر آ گیا ہوں۔ وہاں غنڈہ گردی جیب تراشی اور بچے کا اغواء ہونا عام ہو چکا ہے۔ ان مسائل میں پولیس کیا کر رہی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئر مین، جس ایک خاص دن کا انصاف نے ذکر کیا ہے کہ اس دن وہاں سے 13 بچے اغوا ہوئے، تو یہ بات درست نہیں ہے۔ میں نے ریکارڈ کے مطابق آپ سے استدعا کی تھی کہ یکم جنوری سے لے کر 31 اگست بشمول اس دن کے جس کا معزز رکن نے ذکر کیا تھا صرف پھر مقدمات درج ہونے تھے۔ یہ ایک اعلیٰ خبر تھی کہ 13 بچے اغوا ہوئے ہیں جو کہ حقیقت پر مبنی نہیں تھی۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں بالکل اس حقیقت کا اعتراف کرتا ہوں کہ وہاں پر کچھ organized قسم کے گروہ موجود ہیں جو بچوں سے بھیک منگواتے ہیں اور اس قسم کے دوسرے جرائم میں بھی ملوث ہیں۔ ان کے خلاف ایک منظم طریقے سے operation کیا جا رہا ہے اور حال ہی میں ہم نے وہاں پر پولیس کی ایک چوکی بھی قائم کر دی ہے۔ پولیس چوکی کے علاوہ وہاں پر سونے کپڑوں میں بھی پولیس والے تعینات کیے گئے ہیں جو اس بات پر نظر رکھے ہوتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس قسم کی سرگرمیوں میں ملوث ہوتا ہے تو اس کے خلاف فوری کارروائی کی جاسکے۔ اس کے باوجود میں معزز رکن اور معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہاں پر صورت حال کو مزید بہتر بنایا جائے گا۔ اس حوالے سے جو بھی اقدامات کرنے ضروری ہونے وہ انشاء اللہ تعالیٰ کیے جائیں گے۔ شکریہ۔

(اس مرحلے پر ایوان میں اذانِ ہر سنائی دی)

ملک محمد اقبال چتر: جناب چیئر مین اور وزیر قانون ایوان میں اس بات کی یقین دہانی کر داریں کہ یہ بچے کب تک recover ہوں گے اور یہ operation کب تک ہوگا؟ اس کے لئے آپ وزیر قانون سے ایک time limit لیں۔ غنڈہ عناصر پر کب تک پولیس قابو پائے گی؟

ملک اصغر علی گجر: جناب والا! "بلا بچیاں والا" کے بارے میں بھی بتا دیا جانے کہ آیا وہ پولیس کی حراست میں ہیں یا آزاد ہیں، کیا ان کی تفتیش ہو رہی ہے یا نہیں، انھیں شامل تفتیش کیا گیا ہے یا نہیں؟

محترمہ زینب النساء قریشی، جناب والا اس حوالے سے میں بھی ایک اہم بات کی طرف نشاندہی کرنا چاہوں گی کہ پولیس والے عورتوں کو پکڑ کر وہاں پر جب رکھتے ہیں تو وہ ان کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں۔ ایک عورت کو میں ذاتی طور پر جانتی ہوں کہ دو دن اسے پولیس والوں نے رکھا اور اس کے ساتھ زیادتی کی گئی۔ پیز اس معاملے کا بھی نوٹس لیا جائے۔

جناب چیئرمین، اسی وزیر قانون صاحب

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین امیں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ وہاں پر صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ 45 یوم کا بچہ جس کا specifically انھوں نے ذکر فرمایا تھا اس کی recovery کے لئے انشاء اللہ تعلق بھرپور کوشش کی جائے گی اور جلد اسے بازیاب کرایا جائے گا۔ جہاں تک چودھری اصغر گجر صاحب نے "بلا پیچیں والا" کے متعلق پوچھا ہے۔ چونکہ انھوں نے ابھی فرمایا ہے لہذا میں اس حوالے سے معلومات حاصل کر کے جناب کی خدمت میں عرض کر دوں گا۔ اس وقت مجھے اس بات اصل صورت حال معلوم نہیں ہے۔ محترمہ زینب النساء قریشی صاحبہ نے جس امر کی طرف نشاندہی کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ اتھارٹی سنگین ہے۔ اگر اس قسم کا کوئی واقعہ ہوا ہے تو انشاء اللہ تعلق ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین، میرے خیال میں جواب بڑا واضح ہے۔ انشاء اللہ تعلق وزیر قانون صاحب نے جو وعدہ کیا ہے اس پر عمل ہو گا۔ لہذا اب یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک اتوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب اجلاس کی کارروائی غاڑھر کے لئے پندرہ منٹ تک adjourn کی جاتی ہے۔

(اس مرحلے پر اجلاس کی کارروائی غاڑھر کے لئے 15 منٹ تک adjourn کر دی گئی)

(جناب چیئرمین ملک جلال دین ڈھکو بعد از غاڑھر کرسی صدارت پر متمکن ہونے)

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، آپ نے پندرہ منٹ کے لئے نماز کے لئے وقفہ کیا تھا کہ پرائیویٹ ممبرز سے بڑا اہم ہے۔ ہمیں یہی موقع ہوتا ہے کہ جب ہم اپنے پرائیویٹ بل لاسکتے ہیں، قراردادیں لاسکتے ہیں۔ گورنمنٹ نے ان کو oppose کرنا ہوتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ وزیروں کی کیا دلچسپی ہے کہ جنھوں نے oppose کرنا ہے؟ ان میں سے کوئی بھی یہاں پر موجود نہیں ہے۔ اس پر آپ ضرور ruling دیں۔ You are very senior parliamentarian seeing the spirit of this Assembly آپ دیکھیں کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم سب ممبران 45 منٹ سے انتظار کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود یہاں پر کوئی وزیر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، وزیر قانون صاحب آچکے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! ہمیں راجہ صاحب کا بڑا احترام ہے۔ ہمارے بڑے بھائی ہیں۔ ہم سب کہتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے لیکن 43 وزیر ہیں اور پارلیمنٹری سیکرٹری ہیں۔ private members day پر they should also make it sure کہ یہ attend کریں۔ آپ دیکھیں کہ ہمارے 45 منٹ ضائع ہوتے ہیں۔ میں درخواست کروں گا کہ جو 45 منٹ ضائع ہوئے ہیں کیونکہ نماز تو 15 منٹ کے بعد ہو گئی تھی اور لوگ آگئے تھے۔ اس کو extend بھی کیا جانے تاکہ ہمارے بل آج take up ہو جائیں۔

جناب چیئرمین، میں آپ سے مکمل اتفاق کرتا ہوں۔ میرے خیال میں آج وزیر صاحبان بھی بہت کم بیٹھے ہیں اور حاضری بھی بڑی کم ہے۔ میں اتناں کروں گا کہ کم از کم حاضری کو ضرور برقرار رکھا جانے اور یہ ضروری ہے۔ میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔

جناب محمد طاہر محمود، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب! مجھے بھی اس پر تھوڑی سی اجازت دیں۔

جناب چیئرمین، جی۔

جناب محمد طاہر محمود، ظہر کی نماز کے لئے 15 منٹ کا وقفہ کم ہوتا ہے۔ آدھے گھنٹے کا ہونا چاہیے۔

مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) دی فاریسٹ بابت سال 2004

جناب چیئرمین، ہاں۔ آئندہ انشاء اللہ آدھے گھنٹے کا ہو گا۔

Syed Ihsan Ullah Waqas may move it

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: Sir I move

"That leave be granted to introduce that Forest
(Amendment) Bill 2004 "

MR CHAIRMAN: The motion moved is

"That leave be granted to introduce the Forest
(Amendment) Bill 2004 "

MINISTER FOR FOREST: We don't oppose it

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: I introduced the Forest
(Amendment) Bill 2004

اسے کمیٹی کو ریفرن کر دیں۔

MR CHAIRMAN: The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the Forest
(Amendment) Bill 2004 "

رانا منشا اللہ خان، یہ تو introduce ہو چکا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، اس کو تو oppose ہی نہیں کیا اسے کمیٹی کو ریفرن کر دیں۔

جناب چیئرمین، کمیٹی کو ریفر کیا جاتا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین! میرا پروانٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اس بل کو introduce کرنے کا عمل روز کے مطابق نہیں ہوا۔ یہ leave grant ہو گئی تھی اس کو oppose نہیں کیا گیا تو اس کے بعد انہوں نے introduce کیا۔ اس کے بعد آپ نے اس کو introduce کرنا تھا کہ یہ introduce ہو چکا ہے اور یہ سینڈنگ کمیٹی کے سپرد ہونا تھا اور پھر باقاعدہ آپ نے وقت کا ذکر کرنا تھا کہ پندرہ دن، تیس دن یا دو ماہ بعد اس کی رپورٹ واپس ایوان میں آنے گی۔

MR CHAIRMAN:

The Forest (Amendment) Bill 2004 has been introduced in the House under Rule 90(4) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 under Rule 94. It is referred to the Standing Committee on Forestry and Fisheries with the direction to submit its report up 30th October 2004.

Next is Shaheena Asad'

موجود نہیں ہیں۔ pending کیا جاتا ہے۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن پنجاب

بابت سال 2004

MS AZMA ZAHID BUKHARI: Sir, I move.

"That leave be granted to introduce the Punjab

Education Foundation (Amendment) Bill 2004 "

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیئر مین! ایجوکیشن منسٹر صاحب تشریف نہیں رکھتے۔
رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین، جی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئر مین! دیکھیں کہ میرا وہی پوائنٹ آ گیا ہے کہ you see the seriousness کہ اگر آج پرائیویٹ ممبر کا کوئی بل آ ہی گیا ہے تو اس کو reply کرنے کے لئے نہیں ہے۔ یہ بڑا سادہ سائل ہے۔ اس میں ہم چاہ رہے ہیں کہ ڈائریکٹر add ہو جائیں۔ جیسے پہلے این جی اوز اور یورو کریسی ہے۔ ہم چاہ رہے ہیں کہ اس میں تین ایم پی اے add ہو جائیں۔ دو ٹریڈری نچر سے اور ایک اپوزیشن سے ہو۔ کیونکہ اس میں اسمبلی پیسے دیتی ہے۔ ہمارا اور کوئی موقف نہیں ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیئر مین! اس میں میری گزارش یہ ہے کہ چونکہ کاضل وزیر یہاں پر تشریف نہیں رکھتے۔ شاید انہوں نے اس پر اتفاق ہی کرنا ہو جیسے رانا صاحب فرما رہے ہیں۔ اگر آپ آج اس کو pending کر دیں تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ اس کو دوبارہ ٹیک اپ کر لیا جائے گا۔

رانا ممتاز اللہ خان، یہ pending کرنے کا معاملہ نہیں ہے۔ اس میں آپ کا دیکھنے کا معاملہ یہ ہے کہ جب انہوں نے کوئی غیر آئینی، غیر قانونی اور غیر اخلاقی کام کرنا ہوتا ہے تو اس دن ان کی صبح سے حاضری 100 فیصد ہوتی ہے اور جب پرائیویٹ ممبرز ڈسے کا معاملہ ہے تو ان کی حاضری نہیں ہے۔ اگر ایجوکیشن منسٹر نہیں ہیں تو پھر جو یہ جواب دینا چاہتے ہیں اس کا جواب دیں یا اس کو oppose کریں یا اس کے ساتھ agree کریں۔ یہ صرف یہاں وردی کے حق میں قرار داریں پاس کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں اور اس دن ان کی حاضری 110 فیصد ہوتی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئر مین! ہمارا اس میں موقف یہ ہے کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز میں صرف تین ممبر add ہو جائیں۔ public representation ہو جائے گی۔ دو ٹریڈری نچر سے اور ایک اپوزیشن کی طرف سے ہو جائے۔ ہم چاہتے ہیں جو اسمبلی پیسے دے رہی ہے وہ اس پر چیک ہو

جانے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو میں نے گزارش کی ہے یہ آپ کی صوابدید ہے اور اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو بے شک اسے کینٹی کو ریفر کر دیں۔ رانا صاحب تشریف لے گئے ہیں۔ لیکن ماٹو ہی اس میں میں یہ بھی گزارش کر دوں کہ یہ ضمانت میں سے بات نکال کر کہتے ہیں کہ غیر آئینی اور پھر خود ہی غیر اطلاق لے جسے میں گفتگو بھی فرماتے ہیں۔ رانا آفتاب صاحب نے ایک ارشاد فرمایا تھا اس کے بارے میں بات ہو رہی تھی کہ صوابدید آپ کی ہے۔ اس لئے میں نے گزارش کی ہے کہ آپ کی صوابدید ہے اگر آپ کینٹی کو ریفر کر دیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جی نہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! ہمارا صرف موقف یہ ہے کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز میں اس میں چاہے یورو کر لیں ہے یا این جی اوز میں۔ اس میں ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو آپ نے پیدا دینا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تین منتخب ممبران اسمبلی اس میں چلے جائیں۔ ایک ایوزیشن کی طرف سے اور دو حکومتی چیز کی طرف سے چلے جائیں۔ آپ کا ادھر ایک کنٹرول چیک ہو جائے گا۔ انہوں نے بھی اس کو اعتراض نہیں کیا ہے۔ آپ introduce کر دیں پھر refer کر دیں کیونکہ انہوں نے oppose نہیں کیا۔

رانا منامہ اللہ خان، جناب چیئرمین! انہوں نے اعتراض نہیں کیا۔ leave grant ہو گئی۔ introduce کر کے آپ اس کو سینڈنگ کینٹی کو بیج دیں۔

وزیر تعلیم، جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب کی تجویز لے لیں۔ جناب ایجوکیشن منسٹر!

وزیر تعلیم، جناب چیئرمین ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے بارے میں یہاں اگر کوئی بات ہوتی ہے یا یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب کے بارے میں بات ہے یا کوئی اور amendment کے بارے میں ہے تو اگر کوئی اس پر بولنا چاہے تو میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

رانا منار اللہ خان، جناب چیئرمین! اپنے ڈیپارٹمنٹ کے بزنس کے متعلق انہیں پڑھ کر آنا چاہیے۔ یہ ایوان میں آتے ہیں یہ کوئی female کالج میں خطاب کرنے کے لئے نہیں آتے کہ وہاں پر جو مرضی ادھر ادھر سے پکڑ کر بات کر دیں۔ یہ جو آج کا بزنس ہے اور ان کے ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے اس بارے میں انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ کون سا بزنس چل رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پروونشل پروفیشنل ٹیچنٹ ڈویلپمنٹ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پروونشل پروفیشنل ٹیچنٹ ڈویلپمنٹ، جناب چیئرمین! میری وزیر تعلیم سے گزارش ہے کہ وہ جب بھی کسی گورننگ کالج میں جیا کریں تو براہ مہربانی رانا صاحب کو ساتھ لے کر جیا کریں۔

وزیر تعلیم، جناب سیکرٹری رانا صاحب نے ہمیشہ یہ سوال اٹھایا ہے۔ شاید انہیں اپنے بارے میں خواتین کے حوالے سے کوئی complex ہے شاید انہیں کوئی چیز سونے نہیں دیتی جو ان کے ذہن میں بار بار 'ومن' 'ومن' 'ومن' رہتی ہے۔ جناب سیکرٹری! 'ومن' جو کہ ہماری ہی بہنیں اور بیٹیاں ہیں جو کہ خواتین کالجز میں پڑھتی یا پڑھاتی ہیں۔ میری رانا صاحب سے گزارش ہے کہ یہ بار بار unethical بات یہاں پر نہ اٹھائیں۔ مجھے جواب دینا آتا ہے میں جواب دے بھی سکتا ہوں۔ میری تیاری بھی بڑی ہوتی ہے۔ جس مرضی issue پر یہ بات کر لیں میں انشاء اللہ ان کی تسلی ضرور کروا دوں گا۔

جناب چیئرمین، وزیر مواصلات نے کہا ہے کہ اگر یہ بل سینیٹنگ کمیٹی کو ریفر کر دیا جائے تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

وزیر تعلیم، جناب سیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس پر تھوڑی سی بات کر لوں۔ میں اس وقت ایوان میں نہیں تھا۔
رانا منیا اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب چیئرمین، جی 'فرمائیں!

رانا منیا اللہ خان، میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جب حکومت کی طرف سے اس بل پر موخہ آ چکا ہے۔ انہوں نے leave کو oppose نہیں کیا۔ اب اسے introduce ہونا ہے۔

MS AZMA ZAHID BUKHARI: Sir, I introduce

"The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill
2004"

MR CHAIRMAN: The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2004 has been introduced in the House under Rule 90 (4) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Under Rule 94 it is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report upto 30th October 2004

رانا منیا اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکر، جی 'فرمائیں!

رانا منیا اللہ خان، جناب چیئرمین! میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اسمبلی سیکرٹریٹ اور حکومت کا اس ایوان کو چلانے اور اس کے متعلقہ معاملات کے متعلق توجہ اور ان کو جو concern اس چیز کو show کرتا ہے کہ میں اس بات سے متعلق ہوں کہ آپ بڑے تجربہ کار پارلیمینٹریں ہیں۔ آپ کا بڑا تجربہ ہے لیکن ہر آدمی کا کسی نہ کسی aspect میں بہتر انداز سے understanding ہونا ایک ایسا معاملہ ہے، ہو سکتا ہے کہ کسی معاملے میں مجھے بہتر understanding نہ ہو اور کسی معاملے میں آپ کو نہ ہو۔ جب مینٹل آف چیئرمین بنایا جاتا ہے

تو ان چیزوں کو ملحوظ خاطر رکھ کر جایا جاتا ہے کہ اگر سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے بعد مینل آف چیئرمین میں سے کسی آدمی کو چیئر پر آنے کی ضرورت محسوس ہو تو متعلقہ برنس کے متعلق اس کی understanding پوری ہو۔ لیکن یہاں پر ہر کام عدم توجہی کی بناء پر کیا جاتا ہے کہ کسی چیز کا خیال نہیں رکھا جاتا اس سے ان اداروں کا مذاق اڑتا ہے، ان اداروں کے متعلق لوگوں کو بات کرنے کا موقع ملتا ہے کہ ان اداروں میں بیٹھنے والے لوگ اپنے کام سے serious نہیں ہیں، اپنے کام سے متعلق انہیں لگن نہیں ہے۔ آپ وزراء، کامل دیکھ لیں کہ ایک وزیر ایوان میں بازو دکھاتا اور نائی ٹھیک کرتا ہوا آتا ہے۔ اسے یہ پتا نہیں ہے کہ میرے ڈیپارٹمنٹ سے متعلق آج کا برنس کیا ہے اور پھر اس بات کا اسے برا بھی محسوس ہوتا ہے۔ یہ سارے معاملات اس بات کی دلائل کرتے ہیں کہ یہ لوگ ان اداروں کو چلانا نہیں چاہتے۔ ان کا مقصد صرف اور صرف ان اداروں کی تزییل کرنا ہے اس سے آگے چل کر اس ملک اور قوم کو نقصان پہنچانا اور اس کی تزییل کرنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس پر روٹنگ دیں کہ آئندہ حکومت اس ایوان کو چلانے کے معاملات میں serious ہو، ان میں توجہ دے اور اس کے تمام aspects جس میں مینل آف چیئرمین کی تقرری ہو، سپیکر ٹرینٹ کا کوئی معاملہ ہو، وزراء سے متعلقہ پرائیویٹ ممبر ڈے میں ان کے ڈیپارٹمنٹ کا کوئی کام ہو، ان سارے معاملات کے متعلق انہیں تھوڑا سا serious ہونا چاہیے اور راجہ صاحب کو چاہیے کہ راجہ صاحب صرف اس بات پر نہ لگے رہیں کہ جناب! بس ہم نے جب قرارداد پیش کرنی ہے تو یہاں پر حاضری 99 فیصد ہوتی ہے اور اس سے آگے چھٹے جب پرائیویٹ ممبر ڈے ہو گا تو پھر کوئی آنے تب بھی ٹھیک ہے اور نہ آنے تو تب بھی ٹھیک ہے راجہ صاحب بیٹھے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اہمائی قابل اعتراض بات ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میں اسد عا کرنا چاہتا ہوں کہ راجہ صاحب نے بات تو شروع کر دی تھی لیکن بعد میں اس کو cover کرنے کی خود ہی کوشش کی ہے۔ بڑے سینئر پارلیمینٹیرین ہیں بعد میں وہ زیادہ غصہ وزراء کی طرف لے گئے ہیں اور جو اصل بات انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کی تھی جناب چیئرمین! میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔
(اس مرحلے پر جناب نذر فرید کھوکھر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ بیٹل آف چیئرمین کا جو انتخاب ہے یا اس کا جو تقرر ہے اس میں حکومتی ممبر کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ رانا صاحب اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ آپ سے پہلے جو چیئرمین صاحب اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے کہ حد اٹھواستہ وہ اس بات کے اہل نہیں ہیں کہ وہ اجلاس کی صدارت کریں اور انہوں نے اشارہ یہ کیا تھا کہ بیٹل آف چیئرمین بناتے وقت اس بات کو ملحوظ خاطر رکھا جائے کہ کیا کوئی رکن اس بات کا اہل ہے کہ وہ ایوان کو چلا سکتا ہے یا نہیں؟ اس پر میں دو حوالوں سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی یہ بات ہے کہ کسی طور پر بھی Chair کے conduct کو جو چیئرمین اس وقت صدارت فرما رہے ہوتے ہیں وہ ہمارے لئے سپیکر کا درجہ رکھتے ہیں اور یہ بات رولز میں بھی ہے کہ وہ سپیکر کا درجہ رکھتے ہیں لیکن میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے conduct کو کسی طور پر بھی زیر بحث نہیں لایا جاسکتا اس لئے رانا صاحب کا یہ کہنا کہ کوئی اہل ہے یا نہیں؟ میں اس حوالے سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو معزز رکن اس ایوان میں منتخب ہو کر آتا ہے اگر وہ ممبر بننے کا اہل ہے تو پھر وہ سپیکر بننے کا بھی اہل ہے، ذمہ سپیکر بننے کا اہل بھی ہے اور وزیر اعلیٰ بننے کے بھی اہل ہے۔ بنیادی qualification ممبر بننا ہے اس طرح رانا صاحب نے نہ صرف جناب سپیکر پر تنقید کی ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس لحاظ سے پورے اس ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ کون ممبر اس بات کا اہل ہے یہ سوچنا چاہیے کہ اس کرسی پر بیٹھنے کا کون اہل ہے یا کون نہیں؟ ہادی دست میں ہر ممبر جو منتخب ہو کر آیا ہے وہ اس بات کا اہل ہے۔ دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزراء کے متعلق انہوں نے بزنس سے ان کو interest نہیں ہے اگر چند لمحوں کے لئے وزیر تعلیم دیر سے آئے ہیں تو آ کر انہوں نے یہی پوچھا ہے کہ اس وقت کون سا بزنس take up ہو رہا تھا چونکہ وہ اس وقت موجود نہیں تھے تو ان کے پوچھنے سے ہر گز یہ مقصد نہیں لیا جاسکتا کہ ان کو چنانہیں تھا۔ پرائیویٹ ممبر ڈے میں حاضری کے حوالے سے بات کی گئی جو کہ اپوزیشن اور فریڈری بنجر کے درمیان ایک understanding ہوتی ہے اس لئے اس دن حاضری کا مسئلہ نہیں ہوتا لیکن اس کے علاوہ کورم بھی پورا ہوتا ہے۔ ممبران کی حاضری بھی ہوتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ مجموعی طور پر interest کے حوالے سے ان کی بات درست نہیں تھی۔

شکریہ جی

وزیر تعلیم، پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب چیئرمین، جی 'فرمائیں!

MINISTER FOR EDUCATION: I want to to make a comment here

جناب سپیکر! ایوان کی کارروائی کیسے چلتی ہے؟ Legislation کے بارے میں کیا ہوتا ہے 'کیا interest ہے؟ تو ہم نے یہاں پر کوئی بیرومیٹر نہیں رکھا ہوا کہ رانا سنا، اللہ صاحب یہ کہہ دیں کہ ایوان بڑا ٹھیک چل رہا ہے۔ اگر انہوں نے کہہ دیا تو ایوان بڑا بے کار ہو گیا تو یہ کوئی بیرومیٹر نہیں ہیں۔ ویسے بھی ان کے bearings کا سب کو پتا ہے کہ وہ کیسے ہیں؟ یہ کوئی hard and fast رول نہیں کہ جو انہوں نے سینٹ دے دی وہ carry ہو گی اور یہاں وہ ایوان کا ماحول بن گیا۔ میں یہاں پر آیا اس سے پہلے فارمٹ کا بل چل رہا تھا۔۔۔۔

جناب چیئرمین، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں؟

وزیر تعلیم، جناب چیئرمین! میں تھوڑی سی clarification کر رہا ہوں۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ بھرپور تیاری ہے اور جب چاہیں جس وقت چاہیں جس وقت یہ کہیں ہم جواب دینے کے لئے تیار ہیں لیکن وہ ہمارے قریبی ساتھی بھی ہیں تھوڑا سا ایسا ماحول پیدا کریں کہ کوئی تھکی نہ آئے۔ next بل کے بارے میں ان کی جو بات ہو گی ہم اس کا جواب دیں گے۔

RANA SANA ULLAH KHAN: Point of personal explanation, sir

جناب چیئرمین، جی 'رانا صاحب!

رانا سنا، اللہ خان، جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ میرے بھائی ہر وقت یہی بات کہتے رہتے ہیں اور اب بھی انہوں نے کہا کہ رات کو نیند نہیں آتی 'میں ہر وقت تیار ہوں 'میں ان کی تسلی کروانے کے لئے تیار ہوں۔ جناب سپیکر! [*****]

* منگم جناب چیئرمین اللہ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین، میری سیکرٹری صاحبان سے درخواست ہے اور جو ممبر صاحبان بات کر رہے ہیں۔ آج پرائیویٹ ممبر ڈے اور آج کا دن ہر ممبر کے لئے اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ آپ نے بل میں ترمیم دی ہیں اور یہ آپ کا بھی فرض ہے اور ٹریڈری نیز کا بھی فرض ہے کہ کم از کم آج کے دن ایوان کو اچھے طریقے سے اور اچھے ماحول میں چلایا جائے اور میرا خیال ہے کہ اچھے ماحول میں چل رہا ہے۔

رانا منار اللہ خان، جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ راجہ صاحب نے میری بات کو صحیح طرح سے نہیں سمجھا یا شاید میں اپنی بات واضح نہیں کر سکا۔ انہوں نے یہ فرمایا کہ میرا کہنے کا یہ مقصد تھا کہ آپ سے مسئلہ ہمارے جو معزز رکن چیئر کر رہے تھے کہ ان میں اہلیت نہیں ہے میں نے قلماً یہ بات نہیں کہی۔ میرا مقصد صرف یہ تھا کہ ہر آدمی کا ایک area of excellence ہوتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اب محترم راجہ صاحب بھی ممبر ہیں اور ارشد لودھی صاحب بھی ممبر ہیں تو میں راجہ صاحب کو کہتا ہوں کہ یہ ایک سیشن کے لئے ارشد لودھی صاحب کو اپنی ڈیوٹی دے دیں اور اس کے بعد رزلٹ دیکھ لیں۔ یہ ہر آدمی کا ایک area of excellence ہوتا ہے اور میں نے صرف یہ گزارش کی تھی کہ اس excellence کو اس experience کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر پینل آف چیئرمین میں ایک آدمہ آدمی ایسا رکھ لیا جائے کہ اگر بوقت legislation کیونکہ یہ ایک complicated subject ہے اور میں خود اس بات کو own کرتا ہوں کہ اس سے متعلق شاید میں بھی پوری طرح سے یہ جو روز کا معاملہ ہے اس کو انڈر سٹینڈ نہ کرتا ہوں اور بعض لوگ بہت اچھی طرح سے کرتے ہیں۔ آپ شاید مجھ سے بہتر کرتے ہیں تو یہ ایک area of excellence کی بات ہوتی ہے۔ اگر اس چیز کو مد نظر رکھا جائے تو اس ایوان کے grace اور اس ایوان کے وقار میں اضافہ ہوگا۔ آپ کے آنے سے پہلے اور میں سمجھتا ہوں کہ شاید میرے پوائنٹ آؤٹ کرنے پر ہی آپ نے چیئر تک move کیا۔ اس سے پہلے پانچ دس منٹ جو کارروائی جلی میں نہیں سمجھتا کہ راجہ صاحب اس بات سے انکار کریں گے کہ اس سے کوئی لہجہ تاثر یا اچھا impression قائم نہیں ہوا۔

مسودہ قانون (ترمیم) دی یونیورسٹی آف سنٹرل

پنجاب لاہور بابت سال 2004

جناب چیئرمین، چونکہ میری موجودگی میں دونوں طرف سے جو گفتگو ہوئی ہے یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں بننا تو اس نے میں یہ چاہوں گا کہ ایوان کی کارروائی کو اچھے طریقے سے آگے چلایا جائے تاکہ ہم ایوان کے کام کو وقت کے اندر نفاذ کیں۔ جی 'سید احسان اللہ و قاص صاحب!

SYED EHSAN ULLAH WAQAS: Sir, I move

"That leave be granted to introduce the University of
Central Punjab Lahore (Amendment) Bill 2004 "

MR CHAIRMAN: The motion moved is

"That leave be granted to introduce the University of
Central Punjab Lahore (Amendment) Bill 2004 "

MINISTER FOR EDUCATION: I oppose it, Sir.

جناب چیئرمین، جی 'احسان اللہ و قاص صاحب! آپ بیان کریں۔

سید احسان اللہ و قاص، جناب چیئرمین! میں on oath یہ بات کہتا ہوں کہ میرے ساتھ یہ وعدہ کیا تھا کہ اس بل کو کمیٹی کو بھیج دیں گے اور میں نے ان کی بات پر یقین کرتے ہوئے ابھی بھی انہیں یاد دلایا ہے کہ آپ نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا اس پر آپ قائم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں قائم ہوں۔ میں on oath یہ بات کہتا ہوں کہ انہوں نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اس بل کو سینیٹنگ کمیٹی کے پاس بھیجیں گے۔ یہ on oath کہہ دیں تو میں خاموشی سے بیٹھ جاتا ہوں بلکہ withdraw کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جی 'وزیر تعلیم!

وزیرِ تنظیم، جناب جنیر مین! یونیورسٹی آف سینٹرل منجمنٹ کے بل میں 15 amendments رکھی ہیں اور میری خواہش تو یہ تھی کہ اگر اس کو clause by clause لیا جاتا اور اس بارے میں میرا point of view اگریہ سن لیتے۔۔۔۔

راجہ ریاض احمد، یو اینٹ آف آرڈر سر!

جناب جنیر مین، جی راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب جنیر مین! مسئلہ یہ ہے کہ یہاں پر معزز رکن نے یہ کہا ہے کہ میں on oath کہتا ہوں کہ وزیر موصوف نے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں اس کے خلاف نہیں جاؤں گا۔ اب وزیر موصوف صرف یہ بتائیں کہ کیا انہوں نے وعدہ کیا تھا اور جو معزز رکن کہ رہے ہیں کہ غلط ہے یا صحیح ہے، پہلے اس کا جواب دیں پھر اس سے آگے چلیں۔

جناب جنیر مین، راجہ صاحب! آپ نے جو یو اینٹ آف آرڈر raise کیا ہے تو اس میں میری گزارش ہے کہ on oath کسی منسٹر یا کسی ممبر کا ہات کرنا اس ایوان کی کارروائی میں شامل نہیں ہے۔ on oath کوئی بات نہیں کی جاتی۔ یہاں رولز میں ہے کہ ایک move کرے گا اور اگر اس کو منسٹر یا کوئی ممبر oppose کرتا ہے تو ان دونوں نے ہی اپنی بات کرنی ہے۔

رانانا منہا اللہ خان، یو اینٹ آف آرڈر سر!

جناب جنیر مین، جی راجہ صاحب!

رانانا منہا اللہ خان، جناب جنیر مین! اس ایوان کی بہتر روایات یہ ہیں کہ اگر ایوان کے باہر کسی ممبر، منسٹر، ٹریڈری یا ایوزیشن میں کوئی انڈر سینڈنگ ہو جائے تو اسے آئر کیا جاتا ہے اور اس انڈر سینڈنگ کا آئر کیا جانا اس ایوان کی روایات میں اور اس ایوان کے وقار میں شامل ہے۔ اگر ان دونوں معزز ممبر اور منسٹر صاحب میں انڈر سینڈنگ ہوتی ہے تو اسے آئر ہونا چاہئے اور اگر نہیں ہوئی تو میں سمجھتا ہوں کہ احسان اللہ و قاص صاحب نے بہت serious بات ہے کہ انہوں نے غلط بات کر دی ہے کہ on oath ایسا ہوا ہے تو اس سے متعلق منسٹر صاحب جواب دے دیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب چیئرمین اہلے منسٹر صاحب اس بات کا جواب دیں کیونکہ انہوں نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ میں oppose نہیں کروں گا تو [*****] لہذا وہ پہلے اس بات کا جواب دیں۔

وزیر تعلیم، شکریہ سر: very kind Sir ہم اس کو appreciate کرتے ہیں۔۔۔۔۔

وزیر مال، پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب چیئرمین، جی رو کزی صاحب!

وزیر مال، میں اپنے دوستوں سے عرض کروں گا کہ اس سائیڈ کے ممبر اور منسٹر منسٹر پہلے اس ایوان کا ممبر ہوتا ہے جیسے ان کی کوئی چیز جتنی اہم ہے اتنی ہر ممبر کی اہم ہوتی ہے۔ مہربانی کر کے جب گفتگو کریں تو اس کو قانون روز اور اس آدمی کی اہمیت کے دائرے میں کریں۔ اس کے حساب سے بات کریں جس کی مرضی ہوتی ہے پوائنٹ آف آرڈر کر کے دوسرے آدمی کو ایسی بات کرتا ہے جو آپ کو کارروائی سے حذف کرنی پڑتی ہے۔ اگر یہ باتیں اس ایوان میں نہ ہوں اور سیز میوں سے باہر ہوں تو وہ لوگ آپس میں گلے پڑ جائیں گے لہذا اس چیز کا احترام کریں کہ ہر آدمی اس ایوان کا ممبر ہے اور ہر آدمی کا ایک وقار ہے جیسے ان کا ہے لہذا مہربانی کر کے اس کارروائی کی جو کتابیں لکھی جائیں اور انکی نسلیں آ کر پڑھیں تو اس میں یہ نہ ہو کہ اس اسمبلی میں ہم کیا کرتے رہے ہیں؟

جناب چیئرمین، یہ بات صحیح ہے اور legal اور ہر ممبر کی moral obligation ہے کہ وہ اخلاقیات کا خیال رکھے تو ابھی میرے خیال میں رانا صاحب نے روایت کی بات کی تو ابھی شاہ صاحب نے کہا کہ ہماری روایات کے خلاف ہے کہ باہر بات ہوئی اور پھر اس کے بعد اس بات سے انحراف ہوا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ وہ یہ بات بتائیں اگر وزیر صاحب ان سے اس بارے میں جا کر کوئی مشورہ کرنا یا پوچھنا چاہتے ہیں کہ ہماری کس جگہ پر بات ہوئی ہے تو اس میں decorum کا خیال رکھا جائے۔

* منظم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رانا ثنا اللہ خان، جناب سپیکر! وہ بات تو ختم ہو گئی ہے ابھی ایوان میں وزیر تعلیم تشریف لائے تھے اور کہا تھا کہ صرف میرا point of view سن لیں یہ بل ہم سینیٹنگ کمیٹی کو بھیج دیں گے۔ تو ٹھیک ہے یہ اپنا point of view بیان کر دیں۔

جناب چیئر مین، میری تمام دوستوں سے گزارش ہے کہ آپ اس کو آرام سے سنیں کیونکہ یہ آپ کے interest کی بات ہے۔ یہ تمام amendments آپ ہی کی طرف سے ہیں۔ جی وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! movers نے جو بندرہ ترامیم دی ہیں اس میں کافی نام بھی گئے ہیں تو بہتر تو یہ تھا کہ یہ تمام دوست پہلے بات کر لیتے۔ ان کا بھی اور ہمارا بھی point of view آجاتا۔ یہاں پر جو راجہ صاحب نے کہا کہ وعدے کے مطلق on oath بات کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ممبر یا کوئی بھی ممبر on the floor of the House جو بھی بات کرتا ہے وہ on oath ہی کرتا ہے اور صاف ظاہر ہے کہ اس کی بنیاد facts پر ہی ہوتی ہے۔

جناب چیئر مین، میری تمام معزز ممبران اسمبلی سے درخواست ہے کہ خاموشی اختیار کریں اور وزیر تعلیم کی بات غور سے سنیں۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ان میں کچھ ترامیم ایسی ہیں جن کو ہم قبول کرتے ہیں اور کچھ ایسی بھی ہیں جو ہمیں acceptable نہیں ہیں۔ میں ہی آپ سے اجازت مانگ رہا تھا اور میں نے اسی لئے اس کو پہلے oppose کیا کہ ہم ایوان اور آپ کی اجازت سے ایسی ترامیم کو consider کر لیں جو ہمیں قابل قبول ہیں۔ اس کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ میں اور شاہ صاحب بیٹھ جائیں اور حکومت خود سے یہ بل introduce کرے اور دوسرا یہ بھی طریقہ ہو سکتا ہے کہ ہم اس کو سینیٹنگ کمیٹی میں بھیج دیں۔ اگر ہم اس ترامیم کو سینیٹنگ کمیٹی میں بھیج دیں تو اس سے کسی کی عزت میں اضافہ یا کمی نہیں آئے گی نہ اس میں کسی کی ہار اور جیت کا مسئلہ ہے۔ ہم معزز ممبر احسان اللہ و قاص صاحب کا احترام کرتے ہیں لیکن میں چاہوں گا کہ جس ترامیم پر وہ زور دے رہے ہیں اس کو وہ تھوڑا سا یہاں highlight کریں تاکہ میں ان کا point

of view of مجھ سکوں اور ان کا جواب دے سکوں پھر جو Chair ruling دے گا دینا ہونے گا۔ جناب سپیکر! اسے سینیڈنگ کمیٹی میں بھیجئے سے ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن میں چاہوں گا کہ پہلے وہ یہاں پر اپنا point of view ضرور بتائیں تاکہ میری confusion دور ہو سکے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، جی! احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئرمین! جو میں نے ترمیم پیش کی ہے اس میں Statement of objects and reasons میں بہت تفصیل کے ساتھ میں نے وضاحت کر دی ہے کہ یہ ترمیم کیوں move کی گئی ہے، اس میں تین پوائنٹس ہیں جن کی میں نے بہت تفصیل کے ساتھ وجوہات بیان کی ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہ یونیورسٹی اس زمانے میں قائم کی گئی تھی جب یہ ایوان موجود نہیں تھا بعد میں L.F.O کے تحفظ کے تحت اس یونیورسٹی کو خصوصی مراعات دی گئیں۔ وزیر صاحب نے درست فرمایا کہ میں نے اس میں پندرہ ترمیم پیش کی ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ اس کو سینیڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں اور جن چیزوں پر ان کو اتفاق نہیں ہوگا ہم وہاں اس پر بات کر لیں گے اور withdraw کر لیں گے اور جن پر اتفاق ہوگا اسے قبول کر لیا جائے گا۔ اس سے پہلے بھی ہم اتفاق رائے سے سینیڈنگ کمیٹی میں اس پر discuss کرتے رہے ہیں۔

وزیر کالونیز، جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین، جی! وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز، جناب چیئرمین! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ معزز ممبر کو اگر ایوان نے leave grant کی ہے تو وہ بات کر سکتے ہیں اگر leave grant نہیں کی تو پھر بات کیسے کر سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین، اس وقت یہ صرف ان کا بیان سن رہے ہیں جو انہوں نے move کیا ہے یہ اس کی صرف وضاحت کر رہے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئرمین! میرا خیال یہ ہے کہ اگر یہ کمیٹی میں چلا جائے گا تو وہاں

پر وزیر موصوف بھی تشریف رکھتے ہوں گے اور محکمہ تعلیم کے ماہرین بھی موجود ہوں گے تو وہاں پر ہم اس کو thrash out کر لیں گے اگر یہ وہاں پر جو چیزیں ہمیں دلائل سے بیان کریں گے کہ یہ کرنا ٹھیک نہیں ہے تو پھر صحیح ہے ہمیں تو کبھی بھی اس بات پر اصرار نہیں ہوتا کہ "مستند ہے میرا فرمایا ہوا" ہم تو ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے جتنے بھی acts ہیں ہمیں اس ملک کے قانون کو بہتر کرنے کے لئے بیٹھ کر کوشش کرنی چاہیے۔ وزیر تعلیم کو بھی چتا ہے کہ یونیورسٹی آف دی سنٹرل آف دی پنجاب کے بل سارے کے سارے غامیوں سے بڑ ہیں۔ اس کے بعد جو بل انہوں نے خود پیش کئے ہیں وہ اس سے یکسر مختلف ہیں۔ ان کو بھی میں چاہتا ہوں کہ جو بل بعد میں از خود وزیر موصوف نے مختلف یونیورسٹیوں کے پیش کئے ہیں اس کے مطابق کر دینے جائیں۔ جس طرح انہوں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ یہ بل کینیڈا کو refer کیا جائے گا میں بھی ان سے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ اگر یہ مجھے دلائل سے مطمئن کریں گے تو میں بھی اس پر کوئی اصرار نہیں کروں گا۔ اس لئے برائے مہربانی اس کو سینڈنگ کینیڈا میں جانے دیں وہاں اس کو thrash out کر لیں گے۔ بہت بہت شکریہ

جناب چیئرمین، شاہ صاحب! جیسا کہ وزیر تعلیم نے کہا کہ اس میں دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ آپ وزیر موصوف کے ساتھ بیٹھ جائیں اور آپ کی ٹریم کو consider کر کے یہ بل حکومت کی طرف سے introduce ہو جانے دوسری صورت یہ تھی کہ اسے سینڈنگ کینیڈا کو بھیج دیا جائے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئرمین! مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا بے شک یہ حکومت کی طرف سے لے آئیں لیکن کینیڈا میں تو جانے دیں تاکہ وہاں یہ چیزیں discuss ہوں۔ آپ نے یہ کمیشنیں بنائی ہیں انہیں کام کرنے دیں۔ اس طرح ان کی working بہتر ہوگی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین، جی، ملک صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ under

the rules and procedure کیا یہ possible ہے کہ جو بل ایوان کے اندر lay down کیا جائے اور اس کو clause by clause discuss کے بغیر with the consent of the Minister اس کو سیدھا کمیٹی کو بھیج دیا جائے without the approval of the House

جناب چیئر مین، یہ تحریک ابھی صرف move کی گئی ہے اور انہوں نے اس میں leave grant کے لئے کہا ہے تو اس میں پہلے mover کی طرف سے explanatory statement آتی ہے اور اس کا جواب آتا ہے پھر بعد میں bill clause by clause آئے گا۔ اس سٹیج پر دونوں پارٹیاں consensus کے ساتھ اس بات کو تسلیم کر لیتے ہیں کہ اس کو اس طرح سے dispose of کر دیا جائے۔ تو اس طرح کیا جاسکتا ہے۔ میرے خیال میں وزیر صاحب کو کوئی اعتراض نہیں ہے اور انہوں نے خود یہ کہا ہے۔ جی وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب چیئر مین! جس طرح شاہ صاحب نے کہا ہے اور انہوں نے ہمیشہ ہی تسلیم کے matter پر positive contribution کی ہے۔ جناب چیئر مین! اگر آپ کی بھی یہی رائے ہے، mover بھی یہی چاہتے ہیں اور ہم بھی یہی چاہتے ہیں اور ہم تمام اس مسئلے کو positive رنگ دینا چاہتے ہیں اور ہم ہر گز ایسی ترمیم کو kill نہیں کرنا چاہتے جو اپوزیشن کی طرف سے آئے۔ میں ذاتی طور پر healthy legislation پر believe کرتا ہوں یہ ایوان اور حکومتی بنجر بھی believe کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! سید احسان اللہ وقاص صاحب ہمیشہ positive بات کو ہی سامنے لے کر آئے مجھے کچھ ترمیم پر اعتراض تھا اس لئے میں نے اس کو oppose کیا اور کچھ ترمیم کو میں agree کرتا ہوں اگر آپ اور یہ ایوان اجازت دے کہ ہم اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں thrash out کر لیں اور اس کو final shape دے دیں تو mover کی تسلی کے لئے ایسا کرنے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

MR CHAIRMAN: The motion moved and the question is -

"That leave be granted to introduce the University of
Central Punjab Lahore (Amendment) Bill 2004."

وزیر تعلیم، جناب چیئرمین! ہم اسے oppose نہیں کرتے۔
جناب چیئرمین، چونکہ اس کو oppose نہیں کیا گیا لہذا اس کو سینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین، تو اس میں اب رائے شماری ہو گی۔
وزیر تعلیم، جناب چیئرمین! اس کو میں نے oppose نہیں کیا۔
جناب چیئرمین، اچھا اس میں چونکہ آپ نے oppose نہیں کیا تو یہ انھوں نے leave grant کے لئے کہا ہے تو The motion is carried

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: Sir, I introduce:

"The University of Central Punjab Lahore
(Amendment) Bill 2004"

MR CHAIRMAN: The University of Central Punjab Lahore (Amendment) Bill 2004 has been introduced in the House under Rule 90(4) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 Under Rule 94 it is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report upto 30th October 2004

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیں!

راجہ ریاض احمد، جناب چیئرمین! میں آپ کی رولنگ چاہتا ہوں کہ ابھی جب یہ بل take up کر رہے تھے تو سیکرٹری صاحب نے ایک ممبر صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ جناب! آپ بل introduce کریں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس پر ruling دیں کہ کیا سیکرٹری صاحب کسی ممبر صاحب کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ بل introduce کریں۔ (قہقہے)

جناب چیئرمین، یہ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر raise کیا ہے؟

راجہ ریاض احمد، نہیں جی، میں آپ کی ruling پابنتا ہوں۔

مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب

بابت سال 2004

جناب چیئرمین: اچھا اس میں یہ ہے کہ یہ کام تو سپیکر کا ہے۔ سیکرٹری صاحب محتاب نہیں کر سکتے لیکن چونکہ سیکرٹری صاحب نے اس سلسلے میں کو conduct کرنا ہوتا ہے۔۔۔ جی، رانا مناء اللہ خان! کیا یہ پرووٹنل اسمبلی آف دی پنجاب بل آپ کا ہے؟

RANA SANA ULLAH KHAN: Yes sir. I move

"That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2004 "

MR CHAIRMAN: The motion moved is

"That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2004 "

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ہم oppose نہیں کرتے۔

جناب چیئرمین، جی، آپ oppose نہیں کرتے۔ The motion is earned " جی، رانا صاحب!

RANA SANA ULLAH KHAN: Sir, I introduce

The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2004

MR CHAIRMAN: The Provincial of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2004 has been introduced in the House under rule 90 (4) of the rules

of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 Under rule 94, it is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs with the direction to submit its report upto 30th October 2004

MR CHAIRMAN: Mrs Shahina Asad!

MRS SHAHINA ASAD: Sir, I move

"That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2004 "

MR CHAIRMAN: The motion moved is

"That leave be granted to introduce the Provincial of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2004."

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ہم oppose نہیں کرتے۔

جناب چیئرمین، جی، آپ oppose نہیں کرتے۔ The motion is carried جی، مسز شاہینہ

اسد!

MR SHAHINA ASAD: Sir, I introduce

"The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2004."

MR CHAIRMAN: The Provincial of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2004 has been introduced in the House under Rule 90 (4) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Under rule 94, it is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs with the direction to submit its report upto 30th October 2004

قراردادیں

(مغلا عامر سے مستقل)

فورٹ منرو کو ترقی دیا جانا

(--- جاری)

جناب چیئرمین، سب سے پہلے جناب جنوں خان لغاری، جناب محمد ابراہیم خان، جناب غزالی رحیم خان پٹانی، محترمہ شمیم اختر، محترمہ در شہوار نیلم، جناب محمد محسن خان لغاری، سید محمد رفیع الدین بخاری، جناب احمد نواز، سید نذر محمود شاہ، رانا اعجاز احمد نون، جناب عابد حسین پنٹھ، رائے منصب علی، ملک صالح محمد گنجیل اور سید عبدالعلیم شاہ کی قرار داد لیتے ہیں جو مورخہ 24 فروری 2004 کو جناب محمد محسن خان لغاری پیش کر چکے ہیں وہ قرار داد یہ تھی کہ یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ،

”یو مری کی طرز پر جنوبی پنجاب کے صحت ائزا، مقام فورٹ منرو کو بھی develop کیا جائے اور اس منصوبے کے لئے سٹے مالی سال میں financial allocation کی جائے تاکہ یہ منصوبہ جلد از جلد شروع کیا جاسکے۔“

سید احسان اللہ و قاص، جناب چیئرمین، یہ جو آپ نے اس قرار داد کے آخر میں الفاظ پڑھے ہیں ہمیں جو قرار داد ملی ہے یہ الفاظ اس میں شامل نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین، اس قرار داد کو چودھری ہبیر الدین خان وزیر مواصلات و تعمیرات اور وزیر قانون نے اس بناء پر pending کروایا تھا کہ محرکین اس قرار داد میں financial allocation والی تجویز ختم کر کے اسے دوبارہ پیش کریں۔ اب اس قرار داد کا ترمیم شدہ نوٹس موصول ہوا ہے۔ میں قرار داد کے محرک جناب محمد محسن خان لغاری کو دعوت دوں گا کہ وہ اپنی ترمیم شدہ قرار داد پیش کریں۔

جناب محمد محسن خان لغاری، یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ،

”یو مری کی طرز پر جنوبی پنجاب کے صحت ائزا، مقام فورٹ منرو کو بھی develop کیا جائے۔“

جناب چیئرمین، یہ قرارداد ہمیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کی عداش کرتا ہے کہ "یو مری کی طرز پر جنوبی پنجاب کے صحت افزاء مقام فورٹ منرو کو بھی develop کیا جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین، یہ قرارداد ہمیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کی عداش کرتا ہے کہ یو مری کی طرز پر جنوبی پنجاب کے صحت افزاء مقام فورٹ منرو کو بھی develop کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

ملک اصغر علی قیصر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیں!

ملک اصغر علی قیصر، جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو قراردادیں اس ایوان میں ہمیش ہوتی ہیں 'آج تک ان کا کوئی feedback نہیں ملا۔ جیسا کہ یہاں پر ایک قرارداد پاس کی گئی تھی کہ ممبران پنجاب اسمبلی کو بھی ایم 'این' ایز کی طرز پر بیو پاسپورٹ جاری کئے جائیں اور بھی بست سی قراردادیں جو پاس کی گئی ہیں ان کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ میرا خیال ہے کہ اگر ان کا کوئی ایسا نتیجہ نہیں نکلتا تو پھر ہمارا اس قوم کا اور اس ایوان کا وقت برباد کرنے کے مترادف ہے۔ لہذا میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ان قراردادوں کو اسمبلی proceeding سے ویسے ہی نکال دیا جائے! اگر ان پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوتا۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، پہلے ایک پوائنٹ آف آرڈر کو تو dispose of کر لینے دیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب چیئرمین! میرا پوائنٹ آف آرڈر اسی سے related ہے۔ بات یہ ہے کہ بست ساری قراردادوں کا کوئی اثر نہیں نکلتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ابھی پر سوں ایک وردی پر

قرار داد آئی ہے اور کسی کا اثر نکلے نہ نکلے مجھے لگتا ہے کہ اس کا اثر ضرور نکلے گا۔

جناب چیئر مین، قیصر صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا یہ point of explanation ہو سکتا ہے یا point for information ہو سکتا ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔
ڈاکٹر فرزانہ نذیر، پوائنٹ آف آرڈر۔ (قلمتے)

جناب چیئر مین، اب ہم آج کے ایجنڈے کی قرار دادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرار داد چودھری اصغر علی گجر ڈاکٹر سید وسیم اختر چودھری محمد شوکت اور محترمہ زیب النساء قریشی کی طرف سے ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

نان گزٹڈ کمپیوٹر ملازمین کو کمپیوٹر الاؤنس

کی سہولت

محترمہ زیب النساء قریشی: جناب چیئر مین! میں یہ قرار داد پیش کرتی ہوں کہ
"اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی حکومت اور دیگر صوبائی حکومتوں کے
precedent کے پیش نظر صوبائی حکومت پنجاب بھی اپنے نان گزٹڈ
کمپیوٹر ملازمین (ڈیٹا انٹری آپریٹرز) کی سٹیج آپریٹرز) کو کمپیوٹر الاؤنس 750
روپے ماہانہ کے حساب سے دینے کے لئے فوری اقدامات کرے"

جناب چیئر مین، یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ

"اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی حکومت اور دیگر صوبائی حکومتوں کے
precedent کے پیش نظر صوبائی حکومت پنجاب بھی اپنے نان گزٹڈ
کمپیوٹر ملازمین (ڈیٹا انٹری آپریٹرز) کی سٹیج آپریٹرز) کو کمپیوٹر الاؤنس 750
روپے ماہانہ کے حساب سے دینے کے لئے فوری اقدامات کرے"

سید احسان اللہ وقاص: جناب چیئرمین ایوانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا مجھے وزیر صاحب نے اس بارے میں یہ فرمایا تھا کہ اگر آج یہ قرار داد pending کر لیں تو میں اس کے اجلاس سے پہلے پہلے اس کا کوئی نہ کوئی حل ضرور تجویز کروں گا۔ اس وقت وزیر خزانہ صاحب یہاں تشریف نہیں رکھتے۔ اب محترم وزیر قانون صاحب اس بابت رہنمائی فرمادیں۔

جناب چیئرمین، جی راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ وزیر خزانہ صاحب سے میری بات بھی ہوئی تھی اور جس طرح احسان اللہ وقاص صاحب فرما رہے ہیں یہ درست ہے کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ وہ خود یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس کا financial impact کتنا ہو گا؟ وہ اس کو work out کروا رہے ہیں اور ان کا یہ فرمانا تھا کہ اس کے financial impact کو work out کروانے کے بعد وہ خود حکومتی سطح پر اس سلسلے میں اقدامات کا اعلان فرمائیں گے۔ چنانچہ میں احسان اللہ وقاص صاحب سے اتفاق کرتا ہوں۔ اگر اس کو pending فرمائیں تو وزیر صاحب اس بابت کوئی positive response دیں گے۔ اس کے بعد شاید پھر اس قرار داد کی ضرورت ہی نہ رہے۔

جناب چیئرمین، مجلس اس قرار داد کو pending کیا جاتا ہے۔ دوسری قرار داد محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کی طرف سے ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! وہ ملک سے باہر ہیں لہذا اسے pending فرمائیں۔

جناب چیئرمین، محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ out of Pakistan ہیں لہذا یہ قرار داد dispose of کی جاتی ہے۔ تیسری قرار داد ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

نشتر میڈیکل کالج ملتان کو یونیورسٹی کا درجہ دینا

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب چیئرمین! میں یہ قرار داد پیش کرتی ہوں کہ،

"یہ ایوان حکومت سے معاش کرتا ہے کہ نشتر میڈیکل کالج ملتان کو

یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے"

جناب چیئرمین! یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ،

"یہ ایوان حکومت سے معاش کرتا ہے کہ نشتر میڈیکل کالج ملتان کو

یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے"

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب والا! حکومت پنجاب کی خواہش ہے کہ بڑے بڑے

شہروں میں یونیورسٹیاں بنائی جائیں لیکن اس کے لئے کوئی proper لائحہ عمل بنایا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! راجہ صاحب! وزیر صحت صاحب نہیں ہیں۔ تو کیا پارلیمانی سیکرٹری صحت اس قرار

داد کے حوالے سے حکومت کا موقف دیں گی؟ کیا وہ اسے oppose یا support کریں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب والا! میں اس قرار داد کو oppose نہیں کر رہی۔

راجہ ریاض احمد: جناب والا! اگر یہ oppose نہیں کر رہی تو کیا کر رہی ہیں؟

جناب چیئرمین! یہ قرار داد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،

"یہ ایوان حکومت سے معاش کرتا ہے کہ نشتر میڈیکل کالج ملتان کو

یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے"

(قرار داد صحیح طور پر منظور ہوئی)

بندر وڈیر واقع سلاٹر ہاؤس کی منتقلی

جناب چیئرمین! چوتھی قرار داد جناب تنویر اشرف کاٹھ صاحب کی طرف سے ہے۔ وہ اسے

پیش کریں۔ تنویر اشرف کاٹھ صاحب تشریف نہیں رکھتے۔ لہذا یہ قرار داد dispose of کی جاتی

ہے۔ پانچویں قرار داد مر اشتیاق احمد صاحب کی طرف سے ہے۔ ہر صاحب اسے پیش کریں۔

مہر اشتیاق احمد: جناب چیئر مین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ
 یہ ایوان حکومت سے اس امر کی عہد شکنی کرتا ہے کہ بکر منڈی بند روڈ پر
 واقع سلائڈ ہاؤس کو فوری طور پر رہائشی علاقوں سے باہر منتقل کر دیا جائے۔
 جناب چیئر مین! یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ

"یہ ایوان حکومت سے اس امر کی عہد شکنی کرتا ہے کہ بکر منڈی بند روڈ پر
 واقع سلائڈ ہاؤس کو فوری طور پر رہائشی علاقوں سے باہر منتقل کر دیا جائے۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I

oppose it.

جناب چیئر مین! چونکہ اس قرارداد کو میں نے oppose کیا ہے لیکن معزز رکن
 بات کرنے سے پہلے میں آپ کی ایک منٹ کے لئے توجہ چاہوں گا۔ جناب والا معزز رکن نے
 اس قرارداد میں یہ کہا ہے کہ۔

"یہ ایوان حکومت سے اس امر کی عہد شکنی کرتا ہے کہ بکر منڈی بند روڈ پر
 واقع سلائڈ ہاؤس کو فوری طور پر رہائشی علاقوں سے باہر منتقل کیا جائے۔"

میں ان کی تجویز سے اتفاق کرتا ہوں۔ اس پر ہم پہلے سے ہی کام کر رہے ہیں۔ معزز رکن اپنی
 قرارداد میں سے اگر لفظ "فوری" ختم کر دیں تو میں اسے oppose نہیں کروں گا کیونکہ ہم اسے
 time bound نہیں کرنا چاہتے۔ اس کے لئے زمین ہم نے لے لی ہے۔ زمین کا قبضہ بھی حاصل
 کر لیا گیا ہے۔ Consultant appoint کر رہے ہیں۔ سلائڈ ہاؤس کو یہاں سے شفٹ کرنے کے
 اقدامات ہم پہلے ہی کر رہے ہیں لیکن ہم وقت کا تسن نہیں کر سکتے۔ اگر معزز رکن لفظ "فوری"
 کی جگہ "جلد سے جلد" کر لیں تو پھر میں اس قرارداد کو oppose نہیں کروں گا۔

مہر اشتیاق احمد: جناب چیئر مین! گزارش یہ ہے کہ لاہور کا کالی عرصہ سے یہ مطالبہ چلا آ رہا ہے کہ
 سلائڈ ہاؤس کو بکر منڈی سے شفٹ کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین، آپ کی قرار داد ہے۔ آپ ضرور بات کریں لیکن وزیر قانون نے یہ کہا ہے کہ وہ اس سلائز ہاؤس کو شفٹ کرنے کے حوالے سے اقدامات کر رہے ہیں۔

مہر اشتیاق احمد: آپ میری بات تو سن لیں۔ جو کچھ وزیر قانون نے فرمایا ہے میں اسی حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب والا 1998ء میں اس وقت کی حکومت نے ہائی کورٹ میں یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ سلائز ہاؤس کو جلد از جلد بکر منڈی سے شفٹ کر دیا جائے گا۔ آج اس کو سات سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک یہ شفٹ نہیں ہوا۔ آج سے تقریباً موشال پہلے میں نے ایک سوال دیا تھا کہ اس سلائز ہاؤس کو شفٹ کرنے کے لئے آپ کب تک کام شروع کریں گے؟ تو حکومت نے جواب دیا کہ دو سال کے اندر اسے شفٹ کر دیا جائے گا۔ اتھاق سے اس حوالے سے جب دوبارہ سوال آیا میں نے جس میں ہائی کورٹ میں کروائی گئی یقین دہانی کے حوالے سے پوچھا کہ "جلد سے جلد" سے مراد کتنے سال ہیں؟ تو دوبارہ پھر یہی جواب دیا گیا کہ دو سال۔ جناب یہ ان کی مستقل مزاجی ہے۔

جناب نجف عباس سیال: جناب والا اپوائنٹ آف آرڈر۔ میں اسی حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیں!

جناب نجف عباس سیال: ہمارے محترم دوست 1998ء کی حکومت کی بابت فرما رہے ہیں کہ اس وقت کی حکومت نے وعدہ کیا تھا۔ جناب والا! اس وقت ہماری حکومت نہیں تھی۔ ہماری حکومت جو وعدہ کرتی ہے اسے پورا کرتی ہے۔ ہمارے وزیر صاحب جو وعدہ کریں گے وہ انشاء اللہ پورا کریں گے۔

جناب چیئرمین، نجف عباس سیال صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ آپ تشریف رکھیں۔

رانا عطاء اللہ خان: جناب والا میں نجف عباس سیال صاحب کی خدمت میں اور ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت بھی یہ وعدہ اور جواب راجہ بھارت صاحب نے دیا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! میں رانا صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت میں وزیر لوکل گورنمنٹ نہیں تھا۔ یہ سوال لوکل گورنمنٹ کو pertan کرتا ہے اس وقت جو لوکل گورنمنٹ کے وزیر تھے انہوں نے جواب دیا ہوگا۔ ابھی میں نے معزز رکن کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں کیا بلکہ میں تو انہیں یہ بتا رہا تھا کہ اس کے لئے زمین کا قبضہ لے لیا گیا۔ Consultant مقرر کرنے کے لئے ہم نے P&D سے اجازت طلب کی ہوئی ہے جیسے ہی ہمیں اجازت ملے گی Consultant appoint ہو جانے کا اور پھر اس منصوبے پر کام بھی شروع ہو گا لیکن ہم اپنے آپ کو پابند نہیں کرنا چاہتے کہ فوری طور پر یہ قرارداد کر لیں اور کل سے اس کی شٹنگ شروع ہو جائے گی۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ اس میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کو جلد از جلد وہاں سے شفٹ کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ ہم اس کے لئے تیار ہیں اور پہلے سے کر بھی رہے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وقت کا تعین کر کے اپنے آپ کو پابند نہیں کرنا چاہتے۔ اس لئے میں نے oppose کیا تھا اور کہا تھا کہ لفظ فوری طور پر کو omit کر دیں۔ آپ کہہ دیں کہ سلاز ہاؤس کو شفٹ کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں یا یہ کہہ دیں کہ جلد از جلد اقدامات کئے جائیں تو مجھے اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب چیئرمین! میں صرف ریکارڈ کی درستی کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ اس وقت لوکل گورنمنٹ کا منسٹر میں نہیں تھا۔ جناب والا! میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ جس طرح آج یہ وزیر قانون ہیں لیکن اسمبلی بزنس اور otherwise بھی لوکل گورنمنٹ کا بزنس ان کے پاس ہے۔ یہ ریکارڈ کی بات ہے کہ اس وقت بھی انہی کے پاس تھا۔ جناب چیئرمین، رانا صاحب انی الحال اس ریکارڈ کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بحث کا کوئی مفید حصہ نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! اس وقت لوکل گورنمنٹ کا چارج کھوسہ صاحب کے پاس تھا۔

اس لئے اس بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے اس وقت یہ تعین نہیں کرنا۔ ابھی مہر اشتیاق صاحب نے جو قرار داد پیش کی ہے۔ اب اس کا طریقہ یہ ہے کہ مہر صاحب explanatory statement دے رہے ہیں۔ راجہ صاحب نے کہا ہے کہ اگر لفظ فوری بنا کر اس کا کوئی متبادل کھ دیں تو ٹھیک ہے ورنہ اس قرار داد پر رائے شماری ہوگی۔

مہر اشتیاق احمد، جناب سپیکر! وہ کوئی بات نہیں ہے۔ کام تو انھوں نے اپنی مرضی سے ہی کرنا ہے۔ میں عرض کر رہا تھا لیکن درمیان میں میرے بھائی بول پڑے کہ سابقہ حکومت کی بات تھی۔ بھائی! میں تو اسی حکومت اور اسی ایوان کی بات کر رہا ہوں کہ آج سے سوال پٹے میں نے سوال کیا تو انھوں نے کہا کہ دو سال۔ سو سال بعد یہی سوال آیا تو انھوں نے کہا کہ دو سال۔ یہ تو ان کی حکومت کی مستقل مزاجی ہے نا۔ میں نے تحریک استحقاق دی۔۔۔

جناب نجف عباس سیال، ہم نے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کریں گے۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے کالونیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیے۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے کالونیز، جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ انھوں نے ایک قرار داد پیش کی ہے راجہ صاحب نے اسے oppose کر دیا ہے اور انھوں نے تھوڑی سی explanation دی ہے کہ لفظ فی الفور پر ہمیں اعتراض ہے۔ تو اب اگر معزز محرک اس کو amend کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو ہم اسے oppose کر رہے ہیں لہذا آپ اس پر رائے شماری کرائیں۔ ان کی اس قرار داد کو راجہ صاحب oppose کر چکے ہیں۔ چونکہ محرک اس میں ترمیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں لہذا آپ اس پر رائے شماری کرائیں۔

محترمہ نشاط افزا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، میں پہلے اس بات کو decide کر لوں۔ وارث صاحب نے جو بات کی ہے کہ منسٹر صاحب اس کو oppose کر چکے ہیں۔ انھوں نے oppose نہیں کیا بلکہ انھوں نے ایک تجویز دی ہے کہ اگر محرک اس لفظ کو omit کرنا چاہتے ہیں تو پھر وہ oppose نہیں کرتے لیکن اگر یہ لفظ omit نہیں کرنا چاہتے تو پھر وہ oppose کرتے ہیں۔ لہذا اب معزز محرک اس

پر فیصلہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، جناب والا! راجہ صاحب نے categorically اسے oppose کیا ہے۔

مہر اشتیاق احمد، جناب چیئرمین! میں یہ لفظ omit کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ جلد سے جلد کی مراد تو بتادیں۔ اگر ہائی کورٹ ڈائرکٹن دیتا ہے تو تب سات ماہ لگ جاتے ہیں۔ لہذا یہ بتادیں کہ جلد از جلد سے کیا مراد ہے؟

جناب چیئرمین، جی راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میں پھر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اپنے آپ کو پابند نہیں کرنا چاہتے کہ اتنے عرصے میں ہو جائے گا۔ میں نے یہ گزارش کی ہے کہ ہم نے زمین لے لی ہے۔ قبضہ بھی لے لیا ہے اور ہم نے کنسلٹنٹ مقرر کرنے کے لئے پی این ڈی کو request بھیجی ہوئی ہے۔ جب وہاں سے approval آنے لگی تو کنسلٹنٹ appoint ہو جائیں گے اور اس کے بعد اس پر کام بھی شروع کریں گے۔ اگر ہم نے کام شروع نہ کرنا ہوتا تو ہم جگہ کیوں خریدتے؟ لیکن جیسے کہ صاحب نے فرمایا ہے کہ میں نے اس کو اس لحاظ سے oppose کیا ہے کہ ہمیں لفظ فوری پر اعتراض ہے۔ اگر معزز رکن اس میں ترمیم کر کے قرارداد دے دیں تو میں اس کو oppose نہیں کروں گا۔ اگر نہیں تو پھر اس پر رائے شماری کروادیں۔

جناب چیئرمین، اشتیاق صاحب! اگر آپ اس کو as it is رکھیں تو منشر صاحب اسے oppose کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ بات کی ہے کہ earliest possible time میں کیا جائے گا۔ جلد از جلد سے مراد ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو۔ اب اگر آپ اس کو amend کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

مہر اشتیاق احمد، جناب چیئرمین! میں عرض کرتا ہوں کہ یہ لاہور کا دیرینہ مسئلہ ہے۔ اس سے پوری آبادی تنگ ہے لیکن اگر یہ جلد از جلد نہیں کرنا چاہتے جب ہائی کورٹ میں یقین دہانی کرانے ہونے 7/8 سال گزر گئے ہیں۔ اگر یہ نہیں کرنا چاہتے تو reject کر دیں لیکن میں تو حکومت کی اس طرف توجہ دلا رہا ہوں۔

جناب چیئرمین، ہر اشتیاق صاحب! آپ سے یہ درخواست ہے کہ آپ اس لفظ کو omit کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

ہر اشتیاق احمد، ٹھیک جناب میں یہ لفظ omit کر دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین، محرک نے کہا ہے کہ میں لفظ فوری کو omit کر دیتا ہوں۔

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ واقعی یہ لاہور کا دیرینہ مسئلہ ہے اور اس علاقے کے سارے رہائشیوں کا concern ہے۔ جناب والا! ایوان میں جو بھی بات کی جائے وہ definite ہونی چاہیے precise ہونی چاہیے۔ اب اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ as early as possible 4/5 سال ہو سکتے ہیں۔ جب منسٹر صاحب نے as early as possible کا لفظ استعمال کیا ہے اور پھر اس کی duration بتانے میں hesitate کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی اچھا impression نہیں ہے۔ یہاں پر precise اور definite بات ہونی چاہیے۔ یہ ایک معزز ایوان ہے اور اس پورے ملک اور پورے صوبے کے سسٹم میں اس کا ایک rule ہے لہذا یہاں پر ایسی بات نہ کی جائے جو غیر ذمہ دارانہ ہو۔ جس کی کوئی responsibility نہ ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ متعلقہ محکمے سے پوچھ لیں وہ جو بھی کہیں اگر وہ سال کہتے ہیں تو یہ سال کہہ دیں۔ اسکے بعد اگر سال میں کام نہ بھی ہوا تو پھر کون سی آفت گر پڑنی ہے پھر اس میں چھ ماہ اور بھی اضافہ ہو سکتا ہے لیکن یہ بات اس ایوان کے دفتر کے معافی ہے کہ یہاں پر irresponsible اور indefinite بات کی جائے۔

جناب چیئرمین، جی راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! شاید میں اپنا مقصد سمجھا نہیں سکا لیکن اب اس کا واحد حل یہی ہے کہ میں اس قرار داد کو oppose کرتا ہوں اور میں اس لحاظ سے oppose کر رہا ہوں کہ قرار داد کی اس نئے ضرورت نہیں ہے کیونکہ صوبائی حکومت پہلے سے اس منصوبے پر کام کر رہی ہے۔ ہم نے عوامی مفاد کی خاطر یہ منصوبہ take up کیا ہے۔ اس کے بعد ہم نے اس کے لئے زمین خریدی ہے۔ ہم نے زمین کا قبضہ حاصل کر لیا ہے۔ مذکورہ منصوبے کی تعمیر کے لئے کونسلٹنٹس appoint کئے جا رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کونسلٹنٹس appoint ہونے کے بعد کام

بھی شروع ہو جانے گا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جس مسئلے کا حکومت نے پہلے سے notice لے رکھا ہے اس پر ہم کام بھی کر رہے ہیں اور عوام کی شکایات اور ان کی تکالیف کا ہمیں پہلے سے احساس ہے اور اسی کے پیش نظر منصوبہ شروع کیا گیا ہے لہذا میری استدعا ہے کہ ہم نے یہ قرار داد اس لئے oppose کی ہے کہ چونکہ ہم پہلے سے یہ کام کر رہے ہیں اس لئے اس میں مزید کسی قرار داد کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ میں اتنی یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ متعلقہ محکمے کو لکھا جانے کا کہ وہ اس کام کو جلد از جلد مکمل کریں تاکہ لوگوں کی تکلیف کا خاتمہ ہو سکے۔ شکریہ۔

مہر اشتیاق احمد، جناب والا میں اپنی قرار داد سے لفظ فوری omit کرتا ہوں اس کی جگہ جلد از جگہ دیا جائے۔

جناب چیئرمین، راجہ صاحب! معزز محرک آپ کی پہلی بات کے مطابق کہتے ہیں کہ لفظ فوری کی جگہ جلد از جگہ دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب اب تو رولز کی بات آئے گی۔ آپ اسے dispose of کریں اور معزز رکن کو کہیں کہ وہ amended قرار داد لائیں میں اس کو oppose نہیں کروں گا۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ میں معزز محرک سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ amended قرار داد لے آئیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین! انھوں نے پہلے کہا تھا کہ یہ لفظ فوری کو omit کر دیں تو Chair with consensus اس بات کا اختیار رکھتی ہے کہ رولز کو relax کر کے ان الفاظ کو omit کر دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! کر دیں۔ میں تو بار بار یہی insist کر رہا تھا لیکن اس وقت انھیں یہ بات سمجھ نہیں آئی تھی۔ اگر Chair اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے لفظ فوری کو omit کرنے کا حکم دیتی ہے اور اس لفظ کے بغیر آپ قرار داد منظور فرمائیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ اس قرار داد کو amend کیا جاتا ہے اور لفظ فوری طور اس سے omit کیا جاتا ہے۔

مہر اشتیاق احمد، جناب چیئرمین ایہ ایوان حکومت سے اس امر کی معاش کر تا ہے کہ، بکر منڈی بند روڈ پر واقع سلاٹر ہاؤس کو جلد از جلد رہائشی علاقوں سے باہر منتقل کر دیا جائے۔

وزیر جیل خانہ جات، یوانٹن آف آرڈر۔ جناب والا! آپ رولز relax کر کے ان کو اجازت دیں گے تاکہ وہ اپنی amended قرار داد پڑھیں۔

جناب چیئرمین، میں نے اجازت دی ہے اور انھوں نے آپ کی بات کے دوران ہی اپنی قرار داد پڑھ دی ہے۔

جناب چیئرمین، یہ قرار داد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،

"یہ ایوان حکومت سے اس امر کی معاش کر تا ہے کہ بکر منڈی بند روڈ

پر واقع سلاٹر ہاؤس جلد از جلد رہائشی علاقوں سے باہر منتقل کر دیا جائے۔

چونکہ اس قرار داد کی مخالفت نہیں کی گئی۔ اس پر اب ووٹنگ کروائی جائے گی۔

(ترمیم شدہ قرار داد حتمہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین، آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوتا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 16-

ستمبر 2004 صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 16 ستمبر 2004

1 - تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

2 - سوالات (محکمہ آبپاشی)

(i) نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(ii) غیر نشان زدہ سوال اور اس کے جواب

3 - توجہ دلاؤ نوٹس

4 - سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو زیر غور لیا جائے گا)

دی فارمین کرہین کالج، لاہور، صدرہ 2004

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا سترھواں اجلاس)

جمعرات، 16 - ستمبر 2004

(یوم النہیس، 30 - ربیع المرجب 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمینز، لاہور میں صبح 10 بج کر 41 منٹ

پر زیر صدارت جناب قائم مقام سیکرٹری سرمدار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری افتخار الدین نے پیش کیا۔

اغُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْقَيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ
الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٥﴾ إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَ
إِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ﴿١٦﴾
هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿١٧﴾ أَمْ
حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَّا عَمِلُوا وَمِمَّا أُرْسِلُوا لِيُبَلِّغُوا

سورۃ البجانبیہ آیات، 18 تا 21

میر ہم نے تم کو دین کے کلمے رستے پر (قائم) کر دیا تو اسی (رستے) پر چلے جاؤ اور بلاؤں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلنا۔ یہ خدا کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آئیں گے اور عالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں اور خدا پر بیزگاروں کا دوست ہے۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لئے دانائی کی باتیں ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں ان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو لوگ بڑے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور عمل یک کرتے رہے

وما علینا الا البلاغ ۝

(اور) ان کی ذمہ داری اور موت یکساں ہو گی۔ یہ جو دعوے کرتے ہیں بڑے ہیں ۝

سوالات (حکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سیکرٹری، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر حکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے۔ سوال نمبر 1089 میں یاور زمان کا ہے۔

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Point of Order The moment you say the question hour starts

جناب قائم مقام سیکرٹری، I know that ایک سوال کرنے دیں پھر آپ کو موقع دینا ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری اوہ تشریف ہی نہیں رکھتے۔ اسے dispose of کر دیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اگر نہیں ہیں تو اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال 1350 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔ جی۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 1350 -

پنجاب کے نہری نظام میں پانی کی مجموعی گنجائش

اور دیگر تفصیل

*1350- سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب کے مکمل نہری نظام میں کتنے ملین فٹ پانی بیراج / ڈیم سے وصول کرنے کی گنجائش ہے۔ کتنے فیصد پانی ناقص نہری نظام / چوری کی وجہ سے راستہ میں ضائع ہوتا ہے اور کتنے ملین فٹ پانی کاشتکار کو ملتا ہے؟

(ب) موجودہ حکومت نے آبپاشی کی اصلاح کے لئے کیا تجاویز تیار کی ہیں؟

(ج) پانی کی چوری روکنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

وزیر آبپاشی:

(الف) پنجاب کے نری نظام میں خریف اور ربیع سیزن میں بیراج اور ڈیم سے پانی وصول کرنے کی گنجائش بحفاظت اکارڈ 1991 مندرجہ ذیل ہے۔

خریف	37.07 ملین ایکڑ فٹ
ربیع	18.87 ملین ایکڑ فٹ
سالانہ	55.94 ملین ایکڑ فٹ

نری نظام کی خستہ حالی اور زمین میں پانی جذب ہونے کی وجہ سے تقریباً 35 سے 40 فیصد پانی کسان کے کھیت تک پہنچنے سے پہلے ضائع ہو جاتا ہے۔ ان اندازوں کی بنیاد پر کہا جاسکتا ہے۔ کہ اوپر دیئے گئے میزانیے کے مطابق درج ذیل مقدار میں پانی کسان کے کھیت تک پہنچایا جاسکتا ہے۔

خریف	24.10 ملین ایکڑ فٹ
ربیع	12.27 ملین ایکڑ فٹ
سالانہ	36.37 ملین ایکڑ فٹ

تاہم جو پانی زمین میں جذب ہوتا ہے۔ وہ زیر زمین پانی میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ جسے کسان یوب ویل کے ذریعے آبپاشی کے لئے استعمال میں لاتا ہے۔

(ب) موجودہ حکومت آبپاشی کی اصلاح کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز/منصوبہ جات پر غور کر رہی ہے۔

- 1- نظام آبپاشی کی بحالی (Irrigation System Rehabilitation Project) کے تحت اہلکار کی پہنچائی۔
- 2- بیراجوں کی ریہاڈنگ۔
- 3- نیشنل ڈریجنگ پروگرام کے تحت لوئر پنجاب کینال کی ریہاڈنگ۔
- 4- پونٹھوار کے علاقوں میں 31 چھوٹے ڈیموں کی فلڈ مینجمنٹ۔
- 5- ضلع ڈی جی خان اور راجن پور پہاڑی نالوں کی فلڈ مینجمنٹ۔
- 6- سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت BRBD اور BS ٹک کی بحالی۔

(ج) پانی کی چوری کے رجحان کو روکنے کے لئے محکمہ نہر نے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

- 1- عمدہ محکمہ نہر اور پولیس کی مشترکہ گشت۔
- 2- زمینداروں کے نمائندوں پر مسئلہ پبل کمیٹیوں کی تشکیل۔
- 3- تمام نہروں کا وارہ بندی پروگرام مرتب کر کے ان کی تشریح۔
- 4- نہروں کی بھل صفائی۔

جناب سیکرٹری! یہ کافی تفصیلی ہے۔ آج اگر اس پر discussion ہونی ہے تو پھر میں ضمنی سوال کو مؤثر کر دیتا ہوں۔ پانی کی جو shortage ہے اسی حوالے سے اس میں مختلف چیزیں ہیں۔ duplication نہ ہو اس لئے میں ضمنی سوال نہیں کرتا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، کیا آپ اس کو مؤثر کرنا چاہتے ہیں؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر آج آپ نے discussion کرنی ہے Then it is a valid point آج کے ایجنڈے میں کہیں بھی ذکر نہیں ہے کہ آج آرگینیشن پر general discussion ہے۔ مگر اسرا جو کل پوائنٹ آف آرڈر پر raise ہوا تھا اس کے لئے آپ ضرور جانم لگیں۔ اگر آج اس پر discussion ہے تو شاہ صاحب کا پوائنٹ بڑا valid ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، اگر میں ضمنی سوال کروں تو پھر duplication ہو جائے گی۔ یہ سارا سوال پانی کی کمی کے حوالے سے ہے تو ظاہر ہے ضمنی سوال بھی اسی حوالے سے ہی ہوں گے۔ اگر تو آج آپ اس کے لئے time fix کریں گے تو میں ضمنی سوال نہیں کرتا۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب سیکرٹری! آپ اس کو جاری رکھیں discussion تو بعد میں ہوتی رہے گی۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، کل لاہ منسٹر صاحب نے بھی یہ کہا تھا اور کل چونکہ آرگینیشن منسٹر صاحب موجود نہیں تھے تو کل جو پوائنٹ raise کئے گئے تھے ان کی وضاحت وہ کریں گے۔

وزیر آبپاشی، جناب سیکرٹری! آج چونکہ وقفہ سوالات میں انہوں نے یہ کہا تھا کہ کل وقفہ سوالات پر ہی بات چیت ہو جائے گی۔ میرا خیال ہے کہ اس پر بات چیت کر لیں کیونکہ اس کے لئے علیحدہ discussion کے

نے کوئی تاہم نہیں رکھا گیا۔ بہتر ہے کہ وقفہ سوالات میں ہی بات کر لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! جو ایشو تھا That was regarding the statement of the Secretary Irrigation وہ تو question hour میں نہیں ہیں۔ You have to discuss جو انہوں نے شیڈول دی ہے اس کی کیا background ہے whether he has given a statement or not اس کے کیا repercussions ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سیکرٹری! میری گزارش یہ ہے کہ وقفہ سوالات کے لئے ایک گھنٹہ مختص ہے اس کے تسلسل کو جاری رہنا چاہیے اور یہ بات کریں۔ بعد میں بھی contribute کر لیں اگر آپ اجازت فرمائیں تو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔ یہ ایک مشروط طور پر ہاؤس چلانے والی روایت ٹھیک نہیں ہے۔ جناب قائم مقام سیکرٹری: ٹھیک جیسے آپ کی مرضی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! کل آپ نے دو ٹوک فیصد فرمایا تھا اور روٹنگ دی تھی کہ سیکرٹری اریجیشن بھی ہوں گے اور منسٹر صاحب بھی پانی کی کمی کی یہ صورتحال ہے اور میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) کے جواب میں اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ 35 سے 40 فیصد پانی کسان کے کھیت تک پہنچنے سے پہلے ضائع ہو جاتا ہے اور اس کے لئے حکومت کی کیا تجاویز ہیں؟ ان کی وضاحت کریں۔ یہ پانی جو کھیت تک پہنچنے سے پہلے ضائع ہو جاتا ہے اس کے سدراک کے لئے اور اس کی حفاظت کے لئے انہوں نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

وزیر آبپاشی، ان کے سوال کا جواب جز (ب) میں تفصیلاً درج ہے کہ جس میں محکمہ آبپاشی کے تحت Irrigation System Rehabilitation Project ہو رہا ہے جس میں miners اور distributaries کی بحالی کا پروگرام ہے۔ اس پروگرام سے نہروں میں بہتری آنے گی اس میں تقریباً 21 بلین روپے لاگت آنے گی اور وفاقی حکومت کے تعاون سے یہ پراجیکٹ شروع ہو چکا ہے اس کے علاوہ بیراجوں کی remodeling کا پراجیکٹ ہے کیونکہ ہمارے بیراج پرانے ہو چکے ہیں ان کے گینت پرانے ہو چکے ہیں لہذا ان کی حالت کو بہتر کرنے کے لئے تقریباً 29 بلین روپے کا پراجیکٹ ہے جو کہ لانچ ہو چکا ہے اور اس پر کام شروع ہے۔ اسی طرح مال ہی میں جناب صدر صاحب نے پختہ کھالوں کا ایک پروگرام شروع کیا ہے

جس میں پنجاب حکومت کا بھی share ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی خاص ہدایت پر کیونکہ کسانوں اور زمیندار کے لئے انہوں نے ہمیشہ بہتری ہی سوچی ہے اور بہتر بات کی ہے اور بہت سارے اچھے پروگرام سامنے آئے ہیں۔ اس میں پختہ کھانوں کا پراجیکٹ بھی شروع ہو رہا ہے۔ اگلے سال پنجاب کے تقریباً 24 ہزار کھاد جات کو پختہ کیا جائے گا۔ محکمہ اصلاح آبپاشی جو کہ محکمہ زراعت کا ایک ذیلی شعبہ ہے وہ اس کی دیکھ بھال کرے گا۔ اس میں کسانوں کو share ہو گا اور حکومت کا بھی share ہو گا اس سے یہ کھالے پختہ کئے جائیں گے۔ اسی طرح ہمارا جو پونٹو پلڈ کا علاقہ ہے اس میں پہلے 31 چھوٹے ڈیمز تھے Flood management کے طور پر پانی کی بہتر management کرنے کے لئے پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ پنجاب میں اس دفعہ تیرہ چھوٹے ڈیمز بن رہے ہیں، اس سے پہلے کسی حکومت نے چھوٹے ڈیموں پر کام نہیں کیا اور نہ ہی ان چھوٹے ڈیموں کے حوالے سے کوئی بات چیت ہوئی ہے۔ ایسا پہلی مرتبہ ہوا ہے اور یہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کے Vision کے تحت اور جو ان کی کسانوں کے ساتھ commitment تھی، جو ان کی لوگوں کے ساتھ commitment تھی اس کو پورا کرتے ہوئے 13 چھوٹے ڈیمز شروع ہو رہے ہیں اور ان پر اس سال کام شروع ہو جائے گا۔

اسی طرح ہمارا جو ڈی جی خان اور راجن پور کا علاقہ جہاں پر پہاڑی نالوں سے پانی کا حسیع ہوتا تھا اس پر Flood management programme کے تحت وہاں پر بھی کام شروع ہو چکا ہے اور منہان کے مقام پر ہم پانی کو بہتر طریقے سے اور بہتر حکمت عملی سے لے کر چلیں گے۔ پنجاب کے سالانہ ای ڈی پنی کا 12 فیصد محکمہ آبپاشی کی بہتر سکیموں اور بحالی پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ جن میں بی آر بی ڈی اور بی ایس ننگ کینال کی بحالی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے پانی کی بچت ہوگی اور جو پانی ضائع ہو جاتا ہے اس کی بچت کرنے میں مدد ملے گی۔ جناب سیکریٹری محکمہ انہار نے جو پانی چوری ہو جاتا تھا اس حوالے سے بھی گشت شروع کیا ہے۔ اس حوالے سے پچھلے دنوں وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک میٹنگ میں خاص ہدایت جاری کی ہے کہ جو لوگ بار بار پانی چوری کرتے ہیں اور جو اس میں ملوث پائے جاتے ہیں ان کے خلاف 15 ایم پی او کے تحت کارروائی کی جائے۔ ہم نے وہ لسنیں بنا کر ہوم ڈیپارٹمنٹ کو ارسال کر دی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف کارروائی ہوگی۔ اسی طرح زمینداروں کے فائدوں پر مشتمل ہم نیز کیپٹین تشکیل دے رہے ہیں تاکہ زمین پر بسنے والے زمیندار کو آکاشی حاصل ہو اور اس کو پتہ ہو کیونکہ وہ زیادہ بہتر جان سکتا ہے کہ کون

پانی چوری کر رہا ہے تاکہ اسی بندے کے خلاف ایف آئی آر درج کی جانے اور پانی چوری کے اقدامات کو روکا جائے۔

اسی طرح وارا بندی کا جو پروگرام ہے۔ ہم نے باقاعدہ اس کی تفسیر کی ہے اور اسے لوگوں کی مشاورت کے ساتھ ترتیب دیا جا رہا ہے کیونکہ پانی کی کمی کے باعث وارا بندی ہی ایک ایسا پروگرام ہے جس کے تحت ہم اس کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ اسی طرح نہروں کی بھل صفائی کے حوالے سے اس دھم بہتر پروگرام لانچ کیا جا رہا ہے۔ پہلے ہمیشہ کسان اپنی مدد آپ کے تحت بھل صفائی کیا کرتے تھے اس سال ہم repair and maintenance fund سے باقاعدہ نینڈرز کریں گے اور باقاعدہ مشینری سے ہو گا اور کسان پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہو گی۔ کسان اپنی مدد آپ کے تحت کچھ بھی نہیں دے گا۔ اس سلسلے پر پروگرام کو محکمہ ہی لانچ کرے گا اور محکمہ ہی ہیوی مشینری کے تحت بھل صفائی کرے گا اور اس میں بھی امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ کافی مدد تک بہتری آئے گی۔

ایک اور proposal ہمارے زیر غور ہے جس کے تحت ہم خیل کے دو ایم پی اے صاحبان اور ایکسپن کو شامل کر کے Water Monitoring Committees بنا رہے ہیں۔ ان کمیٹیوں سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ بہتری آئے گی۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے سوال میں کہا ہے کہ 30 سے 40 فیصد پانی نہری نظام کی خستہ حالی کی وجہ سے ضائع ہوتا ہے۔ جز (ب) کے مطابق یہ کہ "نظام آبپاشی کی بحالی کے تحت انہار کی پینگیل" میرا سوال یہ ہے کہ یہ تیسرے ماہ کا جواب آیا ہوا ہے اب تک یہ جاسکتے ہیں کہ آپ نے کس نہر کو پختہ کیا ہے۔ میرا بڑا specifically question ہے۔ آپ نے جو کہا کہ انہار کی پینگیل کا پروگرام ہے تو پنجاب میں اب تک کس کس نہر کو پختہ کیا گیا ہے؟

MR ACTING SPEAKER: This is fresh question.

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری! میرے خیل میں انہوں نے پڑھا نہیں ہے میں نے واضح بتایا ہے کہ ایل سی سی ایسٹ اپر پنجاب کینال کو remodelling کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ جواب تو دے رہے ہیں مگر یہ نیا سوال بنتا ہے۔

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! میں نے اس پر تو بتا دیا ہے کہ ایل سی سی ایسٹ پر کام شروع ہے، بی ایس ٹک پر کام شروع ہے، بی آر بی پر کام شروع ہے اور ایل جے سی ای (جنوبی برانچ) پر بھی کام شروع ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

وزیر چیلک ہیلتھ انجینئرنگ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر چیلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب سپیکر! ہمارے یہ محترم بھائی جو اس حرف بیٹھے ہیں یہ کسی طرح بھی خوش نہیں ہو سکتے۔ ان کو ہم کسی طرح بھی خوش نہیں کر سکتے اگر وزیر صاحب تیاری کر کے آئیں تو کہتے ہیں کہ ایک ہی سوال میں سارا جواب پڑھ دیا ہے۔ جناب! پڑھا تو ہے۔ یہ ان سے کیا چاہتے ہیں؟ وزیر صاحب محنت کر کے آتے ہیں اور تیاری کر کے آتے ہیں آپ کو تو تعریف کرنی چاہیے۔

ڈاکٹر اسد معظم، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

ڈاکٹر اسد معظم، جناب سپیکر! وزیر موصوف کی جتنی بھی یہ دس منٹ کی تقریر تھی وہ ماشاء اللہ انشاء اللہ لا حول واللہ پر مشتمل تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر، لا حول واللہ تو انہوں نے نہیں کہا۔

ڈاکٹر اسد معظم، جناب سپیکر! انہوں نے کوئی بھی sohہ بات نہیں کی۔ جبکہ سوال یہ تھا کہ ---

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! ---

جناب قائم مقام سپیکر، محترم! آپ تشریف رکھیں۔ میں ابھی آپ کو بھی موقع دیتا ہوں۔ وہ پوائنٹ

آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر اسد معظم، جناب سپیکر! سوال یہ تھا کہ پانی کی چوری کو روکنے کے لئے پانی کی management

کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں۔ وزیر موصوف پچھلے دو سال سے اس نکلنے کے سربراہ ہیں۔ انہوں نے

تمام باتوں میں انشاء اللہ کریں گے، وزیر اعلیٰ کا Vision، وزیر اعلیٰ کا یہ، وزیر اعلیٰ کا وہ، ان کا کوئی اقدام

سامنے نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، انہوں نے بتایا ہے کہ کیا کیا ہو رہا ہے؟

ڈاکٹر اسد معظم، نہیں جناب سیکرٹری کوئی بات سامنے نہیں آئی سوائے ماشاء اللہ، انشاء اللہ کے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اگر اس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے تو یہ کوئی بری بات تو نہیں ہے۔

وزیر آبپاشی، جناب سیکرٹری میں ان کو یہ واضح کر دوں گا موصوف میرے ساتھ چلیں اور جا کر موقع پر

دیکھیں کہ کیا آپ کو پنجاب میں اس وقت کمیت ہریالی نظر نہیں آتی، (نعرہ ہائے تحسین)

اگر یہاں پر خشکی ہے تو کیا یہاں پر گندم اور کپاس کی فصل بہتر نہیں ہو رہی ہے؟ یہ وہ معاملات اور وہ

چیزیں ہیں جو کہ عام سی ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری آپ آج کے اخبارات اٹھا کر دیکھ لیں کہ آما مٹکا ہو گیا ہے اور یہ کہ

رہے ہیں کہ ملک میں آپ کو خوشحالی نظر نہیں آرہی۔ آپ آج کی اخبارات اٹھا کر دیکھیں کہ کیا ممکن نہیں

ہے؟ یہ خوشحالی کی بات کر رہے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، ضمنی سوال ہے جناب سیکرٹری!

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری یہ عجیب قسم کا لڑائی کا ماحول بن گیا ہے یہ وقفہ سوالات ہے

کوئی وقفہ لڑائی نہیں ہے۔ آرام سے ضمنی سوالات کئے جائیں اور ایک ایک کر کے کھڑے ہوں۔ میرے

ساتھی چار چار آدمی کھڑے ہوتے ہیں اور ان چاروں کے منہ میں دو دو ضمنی سوال ہوتے ہیں۔ چھ سوالات کا

ایک وقت میں وزیر کیسے جواب دے سکتا ہے؟ باری باری سوال کریں۔ اور انہیں انشاء اللہ اور ماشاء اللہ پر

اعتراض تھا اور اللہ کے نام پر بھی انہیں اعتراض ہونے لگا ہے کہ یہاں پر یہ کیوں نام لے رہے ہیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، چوہان صاحب!

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! جس طرح یہاں پر ایک معزز ساتھی نے بڑی زبردست بات کی کہ ایوزیشن کا مقصد ایوزیشن ہے۔ انہیں چاہئے کہ وہ criticism کریں اور condemn کریں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں نہ ماٹوں کی رٹ لگانے رکھیں اور ہر بات پر بیج ڈالنے کی کوشش کریں۔ میری ایوزیشن سے گزارش ہے کہ یہاں پر میں نے ایسے ایسے سوالات اور اعتراضات دیکھے ہیں کہ جو پالیسیاں ان کے دور حکومت میں بنی رہیں جیسے انٹری ٹیسٹ کے حوالے سے یہاں پر آدھا گھنٹہ ضائع کیا گیا اور وہ انٹری ٹیسٹ شہزاد شریف صاحب نے شروع کیا تھا۔ (نعرہ ہاتھ تھپتھپاتے)

یہ ایوزیشن کے لوگ اس پر گھنٹہ وقت ضائع کرتے رہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس طریقے سے یہاں پر چھوٹے چھوٹے سوالات پر وقت ضائع کرنا زبردستی نہیں دیتا اور میں سمجھتا ہوں کہ عامر سلطان چیمبر وزیر موصوف نے بڑے زبردست انداز میں پہلے سوال کا جواب دیا بڑا thoroughly جواب دیا اور پورے جواب کے اندر میں نے کم از کم ماشاء اللہ اور انشاء اللہ نہیں سنا۔ انہوں نے بڑے facts and figures کے ساتھ جواب دیا لیکن ایوزیشن اپنی عادت سے مجبور ہے کہ شاید انہیں یہ ہدایت ہے کہ انہوں نے اسمبلی کے اندر دادی ویسزہ لگانے رکھنا ہے اور ہر طریقے سے یہاں پر حکومت کے ساتھ ٹکراؤ کی پالیسی رکھتی ہے اور یہ انہوں نے آج سے تین دن پہلے جب یہاں قرارداد پیش ہوئی تو آپ نے یہاں کہا تھا کہ دونوں طرف سے تین تین افراد بولیں گے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ بات ہو گئی۔ Don't pick up that now اس وقت ایوزیشن پر بات ہو رہی ہے چوہان صاحب! اس ایجو کو مت لائیں۔ That is no issue یہ ایوزیشن کی بات ہے اور آپ اس issue کو touch ہی نہ کریں 'وہ ہو گئی ہے۔ (قطع کلامیاً) That is over That is no issue.

No cross talks please دیکھیں ناں اس وقت important issue ہے وہ آپ کے Irrigation Minister میں اور آپ اس باؤس کے ایک معزز ممبر ہیں لہذا اصل issue پر بات کریں ذاتی issue پر نہ آئیں۔ I will not allow it آپ لوگ بیٹھیں۔ Please sit down جو issue ہے اس پر discussion

کی اجازت ہو گی۔ وقاص صاحب تشریف رکھیں۔ جی چودھری ظہیر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! آپ نے بالکل بجا ارشاد فرمایا۔ آپ ہی کی صدارت میں ایک بیرون سیٹ ہو چکا ہے کہ mover کا پہلے استحقاق ہے کہ وہ سوال کرے پچھلے تین چار دن سے تین تین ضمنی سوالات کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے تمام اجنڈا اپنے وقت پر پورا ہو رہا ہے۔ ایک دن میں 35 سوال ہوتے ہیں اگر ایک پر ہی آدھا آدھا کھنڈ اور ایک دن ایسا بھی گزارا کہ یہاں پر ایک سوال پر ہماری پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بڑی کامیابی کے ساتھ جواب رہی تھیں لیکن اس پر پورا ایک کھنڈ لگ گیا۔ اب 34 سوالات 34 کھنڈے مانگتے ہیں اور اس کے بعد یہ mutual understanding کے ساتھ طے کیا گیا کہ 3 سوالات ہوں گے اور اس کے لئے کوئی hard and fast rules نہیں ہیں اور اس میں بھی mover کا استحقاق ہے کیونکہ جو سوال move کرتا ہے اس کو اس کی spirit of the question کا پتا ہوتا ہے۔ اس حلقے سے جانتا ہے۔ ان کا اپنا سوال تو میں نے کہیں نہیں دیکھا۔ آرگینیشن سے ان کا تعلق کوئی نہیں ہے، کوئی رنگ کا کام کر رہا ہے، کوئی کیمیکل کا کام کر رہا ہے اور اس کے بارے میں وہ سوچتے ہیں تو جناب سپیکر! ان کا سپیلمنٹری سوال کیا ہوگا، میری گزارش یہ ہے کہ جو روایت آپ نے یہاں پر جاری فرمائی ہے کہ mover کا پہلے حق ہے اس کو اجازت فرمائیں اور اس کے بعد اگر کسی دوسرے کو اجازت مرحمت فرماتے ہیں تو وہ بھی کریں۔ اب مجھے جس چیز کا پتا نہیں میں اس کا سوال کیا کروں گا۔ میں اپنی ذات کی بات کرتا ہوں کہ مجھے کانفرنس کا نہیں پتا تو میں اس پر کیا ضمنی سوال کروں گا، یہی میری استدعا تھی۔

جناب نجف عباس سیال، ضمنی سوال ہے۔ جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی سیال صاحب!

جناب نجف عباس سیال، شکریہ جناب سپیکر! آج آپاشی پر سوالات ہیں تو احسان اللہ وقاص صاحب اور چوہان صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ ہم زمیندار لوگ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، زمیندار نہ کہیں بلکہ کاشتکار کہیں کیونکہ زمیندار ایک لفظ قصہ پارینہ ہے اس سے کافی شہ متی ہے لہذا کاشتکار کہا کریں۔

جناب نجف عباس سیال، ٹھیک ہے سر! کاشتکار ہی کہ دوں گا۔ میں اپنے ان دوستوں کے متعلق کہنا چاہوں گا کہ ان کے لئے روزانہ آدھا کھنڈ رکھ دیا کریں کہ پہلے یہ آپس میں طے کر لیا کریں۔ جناب سپیکر!

میرا ضمنی سوال وزیر موصوف سے یہ ہے اور جو ایسی احسان اللہ وقاص صاحب نے کیا کہ پانی کے ضیاع کے متعلق اور روک تھام کے متعلق تھا۔ ہمارے سیکرٹری آرگنیشن نے last جب پانی کی ششماہی نمونوں کا سیزن ختم ہو رہا ہے تو ایک بہت اچھی تجویز دی ہے کہ جو پانی کے ناسکے کرتے ہیں اور ٹیلوں پر پانی نہیں پھینچتے اس پر 16 ایم پی او لگائی جائے جسے اخبارات میں ہم نے پڑھا تو میری منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اس پر سو فیصد عملدرآمد کروایا جائے۔ جب تک آپ 16 ایم پی او نہیں لگائیں گے یہ پانی کت ہوتا رہے گا۔ غریب جو بے چارہ کسی سے لڑ نہیں سکتا اس کو پانی نہیں مل سکتا تو میری humble submission یہ ہے کہ 16 ایم پی او پر positivity عملدرآمد کیا جائے اور جو پانی کا breach کرے اس پر یہ لاگو ہونی چاہئے۔ مہربانی۔

DR ASAD MOAZZAM: Point of personal explanation, Sir

MR ACTING SPEAKER: Point of explanation

مجموڑیں جی forget about it

ڈاکٹر اسد معظم، جناب سیکرٹری! جس کا جو دل چاہے [*****]

MR ACTING SPEAKER: I will not allow this. I expunge from the record. You are honourable member of the House. Please remain within your capacity as a member. No derogatory remarks please.

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! میں محترم بھائی سیال صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بائیں درست توجہ دلائی ہے کہ یہ وقفہ موالات ہے۔ کوئی حکومت کی تعریف کرنے کا وقفہ نہیں ہے۔ اس پر مجھے فخر ہے کہ اللہ کے فضل سے خود کا شکار نہ ہونے کے باوجود گئے کا مسئلہ تھا یا پانی کے

* منجھم جناب قائم مقام سیکرٹری! کارروائی سے حذف کئے گئے۔

مسئلے ہوتے ہیں تو میں نے ہمیشہ اس پر سوالات بھی کئے ہیں اور ایوان کی اس مہربانی پر میں شکر گزار ہوں کہ میرے relevant سوالات پر ہمیشہ میرا ساتھ دیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 35 سے 40 فیصد پانی کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ وہ کھیت تک پہنچنے سے پہلے ضائع ہو جاتا ہے تو کیا محکمے نے کوئی assessment کی ہے۔ اس میں سے کتنا چوری ہوتا ہے اور کتنا راستے میں ضائع ہو جاتا ہے؟

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ 35 سے 40 فیصد پانی کسان کے کھیت تک پہنچنے ہوئے ضائع ہو جاتا ہے۔ ویسے 1991 کے accord کے مطابق ہمارا جو حصہ تھا وہ 37.07 ملین ایکڑ فٹ تھا لیکن ضائع ہونے کے بعد وہ 21.110 ملین ایکڑ فٹ ہو گیا جس سے یہ چیز واضح ہو گئی ہے کہ جو پانی ضائع ہوتا ہے وہ تقریباً اس وقت اس میں سے 15 فیصد کے قریب دوسرے طریقے سے چوری کر لیا جاتا ہے اور باقی جواب میں واضح بات ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے

جناب قائم مقام سپیکر، جی!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ for the restoration of the irrigation system there is a Project I S R P کتنی cost آنے گی اور اس میں کون کون سے پراجیکٹ شامل ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی! وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! یہ پراجیکٹ فیڈرل گورنمنٹ کے تعاون سے implement کیا جا رہا ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے بتایا تھا کہ اس کی لاگت 21 ملین آنے گی اور یہ انشاء اللہ تعالیٰ پانچ سال کے عرصے میں مکمل کر لیا جائے گا۔ اس میں پنجاب کی جتنی بھی بڑی کینال ہیں ان کو اس میں شامل کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، اگلا سوال سید احسان اللہ و قاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ و قاص، سوال نمبر 1146۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ آبپاشی میں قواعد و ضوابط کے خلاف بھرتی

- *1446، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ بذامیں گزشتہ سالوں میں 120 ایس۔ ڈی۔ اوز کو بیلک سروس کمیشن کی بجائے محض سیاسی معاشروں پر بھرتی کیا گیا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان 120 سیاسی معاشروں میں۔ ڈی۔ اوز میں سے صرف 38 افراد کو میاں پور اے اے اے کی بنیاد پر برطرفی کے نوٹس جاری کئے گئے جبکہ بقایا 82 افراد کو میاں پور کے مطابق قرار دیا گیا؟
- (ج) کیا محکمہ سیاسی طور پر معاشروں کے ذریعے بھرتی کئے گئے تمام افراد کے ساتھ یکساں سلوک کرنے کو تیار ہے؟

وزیر آبپاشی:

- (الف) اس حد تک درست ہے کہ گزشتہ سالوں میں ایس ڈی او ایڈیاک پر رکھے گئے۔ جنہیں بعد میں گورنر اور وزیر اعلیٰ کے حکم پر ریٹولر کیا گیا۔
- (ب) اس حد تک درست ہے کہ 38 ایس ڈی اوز کو برطرفی کے نوٹس جاری کئے گئے مگر ان کو بھی بعد میں تشکیل شدہ کمیٹی نے محکمہ میں continue کرنے کی معاشروں کی جس کی وجہ سے ان کی برطرفی عمل میں نہ لائی گئی۔
- (ج) فائنل ایلوٹمنٹ رپورٹ کی روشنی میں محکمہ تمام ایس ڈی اوز کے ساتھ یکساں سلوک کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کا کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے اس حکومت میں اور پچھلی تمام حکومتوں میں یہ ضرور کوشش ہوتی رہی ہے کہ کچھ نہ کچھ عوامی و کلاسی کام کریں۔ ظاہر ہے کہ جو منتخب حکومتیں ہوتی ہیں انہوں نے عوام کو جواب دینا ہوتا ہے اس لئے وہ کچھ نہ کچھ کام ضرور کرتی ہیں۔ لیکن حکومتیں بعض اقدامات ایسا کرتی ہیں جس سے ان تمام اقدامات کا دنیا میں کر دیا جاتا ہے۔ اب ایک محکمہ جو اتنا اہم محکمہ ہے جس میں 120 ایس ڈی اوز

ہیں۔ محکمہ بھرتی کرنے کا مرحلہ تو یہ ہے کہ ان کی بھرتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے کی جائے اور یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ تمام ایس ڈی اوز پہلے ایڈہاک بنیادوں پر رکھے گئے پھر ان کو گورنر اور وزیر اعلیٰ کے حکم پر regular کر دیا گیا۔ جب آپ عداشی لوگوں کو محکمے میں بھرتی کریں گے تو پھر یہ نہیں ہو سکتا کہ درفت آپ کیلئے کاغذیں اور اس سے توقع رکھیں کہ اس پر ہم گئے۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس طرح سے میرٹ سے ہٹ کر عداشی بھرتی کرنا اور پھر بعد میں ان کو regular کرنا اس سے محکمہ کا چہرہ داغ دار اور خراب ہوتا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو 120 ایس ڈی اوز ایڈہاک پر رکھے گئے تھے ان میں سے کتنے لوگوں کو گورنر اور کتنے لوگوں کو وزیر اعلیٰ کے حکم پر regular کیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! 1995 سے لے کر جو لوگ مختلف ادوار میں adhoc basis پر بھرتی ہوئے تھے جو اس وقت کے وزیر اعلیٰ رہے ہیں انہوں نے regular کیا۔ ان 120 میں سے 59 ایس ڈی اوز گورنر اور وزیر اعلیٰ کے حکم سے regular کیا گیا۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیے!

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو 120 ایس ڈی اوز رکھے ہیں ان کو پبلک سروس کمیشن کے بغیر رکھا گیا ہے تو کیا ان کی ریکرومنٹ کے معاملہ میں کسی روز اینڈ پروویجر میں ایسی provision موجود ہے کہ ان کو پبلک سروس کمیشن کے علاوہ بھی ایڈہاک پر رکھا جاسکتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر موصوف!

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! ایڈہاک کی پالیسی ہے اور یہ پچھلے حکومتوں میں رہا ہے کہ وہ ایڈہاک پر رکھ کر بعد میں regular کرتے رہے ہیں لیکن ہماری حکومت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وزیر اعلیٰ صاحب نے کبھی بھی ایسا نہیں کیا کہ محکمہ آبپاشی میں کسی کو ایڈہاک پر رکھ کر بعد میں regular کر دیا ہو۔ ہم نے اپنے محکمے میں 35 ایس ڈی اوز رکھے ہیں جو پبلک سروس کمیشن سے recommend ہو کر آئے ہیں۔

ہماری حکومت میں میرٹ پر کام ہوا ہے جب کہ کبھی حکومتوں میں ایسا نہیں ہوا۔ میں نے تفصیلی طور پر جواب دیا ہے کہ کون سی حکومت نے کتنے کتنے ایس ڈی اوز regular کئے ہیں۔ یہ مکمل ضرورت ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب احسان الحق احسن نولانیا، جناب سیکرٹری! بات تو وہی ہے کہ جو ایس ڈی اوز کبھی حکومتوں نے رکھے تھے تو آپ سب بھی تو اسی حکومت میں تھے۔ بات اصل میں یہ ہے کہ ان کو rules کو violate کر کے رکھا گیا تھا۔ یہ جواب دیں کہ رولز کو violate کیوں کیا گیا؟
جناب قائم مقام سیکرٹری، جی! وزیر موصوف!

وزیر آپاشی، جناب سیکرٹری! رولز کو violate نہیں کیا جاتا بلکہ اس میں provision ہے۔ لیکن یہ اپنی اپنی پالیسی اور صوابدہ ہوتی ہے۔ ہماری موجودہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ ہم نے کوئی بھی ایسا کام نہیں کرنا جو میرٹ سے ہٹ کر ہو اس لئے ہم نے بینک سروس کمیشن سے 35 ایس ڈی اوز کو بھرتی کیا ہے۔

برگیڈیر (ر) جاوید اکرم، ستارہ امتیاز، جناب سیکرٹری! میں فاضل دوست کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے جو اچھے اقدامات کئے ہیں خدا را! انہیں appreciate ضرور کریں اگر پیپلز پارٹی اور نواز لیگ نے یہ ساری recruitment کی ہے تو وہ پالیسی سے ہٹ کر کی ہے اور قانون کا ستیاناس کیا ہے تو ان کو بھی condemn کریں بجائے مخالفت برائے مخالفت میں کھڑے ہو جائیں۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب سیکرٹری! پوائنٹ آف آرڈر

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی! شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ، جناب سیکرٹری! میرے معزز ممبر نے جو کہا ہے ان کو ذرا تاریخ بھی دیکھ لینی چاہیے کہ 1985 میں پیپلز پارٹی کی حکومت نہیں تھی اور پیپلز پارٹی کی حکومت 1977 کے بعد آج تک کبھی بھی پنجاب میں نہیں آئی اگر آئی بھی ہے تو 1993 میں اور وہ بھی coalition Govt تھی اور وزیر اعلیٰ جو تھے وہ آپ کو بھی علم ہے اور ہمیں بھی علم ہے۔ اس لئے پیپلز پارٹی کی حکومت 1977 کے بعد کبھی نہیں رہی لہذا رولز کو violate کرنے کا یا وزیر اعلیٰ کے discretionary powers use کرنے کا سوال ہی

پیدا نہیں ہوتا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ 38 ایس ڈی اوز کو برطانی کے نوٹس صحیفہ الزامات کے تحت جاری کئے گئے تھے اس میں کرپشن بھی تھی اور بھی بہت سارے الزامات لگائے گئے تھے۔ جو محکمے نے کمیٹی قائم کی جس نے ان کیسز کو دیکھا تو کن بنیادوں پر انہوں نے سب کے سب نوٹوں کو بحال کرنے کا حکم دے دیا جب کہ 38 ایس ڈی اوز کو کرپشن اور solid الزامات کی بنیاد پر برعربی کے نوٹس جاری کئے گئے۔ سرکاری نوکری میں برطانی کے نوٹس آخری اتنا ہوتی ہے۔ ایک طرف تو برعربی کے نوٹس جاری کئے جائیں دوسری طرف ان سب کو بحال کر دیا جائے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر موصوف!

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! اس میں ایسا ہے کہ 120 ایس ڈی اوز میں سے 82 ایس ڈی اوز کو سابقہ حکومتوں میں جب ریگولر کیا گیا تھا تو باقی 38 ایس ڈی اوز کو ریگولر نہیں کیا گیا تھا وہ رہ گئے تھے ان کو 2001 میں نوٹس جاری کئے گئے اور یہ نوٹس کرپشن کی بنا پر نہیں کئے گئے بلکہ اس بنیاد پر جاری کئے گئے تھے کہ چونکہ آپ ریگولر نہیں بلکہ ایڈہاک پر ہیں اور حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ صرف ان کو رکھا جائے جو ریگولر ہیں جس کی وجہ سے آپ کو ملازمت سے فارغ کیا جاتا ہے۔ پھر ان لوگوں نے گورنر کو approach کیا اور گورنر نے تین رکنی کمیٹی بنائی اور اس کمیٹی نے اپنی سفارشات دیں جس میں بڑی سفارش یہ تھی کہ ان کی پندرہ سال سے سترہ سال تک کی سروس ہو چکی ہے لہذا ان کا تجربہ کافی ہو چکا ہے اس لئے ان کو بھی ریگولر کر دیا جائے تو اس کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں ان کو 2001 میں ریگولر کر دیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر، تو کیا ان کے خلاف کوئی کرپشن کے کیس نہیں تھے؟

وزیر آبپاشی، جی ہاں جناب سپیکر! ان کے خلاف کوئی کرپشن کے کیس نہیں تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اگلا سوال ڈاکٹر اسد اشرف کا ہے۔

ڈاکٹر اسد اشرف، سوال نمبر 2829 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سٹیٹیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ آبپاشی کی ورکشاپس اور سنٹرز

کی کارکردگی میں کمی کی وجوہات

* 13,2829 کٹر اسد اشرف، کیا وزیر آبپاشی زرراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیپٹمنٹ زون کے ماتحت چلنے والی مشینری ڈویژن لاہور، سندھ ورکشاپ اور سینٹرل اسٹور ڈویژن گزشتہ کئی سال سے عملی طور پر سفید پاتھی ثابت ہو رہے ہیں۔ جب کہ مغل پورہ اور بھاولوان آرگیشن ورکشاپس اپنی صلاحیتوں کے حساب سے بہت کم کام سرانجام دے رہی ہیں؛ کیا تمام ڈویژن خسارے میں جا رہی ہیں؛ اگر ایسا ہے تو اس کے پیچھے کون سے عوامل کارفرما ہیں۔ تفصیل سے بتایا جائے؟

(ب) کڑی سسٹم کی تبدیلی کا منصوبہ ابھی تک زیر اتواء ہے۔ یہ اب تک کیوں شروع نہیں ہو سکا۔ تفصیل سے بتایا جائے؟

وزیر آبپاشی:

(الف) اس ضمن میں وضاحت درج ذیل ہے۔

(1) مشینری ڈویژن لاہور میں قریباً تمام مشینری دریاؤں پر سیلابی پشتوں وغیرہ کی تعمیر اور مرمت میں استعمال ہوتی ہے گو اس میں آج کل کام کم ہے۔ مگر اگر جتنی صورت حال سے نمٹنے کے لئے اس مشینری کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ فی الوقت ایسی ہیوی مشینری مارکیٹ سے فوری دستیاب نہ ہے۔ حال ہی میں مشینری ڈویژن لاہور نے کارڈن ٹاؤن میں کارپوریشن کے حلقے میں تقریباً 50 لاکھ کیوبک فٹ مٹی کا کام مکمل کیا اور اس کے بعد ایس ایم بی لنک اور اسلام بیڈ ورکس کے ڈویژنوں میں مشینری مصروف عمل ہے۔

(ii) ساندہ ور کٹاپ ڈویژن لاہور کے تمام نان سکلرپ نیوب ویز حکومتی پالیسی کے تحت بند ہونے پر اس ڈویژن سمیت اس کی تین سب ڈویژنیں بند کر کے اس میں موجود 101 (Saline Zone) کے چالو نیوب ویلوں پر مبنی ایک سب ڈویژن بنا کر اسے سنٹرل سنور ڈویژن کے ماتحت کر دیا گیا ہے اور بمطابق گورنمنٹ پالیسی حاصل سٹاف کو محکمہ میں ایڈجسٹ کیا جا رہا ہے۔ نیز نیوب ویز اور باقی مشینری کی نیلامی ہو رہی ہے۔

(iii) آرگنیشن ڈویلپمنٹ زون کے ماتحت دونوں ورکٹاپس (BIW&MIW) اپنی صلاحیتوں کے مطابق کام کر رہی ہیں اور خسارے میں نہ ہیں۔ پنجاب کے ترقی میگا پروگرام کے تحت بیرونی کی Modernization کے لئے PC-1 (مائیٹی 5 ارب روپے) وفاقی حکومت سے منظور ہو گئے ہیں۔

ان حکومتی اقدامات پر دیگر اموال کے تحت دونوں مذکورہ ورکٹاپس میں سال رواں سے مزید بھرپور کام ہو رہا ہے۔

(ب) کڑی سسٹم کا سروے کا کام مکمل کر کے دونوں ورکٹاپس (BIW-MIW) نے تخمینہ جات بنا دیئے ہیں اور آئندہ مالی سال میں گرانٹ جاری ہونے پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سیکرٹری سوال کے جز (الف) کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ آج کل کام کم ہو رہا ہے اور اہمترسی صورت حال سے نکلنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ مشینری ہو اور ایسی مشینری مارکیٹ میں دستیاب نہیں ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جب سیکٹرزوں ملازمین جس میں کروڑوں روپے سالانہ ان پر لگ رہا ہے کوئی بھی میگا پراجیکٹ پچھلے کئی سالوں سے ان کے اپنے محکمے نے undertake نہیں کیا جبکہ بہت سارے منصوبے on going ہیں۔ جن میں ذیرہ غازی خان زون، یوسی سی اپر پنجاب کینال یہ پراجیکٹس پرائیویٹ سیکٹر اور پرائیویٹ پارٹنر کو دینے گئے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ اتنی ہیوی مشینری ہونے کے باوجود اور اتنے experts ہونے کے باوجود یہ کام اس زون سے نہیں کروا رہے بلکہ پرائیویٹ سیکٹر سے کروانے جا رہے ہیں۔

وزیر آبپاشی، جناب سیکرٹری اس میں جواب بڑا واضح دیا گیا ہے۔ اس میں ایسا ہے کہ اس سے پہلے اتنے بڑے پراجیکٹ ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں آئے تھے اور یہ مشینری ڈویژن جب بنایا گیا تھا تو اس وقت اس

کا مقصد ہے یہ تھا کہ یہ بازار سے بستر اور کم نرخوں پر مشینری provide کر کے وہ facilities provide کریں کیونکہ میگا پراجیکٹ اور بڑے پراجیکٹس نہ ہونے کی وجہ سے یہ لوگ فارغ بیٹھے ہونے لگے لیکن اب چونکہ میگا پراجیکٹس آگے ہیں اور اس وقت پیرا پراجیکٹ کام پر ایجنٹ ہمارے پاس ہے اور ان کو کام دے دیا گیا ہے اور یہ میگا پراجیکٹس کا کام جو ہے یہ بھٹوال آرگنیشن ورکشاپ اور منچورہ آرگنیشن ورکشاپ میں دے دیا گیا ہے۔ اب یہی لوگ کام کریں گے اور یہ بازار سے consultant سے یا دوسرے جو لوگ ہیں ان سے سستا کام کرتے ہیں اور انہی کی وساطت سے کیا جانے گا۔ باقی یہ جو طریقہ کار بنا رہے ہیں وہ چونکہ ایک contract system ہوتا ہے۔ contract دینا اور پھر contractor کی ہی صوبہ پر ہوتا ہے کہ وہ کمان سے کام کر دئے لیکن ہم نے contractors کو یہ ہدایت جاری کی ہیں کہ وہ انہی ورکشاپس سے کام کروائیں تاکہ یہ لوگ فارغ نہ ہوں۔ یہ کام کریں اور ان کے کام کرنے سے جھگڑے میں کوئی بہتری آسکے کہ کام کاج میں ان کو مصروف رکھا جاسکے۔

ڈاکٹر اسد اشرف، ضمنی سوال۔ جناب سیکرٹری وزیر صاحب کو میں appreciate کرتا ہوں۔ میں نے پچھلے دنوں ٹی وی پر دیکھا ہے کہ یہ لوگوں کے پاس جا کر پانی کے مسائل کے بارے میں ان کو اپنی problems بتا رہے ہیں لیکن میرے سوال کا انھوں نے جواب نہیں دیا۔ یہ کروڑوں اور اربوں روپے کی مشینری ہے اور سینکڑوں ملازمین ہیں جو پچھلے کئی سالوں سے فضول اپنے دفاتروں میں وقت گزار رہے ہیں انہیں کوئی کام نہیں دیا جا رہا اور پرائیویٹ سیکٹر کو ٹھیکے دیئے جا رہے ہیں i have quoted few examples as previously یہ انھوں نے اسی جواب میں دیا ہے کہ شاید انھوں نے فیروز پور روڈ سے باب پاکستان کا lawn بنانے کے لئے معنی نٹھائی ہے یہ تیس چالیس لاکھ روپے کا کام ہے جبکہ ملازمین کی تعداد جیسے میں نے کہا ہے کہ سینکڑوں میں ہے اور کروڑوں اربوں میں ان کی تنخواہیں جا رہی ہیں میرا ان سے یہ سوال ہے کہ کیا وجہ ہے کہ یہ اپنے ڈیپارٹمنٹ سے کام نہیں کروا رہے۔ یہ پرائیویٹ سیکٹر کو ٹھیکے دے رہے ہیں جبکہ ان کے پاس مشینری بھی ہے اور manpower بھی ہے۔ یہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں سے اور مشینری سے صرف وہ جو دوسرے ڈویژن میں ساؤتھ میں فوجوں کو زمینیں دی گئیں وہاں پر بھل صفائی کی جو معنی نکلتی ہے وہ ڈلوارہے ہیں اور ان کی leveling کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں اخبار میں بھی آیا تھا کہ پچھلے سال آرگنیشن ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین میں اور وہاں کسی کی زمین پر جو کام ہو رہا تھا وہاں

ڈیزل کے مسئلے پر شدید ہنگامہ آرائی بھی ہوئی تھی اور جس پر ان کے پورے ذیادمنت نے strike بھی کی تھی تو میرا ان سے یہ سوال ہے کہ بتائیں کہ کیا وجہ ہے کہ یہ کیوں اپنے ذیادمنت سے اور اپنی مشینری سے کام نہیں کروا رہے؟

وزیر آبپاشی، جناب سیکرٹری میں نے پہلے یہ بات بتائی ہے کہ اس وقت ان کو کام دیا جا رہا ہے لیکن اصل چیز یہ ہے کہ محکمے کے پاس اتنا بہتر infrastructure نہیں ہے کیونکہ یہ اولڈ مشینری ہو چکی ہے اور اس مشینری کو بہت عرصہ پہلے یا گیا تھا۔ اس وقت ہمارے پاس ٹوٹل 70 مشین ہیں جس میں سے 40 کام نہیں کر رہیں اور وہ ناکارہ ہو چکی ہیں۔ تیس کے قریب مشینیں مکمل طور پر کام کر رہی ہیں اور اب چونکہ ہمارے پاس کام کا load زیادہ آ گیا ہے اور بڑے پروجیکٹس آئے ہیں جیسے میں نے بتایا ہے تو اب وہ کیونکہ as a policy ہم نے اخیار میں اشتہار دینا ہے پھر کنٹریکٹر نے آنا ہے اور کنٹریکٹر نے کام کرنا ہے کیونکہ محکمے کے پاس مکمل مشینری نہیں ہے اور جب وہ مکمل مشینری ہو گی تو ہم اس کو کریں گے۔ ہمارے پاس اس وقت جو available sources ہیں ہم ان سے کام لے رہے ہیں اور ہماری جو دونوں ورکنگس بھلوال اور مظہورہ میں ہیں وہ جو کام کر سکتی ہیں ان سے لیا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سیکرٹری تیسرا ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی اے

DR ASAD ASHRAF: Sir, he is contradicting his own statement let me, I will quote

کیونکہ فی الوقت ایسی ہیوی مشینری مارکیٹ میں دستیاب نہ ہے۔ یعنی

He is saying the other way now

میرا ان سے

He is doing something and doers are always better than the non doers I must appreciate Mr. Amir Sultan Minister Irrigation

دوسرے districts میں جاتے ہیں، visit کرتے ہیں۔ ابھی یہ جو مظہورہ اور بھلوال آرگنیشن ورکنگس

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! میں نے جیسے پہلے بتایا ہے کہ اس کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس وقت اس۔ ایم۔ ڈی لنک پر کام ہو رہا ہے، اسلام میڈ ورکس پر کام ہو رہا ہے، 'drains' کی صفائی ہو رہی ہے، بیراجوں کی ری ماڈرننگ میں مشینری استعمال ہو رہی ہے، یہ سارے کام ہو رہے ہیں، جیسا کہ اسی میں، میں نے بتایا ہے کہ کڑی سسٹم کو ختم کر کے ہم گیت سسٹم کو introduce کر رہے ہیں، جز (ب) میں واضح ہے کہ گیت سسٹم کو introduce کیا جا رہا ہے۔ اس کا پانچ کروڑ روپیہ تخمینہ لگایا گیا ہے۔ پانچ کروڑ روپے کی لاگت سے تمام کڑی سسٹم کو ختم کر کے گیس کو بجلا جانے کا اور گیس بھی انہی ورکشاپس نے بنائے ہیں۔ انہی دونوں ورکشاپس سے نئے گیت بھی بنائے ہیں۔ میں بتا رہا ہوں کہ ان کو کام بھی دیا جا رہا ہے اور باہر بھی لوگوں کو کام دیا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے۔

حاجی محمد اعجاز، ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی!

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ وزیر موصوف نے یہ جو سما ہے کہ پچھلے سال انہوں نے پھلے مارے تھے اور گاڑیاں اور بلڈوزر وغیرہ پکڑے تھے جن پر صحیح طرح سے کام نہیں ہوا تھا۔ ہمیں ان کی کاوشوں میں کوئی ایسی بے یقینی نہیں ہے۔ ہمیں اعتبار ہے کہ یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ جو منظورہ آرگنیشن ورکشاپ ہے وہ میرے حلقہ میں ہے اور یہ پانچ ارب کا انہوں نے اس میں جو تخمینہ بتایا ہے کہ پانچ ارب فنڈ منظور ہو چکا ہے۔ یہ کب سے منظور ہو چکا ہے اور اس پر کب کام شروع ہو گا؟ گزشتہ ایک سال سے میں یہ سنتا آ رہا ہوں اور وہاں جو ایکسپن صاحب بیٹھے ہیں ان ایکسپن صاحبان نے اپنی ورکشاپ بنائی ہوئی ہے۔ یہ ایم آئی ڈیو ہے اور انہوں نے ایم اے ڈیو بنائی ہوئی ہے۔ یہ انہی لوگوں کی ورکشاپ ہے، جو ایکسپن صاحب ہیں انہوں نے بند کر کے اپنی ورکشاپ بنائی ہوئی ہے۔ وہ آرگنیشن منظورہ ورکشاپ سے کوئی کام نہیں کرواتے بلکہ سارا کام اپنی ورکشاپ میں لے جاتے ہیں۔ میرا اس سے بھی کوئی سر درد نہیں ہے۔ میں یہ جانتا چاہتا ہوں کہ یہ جو پانچ ارب روپیہ انہوں نے رکھا ہے، یہ بیراجوں کو جو modernize کریں گے اس پر کب تک کام شروع ہو گا کیونکہ ابھی تک تو اس پر کچھ نہیں ہوا!

وزیر آبپاشی، جناب سیکرٹری، یہ PC-5۔ اب رویہ وفاقی حکومت سے منظور ہو چکا ہے اور یہ پچھلے سال دسمبر میں منظور ہوا تھا۔ اس وقت اس پر یہ جو کہہ رہے ہیں کہ کام شروع نہیں ہوا تو ہمارا جو ٹونہ بیراج ہے اس پر کام شروع ہو چکا ہے۔ وہاں پر اگر یہ میرے ساتھ چلیں تو میں ان کو دکھا سکتا ہوں کہ ٹونہ بیراج پر کام شروع ہو چکا ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، اب آپ پوائنٹ آف آرڈر کر لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری، شکر ہے۔ آج ریلن پر بڑی بات ہوئی کہ وزیر صاحب بڑی تیزی سے آ رہے ہیں اور محکمہ بڑا کام کر رہا ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ:

If you see the Rules of Procedure, Rule 42 to 61 that relates to the question

آپ دیکھیں کہ میرا

Question which is at page 14 is 4946 regarding the Scarp tubewells

یہ ختم ہونے لگے۔ یہ 13-05-04 کو میں نے جمع کرایا تھا اور آج تک اس کا جواب جہاں پر نہیں آیا۔

And it is mandatory for the Department to reply within 8 days

where billions of rupees are involved آپ دیکھیں کہ انھوں نے میرے اسے چوکھڑا کر دیا ہے

اس کا جواب محکمہ نے نہیں دیا 'because this would enter into another scheme' یہ جو انھوں نے سکارپ کا کیا ہے 'engineers رکھے ہیں جبکہ ان کی services utilize نہیں کر رہے ہیں۔

May I know the answer from the honourable minister that why the reply of this question has not yet been tabled?

وزیر آبپاشی، جناب سیکرٹری! جب ان کے سوال کی باری آئے گی تو میں اس کا جواب دوں گا۔

RANA AFTAB AHMAD KHAN: This is regarding the Rules of Procedure. In the Rules of Procedure you have to see why this answer is not there. This is according to the rules and you can't say that this is out of turn. Mr. Speaker' I would like to have a ruling on this.

ڈاکٹر سامیہ امجد اس کا سادہ جواب یہ ہے کہ اگر آپ وقفہ سوالات میں وقت ضائع نہ کریں تو پھر تمام سوالات کی ضرور باری آجائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بی بی اے ! This is something else

RANA AFTAB AHMAD KHAN: I look at the wisdom of this lady

میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ اس سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بی بی اے! رانا صاحب کا point یہ ہے کہ ان کے سوال کا ابھی تک جواب کیوں نہیں آیا؟ وہ نکلنے کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ اتنی دیر ہو گئی ہے ان کے سوال کا جواب کیوں نہیں آیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر آبپاشی ا

وزیر آبپاشی، جناب والا، نکلنے کی طرف سے ان کے سوال کا جواب ابھی نہیں آیا، تاہم میں اس کی

figures collect کر کے پرسوں عرض کر دوں گا۔ آپ مجھے دو دن کا وقت دے دیں۔ آپ اسے dispose of نہ کریں بلکہ pending کر لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا، سوال کا جواب آنا mandatory ہے۔ آپ کا حکمہ اگر پانچ ماہ میں بھی جواب نہیں دیتا تو پھر اس کا کیا logic ہے؟

وزیر آبپاشی، جناب والا، رانا صاحب کا سوال 4946 ہے۔ آپ بے شک اسے dispose of نہ کریں۔ میں پرسوں اس کا جواب عرض کر دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب، آپ ان کو موقع دیں یہ پرسوں اس سوال کا جواب دے دیں گے۔ رانا آفتاب احمد خان، جی ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال میں ظہور ساجد جموعہ صاحب کا ہے۔

جناب نجف عباس سیال: on his behalf سوال نمبر 3201۔ جناب والا، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(مقررہ کن نے میں ظہور ساجد جموعہ کے ایام پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حویلی لنک اور سدھنائی لنک کینالز پر واقع

پلوں کی تعمیر و مرمت

* 3201. میاں ظہور ساجد جمجوعہ، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حویلی لنک کینال اور سدھنائی لنک کینال پر جو پلین بنی ہیں وہ انتہائی

مخدوش ہو گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ عرصہ پہلے محکمہ آبپاشی کا ملازم مع سائیکل اس پل سے نہر میں گر کر

ہلاک ہو گیا اور مزید بھی آنے روز ایسے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں؟

(ج) اگر درج بالا جڑو ہانے کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت ان نہروں پر اسی مالی سال میں پل

تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر آبپاشی:

(الف) حویلی لنک اور تریمون سدھنائی لنک کینالز کے تمام پل ہانے درست حالت میں ہیں۔ ماسوائے پل

ہانے واقع برجی 8212 جو کہ بروقت تعمیر تریمون ہیڈ ریلوے ٹائن کے لئے بنائے گئے تھے اور

ان پلوں پر کنکریٹ سلیب کی بجائے لکڑی کے پھنے لگے ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ پل ہانے دگیر

آمدورفت کے لئے نہ تھے۔

(ب) درست ہے کہ چند سال قبل محکمہ نہر کا ایک ملازم تریمون سدھنائی کینال کے پل واقع برجی

8212 جو کہ ریلوے ٹریک کے لئے تھا پر سے گر کر ہلاک ہو گیا۔ اس کے علاوہ کوئی ایسا واقعہ

رومانا ہوا ہے۔

(ج) مذکورہ پل ہانے پر اب ریلوے ٹریک کی ضرورت نہ ہے۔ لہذا کنکریٹ سلیب ڈالنے کے لئے سکیم

زیر کار ہے اور بعد منظوری تخمینہ جات وغیرہ کنکریٹ سلیب ڈال دی جاتے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب نجف عباس سیال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ حویلی لنک کینال

اور سدھنائی لنک کینال پر جو پلین بنی ہیں وہ انتہائی مخدوش ہو گئی ہیں؟

وزیر آبپاشی، جناب سیکر! اس کا تو بڑا واضح جواب دیا گیا ہے۔ جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ "سوشل ٹنک اور تریوں سدھنٹل ٹنک کینالز کے تمام پل ہائے درست حالت میں ہیں۔"

جناب نجف عباس سیال: جناب سیکر! main کینال سے آپ کی جو ٹنک نکلتی ہیں، جیسا کہ میرے حلقے میں چک 53-R 'موضع گدار ہے۔ میں نے متعدد بار XEN کو کما کہ یہ پلین گریڈنگ میں اور لوگوں کو آنے جانے میں problem ہو رہی ہے لیکن ایک سال گزرنے کے باوجود اس کا کوئی حاضر خواہ تیجہ نہیں نکلا۔ کیا ٹنک نے کوئی ایسے فنڈز مختص کئے ہیں کہ جس سے ان کی مرمت کر کے لوگوں کو فوری طور پر relief دیا جاسکے؟

وزیر آبپاشی: جناب سیکر! maintenance and repair کے فنڈز ٹنک کے پاس ہوتے ہیں۔ جہاں پر ضروری سمجھا جانے وہاں پر یہ repair کر دی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سیکر: اگلا سوال بھی میں ظہور ساجد جمجوعہ صاحب کا ہے۔

جناب نجف عباس سیال: on his behalf سوال نمبر 3202۔ جناب والا! اسے پڑھا ہوا تصور کیا جانے۔ (معزز رکن نے میں ظہور ساجد جمجوعہ کے ایہا پر طبع شدہ سوال دریافت کیا) جناب قائم مقام سیکر۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل شور کوٹ کے Saline ایریا کے لئے مختص فنڈز

اور ان کے یقینی استعمال کی تفصیل

- *3202، میں ظہور ساجد جمجوعہ، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے بجٹ 2003-04 میں تحصیل شور کوٹ ضلع جمنگ میں SALINE ایریا کے نئے دو کروڑ روپے مختص کئے ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہاں کی موجودہ انتظامیہ کی موجودگی میں یہ فنڈز شفاف طریقے سے خرچ نہیں ہو سکتے؟

- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایسی تک اس منصوبے پر کوئی کام شروع نہیں ہوا؟
- (د) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت یہ فنڈز مخاف طریقے سے خرچ کروانے اور اس منصوبے کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر آبپاشی:

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب نے اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام 04-2003 میں ایک کروڑ روپے تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں بحالی اراضی کے لئے مختص کئے ہیں اور رواں سال میں بھی ایک کروڑ مختص کئے گئے ہیں۔ یہ رقم کھر والی زمینوں کے لئے مہتمم میا کرنے میں صرف کی جانے گی۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ کیونکہ اس رقم کے استعمال میں انتظامیہ کا عمل دخل نہیں ہو گا۔ یہ رقم کسی بھی کسٹ یا انتظامیہ کو استعمال کے لئے نہیں دی جائیگی بلکہ زمین کے تجزیہ کی بنیاد پر مہتمم میا کیا جائے گا اور اس کے کھیت میں استعمال کو Irrigation & Power Department پیشین بنائے گا۔

(ج) درست نہ ہے۔ منصوبے کے تحت موقعہ پر کام شروع ہو چکا ہے اور 30 جون 2005 تک کام مکمل ہو جائے گا۔

(د) وضاحت جزو ہانے بالا میں کر دی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب نجف عباس سیال: جناب سپیکر! تحصیل شورکوٹ اب دو حصوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ الحمد للہ احمد پور سیال تحصیل بن گئی ہے۔ اس کے 80 فیصد دفاتر مکمل ہو چکے ہیں اور وہاں پر انتظامیہ نے بھی کام شروع کر دیا ہے۔ انھوں نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ ایک کروڑ روپے تحصیل شورکوٹ کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ کیا اس میں سے پچاس لاکھ روپے تحصیل احمد پور سیال کو دئے گئے ہیں؟ میں آئندہ کے لئے بھی یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ تحصیل شورکوٹ کے لئے محکمہ آبپاشی جو بھی فنڈز مختص کرے اس میں سے پچاس فیصد تحصیل احمد پور سیال کو دئے جائیں کیونکہ تحصیل شورکوٹ اب دو حصوں میں تقسیم ہو چکی

ہے۔ بحالی اراضی کے لئے جو مہتمم اور کھلا میا کی جانے اس میں سے تحصیل احمد پور سیال کو بھی برابر کا حصہ دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سیال صاحب! یہ آپ کا ضمنی سوال تو نہیں بنتا۔

جناب نجف عباس سیال: انھوں نے اپنے جواب میں صرف تحصیل شور کوٹ کا ذکر کیا ہے۔ میں وضاحت کر رہا تھا کہ اب تحصیل شور کوٹ دو حصوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ کیا وزیر آبپاشی یہ بتائیں گے کہ تحصیل احمد پور سیال کو بھی اس سلسلے میں کوئی فنڈ دینے گئے ہیں یا نہیں؟

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ اری گیشن سسٹم تحصیل واٹر نہیں بلکہ یہ کینال واٹر ہوتا ہے۔ ہمارے کینال واٹر ڈویژن ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ پائمنٹ پراجیکٹ تحصیل شور کوٹ میں شروع کیا گیا ہے اس لئے اس حوالے سے جواب میں بتایا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سیال صاحب! آپ کا علاقہ یا تحصیل کس ڈویژن میں آتی ہے؟

جناب نجف عباس سیال: جناب والا! میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ اریگیشن کا نظام تبدیل کر دیں۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ایک کروڑ روپے کی پیمنٹ بحالی اراضی کے لئے انھوں نے تقسیم کرنی ہے۔ میں یہاں یہ وضاحت کروں گا کہ میں نے اپنی تحصیل کا آدھا حصہ لے کر تقسیم بھی کر دیا ہے، ہم نے غریبوں کو پیمنٹ تقسیم کر دی ہے لہذا وزیر صاحب کا جواب نامکمل ہے۔

MR ACTING SPEAKER: Thus does not pertain to this question

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر! ان کا بڑا شکریہ۔ یہ اس طرح کے کام کریں گے تو پھر انھیں آئندہ بھی ووٹ ملیں گے اور یہ آئندہ بھی جیت کر اسمبلی میں آئیں گے۔

ماجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں کہا گیا ہے کہ "حکومت پنجاب نے اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2003-04 میں ایک کروڑ روپے کی رقم رکھی تھی" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ ایک کروڑ روپے کی رقم خرچ ہو چکی ہے یا ابھی باقی ہے؟

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر ایہ رقم خرچ ہو چکی ہے۔ چونکہ یہ سیم اور قنور کے حوالے سے ایک پائلٹ پراجیکٹ بنایا گیا ہے۔ میں حال ہی میں وہاں سے خود ہو کر آیا ہوں۔ یہ پراجیکٹ شروع ہے اور اللہ کے فضل سے انشاء اللہ 30 جون 2005 تک اس کا سارا کام مکمل ہو جائے گا۔ اس وقت پنجاب بھر میں تقریباً 12942700 ایکڑ رقبہ سیم اور قنور کا شکار ہے۔ چونکہ شور کوٹ کا ایریا زیادہ متاثر تھا لہذا اس ایریا کو as a Pilot Project شروع کیا گیا، یہاں پر چیمس میا کی گئی ہے۔ اس کا تقریباً 13792 ایکڑ رقبہ بحال کر دیا گیا ہے۔ اس کے نتائج بڑے اچھے آئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب اس پائلٹ پراجیکٹ کو پورے پنجاب کی سطح تک بڑھایا جائے گا۔ آئندہ آنے والے بجٹ میں اس کو پنجاب بھر میں launch کیا جائے گا۔ جناب والا سیم اور قنور سے جو باقی علاقے متاثر ہو چکے ہیں ان میں بھی چیمس کی تقسیم کی جائے گی انھیں بحال کر کے زیر کاشت لیا جائے گا تاکہ وہاں کے لوگ خوشحال ہو سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر اگلا سوال محترم ضمیمہ نوید صاحبہ کا ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا یہ dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی محترم ضمیمہ نوید صاحبہ کا ہے۔ موجود نہیں ہیں یہ dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بیگم نور النساء ملک صاحبہ کا ہے۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ یہ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی بیگم نور النساء ملک صاحبہ کا ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں سوال dispose of ہوا۔

چودھری جاوید احمد، جناب سپیکر میں ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، کس سوال پر آپ ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

چودھری جاوید احمد: جناب سپیکر! میں سوال نمبر 3574 کی بابت ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ تو اب dispose of ہو چکا ہے۔ اگلا سوال 4432 'رانا سرفراز احمد خان صاحب کا ہے۔ Not present, disposed of اگلا سوال 4578 'راجہ ریاض احمد۔

رانا آفتاب احمد خان، on his behalf سوال نمبر 4578۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز رکن نے راجہ ریاض کے ایام پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر، جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

عبداللہ پور، فیصل آباد، محکمہ آبپاشی کی اراضی

میں غیر قانونی ویگن اسٹینڈز کا خاتمہ

*4578، راجہ ریاض احمد، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی کی زمین واقع عبداللہ پور ضلع فیصل آباد پر غیر قانونی ویگن

سٹینڈز قائم ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے مذکورہ ویگن سٹینڈز ختم کرنے کے لئے

متعلقہ محکمہ کو بذریعہ حکم کہا ہے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ویگن سٹینڈز ختم نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں نیز

کیا حکومت سپریم کورٹ کے حکم پر عمل نہ کرنے والے اشران اور افراد کے خلاف کوئی

کارروائی کرنے کا ارادہ ہے۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر آبپاشی،

(الف) یہ درست ہے کہ ویگن اسٹینڈز محکمہ انہار کی اراضی پر غیر قانونی قائم ہیں۔

(ب) ہاں! یہ بھی درست ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے ناجائز تجاوزات کا کس سیکرٹری

ٹرانسپورٹ لاہور کو بھیج دیا ہے اور ہدایت کی ہے کہ وہ حالات کا جائزہ لے کر جلد از جلد فیصلہ

کرے جس کی آئندہ تاریخ ہمیشی مورخہ 04-9-18 ہے۔

(ج) محکمہ نے ویگن اسٹینڈز پر قبضہ کرنے کے لئے اقدامات کئے۔ ڈی سی او کو تحریر کیا گیا کہ ویگن

سٹینڈز خالی کروایا جائے۔ جیسا کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کا حکم ہے۔ تو ڈی سی او نے تین

سٹینڈز کے علاوہ باقی سٹینڈز خالی کروا دیئے اور محکمے کو لکھ دیا کہ قبضہ کریں۔ محکمے نے اس پر قبضہ

کرنے کے لئے چار دیواری تجویز کی اور جن کے ٹینڈر بھی کر دینے گئے اور ٹھیکیدار کو حکم بھی

دے دیا گیا کہ فوری طور پر چار دیواری کرے۔ محکمہ نے جب ٹھیکیدار کے ساتھ مل کر چار دیواری کا

کام شروع کیا تو ویگن سٹینڈز والوں نے ہائیکورٹ کا فیصلہ پیش کیا جس میں ہائیکورٹ نے کس

سیکرٹری ٹرانسپورٹ لاہور کو بھیج دیا کہ اس کا جلد از جلد فیصد کریں جس میں آئندہ تاریخ پیشی مورخہ 18-09-04 مقرر ہے جس میں حکمہ بھی باقاعدگی سے پیش ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! انھوں نے اس سوال کے جواب کے بز (الف) میں یہ خود admit کیا ہے کہ یہ درست ہے کہ وگن سٹینڈ حکمہ انہار کی اراضی پر غیر قانونی قائم ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ جب یہ غیر قانونی کام ہوا اور سپریم کورٹ نے اسے ختم کر دیا۔ جب ان کی زمین پر غیر قانونی اڈے قائم ہوئے تھے تو اس وقت حکمہ نے کیا کارروائی کی تھی؟

وزیر آبپاشی، جناب والا! پچھلے حکومت کے دور میں وہاں کے میز جن کا بیٹا اس وقت ن لیگ کا بہت بڑا لیڈر ہے۔ اس سابقہ میز نے اس اراضی پر قبضہ کیا تھا جب حکمہ انہار نے کارروائی شروع کی تو انھوں نے عدالت سے stay لے لیا۔ جس کی باقی تفصیل جواب میں موجود ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! حکمہ انہار کی زمین تھی جس پر غیر قانونی قبضہ ہوا۔

Whoever it is whether he is from the PPP or from the PML(N)

یہ مسئلہ نہیں ہے۔ جن لوگوں نے غیر قانونی قبضہ کیا تھا آپ نے ان کے خلاف کوئی پرچہ کرایا criminal proceedings and after stay اس کے خلاف انھوں نے کیا کارروائی کی اور اسے کیا criminal proceed کیا؟

وزیر آبپاشی، جناب والا! اس پر حکمہ مکمل کارروائی کر رہا ہے۔ کافی حد تک سٹینڈ زغلی کروائے گئے ہیں۔ اس وقت صرف تین سٹینڈ باقی رہ گئے ہیں جن پر انھوں نے دوبارہ stay لیا ہوا ہے جس کی 18-9-04 تاریخ مقرر ہے۔ اس کے بعد انشاء اللہ وہ بھی قبضے میں لے لئے جائیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میرا سوال یہ نہیں ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جن لوگوں نے غیر قانونی قبضہ کیا تھا ان پر انھوں نے under the Criminal Procedure Code کیا کارروائی کی تھی؟ کوئی ایف آئی آر درج کروائی تھی؟

وزیر آپیشی، جناب والا! چونکہ کس عدالتوں میں چل رہا ہے۔ اس لئے جب تک عدالت سے فیصلہ نہیں آ جاتا اس وقت تک محکمہ کارروائی نہیں کر سکتا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جب آپ کے محکمے کے نوٹس میں یہ بات آئی تو اس پر محکمے نے ان کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے؟

وزیر آپیشی، جناب والا! ہم نے اسی حال ہی میں باقی سینئرز خالی کروانے ہیں۔ یہ ہماری موجودہ حکومت میں اور میرے دور میں ہوئے ہیں۔ باقی جو تین سینئرز رہ گئے ہیں ان کے متعلق جیسے ہی کورٹ سے stay order withdraw ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی واپس لے لیں گے۔

MR ACTING SPEAKER: Are you contesting in the court?

وزیر آپیشی، جی ہاں! محکمہ ان کے خلاف کورٹ میں پیش ہو رہا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! انھوں نے خود admit کیا ہے کہ یہ وہاں غیر قانونی طور پر قبض ہیں۔

جس نے 8/10 سال پہلے یہاں پر قبضہ کیا اس وقت You have to proceed criminal proceedings against them یہ بتائیں کہ انھوں نے کونسی کارروائی کی؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ کہتے ہیں کہ چونکہ They have already taken a stay order.

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ محکمہ اریگیشن کا کوئی check نہیں ہے۔

آپ دیکھیں کہ میری تحریک التوائے کار sale by private treaty کے متعلق چل رہی ہے کہ ایک جنرل

کی سٹراش پر محکمہ اریگیشن کی زمین sale by private treaty دے دی گئی ہے۔ اس طرح اریگیشن کی

ساری زمین چلی جائے گی۔ ہم چاہ رہے ہیں کہ اس پر کوئی check آ جائے۔ اگر آپ ایک آدمی کے خلاف

criminal proceeding کریں گے تو بات رک جائے گی۔ میں تو اس طرف انکی توجہ دلا رہا ہوں لیکن یہ

الٹ جا رہے ہیں۔ Civil matter is different, criminal proceedings are different اگر میں

اسمبلی میں آپ کے دفتر پر قبضہ کر لوں اور کورٹ سے stay لے لوں تو کیا آپ کہیں گے کہ ٹھیک ہے؟

The point is that you have to proceed according to the criminal procedure code

also لاہ کے پارلیمانی سیکرٹری ملک احمد خان صاحب بیٹھے ہیں آپ ان سے پوچھ لیں۔

وزیر آبپاشی، جناب والا! جب تک کوئی معاملہ عدالت میں ہوتا ہے تو اس پر کس طرح کارروائی کی جاسکتی ہے۔ ان کا مشورہ بالکل صحیح ہے جیسے ہی یہ معاملہ عدالت سے ختم ہوگا تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف بھرپور کارروائی کی جائے گی اور ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! civil proceeding عظیمہ چیز ہے لیکن یہ تو criminal offence ہے کہ آپ سرکار کی جگہ پر قبضہ کر لیتے ہیں تو یہ اس کا جواب دیں؟

MR ACTING SPEAKER: If that issue is subjudice, can we take action?

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Sir, that is regarding the possession. This is a legal terminology

آپ یہ نہیں کر سکتے۔ آپ یہ دکھیں کہ جب اس پر ناجائز قبضہ ہوا تو اس نے stay لے لیا مگر جس نے ناجائز قبضہ کیا ہے۔

You can easily proceed according to the criminal procedure code

جناب قائم مقام سپیکر، انھوں نے stay لیا اور یہی show کیا ہوگا۔۔۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! اگر آپ اس کو bail out کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، نہیں رانا صاحب! میں ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں۔

I am just asking for my own information.

وزیر آبپاشی، جناب والا! جب چودھری شیر علی سابق میئر نے فیصل آباد میں قبضہ کرانے سے کہا یہ اس وقت سونے ہوئے تھے؟ اب جب سے ہماری حکومت آئی ہے تو ہم نے یہ قبضہ چھڑوایا ہے۔ اب صرف تین سینئرز رہ گئے ہیں۔ میں on the floor of the House یہ commitment دیتا ہوں کہ ہم انشاء اللہ یہ قبضہ بھی چھڑوائیں گے اور ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میں point of personal explanation پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیے!

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میں ان کے ریکارڈ کی درستگی کے لئے عرض کرتا ہوں کہ شاید یہ اس وقت بچے ہوں گے۔ میں نے 1993 میں اسی اسمبلی کے فلور پر سوال اٹھایا تھا آپ ابھی بھی ریکارڈ نکلا کر دکھیں کہ میں اسی وقت سے agitate کر رہا ہوں۔ میں اسی لئے agitate کر رہا ہوں کہ آپ کی زمین پر قبضے ہو رہے ہیں اور کل آپ لوگوں کو نیب کی عدالتوں میں جانا پڑے گا۔ ہم اسی لئے accountability کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ مجھے پتا ہے کہ آپ اس پر کوئی فیصلہ نہیں کریں گے۔

We are waiting for the time when this issue's record will come to the court and we will proceed accordingly

وزیر آبپاشی، جناب والا! جن کے خلاف کیس درج ہیں انشاء اللہ ان کے خلاف ضرور کارروائی ہو گی اور یہ credit بھی تو ہماری حکومت کو جاتا ہے کہ ہم نے ان سے باقی سارے سینینڈز خالی کروائے ہیں اب صرف تین سینینڈز ہیں جن کے ابھی سپریم کورٹ اور کچھ نجلی عدالتوں میں کیسز زیر سماعت ہیں۔ جیسے ہی وہ کیسز فارغ ہوں گے انشاء اللہ ان پر مکمل کارروائی کی جانے گی اور ان سے غلطی کر دانے جائیں گے جیسے پہلے حکمہ انہار نے قہنہ واپس لیا ہے۔

چودھری جاوید احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی فرمائیے!

چودھری جاوید احمد، جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پانی کی کمی کے سلسلے میں کل اور آج بھی آپس میں اتفاق سے تمام لوگوں کا consensus تھا کہ پنجاب میں پانی کی کمی ہے اور اس سلسلے میں ہماری حکومت کے جو اقدامات ہیں آج ان کی تمام ایوزیشن نے بھی تشریف کی ہے۔ میں چاہوں گا کہ آج اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اتفاق رائے سے حکومت کو بھی خراج تحسین پیش کریں اور reservoirs جاننے کے لئے قرار داد بھی لائیں۔ میں اپنی طرف سے اپنی حکومت صوبائی وزیر آبپاشی اور سپیکرزی آبپاشی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پنجاب کے حقوق کے لئے پنجاب کے پانی کے لئے اپنی طرف سے جو کوششیں کی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ میرے ایوزیشن کے بھائی بھی اس سلسلے میں پنجاب کی ترقی اور پنجاب کے پانی کے لئے کوئی قرار داد لے کر آئیں گے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! میں ان کے کہنے پر فراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی!

پوائنٹ آف آرڈر

ارسا کے پانی کی تقسیم کے فارمولے سے جنوبی پنجاب

میں 30 لاکھ ایکڑ کپاس کی فصل تباہ ہونے کا خدشہ

(---باری)

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا کل میں نے جو پوائنٹ raise کیا تھا اسی پر معزز رکن نے بھی بات کی ہے۔ آج ایک اہم اور نئی صورت حال سامنے آئی ہے۔ میں اس کی تفصیلی ایوان کے سامنے رکھنا چاہوں گا کہ 4۔ ستمبر کو اسلام آباد میں ارسا کی Advisory Committee کا اجلاس ہوا۔ جس میں سندھ اور پنجاب کے نمائندے water share میں 43 فیصد پر رضامند ہوئے۔ پنجاب نے یہ تجویز دی کہ ہم 10۔ ستمبر سے ان ڈیموں سے پانی نہیں لیں گے۔ سندھ نے کہا کہ ہم 25۔ ستمبر سے ان ڈیموں سے پانی نہیں لیں گے۔ جب ارسا کی Advisory Committee میں یہ بات نہ ہو سکی تو لیاقت جتوئی صاحب جو منسٹر تھے وہ اس پوری کمیٹی کو بے کر وزیر اعظم شوکت عزیز کے پاس گئے۔ وہاں ان کے درمیان ایک agreement ہو گیا اور اس agreement کے minutes ارسا کی Advisory Committee کے چیئرمین جناب زرغون بلوچ نے جاری کئے ہیں۔ میں چاہوں گا کہ آج اس Advisory Committee کے minutes اس ایوان میں پیش کئے جائیں۔ ہم تو یہ سمجھ رہے تھے کہ شاید سندھ نے کوئی زیادتی کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کی 30 لاکھ ایکڑ کی فصل تباہ ہونے کے نزدیک ہے۔ ان کے معاشی قتل کا کوئی اور ذمہ دار نہیں ہے۔ پنجاب کے نمائندے جنہوں نے Advisory Committee میں پنجاب کی نمائندگی کی وہ اس معاشی قتل کے ذمہ دار ہیں ورنہ ارسا کی Advisory Committee کے جو minutes پنجاب حکومت کو آنے ہیں وہ اس ایوان میں پیش کئے جائیں تاکہ یہ صورتحال واضح ہو سکے۔

وزیر آبپاشی، جناب والا میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر جیل خانہ جات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی 'نوانی صاحب!

وزیر جیل خانہ جات، جناب والا میری گزارش ہے کہ اس وقت وقفہ سوالات ہے۔ اس میں پائی پر بحث نہیں ہو رہی۔ روز کے تحت جب بھی وقفہ سوالات ہوتا ہے تو اس سے متعلقہ سوال کے مطابق ضمنی سوالات کئے جاتے ہیں اس پر بحث نہیں ہوتی۔ تو میری یہ تجویز ہے کہ چونکہ وقفہ سوالات بہت اہم ہوتا ہے اور جو دوست سوال دیتے ہیں وہ ان پر بہت concern feel کرتے ہیں لہذا آپ کی وساطت سے محترم دوست سے گزارش ہے کہ جب وقفہ سوالات ختم ہو جانے اس کے بعد on the floor of the House اپنا point of view وقفہ سوالات میں یہ discussion نہیں ہو سکتی۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ ایک point raise ہوا تھا اس لئے یہ بات ہوئی ہے۔ وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب والا چونکہ وقفہ سوالات کے دوران ہی انہوں نے ایک ایسی بات کی ہے اور کل بھی یہ بات سامنے آئی۔ اس سلسلے میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چلوں۔ جیسا کہ انہوں نے ابھی الزام لگایا ہے کہ وہ لوگ جو وہاں پر گئے انہوں نے کوئی غلط بات کہی۔ وہاں پر کوئی ایسا کام نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ٹائیک کو استعمال کریں۔

وزیر آبپاشی، جناب والا اجراءات میں سیکرٹری آبپاشی کے حوالے سے جو کل خبر مہمی ہے وہ صرف اس حد تک درست ہے باقی اس میں حقیقت نہیں ہے۔ اس میں جو پالی کی تقسیم کے حوالے سے وزیراعظم پاکستان کے احکامات کے مطابق تمام صوبوں میں water management Programme جو ارسال نے ترتیب دیا تھا۔ اس حوالے سے انہوں نے جو minutes جاری کئے تھے ان میں کچھ خامیاں رہ گئی تھیں جس پر سیکرٹری آبپاشی نے اس کو ایک خط ارسال کیا کہ یہ اس کارروائی کے مطابق نہیں ہے اس کو کارروائی کے مطابق کیا جانے۔ (قطع کلامیں)

جناب قائم مقام سیکرٹری، آرڈر بیٹرز۔

وزیر آبپاشی، جناب والا! وہ کارولایہ تھا کہ جب ڈیم میں 4 M.A.F تک پانی رہ جانے کا تو ڈیم سے پانی لینا بند کر دیا جائے گا۔ باقی canals کو run of river کے تحت چلایا جائے گا۔ کیونکہ آپ سب کو پتا ہے کہ water shortage ہے اور جو shortage of water ہے وہ موسمی حالات اور ڈیموں کے نہ بھرنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ تاریخ میں یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ آپ کے dams بھرنے لگے اور Tarbela dam بھی نہیں بھر سکا۔ اس وجہ سے یہ shortage ہمیں آرہی ہے اور اس shortage کو ہمیں سیاسی دکانداری بھکانے کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ وقت ہے کہ ہم نے مل جل کر اس مسئلے کو حل کرنا ہے۔ آئیں! مل جل کر ہم اس مسئلے کو بہتر طریقے سے حل کریں۔ اس میں کچھ ہمیں برداشت کرنا پڑے گا اور کچھ کسان کو بھی برداشت کرنا پڑے گا تاکہ اس shortage کو اچھے طریقے سے ہم بہتر حکمت عملی کے تحت پورا کر سکیں۔ اگر دیکھا جائے تو پچھلے سال 21 M.A.F ہم نے سمندر میں گرایا ہے۔ اگر وہ پانی ضائع نہ کیا جاتا تو آج اس سے تین Tarbela dams بھرے جاسکتے تھے۔ لیکن اس سال جو ٹک پانی کی کمی واقع ہوئی ہے یہ ایک drought system ہے ایک circle چلتا ہے کچھ سالوں بعد خشکی آتی ہے اور پھر کچھ سالوں کے بعد بہتر حالات ہوتے ہیں۔ ہونا بھی یہ چاہیے کہ جب پانی کی صورتحال بہتر ہو اس کو ہم store کر لیں اور خشک مٹی کے سالوں میں پانی کو ضرورت کے مطابق استعمال کیا جاسکے۔ جس طرح ہم اپنے گھروں میں water tank اس لئے بناتے ہیں کہ پانی کی کمی کی صورت میں وہ پانی استعمال میں لایا جاسکے۔ یہ قومی سی وضاحت تھی کہ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ اللہ کے فضل سے میں آج آپ کو یہاں یہ یقین دہانی کروانا ہوں کہ انشاء اللہ تعلقہ 25۔ ستمبر تک پنجاب بھر کی کوئی canal بند نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ ہدایات جاری کر دی ہیں کہ جو بھی ہو سکے ہم اپنے ان مشکل حالات میں بھی اپنے کسان بھائیوں کا تحفظ کریں گے اور ان کو پانی کا ایک ایک قطرہ پہنچائیں گے۔ پہلے یہ پروگرام تھا کہ 10۔ ستمبر کو ہم canal بند کریں گے لیکن جناب وزیر اعلیٰ کی ہدایت کے مطابق 25۔ ستمبر تک کوئی canal بند نہیں کی جائے گی۔ اس کے بعد ہم 30۔ ستمبر تک run of river کے تحت یہ چلائیں گے اور جو ہمارے brackish areas ہیں ان کو ہم پانی مہیا کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی cotton کو بھی پانی ملے گا اور جب 4 MF پانی dams میں store کر لیا جائے گا تو آپ کی آئندہ آنے والی فصل گندم میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ پہلا پانی دیں گے۔ مجھے پوری امید ہے کہ

اللہ تعالیٰ بھی اپنی خاص مہربانی کریں گے جس طرح کہ کل بھی بارش ہوئی ہے اور جب بارشیں ہوں گی موسم بدلے گا تو اس کمی کو ہم اور بہتر طریقے سے نٹ سکیں گے۔ اس کمی کو مزید ختم کیا جانے کا اور اس system کو یکم اکتوبر سے دوبارہ دیکھیں گے اور دوبارہ revise کریں گے۔ یہ صرف 30 ستمبر تک کا plan ہے۔ اگر موسمی حالات بہتر ہوئے اور بارشیں ہوں تو اس plan کو بہتر کیا جانے کا اور پانی کی کمی کو مد نظر رکھ کر shortage کم سے کم کی جانے گی اور کسان کے تحفظ کا جو عزم ہمارے وزیر اعلیٰ نے کیا ہوا ہے اس پر ہم انشاء اللہ تعالیٰ مکمل عمل کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ کسان کا تحفظ کیا جانے کا اور پنجاب حکومت کی بہتر پالیسی اور بہتر حکمت عملی کے تحت کیونکہ آپ نے پچھلے سال بھی دیکھا کہ بہتر فصل ہوئی اور انشاء اللہ آمندہ بھی آپ دیکھیں گے cotton, rice اور wheat کی بہتر فصل ہوگی۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اب وقت سوالات ختم کیا جاتا ہے۔

وزیر آبپاشی، جناب والا میں بغیر سوالات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، بغیر سوالات ایوان کی میز پر رکھ دینے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

نہری آبشاروں پر ہائیڈل بجلی گھروں کی تعمیر

*1089، میاں یاور زمان، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے اپنے ایک بیان کے ذریعے اعلان کیا تھا کہ حکومت ایسی تجاویز

پر غور کر رہی ہے جس سے زرعی سیکٹر کو بجلی کی ارزاں فراہمی کے لئے صوبہ بھر کی نہروں پر

ایسی جگہ جہاں آبی آبشاریں ہیں وہاں ہائیڈل بجلی گھر تعمیر کئے جائیں گے؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو اس ضمن میں کیا پیشرفت ہوئی ہے اور ابتدائی مرحلہ پر کس جگہ کا انتخاب کیا

گیا ہے۔ جہاں پر یہ ہائیڈل پراجیکٹ تعمیر کئے جائیں گے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب کی نہروں اور بیراجوں پر کافی آبی آبشاریں واقع ہیں۔ جن پر حکومت ہائیڈل بجلی گھر بنانے پر غور کر رہی ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

نہری نظام	تعداد	متوقع مقدار بجلی جو پیدا کی جاسکتی ہے۔
نہروں پر آبی آبشاریں	48	380 میگاواٹ
بیراجوں پر آبی آبشاریں	10	220 میگاواٹ
نومل متوقع بجلی		600 میگاواٹ

(ب) وفاقی حکومت نے حال ہی میں پاور جنریشن پالیسی 2002 جاری کی ہے۔ جس کے تحت صوبائی حکومت کو 50 میگاواٹ تک کے پلانٹ لگانے / لگوانے کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اس پالیسی کی روشنی میں محکمہ آبپاشی و برقیات ابتدائی مرحلہ میں درج ذیل جگہوں (Sites) پر ہائیڈل پاور پلانٹ لگانے پر غور کر رہا ہے۔

1۔ میانوار 2۔ ڈیگ ٹال شیخوپورہ 3۔ پاکپتن

4۔ لوئر ہاری دو آب کینال ساہیوال 5۔ اہر گوگیرہ کینال شیخوپورہ 6۔ مین لائن اپر پنجاب کینال
گوبرانوالہ 7۔ مین اپر پنجاب کینال شیخوپورہ 8۔ ایل بی ڈی سی ساہیوال

ریسٹ ہاؤس محکمہ آبپاشی ہارون آباد میں تعینات چوکیدار

کے خلاف انکوائریوں اور مقدمات کی تفصیل

*3076، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسز علی احمد عرف سنگھ محکمہ آبپاشی کے ریسٹ ہاؤس ہارون آباد (ضلع بہاول نگر) میں بطور چوکیدار تعینات ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ابکار کے خلاف قبل ازیں اتنی کرپشن نے مقدمہ درج کیا تھا اور زیر حراست بھی رہا۔ بعد ازاں عدالت سے ضمانت پر رہا ہو گیا جو کہ آج کل اشتہاری بھی ہو چکا ہے۔ مقدمہ کی موجودہ صورت حال اور انکوائری رپورٹ سے بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اہل کار کو قبل ازیں ملازمت سے معطل کیا گیا تھا۔ کب اور کس جرم کی پاداش میں معطلی کی سزا دی گئی تھی۔ کیا اس بارے میں کوئی جھمانہ انکوائری کروائی گئی۔ انکوائری رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اہل کار کو بحال کر دیا گیا ہے۔ کب، کس کی معاش اور کس مجاز اتھارٹی نے بحال کیا۔ مجاز اتھارٹی کا نام اور عہدہ بھی تحریر کیا جائے؟
- (ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع بہاول نگر کے رہائشی متعدد افراد کی جانب سے مذکورہ اہل کار کے خلاف محکمہ کو دھوکہ دہی، فراڈ اور جعل سازی سے ملازمت دلانے کا جھمانہ دے کر رقم پورنے جیسی متعدد شکایات موصول ہوتی تھیں۔ محکمہ نے ان شکایات پر کوئی جھمانہ کارروائی یا انکوائری کی ہے؟
- (و) اگر جزو ہانے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ اہل کار کے خلاف انکوائری کروانے اور قانونی کارروائی کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟
- وزیر آبپاشی،
- (الف) یہ درست ہے۔
- (ب) مذکورہ ابکار کے خلاف محکمہ انہی کرپشن میں مقدمہ درج ہوا۔ مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔ مذکورہ ابکار اس کیس میں ایشماری نہ ہے۔
- (ج) بمطابق ریکارڈ دفتر ابکار مذکورہ کسی بھی معطل نہ ہوا ہے اور نہ ہی کوئی جھمانہ انکوائری ہوئی ہے۔
- (د) وضاحت جزو "ج" میں کر دی ہے۔
- (ه) مذکورہ ابکار کے خلاف محکمہ ہذا میں کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ اس لئے کوئی جھمانہ کارروائی عمل میں نہ لائی گئی۔
- (و) چونکہ ابکار مذکورہ کے خلاف محکمہ میں کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ لہذا انکوائری کی ضرورت نہ ہے۔

ریسٹ ہاؤس محکمہ آبپاشی ہارون آباد۔ چوکیدار

کو کوارٹر کی الاٹمنٹ کا مسئلہ

*3077، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسی علی احمد عرف سنگلا محکمہ اریگیشن کے ریسٹ ہاؤس ہارون آباد (ضلع بہاولنگر) میں بطور چوکیدار تعینات ہوا۔ تعیناتی کے بعد اب تک کہاں کہاں تعینات رہا۔ عرصہ تعیناتی اور مقام بھی تحریر کیا جانے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اہل کار کو کینال کالونی بہاولنگر میں ایک سینئر کوارٹر الاٹ کر دیا گیا ہے۔ کس جواز کے تحت اور کس مجاز اتھارٹی نے الاٹ کیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اہل کار جو کہ چوکیدار سکیل نمبر 1 کا ملازم ہے مذکورہ کوارٹر کی الاٹمنٹ کا استحقاق نہیں رکھتا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اہل کار کو سرکاری رہائش الاٹمنٹ کے قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے الاٹ کی گئی جو کہ اختیارات کے ناجائز استعمال کا منہ بولتا ثبوت ہے؟

(ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اہل کار نے وزیر اعلیٰ آفس کا دباؤ ڈال کر کوارٹر الاٹ کروایا جو کہ سراسر جلساری کے زمرے میں آتا ہے؟

(و) اگر جزو ہونے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت جلساری کے ذریعے الاٹ کروانے گئے کوارٹر کی الاٹمنٹ کینسل کرنے، الٹی کے خلاف جلساری کا مقدمہ درج کرنے اور مجاز اتھارٹی کے خلاف بھی قانونی کارروائی کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں۔ نیز الاٹمنٹ آف کوارٹر کے آرڈر، مجاز اتھارٹی کا نام اور عہدہ سے بھی ایوان کو آگاہ کیا جانے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) علی احمد چوکیدار کی تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذمہ دار	مقام تعلق	تاریخ
کاغذ و ایئر میٹل برائیکٹ بہاول نگر	ہارون آباد	31-05-93 تا 31-5-99
لائسنسنگ ڈویژن بہاول نگر	ہارون آباد	31-12-2000 تا 01-6-93
ہا کرہ ڈویژن بہاول نگر	ہارون آباد	22-01-03 تا 01-01-2001
دفتر وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ پنجاب لاہور		27-04-03 تا 23-01-03

(ب) درست نہ ہے۔ مذکورہ اہلکار کو بہاولنگر کیٹنل کالونی میں کوئی کوارٹرز الٹ نہ کیا گیا ہے۔

(ج) وضاحت جزو تب میں کر دی گئی ہے۔

(د) - ایضاً۔

(ہ) - ایضاً۔

نیو بھو گیوال تاشیلر چوک روڈ لاہور پر واقع

نیوب ویل نمبر 2 کی اراضی پر قبضہ کی صورتحال

*3378، محترمہ حمینہ نوید، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیو بھو گیوال چوک سے شید چوک باغبانپورہ کو جانے والی سڑک پر نزد مسجد مائی گھمی محلہ آبپاشی نے کئی سال قبل ایک نیوب ویل لگایا تھا جو نیوب ویل نمبر 2 کے نام سے موسوم تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نیوب ویل کئی سالوں سے بند ہے۔ نیوب ویل والی زمین پر ناجائز قبضہ ہو چکا ہے۔ قابضین کا نام، عرصہ قبضہ کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) اگر جزو ہونے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت ایوان کو آگاہ کرنے کو تیار ہے کہ مذکورہ نیوب ویل کب اور کیوں بند ہوا نیز نیوب ویل والی زمین جو مقبوضہ ہے کو واگزار کرانے کا ارادہ کھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں۔ کیا حکومت قابضین کے خلاف بھی کوئی قانونی کارروائی کرنے کو تیار ہے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) درست ہے۔

- (ب) اس حد تک درست ہے کہ مذکورہ یوب ویل بورڈ خراب ہو چکی وجہ سے تقریباً 20 سال سے بند ہے اور گورنمنٹ کی پالیسی کے تحت نیا بورڈ نہیں کیا جا سکتا مگر یوب ویل سے ملحقہ زمین پر کوئی ناجائز قبضہ نہ ہے۔
- (ج) وضاحت جزو ہونے بالا میں کر دی گئی ہے۔

موضع فتح گڑھ تحصیل منچن آباد۔ بنجر زمینوں

کی آباد کاری کے لئے پانی کی فراہمی

*3416، محترمہ شہینہ نوید، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ صوبہ میں تمام غیر آباد زمینوں کو کاشتکاری کے قابل بنایا جائے گا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل منچن آباد ضلع بہاول نگر کے گاؤں فتح گڑھ اور اس کے ارد گرد ہزاروں ایکڑ زرعی اراضی موجود ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ زرعی اراضی صرف اس لئے غیر آباد اور بھرا ہو رہی ہے کہ یہاں پر نہری پانی موجود نہ ہے جب کہ زیر زمین پانی بھی کڑوا ہے؟

(د) اگر جزو ہونے بالا کا جواب اجبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ گاؤں اور آس پاس کے مکینوں کی زرعی زمین آباد کرنے کے لئے نہری پانی دینے کے لئے تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک انہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی،

(الف) محکمہ ہذا میں اس کے متعلق کوئی مراسلہ موصول نہ ہوا ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) مذکورہ گاؤں کا غیر آباد رقبہ چونکہ یک بندی میں نہ ہے اور نہری پانی کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے شامل CCA نہ کیا جاسکتا ہے۔

صوبہ میں محکمہ انہار کے ریٹ ہاؤسز، الائنٹس

اور آمدن و اخراجات کی تفصیلات

*3571: بیگم نور النساء ملک، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں محکمہ انہار کے تحت مختلف مقامات پر ریٹ ہاؤسز تعمیر کئے گئے

ہیں؟

(ب) سال 2000 سے 2003 تک متذکرہ ریٹ ہاؤسوں میں کس کس آئٹیم نے قیام کیا؟

(ج) کیا متذکرہ ریٹ ہاؤسوں سے کوئی آمدنی بھی ہوتی ہے۔ اگر ہوتی ہے تو متذکرہ سالوں کی

آمدنی اور خرچ کی تفصیل بھی بتائی جائے؟

(د) متذکرہ ریٹ ہاؤسوں پر سالانہ خرچ کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) درست ہے۔

(ب، ج، د) تفصیل جزو (ب)، (ج) اور (د) حسب ذیل ہے۔

زون	تعداد ریٹ ہاؤسز	تعداد انہار جنوں نے قیام کیا۔	آمدنی	خرچ
	جز "ب"	جز "ج"	جز "د"	
لاہور	108	195	1.63.966	35.82.479
فیصل آباد	104	215	1.92.960	1.28.95.727
سرگودھا	114	400	5.91.233	3.70.21.435
مٹان	164			
پہلا پور	99	450	2.28.803	48.43.325
ڈی۔ جی۔ خان	48	161	1.37.800	68.58.438

محکمہ انہار کے سکارپ سرکل IV کے خاتمہ

اور ملازمین سے متعلقہ مسائل کی تفصیلات

*3574 بیگم نور النساء ملک، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے سکارپ سرکل IV کو کچھ عرصہ قبل ختم کر دیا تھا۔ کب ختم کیا گیا؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ سرکل میں ہزاروں ملازمین تعینات تھے۔ جنہیں گھر بیٹھے تنخواہیں دی جا رہی ہیں۔ اس میں اب تک کتنی رقم دی جا چکی ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چند ملازمین کو دوسرے محکموں میں ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔ ان کے نام، عہدہ اور سکیں کی تفصیل بھی بتائی جائے؟
- (د) اگر جزو (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ ملازمین کو دوسرے محکموں یا شعبوں میں بھیجے کو تیار ہے۔ اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں۔ نیز اب تک مذکورہ شبہ کے ملازمین کو فارغ بھانے رکھنے کی کیا وجوہات تھیں۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ سکارپ سرکل IV مورخہ 17-01-2004 کو بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر

SO(E-D1-177003 مورخہ 17-01-2004 کو ختم ہو گیا ہے۔

(ب) مذکورہ سرکل میں تقریباً 600 ملازمین تھے۔ جس کو محکمہ کے اندر دوسرے شعبوں میں Adjust

کر دیا گیا ہے اور ڈیوٹی کے مطابق تنخواہیں دی گئی ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ کسی ملازم کو دوسرے محکمہ میں ٹرانسفر کیا گیا ہے۔

(د) وضاحت جزو ہائے بالا میں کر دی گئی ہے۔

قصور کی متعدد یونین کونسلز کے نہری پانی اور آبیانے کی تفصیل

*4432، رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یونین کونسل جمبر کلاں، جمبر خورد اور غانگے موڑ میں کتنا رقبہ نہری پانی سے سیراب ہوتا ہے اور

کتنے رقبہ کو نہری پانی میسر نہ ہے؟

(ب) ان یونین کونسلز میں گزشتہ 3 سالوں میں کتنا آبیانہ اکٹھا کیا گیا اور کتنا بھایا ہے جو آج تک

وصول نہیں کیا گیا؟

وزیر آبپاشی،

(الف) یونین کونسل جمبر خورد کلاں کا 14563 ایکڑ اور یونین کونسل غانگے موڑ کا 12696 ایکڑ رقبہ نہری پانی

سے سیراب ہو رہا ہے۔ یونین کونسل غانگے موڑ کے دو مواعضات اوکھ اوٹاڑ اور مالی وال کا رقبہ

لاہور ڈویژن کے رقبہ جی اے اسی سی اے میں نہ ہے۔ جسے نہری پانی نہ ملا ہوا ہے۔

(ب) اس جزو کا تعلق محکمہ نال تحصیل پتو کی سے ہے۔

گریٹر تھل کینال کی توسیع

*4593، جناب احسان الحق احسن نولایا، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گریٹر تھل کینال جہاں ختم ہو رہی ہے، اس سے آگے 50 کلومیٹر مزید کابل

کاشت رقبہ ہے؟

(ب) اگر جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کینال کو مزید بڑھانے کے لئے تیار ہے، اگر ہاں

تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی،

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ گریٹر تھل کینال کا منصوبہ واہڈا کے پاس ہے اور اس کی تعمیر و

مکھودانی کا کام واہڈا کروا رہا ہے۔ لہذا تمام تر تفصیلات واہڈا سے لی جانی مناسب ہیں۔

(ب) ایضاً۔

مظفر گڑھ، عباس مانٹر کی توسیع کا مسئلہ

- *4597، جناب احسان الحق احسن نولامیا، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ عباسی مانٹر (مظفر گڑھ کینال) ضلع مظفر گڑھ کی توسیع کی جاری ہے؟
- (ب) اگر جواب اجابت میں ہے تو کب تک اس کی توسیع کر دی جائے گی؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی،

- (الف) درست نہ ہے کیونکہ عباسی مانٹر (مظفر گڑھ کینال) کی توسیع کا منصوبہ زیر غور نہ ہے۔
- (ب) عباسی مانٹر کا ہیڈ پر ورکنگ ہیڈ کم ہے۔ اس لئے اس کی توسیع کا منصوبہ تکنیکی طور پر قابل عمل نہ ہے۔

محکمہ آبپاشی و قوت برقی گوجرانوالہ، 2002ء تاحال

بھرتی کی تفصیل

- *4942، چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک آبپاشی و قوت برقی ضلع گوجرانوالہ میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ذومی سائل اور پتہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟
- (ج) میرٹ بنانے والے اور ریکورڈمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عمدہ اور موجودہ جگہ تینتاہی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اجراءات میں تشہیر کر کے کی گئی تو ان اجراءات کے نام سہ ماہی مع نقل فراہم کی جائے؟

(۵) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر آبپاشی،

(الف) اہر پنجاب کینال سرکل کے ماتحت ضلع گوجرانوادر میں یکم جنوری 2002 سے آج تک کوئی بھرتی نہ ہوئی ہے۔

فلیٹ ریٹ آبیانہ اور کھال کے ٹیل کے کاشتکاروں

کے مسائل کی تفصیل

*4947، رانا آفتاب احمد خان، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فلیٹ ریٹ آبیانہ کا تعین کرتے وقت Water Allowance کو مد نظر نہیں رکھا گیا۔ اگر درست ہے تو کیا محکمہ آئندہ فصل میں اس کو adjust کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ب) ٹیل کے کاشتکاروں کو محکمہ نے آبیانہ میں 30 فیصد relief دیا جب کہ موگا کے کھال کے ٹیل پر واقع زمینداروں کو کوئی relief نہیں دیا گیا۔ اس کی وجہ بیان کی جائے اور کیا محکمہ ان کو relief دینے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ فلیٹ ریٹ آبیانہ کی تخصیص کا Water Allowances سے کوئی تعلق نہ ہے لہذا اس سلسلہ میں مزید کسی اقدام کی ضرورت نہ ہے۔

(ب) سوال کا یہ حصہ درستی طلب ہے۔ ٹیل کے کاشتکاروں کو آبیانہ کا 30 فیصد نہیں بلکہ Main System کے 20 فیصد ٹیل کے حصہ میں آنے والے تمام موگا جات یا مائیر اور سب مائیر کو آبیانہ میں 50 فیصد relief دیا گیا ہے۔ اسی طرح ڈسٹری بیوٹری کے پستے 80 فیصد سے نچکے والے مائیرز کے 20 فیصد ٹیل حصہ کے موگا جات کو بھی آبیانہ میں 50 فیصد

relief دیا گیا ہے۔ کمال کے ٹیل پر واقع زمینداروں کو کوئی relief نہ دیا گیا ہے۔ کیونکہ راجباہ یا مائٹرز کے ٹیل تک پانی پہنچانا محکمہ کی ذمہ داری ہوتی ہے اور موگا سے لے کر کمال کی ٹیل تک پانی لے جانا کاشتکاروں کی اپنی ذمہ داری ہے۔ لہذا اس سلسلہ میں مزید ریٹیف نہیں دیا جاسکتا۔

راجباہ گوجرہ، تحصیل گوجرہ کے پانی میں اضافے کا مسئلہ

- *5108، چودھری اطہر ندیم گجر، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) تحصیل گوجرہ، راجباہ گوجرہ میں پورا پانی کیوں نہیں دیا جاسکتا؟
 - (ب) کیا راجباہ گوجرہ کے علاوہ دوسرے راجباہوں میں پانی پورا دیا جاتا ہے؟
 - (ج) اگر دیا جاتا ہے تو راجباہ گوجرہ کو پانی کم کیوں دیا جاتا ہے؟
 - (د) کیا راجباہ گوجرہ کو اپ گریڈ کیا جاسکتا ہے۔ اگر کیا جاسکتا ہے تو کب تک؟
 - (ه) کیا حکومت پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے احکامات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس پر تعینات پنشنل نوٹس کا نام کیا ہے اور یہاں کتنی دیر سے تعینات ہے؟

وزیر آبپاشی،

- (الف) راجباہ گوجرہ میں پانی وارہ بندی کے مطابق دیا جاتا ہے۔
- (ب) راجباہ گوجرہ کے علاوہ دوسرے راجباہوں میں بھی پانی وارہ بندی کے مطابق دیا جاتا ہے۔
- (ج) راجباہ گوجرہ کے حصہ کے مطابق پانی دیا جاتا ہے۔
- (د) راجباہ ہر حالت میں درست ہے اپنے حق کے مطابق پانی لے رہا ہے۔ اور ٹیل پر بھی کوئی کمی نہ ہے۔ لہذا مزید کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔
- (ه) پنشنل نوٹس کا نام غلام حسین ہے اور دو ماہ سے تعینات ہے۔

ڈھاکہ مانٹر، نورے والا ڈسٹری بیوٹری خوشاب

آبیانہ کی شرح میں اضافے کا مسئلہ

*5198 ملک محمد جاوید اقبال احوال، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع خوشاب میں 1948 سے نرہماہر براہنج، نورے والا ڈسٹری بیوٹری، ڈھاکہ مانٹر پر حکومت کی طرف سے ان لفٹ سکیموں پر نصف آبیانہ تخصیص کیا گیا تھا اور نصف آبیانہ ہی وصول کیا جاتا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے دو سال قبل آبیانہ کی شرح پچاس فیصد سے بڑھا کر سو

فیصد کر دی ہے۔ جس سے غریب کسانوں میں سخت پریشانی پائی جاتی ہے؟

(ج) اگر مندرجہ بالا اجزاء کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت آبیانہ کی شرح سو فیصد سے کم کر کے

پہلے کی طرح پچاس فیصد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی

وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی،

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ مندرجہ انہما پر Upstream سائٹ کی طرف جو جھلاری موگا جات منظور تھے۔

ان پر 1999ء سے پہلے نصف آبیانہ تخصیص کیا جاتا تھا اور نصف ہی وصول کیا جاتا تھا۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ گورنمنٹ نے مندرجہ بالا رعایت چھ سال پہلے بذریعہ چٹھی نمبر

NO SO(REV)1-7/BWP/9 مورخہ 5-3-1999 ختم کی ہوئی ہے۔

(ج) یہ پالیسی مسئلہ ہے۔ اس ضمن میں حکومت پنجاب جو بھی فیصد فرمانے کی حکمت ہذا اس کا پابند ہو

گ۔

موگا نمبر R-40800 ورن مائنٹریو سی سی شیخوپورہ کے سائز

میں کمی کا جواز اور حکومتی اقدامات

*5248، چودھری سجاد حیدر گجر، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے عماد کو رشوت نہ دینے کی وجہ سے موگا نمبر R-40800 ورن مائنٹریو

UCC شیخوپورہ کو بلا جواز 9۔ انچ سے کم کر کے 7۔ انچ کر دیا گیا ہے۔ جس میں کم و بیش

75 حصہ دار ہیں اور ان کا کل رقبہ 1700 ایکڑ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہاں پر عوامی، ضلعدار، سب انجینئر، ایس۔ ڈی۔ او اور ایکسین کی ملی

بھگت سے صرف 21 افراد کو تاوان ڈال دیا جاتا ہے جبکہ باقی 54 افراد سے پیسے لے کر چھوڑ دیا

جاتا ہے جو کہ انتہائی زیادتی ہے؟

(ج) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ موگا کا سائز کم کرنیوالوں کے

خلاف کارروائی کرتے ہوئے موگا بھی سات انچ سے نو انچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو

اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) یہ درست نہ ہے۔ کیونکہ موگا نمبر R/40800 ورن مائنٹریو کا منظور شدہ سائز ہی 7 انچ پائپ ہے۔ جسے

حصہ داران موگانے از خود 9 انچ ناپائپ نصب کر لیا تھا۔ اس لئے حصہ داران موگا کے خلاف

انضباطی کارروائی عمل میں لائی گئی اور موگا بھی درست کر دیا گیا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ کیونکہ تادان صرف اس رقبہ کے مالکان کو نکایا گیا جن کا رقبہ موگا نوٹے کے وقت

سے درست کرنے کے وقت تک (مطابق پرت وارہ بندی) آبپاش ہوا۔ اس ضمن میں کسی سے

زیادتی نہ کی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ وضاحت جزو ہانے بالا میں کر دی گئی ہے کہ موگا منظور شدہ سائز کے مطابق درست کیا

گیا۔ ہذا کسی ابکار کے خلاف کارروائی کا مطالبہ بلا جواز ہے۔

محکمہ آبپاشی و قوت برقی فیصل آباد، 2002-04

فراہم کردہ رقم اور اخراجات کی تفصیل

*5276، ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) محکمہ آبپاشی و قوت برقی ضلع فیصل آباد کو سال 2002-03 اور 2003-04 میں کتنی رقم فراہم کی

گئی تھی؟

(ب) کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی رقم Surrender کی گئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین / افسران کی تنخواہوں پر ان سالوں کے دوران خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین / افسران کوئی۔ اے / ڈی۔ اے کے سلسلہ میں خرچ ہوئی؟

(ه) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی خرید پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت / اپنرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؟

(ز) کتنی رقم یونینوں کی ادائیگی پر خرچ ہوئی؟

(ح) کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی؟

وزیر آبپاشی،

2003-04	2002-03	(الف)
405895766 روپے	336355410 روپے	
390888779 روپے خرچ ہوئے۔	294154107 روپے خرچ ہوئے۔	(ب)
150069987 روپے کی بچت ہوئی۔	42201303 روپے کی بچت ہوئی	
238396671 روپے	210683459 روپے	(ج)
6929523 روپے	6786245 روپے	(د)
		(ه)
8451846 روپے	8245313 روپے	(و)
7448853 روپے	4527492 روپے	(ز)

72569553 روپے

27496000 روپے

(ج)

محکمہ آبپاشی و قوت برقی، رحیم یار خان،

2002 تاحال، بھرتی کی تفصیلات

- *5362، انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ آبپاشی و قوت برقی ضلع رحیم یار خان میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ذمی سائل اور چٹا جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟
- (ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عمدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشیر کر کے کی گئی تو ان اخبارات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟
- (ه) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر آبپاشی،

- (الف) رحیم یار خان کینال سرکل میں جنوری 2002 سے آج تک صرف بیلدار بھرتی کئے گئے۔ ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) میرٹ کا طریقہ کار یہ تھا کہ اسیدوار صحت مند نوجوان ہو اور منتقلہ اریگیشن ڈویژن کا رہائشی ہو اور اسی پالیسی کے تحت افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا۔

- (ج) ریکرومنٹ کمیٹی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 (د) نفل اشتہارات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
 (ه) کسی فرد کو قانون میں نرمی کر کے بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ، بھینسوں کی وجہ سے بڑھتے
 ہونے حادثات اور حکومتی اقدامات

- *5506-چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ نہر ایر پنجب سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ میں ہر وقت سینکڑوں بھینسیں جمع
 رہتی ہیں؟
 (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ ایک اہم سڑک ہے جس پر ہر وقت ٹریفک رواں
 دواں رہتی ہے؟
 (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان بھینسوں کے اپنا تک سڑک پر آجانے کی وجہ سے سال 2004 میں
 کافی حادثات ہو چکے ہیں؟
 (د) کیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی،

- (الف) درست ہے۔
 (ب) درست ہے۔
 (ج) محکمہ پڑا کے علم میں نہ ہے۔
 (د) محکمہ انہار نے سیالکوٹ روڈ بانی پاس کے ساتھ ساتھ جکی دیوار بنانے کا منصوبہ تیار کیا ہے تاکہ
 مویشی جگہ جگہ سے نہر میں داخل نہ ہو سکیں۔ منصوبے کا تخمینہ 20 ملین روپے ہے۔ فڈز کی دستیابی
 پر منصوبے پر عمل شروع کر دیا جائے گا۔

سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کی ضلع وار تفصیل

اور خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات

*5545 حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے ایک سروے کے مطابق صوبہ پنجاب میں سیم و تھور سے متاثرہ

ارضی تقریباً 29 لاکھ ایکڑ ہے۔ اس کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) حکومت سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے جو اقدامات کر رہی ہے۔ اس

کی تفصیل بیان کی جائے۔ سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو کب تک قابل کاشت بنایا جائے گا۔

تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) محکمہ ہذا کے ریکارڈ کے مطابق اس وقت پنجاب میں تقریباً 2942772 ایکڑ رقبہ سیم اور تھور سے

متاثرہ ہے۔ اس کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نظامت بحالی اراضی محکمہ انہار و برقیات نہری پانی کی وافر مقدار بحساب ایک کیوسک فی 145 ایکڑ

بمطابق پروگرام بحالی اراضی بذریعہ اضافی نہری پانی زمینیں بحال کرنے کا کام سرانجام دینا رہا

ہے۔ 96-1995 میں اضافی نہری پانی برائے بحالی اراضی مین کر دیا گیا تھا۔ جس سے یہ عمل رک

گیا۔ تاہم نظامت بحالی اراضی پنجاب تقریباً صوبہ بھر میں بارہ لاکھ ایکڑ اراضی بحال کر چکا ہے۔

بحالی اراضی کے عمل کو جاری رکھنے کے لئے اس وقت نظامت اراضی پنجاب وزیر اعلیٰ پنجاب

کے عہدہ مکاڈ پروگرام کے تحت تحصیل شورکوٹ میں مجسم کے ذریعے زمینوں کی بحالی میں

مصروف عمل ہے۔ اس پروگرام کے تحت تقریباً 165101 مجسم کے تحلیے غریب کاشتکاروں میں

تقسیم کئے گئے ہیں۔ جس سے تقریباً 13792.18 ایکڑ اراضی بحال ہوئی ہے۔ اس مقصد کے لئے

حکومت پنجاب نے غریب کاشتکاروں میں تقسیم کی گئی مجسم کی آدمی قیمت چھ مساوی اقساط

میں وصول کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس طرح کی بحالی اراضی کی مزید اسکیمیں صوبہ بھر میں

شروع کرنے کا پروگرام ہے۔

بی۔ ایس لنک آؤٹ فال اوکاڑہ، تعمیری لاگت

اور دیگر متعلقہ معلومات کی تفصیل

*5566، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ بی ایس لنک آؤٹ فال اوکاڑہ کا منصوبہ بنا جس کی تعمیر پر تقریباً 13 کروڑ روپے خرچ ہونے تھے۔ زمین کی ادائیگی کے لئے 35 لاکھ 36 ہزار روپے مختص کئے گئے، مالکان زمین کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) اس نہر کے آؤٹ فال بنانے پر کتنی رقم خرچ ہوئی اور یہ کام محکمہ کے جن افسران اور اہلکاران کی زیر نگرانی انجام پایا نام مہیا کئے جائیں؟

(ج) کیا جو 35 لاکھ 36 ہزار روپے مختص کئے گئے تھے اس کی زمینداروں کو ادائیگی کر دی گئی ہے اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان کی جائے نیز یہ رقم کس بنک اکاؤنٹ میں جمع ہے، بیان فرمایا جائے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) یہ درست ہے کہ بی ایس لنک نمبر 1 کی آؤٹ فال کے منصوبہ پر 13 کروڑ روپے مختص کئے گئے۔ یہ بھی درست ہے کہ زمین کی ادائیگی کے لئے 35 لاکھ 36 ہزار روپے مختص کئے گئے۔ تفصیل مالکان اراضی زیر آمدہ آؤٹ فال ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس نہر کی آؤٹ فال بنانے پر مبلغ 12,45,45,294 روپے خرچ ہونے۔ فہرست افسران و اہلکاران (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ ہڈانے تمام رقم مبلغ 35 لاکھ 36 ہزار روپے ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) اوکاڑہ کو ادا کر دیئے ہیں اور ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) اوکاڑہ نے مالکان زمین کو ادائیگی کرنی ہے۔

سی۔ ایم سیکرٹریٹ سے جاری چٹھی پر عملدرآمد کی صورتحال

*5636، ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیکرٹری آبپاشی وقت برقی نے چیف منسٹر کے آفس یئر نمبری NO-DS(VII)CMS/03/0T-41-7292 مورخہ 26 مئی 2003 بت وارابندی زم زم مانسٹر کی تعمیل میں چیف انجینئر ڈیرہ غازی خان سے رپورٹ طلب کی تھی؟

(ب) چیف انجینئر نے اس لیٹر کی تعمیل میں جو جواب سیکرٹری آرگنیشن کو پیش کیا اس کی نقل فراہم کی جانے؟

(ج) کیا چیف انجینئر متعلقہ نے جو جواب محکمہ کو دیا ہے حکومت اس کی تحقیقات ازسر نو محکمہ کے کسی سینئر افسر سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ حقائق کا پتہ چلایا جاسکے کہ اعلیٰ افسر نے جواب صحیح اور حقائق کے مطابق دیا ہے یا غلط؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی،

(الف) رپورٹ بت وارابندی زم زم مانسٹر چیف انجینئر ڈیرہ غازی خان زون سے طلب کی گئی تھی۔ جس کی تکمیل میں چیف انجینئر ڈیرہ غازی خان زون کا جواب موصول ہوا۔ یہ کیس متعلقہ وارابندی موگا آر ڈی 49466/L زم زم ڈسٹری بونی تحصیل پام پور ضلع راجن پور ہے۔ سب ڈویژن کینال آفیسر حاجی پور سب ڈویژن نے کینال اینڈ ڈریج ایکٹ کے تحت فیصد سٹاپ سائل نے اپیل کا حق استعمال کیا جو حسب ضابطہ خارج ہوا۔ یہ ایک عدالتی کارروائی ہے اور اس کی اپیل سول عدالت میں کی جاسکتی ہے۔ جھگڑا وارابندی متعلقہ فریقین ہے اور محکمہ اس میں نہ ہی فریق ہے اور نہ ہی محکمہ کا مفاد ہے۔

(ب) نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) چیف انجینئر ڈی جی خان زون نے صرف حکومت کو مطلع کیا ہے کہ محکمہ آبپاشی اس سلسلہ میں کوئی کارروائی کینال اینڈ ڈریج ایکٹ کے تحت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ عدالتی فیصد کے خلاف اپیل صرف سول عدالت میں ہی دائر ہو سکتی ہے۔ سائل کو اعلیٰ عدالتوں میں اپیل دائر کرنے کا حق حاصل ہے۔ محکمہ مزید اس درخواست پر کوئی کارروائی نہیں کر سکتا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

موضع گجر ضلع شیخوپورہ۔ نہری پانی کا مسئلہ

209. محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ نہر راجہ نوشہرہ جو ٹوٹ چنب ضلع شیخوپورہ سے نکلتی ہے، کا آخری گاؤں موضع گجر ہے؟ جہاں نہر کا پانی زمین تک نہیں پہنچ رہا؟
- (ب) کیا حکومت کانوں کی بہتری کے لئے اس سلسلہ میں کوئی اقدام اٹھا رہی ہے؟
- وزیر آبپاشی،

- (الف) یہ درست نہ ہے۔ بلکہ راجہ نوشہرہ اپر چنب کینال ضلع گوجرانوالہ سے نکلتی ہے۔ یہ درست ہے کہ اس راجہ کی Tail پر موضع گجر واقع ہے اور Tail پر لائننگ کے بعد پانی پہنچ رہا ہے۔
- (ب) لائننگ کے منصوبہ کی تکمیل کے بعد مزید کسی اقدام کی ضرورت نہ ہے۔

بچک رسالہ مانٹر کی تعمیر، لاگت اور دیگر متعلقہ تفصیلات

234. جناب عابد حسین چٹھہ، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) 4 بچک رسالہ مانٹر کب جانی گئی اور اس کی تعمیر کا ٹھیکہ کس کو کتنے میں دیا گیا؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹھیکیدار کو مکمل Payment کر دی گئی ہے، مگر کام مکمل نہ ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے اہلیان دیر پانی سے محروم ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالڈزات میں یہ مانٹر تین سال سے چلا ہے مگر حقیقت میں کوئی موگا نہ دیا گیا ہے؟
- (د) کیا اس بارے میں کوئی انکوائری کی گئی یا حکومت ایسا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
- (ہ) کیا حکومت اہلیان دیر کی تکالیف دور کرنے کے لئے رسالہ مانٹر کی بحالی، اسے مکمل کرنے اور فڈرز مہیا کرنے کے لئے تیار ہے؟
- (و) اس سلسلے میں تمام تفصیلات اور مستقبل کا لائحہ عمل ایوان میں پیش کیا جائے؟

وزیر آبپاشی :

- (الف) چار چک رسالہ ماتر کی تعمیر مورخہ 15-5-1996 کو شروع ہوئی اور مورخہ 5-5-2002 کو مکمل ہوئی۔ اس کی تعمیر کا ٹھیکہ میسرز میں لیاقت حیات اینڈ کمپنی کو دیا گیا اور اس کی تعمیر کا تخمینہ ناگت مبلغ -/5645254 روپے تھا اور اس پر کل 4/5644254 روپے خرچ ہوئے۔
- (ب) یہ درست نہ ہے ٹھیکیدار کو کام مکمل ہونے کے بعد payment کی گئی ہے اور حصہ داران کو پانی کی فراہمی جاری ہے۔
- (ج) درست نہ ہے۔ رسالہ ماتر پر ابتدائی طور پر 13 پائپ outlet نصب شدہ ہیں اور اب موکاجات کی چک بندی زیر کار ہے اور جلد ہی مکمل کر کے گورنمنٹ کے notification کے تحت موکاجات نصب کر دیئے جائیں گے۔
- (د) چونکہ مذکورہ ماتر کی تعمیر کے سلسلہ میں کوئی بے حفاظتی نہ ہوئی ہے۔ لہذا کسی انکوائری کی ضرورت نہ ہے۔
- (ہ) راجہاہ مذکورہ کے ایریا کی مٹی تھور اور کھرزہ ہے۔ اس لئے اس کو پختہ کرنے کا منصوبہ منظوری کے مراحل میں ہے۔
- (و) وضاحت جزو ہانے بالا میں کر دی گئی ہے۔

رپورٹیں (توسیع)

مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی ميعاد میں توسيع

جناب قائم مقام سپیکر، رائے احسن رضا مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی ميعاد میں توسيع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسيع کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

رائے احسن رضا، گلبرگ، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

”مسودہ قانون قرض دی پنجاب مصدرہ 2003 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-اکتوبر 2004 تک توسیع کر دی جائے۔“

جناب قائم مقام سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،
”مسودہ قانون قرض دی پنجاب مصدرہ 2003 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-اکتوبر 2004 تک توسیع کر دی جائے۔“
(تحریک منظور کی گئی)

مجلس قائمہ برائے مال بحالی و اشتغال کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب قائم مقام سپیکر، میں ماجد نواز، مجلس قائمہ برائے مال و بحالی اشتغال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

میاں ماجد نواز، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

”مسودہ قانون انسداد گھریلو تشدد پنجاب 2003 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال و بحالی اشتغال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-اکتوبر 2004 تک توسیع کر دی جائے۔“

جناب قائم مقام سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،
”مسودہ قانون انسداد گھریلو تشدد پنجاب 2003 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال و بحالی اشتغال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-اکتوبر 2004 تک توسیع کر دی جائے۔“

(تحریک منظور کی گئی)

مجلس استحقاقات کی رپورٹیں

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب قائم مقام سپیکر، توسیع کر دی گئی۔ ملک نذر فرید کھوکھر تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاق کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔
ملک نذر فرید کھوکھر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

”تحریک استحقاق نمبر 5,41,43,52 to 57,60,65,to72 اور 116 باہت سال 2003 اور 13,23,25,32,35,37,41,42 باہت سال 2004 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-دسمبر 2004 تک توسیع کر دی جائے۔“

جناب قائم مقام سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے کہ،

”تحریک استحقاق نمبر 5,41,43,52 to 57,60,65,to72 اور 116 باہت سال 2003 اور 13,23,25,32,35,37,41,42 باہت سال 2004 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-دسمبر 2004 تک توسیع کر دی جائے۔“

(تحریک منظوری گئی)

جناب قائم مقام سپیکر، اب ہم call attention notice لیتے ہیں۔

پوانٹ آف آرڈر

ارسا کے پانی کی تقسیم کے فارمولے سے جنوبی پنجاب
میں 30 لاکھ ایکڑ کپاس کی فصل تباہ ہونے کا خدشہ
(---جاری)

جناب سميع اللہ خان، پوانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی فرمائیں!

جناب سميع اللہ خان، جناب سپیکر! آپ کی بہت مہربانی کل بھی اس اہم issue پر یہاں بات ہوئی۔ وزیر موصوف نے جو یہاں اسمبلی کے floor پر بیان دیا ہے۔ میرے پاس اس وقت paper ہے جس میں یہ تمام اعداد و شمار چھپے ہیں۔ وزیر موصوف نے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ میرا ایک مجموعی مائنٹ ہے کہ Advisory Committee کے minutes جو ہیں وہ بتا دیں۔ کیونکہ اس میں چھپا ہے کہ minutes میں پنجاب حکومت کے جو نمائندے تھے انہوں نے وہاں پر اس بات پر agree کیا کہ 10 ستمبر سے ہم ڈیموں سے پانی لینا بند کر دیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ اب ارسا کے چیئرمین کو خط بھی لکھ رہے ہیں کہ آپ نے minutes میں ہمارے ساتھ غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ ہم نے کوئی ایسا وعدہ کیا تھا۔ اب یہ جو غلط بیانی ہے اس کو بے نقاب ہونا چاہیے اور اس کی وضاحت بھی کر دیں کہ ان کے اس وعدے کے نتیجے میں سی جے لنک کینال جو اخبارات میں رپورٹ ہوا ہے کہ سی جے لنک کینال کا پانی بند کر دیا گیا ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ---

جناب محمد وراثت کلو، پوانٹ آف آرڈر۔ جناب والا! معزز رکن جو اخبار کا تراش لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ پہلے وفد سوالات میں بھی انہوں نے اس پر بات کرنے کی کوشش کی ہے۔ تو اگلے روز انہوں نے اخبارات کی وہ شہ سرخیاں نہیں پڑھیں۔ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی صاحب نے ارسا کا جو فارمولہ دیا ہے اس کو reject تو میں نہیں کر سکتا۔ انہیں کہا ہے کہ اسے revise کریں اور پنجاب کا پورا حق ہم لیں گے۔ تو یہ انہوں نے نہیں پڑھا یہ وہ پڑھ لیں تاکہ ان کی clarification وہاں سے ہو جائے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر، وزیر آبپاشی اس کا جواب دیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! یہ وزیر اعلیٰ کا بیان مجھے پڑھا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اخباری بیانات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جناب سمیع اللہ خان، ارسا کی Advisory Committee کے minutes میں پنجاب حکومت کے ہندسے کی رائے مل رہی ہے وہ آپ پڑھنا گوارا نہیں کر رہے وہ آپ ایوان کو جانا گوارا نہیں کر رہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب والا! جس وقت ارسا کی میٹنگ ہوئی اس میں دو سوال تھے ایک یہ تھا کہ کیا ہم موجودہ فصل کو پانی دے دیں، کیونکہ پانی کی shortage ہے اور دیکھنا یہ تھا کہ پانی کی shortage کو کس ترتیب سے، کس طریقے سے ہم manage کریں؟ تو اس وقت سوال یہ اٹھا کہ کیا ہم موجودہ فصل کو پانی دے دیں اور آئندہ فصل کے لئے پھر depend کریں ٹھیک ہے، اللہ میں بارش کر دیں گے تو صورتحال بہتر ہو جائے گی۔ لیکن پھر وہاں پر دوسرا سوال یہ تھا کہ کیا ہم موجودہ crop کو بھی پانی دے دیں اور آئندہ crop کے لئے بھی کوئی ایسی بچت کر لیں کہ آئندہ crop کی کم از کم sowing ہو سکے؛ کیونکہ رینج میں major crop گندم کی crop ہوتی ہے اور گندم کی crop کے لئے آگے بھی آپ کو پتہ ہے کہ کس طرح مسائل اٹھے اور گندم کی crop پنجاب میں ہی نہیں بلکہ پنجاب نے دوسرے صوبوں کی بھی اللہ کے فضل سے ضروریات پوری کرتی ہے تو اس سلسلے میں وہاں پر یہ بات سامنے آئی کہ کس فارمولے سے موجودہ crop اور آئندہ crop کے لئے بھی پانی رکھا جائے تو وہاں پنجاب نے ایک تجویز دی تھی کہ اگر 10- ستمبر تک dams میں جو پانی ہے اسے روک لیا جائے اور باقی run of river کے تحت چلایا جائے یعنی دریاؤں میں جو پانی بچتا ہے اس کو چلایا جائے کیونکہ اس وقت shortage 43% ہے اور یہ shortage ہم نے dams کے ذریعے recover کرتی ہے۔ کیونکہ dams پانی نہیں بھر سکا لہذا وہ shortage پوری نہیں ہو پاری تھی تو پھر اس کے لئے یہی تھا کہ ڈیمز میں پانی سٹور کر لیا جائے اور رینج کی فصل کے لئے رکھ لیا جائے اور اس وقت اللہ کے فضل سے پچھلے سال کے مقابلے میں موجودہ cotton and rice کی فصل بہتر ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس کا پانی کم کر لیا جائے لیکن وہ ابھی تجویز تھی۔ پھر جب ہم

Prime Minister کے پاس گئے تو وہ وہاں باقی تمام صوبوں کے وزرائے آبپاشی اور وزرائے زراعت موجود تھے اور وہاں پر Federal Minister Water and Power بھی تھے وہاں پر اتفاق رائے سے یہ طے ہوا کہ جب ڈیم MAF 4 تک رہ جانے کا تو اس وقت dam بند کر دیا جائے اور باقی run of river سے دیا جائے تو یہ تجویز تھی اور یہاں جو بات آپ کر رہے ہیں تو یہ ارسا سے غلطی ہو گئی تھی اس لئے پنجاب نے اسے letter لکھ کر اس چیز کو درست کرایا اور اللہ کے فضل سے اب درست ہو گیا ہے آج اگر آپ "توانے وقت" دیکھیں تو اس میں بڑی واضح خبر آچکی ہے کہ ارسانے اللہ کے فضل سے وہ درست کر لی ہے اور اب اس طرح کا مسئلہ نہیں ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ 1991 کے record کے تحت اور historical uses کے تحت تمام صوبے مساوی تقسیم کریں گے۔ (نعرہ بانے تحسین)

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر، جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! کل بھی یہ مسئلہ زیر بحث رہا اور کئی دنوں سے یہ بات چل رہی ہے۔ آج اجلاس میں بھی بہت سی اچھی باتیں سامنے آئی ہیں۔ میرا آسان سا سوال ہے اور وزیر صاحب اس کا آسان سا جواب دے دیں۔ وہ یہ ہے کہ جنوبی پنجاب کی نہروں میں پانی بہت کم ہے اور ان علاقوں میں فصل اچھی ہے لیکن اس وقت وہ بالکل تیار نہیں ہوئی اور اس فصل کو اس وقت ایک پانی کی ہدیہ ضرورت ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر، جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں صرف ایک اصول کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ کیا معزز رکن یہی بات گل نہیں کر چکے، اسی بات پر انہوں نے واک آؤٹ کیا۔ وزیر آبپاشی جب اپنا موقف دے رہے تھے اس وقت معزز رکن ایوان چھوڑ کر جا چکے تھے اور پھر وہی بات دہرا رہے ہیں۔ اگر آج بات مکمل کر لیں گے تو آنے والے گل میں پھر یہی بات لے کر آجائیں گے۔ ایک بات جو ایک دفعہ طے ہو جاتی ہے اور اس پر جواب آجاتا ہے تو اس کو بار بار دہرانا نہیں چاہیے۔ آپ سے یہی میری استدعا ہے۔ یہ اسی issue پر گل بات کر چکے ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ منسٹر صاحب کی بات کو appreciate کر رہے ہیں۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری appreciation کی بات نہیں ہے۔ منسٹر صاحب نے بات مکمل کر لی ہے۔ پھر یہ جنوبی پنجاب، شمالی پنجاب اور سنٹرل پنجاب کو لے کر بیٹھ جائیں گے۔ ان کا کام تو confusion پیدا کرنا ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، any how جی ڈاکٹر صاحب! آپ wind up کرنے کی کوشش کریں۔ ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سیکرٹری

ہمارے قفل پر جو آج ہیں غاموش
کل والے بست آنسو بہائیں گے

جناب والا! میں تو صرف یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ معلوم ہوا ہے کہ ادھر پانی کم ہے۔ اب ان کی باتوں سے جو صورتحال بہتر نظر آئی ہے میں اس میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ اگر dams میں پانی کی مقدار کم ہے تو ہم ہر گز یہ نہیں چاہتے کہ ہمیں زیادہ پانی دیا جائے۔ ہماری تو تجویز یہ تھی کہ جو گندم کا ہمارے پاس پانی ہے چونکہ اس وقت ہمیں کان کے سٹے پانی کی اشد ضرورت ہے اس لیے اگر ہماری گندم کے حصے میں سے کچھ پانی جنوبی پنجاب کی نہروں میں دے دیا جائے اور حد انخواستہ کل کو بارش نہ ہو سکے تو انشاء اللہ ہم قربانی دیں گے اور گندم کا پانی ہم بے شک کم لے لیں گے لیکن جو فصل ہماری تیار کھڑی ہے وہ کہیں تباہ نہ ہو جائے۔

MR ACTING SPEAKER: Minister of Irrigation has given a policy statement.

جو کل یہاں discussion ہوئی ہے اس کے پیش نظر آج انہوں نے یہاں پر پوری وضاحت کی ہے کہ پچھلے 10- ستمبر تک پانی بند کرنے کا ارادہ تھا لیکن وزیر اعلیٰ صاحب نے خاص توجہ فرما کر آپ کی گل کی discussion کے اوپر انہیں ہدایت جاری کی ہیں کہ 10 کی بجائے 25- ستمبر تک نہروں میں پانی چلے گا تاکہ آپ کی فصل کو نقصان نہ پہنچے اور 25- ستمبر کے بعد flow of river سے مزید پانی بھی آپ کو دیا جائے گا اس لیے انشاء اللہ آپ کی یہ فصلیں پکیں گی اور اس کا اچھا اثر پڑے گا۔ وزیر آبپاشی نے آپ کی گل کی discussion میں سامنے آنے والی جوابدہات کی وضاحت کر دی ہے۔

I think the issue has been settled, now get down to the task

جناب نجف عباس سیال، یونٹ آف آرڈر، جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر، جی، نجف صاحب!

جناب نجف عباس سیال، جناب سپیکر! جنوبی پنجاب میں 10- تاریخ سے 25 تاریخ تک کے تے جو پانی بڑھایا گیا ہے ہم اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ہم ان کے تہ دل سے مشکور ہیں اور ہم یہ توقع کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بارشیں ہوں گی تو ہمیں 25- ستمبر سے لے کر 10- اکتوبر تک پانی دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، انشاء اللہ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بارش دیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! مختصر سی یہ بات کرنی ہے کہ پانی کی shortage کا ultimate نقصان کسان کو ہوگا۔ آئندہ کسان کو جو نقصان ہوگا کیا اس وجہ سے اسے آبیانے میں پھوٹ دی جانے گی یا نہیں دی جائے گی؟

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر، any how پہلے پانی کا مسئلہ تو حل ہو، باقی بعد کی بات ہے۔ اب Call Attention Notice کا وقت شروع ہوتا ہے۔ 235- جناب محمد وقاص، ڈاکٹر سید وسیم اختر، چودھری اصغر علی گجر اور سید احسان اللہ وقاص۔ (قطع کلامیاں)

ٹاؤن شپ لاہور کے امام مسجد کے قتل

پر حکومتی کارروائی

جناب محمد وقاص، شکرہ، جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ، (الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹاؤن شپ لاہور کے امام مسجد قاری محمد ابراہیم سلمیٰ کو جو جماعت الدعوة کے رہنما تھے 12 ستمبر صبح بعد نماز فجر شہید کر دیا گیا۔

(ب) اب تک پولیس نے اس سلسلے میں کیا کارروائی کی ہے اور تحریکوں کے نتیجے میں کن نتائج تک پہنچی ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس Call Attention Notice میں 'میں' بھی شامل ہوں اور اس کے علاوہ میرا دوسرا بھی accept ہوا ہے۔ یہ واقعہ میرے ہی حلقے میں وقوع پذیر ہوا ہے انتہائی ظالمانہ واقعہ ہوا ہے۔ ایسے عالم دین جو سب کے ساتھ محبت کرتے تھے۔ فجر کی نماز کے بعد وہ اپنے گھر گئے ہیں تو کسی نے آکر ان کا دروازہ knock کیا تو انہوں نے اوپر سے پوچھا 'کیا بات ہے؟ قاتل نے یہ کہا کہ میں نے آپ سے کوئی مسئلہ پوچھنا ہے تو وہ نیچے تشریف لائے اور انہوں نے جونہی دروازہ کھولا تو ان کے سر پر تین گولیاں مار کر انہیں شہید کر دیا گیا اور اس کے بعد قاتل وہاں سے فرار ہو گیا۔ عمائد کے قتل کی جو ایک target killing and serial killing رہی ہے اس کا ایک بڑا اہم واقعہ ہے۔ یہ ایک بڑا ہی سنگین واقعہ ہے۔ ہر مکتب فکر کے عمائد پریشان ہیں۔ میں جناب وزیر موصوف سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ بتائیں کہ اس میں کیا progress ہوئی ہے اور میں خصوصاً یہ کہوں گا کہ اگر اس کیس کو پولیس لاہور کی سطح پر اپنے لئے ایک مارگٹ بنانے اور ان کے نتیجے میں ان مظالم کو پکڑا جانے تاکہ عمائد کے مسلسل شہید کئے جانے کے سلسلے کو روکا جا سکے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر قانون

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکرہ جناب سیکرٹری

(الف) قاری ابراہیم سلفی جو کہ جماعت المدعوۃ کے رہنما تھے کو مورخہ 12 ستمبر صبح بعد از نماز فجر شہید کر دیا گیا۔ جس پر مقدمہ نمبر 484 مورخہ 12-9-04 302 ت پ تھانہ ناؤن شپ درج ہو کر تفتیش بذریعہ انچارج انسٹی گیشن تھانہ ناؤن شپ عمل میں لائی جا رہی ہے۔

(ب) قاری محمد ابراہیم سلفی جماعت المدعوۃ کے رہنما تھے مذہبی سرگرمیوں اور توحید کے مسئلے پر سابقہ تقریروں کو سامنے رکھتے ہوئے نیز ان کی ایسی تقابیر کے سلسلے میں ان کے خلاف درج مہدات بھی رجسٹرڈ ہوئے اور قبل ازیں 1992 میں بھی ان پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ ان تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک مسلک۔۔۔ (میں آسمے اس کی وضاحت نہیں کرنا

چاہتا اور صرف یہ کہنا چاہتا ہوں) کے علماء اور ان کے مدارس میں وقوع کے روز سے قبل جو علماء غیر حاضر تھے ان کے بارے میں معلومات حاصل کی جا رہی ہیں۔ چند علماء کرام جن کا تعلق ایک خاص مسلک کے ساتھ ہے جن کے نام میرے پاس موجود ہیں لیکن میں وہ عرض نہیں کرنا چاہتا اس لئے کہ تفتیش اس وقت ابتدائی مراحل میں ہے۔ ان کو شامل تفتیش کیا گیا ہے اور ان سے معلومات حاصل کی جا رہی ہیں۔ مولانا کی نجی زندگی کو پیش نظر رکھتے ہوئے مکمل کوائف بھی اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔ مذہبی اقدار اہل تشیع اور بریلوی مسلک کے مدارس اور اشخاص اور اس کے علاوہ دیگر مسلک کے حضرات سے بھی معلومات حاصل کی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ مولانا کشمیری مجاہدین کی بھی معاونت کرتے تھے۔ اس نے اس وقوع میں کسی foreign agency کے ملوث ہونے کو بھی ہم خارج از امکان قرار نہیں دے رہے بلکہ اس زاویے سے بھی تفتیش کی جا رہی ہے۔

جناب سیکرٹری اس سلسلے میں میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کیونکہ یہ ایک احتمالی حساس معاملہ ہے۔ اس میں secretarian کے حوالے سے بھی بات ہے تو کل تین بجے میں نے دونوں تفتیشی ٹیموں کو بلا دیا ہے۔ اس وقت اس کیس کی تفتیش ہماری دو ٹیمیں کر رہی ہیں۔ ایک ڈی۔ ایس۔ پی انویسٹی گیشن ہاؤس شپ کے سرکل انچارج کی زیر نگرانی ہے اور دوسری ڈی۔ ایس۔ پی انویسٹی گیشن بھنگ کی نگرانی میں ہے۔ کل ان دونوں ٹیموں کو میں نے ذاتی طور پر بریفنگ لینے کے لئے میٹنگ رکھی ہوئی ہے۔ میں اپنے دونوں بھائیوں احسان اللہ وقاص صاحب اور جناب محمد وقاص صاحب سے بھی گزارش کروں گا کیونکہ ہم بڑے کھلے انداز میں اور کھلے دل سے اس کی تفتیش کر رہے ہیں۔ دونوں بھائی میرے ساتھ بیٹھیں اور جو پراگرس ہو اس کو دکھیں۔ اگر یہ مزید ہماری کوئی معاونت کرنا چاہیں اور مشورہ دینا چاہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے مطابق بھی تفتیش کو آگے بڑھایا جائے گا۔

سید احسان اللہ وقاص، ٹھیک ہے۔

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ ویسے تو ہر انسانی جان بڑی قیمتی ہے لیکن ایک عالم کی موت ایک عالم کی موت ہوتی ہے۔ اس پر مجھے یہ توقع تھی کہ انشاء اللہ حکومت اس پر سنجیدگی سے نوٹس لے گی۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال 236 لاء تشکیل ارٹمن، چودھری زاہد پرویز اور چودھری محمد اشرف کبچہ صاحب کا ہے۔

گوجرانوالہ ٹریفک پولیس کے حوالدار اور اس کے بھائیوں

کی اندھا دھند فائرنگ سے شہری ہلاک

چودھری محمد اشرف کبچہ، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 12- ستمبر 2004 کے ایک موقر اخبار کے مطابق گوجرانوالہ ٹریفک پولیس نے حوالدار اور اس کے بھائیوں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے ایک کریانہ سٹور کے بشیر بٹ کو ہلاک کر دیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ حوالدار اپنے علاقوں کی عورتوں سے بھیڑ خوانی کرتا تھا اور اس کے خلاف پولیس میں مقدمہ بھی رجسٹرڈ تھا، مگر پولیس اپنے بیٹنی بند بھائی کو گرفتار نہیں کر رہی تھی۔ جس کی وجہ سے یہ واقعہ پیش آیا؟

(ج) کیا حکومت اپنے بیٹنی بند بھائی کے سرپرست پولیس ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے اور قاتل حوالدار اور اس کے بھائیوں کو گرفتار کر کے ان کے خلاف مقدمات دہشت گردی کی عدالت میں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) وقوع متعلقہ مقدمہ نمبر 449 مورخہ 11-9-2004 بجزم 302/148/149 تھانہ صدر گوجرانوالہ

کے متعلقہ ہے۔ محمد سلیم مدعی کے مطابق مقدمہ نمبر 352 مورخہ 24-7-2004 بجزم

354/342/337 Al/ 109 تھانہ صدر گوجرانوالہ کی مدعیہ رضیہ بی بی ہے اور اس کا والد مقدمہ

کی پیروی کرتا ہے۔ مورخہ 11-9-2004 شہزاد جہانگیر کنشیل ٹریفک 'زاہد ساجد حافظ

مہ دوکس نامعلوم نے مدعیہ مذکورہ کو زدوکوب کیا اور شہزاد جہانگیر اور ساجد نے والد

بشیر احمد پر ایک ایک فائر کیا جس سے وہ جاں بحق ہوا۔ اسی واقعہ کے دوران شہزاد

جماگیر کا بھائی بھی زخمی ہو کر داخل ہسپتال ہے جس کی cross version زیر غور ہے اور ابھی اس کو صفحہ مسل پر لانا بھایا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ مقدمہ نمبر 352 میں کنسٹیبل شہزاد جماگیر کو تحریر کرایا گیا ہے جو دورانِ تفتیش درست ثابت نہ ہوا۔ تفصیل واقعہ یہ ہے کہ مدعیہ رضیہ بی بی نے الزام لگایا ہے کہ مزم زاہد وغیرہ دوکس نے اسے زبردستی گھی میں پکڑا اندر لے گئے اور زدوکوب کیا اور کپڑے پھاڑ دیئے۔ مزم زاہد کو گرفتار کر کے چالان کیا گیا ہے دیگر اپنی بے گناہی کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔

(ج) مقامی پولیس قانون اور انصاف کے مطابق کارروائی کر رہی ہے تاہم مزمین میں سے مصروب مزم زاہد داخل ہسپتال ہے اور زیر حراست پولیس ہے۔ جبکہ دیگر کی گرفتاری کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میں وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ جن کے خلاف 302 کا چارج درج ہوا ہے کیا وہ مزم گرفتار کر لئے گئے ہیں یا نہیں؟ جنھوں نے ایک شریف آدمی کو بیگناہ قتل کر دیا جو صرف اس بات سے روکتا تھا کہ عورتوں کو نہ بھیڑا جائے۔ ٹریفک کنسٹیبل بھی اپنی محدود عواظ کو تنگ کرتا تھا اس نے روکا ہے کہ یہ کام نہ کرو تو اس کو قتل کر دیا گیا ہے۔ آیا وہ گرفتار ہو چکے ہیں یا اسی طرح دہناتے پھر رہے ہیں؟ اس وجہ سے کہ وہ پولیس کے ماتھے سے ہیں یا پولیس میں ملازم ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ مزم زاہد جو کہ پولیس کنسٹیبل کا بھائی ہے۔ اس کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، مزمین گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ لہذا یہ توجہ دلاؤ نوٹس اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، یو اینٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان : جناب سپیکر! چھٹے بجے کو بہت اہم issue regarding the land scam بحریہ ناؤں وغیرہ کے مسئلے پر میں نے یہاں پر اٹھایا تھا۔ وزیر قانون صاحب نے فرمایا تھا کہ وہ ایک ہفتے کے اندر رپورٹ دیں گے۔

Under the Rule 132, any other report required to be laid in the House under any law for the time being in force shall be so laid by a Minister

تو میری درخواست ہے کہ یہ اس کو lay کریں پھر اس پر آپ time fix کریں کیونکہ یہ بہت بڑا اہم مسئلہ ہے اور اب مختلف quarters سے پریشر آنا شروع ہو جانے گا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس کی رپورٹ آجائے یا وزیر قانون صاحب بتادیں کہ کب پیش کریں گے تاکہ اس کے مطابق آگے چل سکیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ بالکل درست ہے کہ میں نے یہ فرمایا تھا کہ سات دن کے اندر ہم نے رپورٹ دینی ہے۔ اس وقت بھی رپورٹ میرے پاس موجود ہے لیکن اس میں ہم نے یہ طریقہ کار اپنایا تھا کہ ہم نے بورڈ آف ریونیو سے ایک رپورٹ مانگی تھی جو میرے پاس through ریونیو منسٹر آئی ہے اور مجھ سے ہو کر اس نے وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس جانا تھا۔ وزیر اعلیٰ صاحب کو ہم نے کاپی بھیجی ہوئی ہے۔ اس وقت وزیر اعلیٰ صاحب اسلام آباد میں ہیں۔ آج شام کو وہ واپس آجائیں گے تو بے شک کل کا time fix کریں۔ میں pohcy statement دے دوں گا اس کے بعد میرے دوست بت کر لیں۔ کل کا کوئی بھی time fix کریں۔

رانا آفتاب احمد خان، آپ Monday کا time رکھ لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ Monday کا کہہ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جو آپ time fix کریں گے ہم تعمیل کرنے کے لئے تیار ہیں۔

تحاریک التوائے کار

پنجاب سیڈ کارپوریشن کی نااہلی کی وجہ

سے کروڑوں روپے کے بیج کا ضیاع

(۔۔۔ جاری)

جناب قائم مقام سیکرٹری، Monday کا time ٹھیک ہے۔ 6690 چودھری زاہد پرویز ملک اصغر علی قیصر اللہ شہیل الرحمن کی ہے۔ یہ move ہو چکی تھی اور pending کی گئی تھی۔

چودھری زاہد پرویز، یہ بڑھی گئی تھی اس کا جواب آنا ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اس کا جواب آنا ہے۔ یہ سیڈ کارپوریشن کے بارے میں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت، جناب سیکرٹری!

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت، جناب سیکرٹری! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک ہمیشہ کی گئی ہے اس میں دو چیزیں جو انہوں نے mention کی ہیں۔ مذکورہ تحریک میں اٹھایا گیا یہ معاملہ قطعی درست نہیں ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن نہری بیج کے حوالے سے اپنے بنیادی مقاصد پورے کرنے میں ناکام رہی ہے اور یہ بھی درست نہیں ہے کہ اسے ہر سال بجٹ سے خطیر رقم تحفہ کی جاتی ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ کسی حکومتی گرانٹ یا سبسڈی کے بغیر پنجاب سیڈ کارپوریشن اپنے وسائل پر انحصار کرتے ہوئے ہر سال موقوف زرمبادلہ بھی کما رہی ہے۔ 1977-78 میں صرف 25 ہزار من بیج سے مارکیٹنگ کا آغاز کرنے والا یہ ادارہ اس وقت ملک کے چاروں صوبوں کے کاشتکاروں کو سالانہ 20 تا 25 لاکھ من بڑی پیمانی فصلوں کا اعلیٰ میااری پیداواری صلاحیت کا بیج فراہم کر رہا ہے۔ جبکہ کچھ مقدار میں فاضل بیج اقوام متحدہ کے عالمی ادارہ خوراک و زراعت و عالمی بینک کے اشتراک سے سرگرم عمل این جی اوز کے ذریعے برآمد کر کے ملک کے لئے خاطر خواہ زرمبادلہ بھی کما رہا ہے۔ ہمیں تک اس ادارے کے بیج کے معیار کا تعلق ہے تو اس کے تمام بیجوں کی تصدیق مقررہ قومی معیار کے مطابق وفاقی حکومت کا حکم سیڈ سرٹیفیکیشن کرتا ہے۔ یہ پہلا ادارہ ہے جو عالمی معیار کے بیج نہایت کم

نرخوں پر فراہم میں منفرد مقام رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سندھ سیز کارپوریشن اور زرعی ترقیاتی ادارہ صوبہ سرحد کے عاتقے کے بعد وفاقی حکومت نے دوسرے صوبوں کو فی ایکڑ پیداوار کو سنبھالا دینے کے لئے اعلیٰ میاں کے بیجوں کی فراہمی کو یقینی بنانے کی غرض سے حال ہی میں پنجاب سیز کارپوریشن کو اپنا دائرہ کار دوسرے صوبوں تک باضابطہ طور پر وسیع کرنے کا ہدف دیا جو کہ بلاشبہ حکومت پنجاب کے لئے قابل فخر امر ہے۔

اس تحریک کا حصہ دوم جس میں روزنامہ نوائے وقت کے شمارہ میں 7 جولائی 2004 میں شائع ہونے والی ایک خبر کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں کروڑوں روپے کا بیج صنایع ہونے کا ذکر کیا گیا ہے وہ بھی حقائق پر مبنی نہ ہے۔ منظور شدہ اعلیٰ اقسام کے بیج کپاس کی مطلوبہ مقدار کا ہدف مقرر کرنے کے لئے شروع ہی سے بڑا سائنٹیفک نظام قائم کیا گیا ہے۔ بیج کپاس کی خاطر خواہ حاصل مقدار اس نے restart میں رکھی جاتی ہے تاکہ شدید بارشوں و سیلاب وغیرہ جیسی ہنگامی صورتحال میں دوبارہ کاشت کے لئے بیج کپاس کاشتکاروں کو بروقت میسر آسکے۔ اسی مقصد کے پیش نظر حکومت پنجاب PSC کو محدود مقدار میں بیج کپاس دوسرے صوبوں کو فراہم کرنے کا پابند بناتی ہے تاکہ پنجاب میں بیج کپاس کی قلت واقع نہ ہو۔ اس سلسلے میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پنجاب سیز کارپوریشن کا اس سال رینج کے دوران بیج گندم اور دیگر فصلوں کا تمام بیج عالیہ ٹریڈ میں دھان اور دیگر بھجونی فصلوں کا تقریباً سارا بیج فروخت ہو گیا ہے۔ جب کہ کپاس کا بیج کچھ مقدار میں بیج جانے کے باوجود اعلیٰ میاں کی روٹی بستر نرخوں فروخت ہونے سے پنجاب سیز کارپوریشن نے خاطر خواہ منافع کمایا ہے۔ پنجاب سیز کارپوریشن کے منظور شدہ اقسام کے بیج کپاس کی تمام مقدار فروخت نہ ہونے کی سب سے بڑی وجہ سارے پانچ سو سے زائد نجی سیز کمپنیوں کی رجسٹریشن ہے۔ اس طرح بعض دیگر غیر مستند زراعت کی کمپنیوں کی جانب سے کپاس کے غیر منظور شدہ اقسام کے بیج کی کھلم کھلا کاروبار کی وجہ سے منظور شدہ اقسام کے بیج کپاس کی فروخت کافی متاثر ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! اس تحریک کے حصہ سوم میں پنجاب سیز کارپوریشن کے میٹنگ ڈائریکٹر کا عمدہ جس کا ذکر کیا گیا ہے ایک انتظامی عمدہ ہے۔ جس کے لئے موزوں سربراہ حکومت پنجاب متعین کرتی ہے۔ PSC کے موجودہ میٹنگ ڈائریکٹر فرج میں اعلیٰ منصب پر فائز ہونے کے بدولت نہ صرف اعلیٰ متعلم ہونے کا بھرپور تجربہ رکھتے ہیں بلکہ وہ سیز کارپوریشن پر دیرینہ رجسٹرڈ کاشتکار کی حیثیت سے

بجوں کی کاشت و افزائش کا وسیع تجربہ بھی رکھتے ہیں اور انہی اوصاف کی بنا پر انہیں اپنی تقرری سے اب تک اس ادارے کو فعال بنایا ہے۔ مؤخر انتظامی حکمت عملی کے تحت موجودہ بیجنگ ڈائریکٹر کی تعیناتی کے سطلے سال ہی پنجاب سیڈ کارپوریشن کو 17 کروڑ روپے سے زائد کا منافع ہوا ہے۔ جناب سیکرٹری اس سطلے میں میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ نہ تو یہ سیڈ کارپوریشن گورنمنٹ سے کوئی سبسڈی یا گرانٹ لیتی ہے بلکہ یہ خود اپنے وسائل سے معاملات کو چلا رہی ہے اور زمینداروں کو اچھا اور معیاری بیج فراہم کر رہی ہے۔ میرے خیال میں ان دوستوں کو اس بارے میں تسلی ہو جانی چاہیے کہ کوئی ایسی سبسڈی یا کوئی چیز وہ گورنمنٹ سے نہیں لے رہی بلکہ اپنے وسائل سے پوری کر رہی ہے۔ جیسا کہ خانوال فارم پر بھی مزارعوں کے ساتھ ان کا ایک معاہدہ چل رہا ہے اور وہاں کے مزارعین سیڈ کارپوریشن کو انکم نہیں دے رہے لیکن اس کے باوجود سیڈ کارپوریشن منافع میں جا رہی ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، کیا آپ اس پر مطمئن ہیں؟

چودھری زاہد پرویز، جی۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ تحریک اتوانے کار نمبر 671 نلہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، ملک اصغر علی قیصر، چودھری زاہد پرویز، انجینئر جاوید اکبر اور شیخ عزیز اسلم، جی، اللہ شکیل الرحمن صاحب!

پنجاب یونیورسٹی کے قریب پلوں کی مسماری کے خلاف

احتجاج پر پولیس کا طلبا اور عوام پر تشدد

للہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے پنجاب یونیورسٹی نو کیس کے اعلیٰ میں زیر تعلیم طالب علموں کی سوت کی خاطر ہر سات پل کروڑوں روپے کی لاگت سے ساتھ ادوار میں تعمیر کروانے تھے۔ ان پلوں سے طالب علموں کے علاوہ عوام اناس بھی مستفید ہو رہے تھے مگر 15 اور 16 جولائی 2004

کی درمیانی شب لاہور پولیس کی بھاری نفری نے ان بیلوں کو زبردستی مسدود کر دیا۔ ان بیلوں کو مسدود کرنے سے قبل نہ تو یونیورسٹی انتظامیہ اور نہ ان بیلوں کی تعمیر کی اجازت دینے والی اتھارٹی سے اجازت حاصل کی گئی۔ جب ان بیلوں کو مسدود کرنے پر عوام الناس اور طالب علموں اور اساتذہ نے احتجاج کیا تو پولیس نے ان پر آنسو گیس پھینکی اور طالب علموں پر بے پناہ تشدد کیا جس سے سینکڑوں طالب علم بے ہوش ہو گئے۔ اس واقعہ کے ذمہ دار لاہور پولیس کے کسی بھی اعلیٰ ذمہ دار افسر کے خلاف کوئی قانونی اٹھمانہ کارروائی نہ کی گئی ہے جس کی وجہ سے عوام الناس شدید پریشان ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر مواصلات

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر ایہ تحریک جو 671 ہے اسی سے متعلقہ دو اور چیزیں ہیں چونکہ اس میں تھوڑا سا confusion تھا کہ یہ آنسو گیس اور فائرنگ کے بارے میں ہے تو یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی گئی تھی لیکن میں اس کی ساری تفصیل بتا دیتا ہوں۔ یہ دو تین کے ساتھ مل کر بنتی ہے۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں اس کی تفصیل بتا دیتا ہوں۔ لاہور برانچ کینال کی سڑکیں نہ صرف لاہور شہر کی اندرونی ٹریفک بلکہ دوسرے شہروں کو جانے والی ٹریفک کے لئے بھی بڑی خصوصی اہمیت کی حامل سڑکیں ہیں۔ گاڑیوں کی آمدورفت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور ان سڑکوں پر ٹریفک کو رواں رکھنا مشکل ہو چکا ہے۔ یہ سارے سلسلے میں جب اس وقت سات پل اس کے اوپر under passes تعمیر کئے گئے تو ٹریفک کی inconvenience بڑھ رہی تھی۔ campus area میں طلبہ کی پیدل کراسنگ اور سپیڈ بریکر کی موجودگی میں پچھلے سے آئی والی تیز رفتار ٹریفک کو بار بار رکنا پڑتا تھا جس سے نہ صرف وقت کا ضیاع ہوتا تھا بلکہ vehicle operating cost میں بھی اضافہ ہو رہا تھا اور canal road پر under passes تعمیر کرنے کی صحیح افادیت حاصل نہ ہو رہی تھی۔ ٹریفک کی صحیح رفتار کی وجہ سے پیدل کراس کرنے والوں کے لئے حادثات کا احتمال بھی بڑھ گیا تھا۔ لہذا نہ صرف ٹریفک کی بہتری کے لئے بلکہ طلبہ کی حفاظت کی خاطر campus area میں بیلوں کو گراٹا سفاد عام کے لئے ضروری ہو گیا تھا۔ اس کو گرانے کے بعد تھوڑی سی ناگوار صورتحال ariso ہوئی تھی۔ اس کے بعد حکومت کی ان کے ساتھ کچھ باتیں طے ہوئیں جو کہ ابھی آنے والی تحریک اتوانے کار میں طے ہو گئی تھیں۔ اب وہاں پر کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ اگر میرے بھائی لالہ شکیل الرحمن صاحب نے کوئی

نشاہدی فرمائی ہے اور اگر ایسا کوئی مستند نظر آتا ہے تو بعد میں ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کروں گا۔ ہم نے یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا ہے اس طرف سے جواب آنے والا ہے۔ یا تو آپ دو دن کے لئے اس کو pending فرمائیں یا پھر اس کے بارے میں کوئی گزارش کر دیتا ہوں۔

لاد شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، اس کو pending کر دیا جائے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری میں اس میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ نہر پر جو پل تھے وہ سارے کے سارے گرا دینے گئے ہیں اور ایک کالج، ایک ڈاکٹر ہسپتال، جنرل پر روزانہ مرینوں کی آمد و رفت چار پانچ سو کے قریب ہے ان کے لئے تو ایک under pass مہیا کیا گیا اور پنجاب یونیورسٹی جنرل پر 22 ہزار طالب علم پڑھتے ہیں ان کے لئے کوئی راستہ نہیں چھوڑا گیا۔ ایک طرف ہاسٹل ہے، دوسری طرف یونیورسٹی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس وقت plan کر دیا جاتا۔ بعد میں حکومت نے وہاں پر under pass منظور کئے اور اس پر کروڑوں روپے خرچ ہوں گے۔ اگر اسی وقت یہ ایک under pass بنا دیتے تو اب گورنمنٹ کا اتنا زیادہ خرچ نہ ہوتا۔ طلبہ اور طالبات جو کہ ہوسٹل میں ایک طرف رستے ہیں ان کو دو تین میل کا ٹکڑا کر اپنے departments میں تبدیل کرنا پڑتا ہے۔ مجھے اس بات پر بھی حیرت ہے کہ وہ bridges جو کہ آپ نے اتنا زیادہ خرچ کر کے بنائے تھے آپ ان کو بند کرنا چاہتے ہیں تو اس کے سامنے کوئی دیوار کھڑی کر دیں یا کوئی اور بندوبست کر دیں کل کو کوئی ہنگامی صورتحال پیش آسکتی ہے، کوئی مستند پیش آسکتا ہے اور آپ کو کبھی ان پلوں کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ آپ نے ان پلوں کو گرا کر کیا کرنا ہے وہاں پر کنکریٹ کی دیواریں بنا دیتے تاکہ جب کبھی بھی ہنگامی صورتحال میں ان پلوں کی ضرورت محسوس ہو تو اس دیوار کو ہٹا کر آپ ان پلوں کو استعمال کر سکیں۔ لیکن میں اپنی پیورو کریسی کی عقل و دانش پر حیران ہوں کہ انہوں نے وہ سارے کے سارے bridges جو کروڑوں روپے خرچ کر کے حکومت نے بنائے تھے آپ نے ان کو ضائع کر دیا۔ وہ حکومت کا ایک اثاثہ ہے اس کو گرانا تو نہیں چاہیے تھا۔ اگر آپ ٹریفک کو go through کرنا چاہتے تھے تو ان پلوں پر دیواریں بنا دیتے۔ میرے فاضل ممبر نے صحیح بات کی طرف توجہ دلائی ہے اگر ہمارے پاس حکومتیں مختلف چیزوں پر لانگ کریں، مسئلے مرحلے میں سوچ بچار کر لیا جائے تو حکومت کا اتنا نقصان نہ ہو۔ میں حکومت کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے نئے under pass منظور کئے ہیں۔ میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بعد از خرابی بسا یہ فیصد

کیا لیکن اگر یہ فیصد پہلے کر لیا جاتا تو ان کا خرچ نہ ہوتا۔ پلوں کو گرانے کا مجھے کوئی جواز نظر نہیں آتا کہ حکومت کے جو کروڑوں روپے وہاں پر خرچ ہونے تھے ان کو گرا کر وہ ضائع کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری اس حوالے سے میں بھی ایک چھوٹی سے گزارش کروں گا کہ وہ نہر کے نیچے سے tunnel بنا رہے ہیں۔ یہ tunnels بڑی لمبی لمبی ہیں۔ میں پڑھوں یونیورسٹی میں گیا تو وہاں کے اساتذہ طلبہ اور انجینئرز کی طرف سے یہ بات تھی کہ یہ اتنی لمبی tunnels بنائی گئی ہیں یہ سکيورٹی کے لئے بھی مناسب نہیں ہیں۔ بچپان بعض اوقات اکیلی جاتی ہیں اس لئے ان کی تجویز یہ تھی کہ جس طرح باقی پلوں کے نیچے انہوں نے under pass بنائے تھے وہاں پر under pass بنا دیں اور وہ پل اسی طرح برقرار رہیں تو اس طرح یہ معاملہ حل ہو جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری اسے دو دن کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب تحریک اتوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

محترمہ نشاط افزاء، ایوانت آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی محترمہ!

محترمہ نشاط افزاء، جناب سیکرٹری میں ایک بہت ہی اہم ایشو پر بات کرنا چاہتی ہوں۔ جناب سیکرٹری

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین ملک نذر فرید کھوکھر

کرسٹی صدارت پر مشتمل ہونے)

محترمہ نشاط افزاء، جناب سیکرٹری میں آپ کی وساطت سے بہت ہی burning اور بہت ہی اہم ایشو پر بات کرنا چاہتی ہوں جو کہ محکمہ بہبود آبادی کے حوالے سے ہے۔ جناب والا میں سارے ایوان اور خواتین کی بھی توجہ چاہوں گی کہ ہماری بہبود آبادی کی سینیڈنگ کمپنی بنے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں اور جناب والا یہ پوری قوم اور پورے ملک کے لئے ایک burning issue ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی ایک alarming situation بن گئی ہے۔ دنیا کا کوئی بھی ایسا ملک نہیں ہے کہ جہاں پر آپ آبادی کو کنٹرول کئے بنا، آپ ترقی کر سکیں۔ اگر آپ تعلیم میں دیکھ لیں تو آبادی کو کنٹرول کئے بنا، تعلیم میں ترقی نہیں ہو سکتی، آپ کوئی معاشی ترقی نہیں کر سکتے اور ہماری معیشت 1.4 کے ratio سے زیادہ بڑھتی جا رہی ہے۔ آپ نے ساٹھ ہزار Lady Health Visitors رکھیں۔ مگر اس کے باوجود ہماری

آبادی دن بدن بڑھتی چلی گئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین، اسی محترمہ بات کر رہی ہیں، آپ تشریف رکھیں۔ ان کے بعد میں آپ کو وقت دوں گا۔

محترمہ نشاط افزاء، جناب چیئر مین! میں یہ عرض کر رہی تھی کہ ہمارے ملک میں اتنے معذور بچے پیدا ہو رہے ہیں، محبوبہ الحواس عواتین ہیں، میرے اپنے طبقے میں آٹھ بچے ایسے ہیں کہ جن کے بازو نہیں ہیں، وہ آنکھوں سے اندھے ہیں۔ میں وزیر صحت سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ اس کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا جا رہا ہے۔ جب ہم بات کرتے ہیں کہ سٹینڈنگ کمیٹی بنی ہوئی ہے اس میں اس issue کو لایا جائے تو کہا جاتا ہے کہ پہلے اسمبلی میں یہ بزنس لایا جائے۔ جناب والا! بڑھتی ہوئی آبادی بہت بڑا problem ہے کہ جس پر توجہ نہیں دی جا رہی ہے۔ ہمارے ہاں این جی اوز اربوں روپیہ لوٹ رہی ہیں۔ بہبود آبادی کے نام پر کروڑوں اربوں روپیہ لوٹا جا رہا ہے۔ ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ اس مسئلے کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب چیئر مین، محترمہ! آپ نے بات کر لی ہے۔ آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین، جی، فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص، میری گزارش یہ ہے کہ ہماری محترمہ جن نے بہبود آبادی کے حوالے سے بات کی ہے۔ یہ خود دنیا میں تشریف لے آئی ہیں تو دوسروں کو بھی آنے دیں اور ان کے راستے میں اس طرح سے رکاوٹیں نہ کھڑی کریں۔ اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ بہبود آبادی کے نتیجے میں جو بچے پیدا ہوں گے وہ ذہنی طور پر بڑے چاق و چوبند ہوں گے، ان کو ذہنی طور پر کوئی خرابی نہیں ہو گی، وہ معذور نہیں ہوں گے؟ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ بہبود آبادی کے نام پر حکومت کے دور میں کروڑوں روپے ضائع کئے گئے ہیں۔ اس پر پیسا بھی ضائع ہوتا ہے لیکن اس پر عملدرآمد بھی نہیں ہوتا۔ اگر آپ نے بہبود آبادی کا کوئی پروگرام بنانا ہے تو اس کا کوئی scientific اور سوچ

کچھ کر پروگرام بنانا چاہئے۔ اس میں علماء کرام کو بھی شامل کیا جائے وہ آپ کو بڑے بہتر راستے بتائیں گے اور بہتر رہنمائی بھی کریں گے اور بہت سارے اسلامی طریقے موجود ہیں اس لئے۔۔۔

جناب چیئرمین، یہ یوانٹ آف آرڈر نہیں ہے اور نہ ہی اس وقت یہ موضوع زیر بحث ہے۔

محترمہ نشاط افزاء، جناب چیئرمین! میں نے آپ سے permission لے کر بات کی تھی۔ میری ایک بڑی محترم جماعت ہے اور ہم ان کی بہت تعظیم کرتے ہیں اور میں ان کا نام کیالوں کہ جو صاحب ابھی اٹھے تھے اور انہوں نے فرمایا کہ کیا گھر لیتی ہے؟ وہ تو قدرت کا قانون ہے یہ جو آپ بارش کے لئے طوفان مچا رہے ہیں اس کی بھی کوئی کاربندی نہیں ہے۔ دیکھیں جناب چیئرمین! ایک محبوظ الحواس عورت اگر 6 معذور بچوں کو جنم لیتی ہے تو اس کے لئے ہمیں کوئی سہارا کرنا چاہئے اور لوگ پائندہ پر چڑھ گئے ہیں اور ہماری یہ یارٹی پائندہ پر کیا چڑھے گی یہ تو ہمیں اور ملک کو کاروں سے اتار کر موٹر سائیکلوں پر اور ٹوٹوں پر بٹھانے کی طرف لے کر جا رہی ہے۔ انہوں نے کیا ترقی کرنی ہے؟ انہوں نے ٹوٹوں پر لے جانا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ گھروں سے نکل کر آپ خیموں میں بیٹھ جائیں اور انہوں نے اپنی انا کا مسئلہ بنایا ہوا ہے اور۔۔۔

جناب چیئرمین، محترمہ! آپ نے بات کرنی اور آپ کو پورا نام دیا گیا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ یہی بات تو یہ ہے کہ یہ یوانٹ آف آرڈر نہیں ہے لیکن چونکہ ڈاکٹر فرزانہ صاحبہ آپ کا جواب دینا چاہتی ہیں تو انہیں فلور دیا جاتا ہے جی ڈاکٹر صاحبہ! مختصر بات کریں کہ آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب چیئرمین! مجھے محترمہ کی کم علمی پر رونا آ رہا ہے۔ انہیں پتا ہی نہیں ہے کہ ہم نے کتنے زیادہ پروگرام شروع کروائے ہیں۔ ان کی کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ وہ ذرا دھیان دیں کہ پورے صوبہ میں 'کاؤن' میں اور شہروں میں 'چینگ ہسپتال' ڈسٹرکٹ رورل میڈیٹھ سنٹرز میں بے اتسا فنی پلاننگ سنٹر بنانے ہیں جہاں فمیلی پلاننگ سے متعلقہ تمام ادویات لٹریچر کے ساتھ مفت فراہم کی جاتی ہیں اور وہاں پر awareness دی جاتی ہے اور traditional birth attendant گھر گھر جا کر پبلک کو بتا رہے ہیں کہ بچوں میں gap کس طرح دیا جاتا ہے اور پھر تمام commodities مہیا کی جاتی ہیں۔ تمام میڈیسن اور اس کی سہاویہ کی ہر چیز مفت provide کر رہے ہیں۔ انہیں پتا کچھ نہیں ہوتا اور بس انہوں نے آ کر ایسے ہی ایک سوال ڈال دینا ہوتا ہے۔ انہیں یہی

پتا نہیں کہ لاہور میں کتنے سینٹر ہیں۔ لارنس روڈ پر اتنا بڑا سینٹر ہے کہ جہاں پر بالکل فری اگر tubal ligation کی جاتی ہے تو وہاں پر اور بھی فلی پلاننگ سے متعلق چیزیں فری دیتے ہیں، میڈیسن ملتی ہیں۔ All commodities are provided over there انہیں یہ بتائیں کہ تمام نیچنگ ہسپتالوں میں بھی سینٹر بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کبھی زحمت ہی نہیں کی کہ میں کسی مریض کو لے جاؤں اور وہاں سے فلی پلاننگ کی گولیاں اور ٹیکے فراہم کروا دوں۔

جناب چیئرمین، محترمہ! میری بات سنیں۔ ابھی اگر آپ سمجھتی ہیں کہ یہ کوئی public concern کا urgent matter ہے تو آپ اس پر باقاعدہ resolution لائیں۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بھلا۔

جناب نجف عباس سیال، پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب چیئرمین، جی، سیال صاحب!

جناب نجف عباس سیال، جناب چیئرمین! میری humble submission یہ ہے کہ ہماری ان دونوں بنوں کو اگر یہاں پر اکٹھا کر دیا جائے اور آپس میں مذاکرہ ہو جائے تو ٹھیک بات ہو گی۔ دونوں کو یہاں ”پڑوچ یاؤ اتھل نوں“ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین، اب تحریک اتوانے کار continue کرتے ہیں۔ راجہ ریاض احمد صاحب، رانا آفتاب احمد خان صاحب، جناب سمیع اللہ خان، محترمہ علمی زاہد بخاری۔ تحریک اتوانے کار کے کوئی بھی mover یہاں پر تشریف نہیں رکھتے تو اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

وزیر مال، پوائنٹ آف آرڈر جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین، جی، روکزی صاحب!

وزیر مال، جناب چیئرمین! تحریک کا نمبر بھی بتایا کریں اس طرح ہمیں کیا پتا چلتا ہے کہ کون سی تحریک ہے۔

جناب چیئرمین، روکزی صاحب! mover ہی نہیں تو نمبر بتانے کا کیا کام ہے۔

وزیر مال، جناب چیئرمین! جو ہمارے پاس ہے ہم اس کے انتظار میں ہوتے ہیں؟

جناب چئیرمین، تحریک 676:04 کو dispose of کر دیا گیا ہے۔ اب تحریک اتوانے کار 677:04 رانا آفتاب احمد خان، جناب سمیع اللہ خان، ڈاکٹر اسد مصمم، جناب فیض اللہ کموکا۔ اس کے mover موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک 679:04 جناب نوید عامر صاحب کی ہے وہ بھی تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک نمبر 681 جناب محمد اشرف خان کی ہے وہ بھی تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ بھی dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک اتوانے کار نمبر 682 چودھری محمد ایڈ، ملک ابرار احمد کی ہے mover موجود نہیں ہیں تو یہ بھی dispose of کی جاتی ہے۔

جناب عامر فدا پراچہ، پوائنٹ آف آرڈر سرا

جناب چئیرمین، جی فرمائیے۔

جناب عامر فدا پراچہ، جناب چئیرمین! جناب سپیکر نے کہا تھا کہ تحریک اتوانے کار کا وقت ختم ہو چکا ہے اور آپ دوبارہ آنے ہیں تو آپ نے take up کرنا شروع کی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ mover اس سے موجود نہیں ہیں کہ ان کو بتایا گیا تھا کہ ٹائم ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے میں خصوصاً اس تحریک کے لئے گزارش کروں گا کہ اس کو pending فرمایا جائے تاکہ وہ خود آ کر اس پر بات کر سکیں۔

جناب چئیرمین، کون سی تحریک ہے۔

جناب عامر فدا پراچہ، یہ 682 ہے جی۔

جناب چئیرمین، 682 pending کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر سرا

جناب چئیرمین، جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب چئیرمین! میں نے ایک تحریک اتوانے کار نمبر 601 بہاولپور میں بیٹے کے صاف پانی کے حوالے سے پیش کی تھی۔ میں نے کہیں ضروری کام جانا تھا تو میں سپیکر صاحب کو درخواست دے گیا اور انہوں نے کمال مہربانی کر کے اسے pending کر دیا۔ اگلے دن جب یہاں پر

چیرمین رائے اعجاز صاحب تشریف فرما تھے تو انہوں نے dispose of کر دی جس پر میں نے احتجاج کیا کہ میں تو اسے pending کروا کر گیا تھا اور سپیکر صاحب نے pending کر بھی دی تھی جس پر انہوں نے کہا کہ آپ fresh دے دیں تو میں take up کر لوں گا۔ منسٹر صاحب کے پاس ہر وقت جواب بھی تیار ہوتا ہے۔ اگر آپ اجازت دے دیں تو مختصر سی تحریک ہے جو پیش ہو جانے اور منسٹر صاحب جواب دے دیں اور میں قطعاً کوئی ضمنی سوال بھی نہیں کروں گا۔

جناب چیرمین، جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ، جناب چیرمین! یہ dispose of ہو چکی ہے لیکن ڈاکٹر صاحب کو میں نے بتایا تھا کہ ان کے صفحے کے لئے 20 ملین روپیہ رکھ دیا گیا ہے اور سکیمیں بنادی گئی ہیں اور انشاء اللہ تعلق ان کے پانی اور سیوریج کے جو بھی problems ہیں وہ حل کر دینے جائیں گے اور انہیں میں نے خود brief بھی کر دیا ہے۔ ان کے علاوہ ان کی باقی تحصیلوں کے لئے 80 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ انشاء اللہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جہاں جہاں problems ہیں وہ solve کئے جائیں گے۔

جناب چیرمین، ڈاکٹر صاحب! dispose of ہونے کے باوجود منسٹر صاحب نے آپ کو اس کا جواب دے کر تسلی کروا دی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب چیرمین! میں بھی منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیرمین، اس کے بعد جو تحریک اتوانے کار یہاں پر موجود ہیں جو ٹک پٹے کہا جا چکا ہے کہ وقت ختم ہو چکا ہے لیکن میں چاہوں گا کہ انہیں پڑھ دیا جائے اور جو mover موجود ہو گا وہ اپنی تحریک اتوانے کار پیش کر دیں گے اور جو موجود نہیں ہیں ان کو pending کر دیا جائے گا۔ یہ تحریک اتوانے کار نمبر 684 لاکھ کلیم الرملن کی طرف سے ہے۔

ٹی ایم اے گوجرانوالہ میں فرضی بھرتی

لاہ کلئیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، شکرہ-جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گوجرانوالہ کے ایک مقامی اخبار ”گوجرانوالہ ٹائمز“ کے مطابق ٹی۔ ایم۔ اے گوجرانوالہ نے سینکڑوں افراد کو فرضی طور پر بھرتی کیا ان کا دفتر میں کوئی ریکارڈ ہے اور نہ ہی یہ افراد کسی جگہ ڈیوٹی دے رہے ہیں ان کی تنخواہیں ٹی۔ ایم۔ اے کے افسران اور عوامی فائدے ہامی سازش اور ملی جگت سے بڑپ کر رہے ہیں جس کی مثال ماہ جون 2004 کا ڈپٹی وائس چیر کاتین لاکھ کا بل ہے۔ جب یہ بل متعلقہ Chief Engineer کو پیش کیا گیا تو اس نے اس پر دھنچھ کرنے سے انکار کر دیا اور اعتراض کیا کہ یہ بل جعلی ہے کیونکہ مذکورہ افراد نہ تو بھرتی کئے گئے ہیں اور نہ ہی ڈیوٹی دے رہے ہیں اس خبر کے پھپھنے سے گوجرانوالہ کے عوام میں شدید اضطراب اور غم و غصہ پایا جانے لگا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکرہ۔

جناب چیئرمین، جی وزیر ہدایات!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب چیئرمین! اس میں گزارش ہے کہ جو میرے بھائی نے تحریک اتوانے کا پیش کیا ہے یہ اخباری خبر پر مبنی ہے اور وہ اخبار گوجرانوالہ ٹائمز جو کہ ایک مقامی اخبار ہے اس کی ایک خبر پر مبنی ہے۔ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن گوجرانوالہ کی طرف سے جو ہمیں رپورٹ موصول ہوئی ہے اس کے مطابق یہ خبر حقیقت پر مبنی نہیں ہے اور اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ اتنی بات ضرور ہے کہ تحصیل آفیسر اور نائب ناظم کے درمیان کوئی تصویزی سی کسی بات پر تلخ کلامی ضرور ہوئی تھی جو بعد میں صلح صفائی کروادی گئی تھی وہاں پر نہ تو کوئی لڑائی ہوئی ہے اور جو کہا گیا ہے کہ جو ملازمین رکھے گئے ہیں ان کا ریکارڈ پر اندراج موجود نہیں ہے۔ ان تمام باتوں کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے صرف ایک افسر اور ایک نائب ناظم کی تلخ کلامی ہوئی تھی جن کی بعد میں صلح کروادی گئی ہے اس کے علاوہ کوئی بات بھی اس خبر کے مطابق درست نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، جی! لاہ کلئیل الرحمن!

اللہ کلیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب چیئرمین! جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا کہ یہ رپورٹ درست نہ ہے جب کہ یہ حقیقت ہے کہ نائب ناظم و سیم ملک نے چیف انجینئر کو بری طرح مارا پیٹا۔ میری گزارش ہے کہ وزیر صاحب اس کی ایک کمیٹی بنا دیں وہ بے شک اس کی تسلی کرے۔ ٹی ایم او اس بات کے علم میں کہ اس کے کمرے میں جعلی بل پر دستخط کروانے کی کوشش کی جب انہوں نے نہ کیا تو پھر اس نے فریگی اس کو مارا پیٹا بعد میں سارا دن یہ معاملہ چلتا رہا اور اس کے دن جا کر compromise ہوا۔ جناب والا اجار نائب ناظمین جو ٹی۔ ایم۔ اے ناظم کے کارڈسے ہیں تحصیل کارپوریشن کے تمام ٹھیکے زیادہ تر ان کو دئے جاتے ہیں اور ان ٹھیکوں کی پوزیشن یہ ہے کہ ایک گھی کا ٹینڈر ایک لاکھ میں ہوا تو یہ بعد میں سات سات آٹھ آٹھ لاکھ پر ایک گھی لے گئے ہیں۔ اس طرح انہوں نے تحصیل کارپوریشن میں کرپشن کی اتہا کر رکھی ہے۔ جناب چیئرمین! میں وزیر بلدیات سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں ہافس کی کمیٹی جالیں یا غود انکوائری کر لیں اگر یہ بات درست ثابت نہ ہو تو میں اس ایوان سے استعفیٰ دینے کو تیار ہوں۔

جناب چیئرمین، جی 'وزیر بلدیات!

وزیر محامی حکومت و دیہی ترقی، جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو اتوانے کارپوریشن کی گئی ہے اور اگر آپ اس کے contents خود ملاحظہ فرمائیں تو انہوں نے فرمایا کہ وہ جعلی بل پر دستخط کروا رہے تھے اور یہ بھی کہا کہ سینکڑوں ملازمین daily wages پر رکھے ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ساری باتیں حقائق کے برعکس ہیں daily wages پر سینکڑوں ملازمین نہیں رکھے جاسکتے۔ اگر کوئی ٹی۔ ایم۔ اے کوئی ملازم رکھتی ہے تو اس کو باقاعدہ حکومت سے اجازت لینا پڑتی ہے۔ یہاں پر انہوں نے کہا کہ چیف انجینئر اور نائب ناظم کا جھگڑا ہوا ہے جناب والا! ان دونوں میں سے کسی نے بھی کسی فورم پر کوئی شکایت نہیں کی ہے۔ جب دو میاں بیوی آپس میں راضی ہیں تو معزز رکن کو بلاوجہ پریشانی لاحق ہو رہی ہے کہ ان کے درمیان جھگڑا ہوا تھا اگر جھگڑا ہوا تھا تو سرکاری ملازم کو جتا دینا چاہیے تھا یا ان دونوں میں سے کسی کی تو شکایت آئی چاہیے تھی لیکن دونوں میں سے کسی نے بھی شکایت نہیں کی اور معزز رکن کہتے ہیں کہ ان کا جھگڑا ہوا ہے اور اگر جھگڑا ہوا ہے تو ان کی صلح کروادی گئی ہے لیکن یہ اس پر بھی مطمئن نہیں ہیں۔

لاد شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب چیئرمین! میں گزارش کروں گا کہ وزیر صاحب نے کہا کہ سینکڑوں افراد daily wages پر بھرتی نہیں کئے گئے اور ان کا کہنا ہے کہ یہ محتاق کے برعکس ہے تو یہ ریکارڈ منگوا کر دیکھ لیں اصل میں جھگڑا ہوا ہی اسی بات پر تھا کہ ایسے افراد جو daily wages پر بھرتی کئے گئے تھے جن کا حقیقت سے کوئی تعلق واسطہ نہ تھا جو daily wages کے ملازمین کی بھرتی کا ریکارڈ ہے آپ وہ طلب کروائیں کہ آج تک ٹی۔ ایم اے نے کتنے ملازمین daily wages پر بھرتی کئے ہیں اس سے ساری صورت حال واضح ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین، شکیل الرحمن صاحب! آپ نے جو تحریک پیش کی ہے یہ خبر گوجرانواد کے مقامی اخبار ”گوجرانواد ٹائمز“ کے حوالے سے ہے جس کا جواب وزیر صاحب نے آپ کو وضاحت سے دے دیا ہے میں اس تحریک کو out of order قرار دیتا ہوں۔ اسے dispose of کیا جاتا ہے۔

دوسری تحریک اتوانے کار نمبر 686 ملک اصغر علی قیصر، لاد شکیل الرحمن ایڈووکیٹ کی

طرف سے ہے۔ جی لاد شکیل الرحمن صاحب!

معظم کالونی، مریدکے سے بچوں کا اغوا،

قتل اور لوگوں کی نقل مکانی

لاد شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، شکرہ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورچہ 24 جولائی 2004 کو مریدکے کی آبادی معظم کالونی داؤ کے مہی نمبر 6 میں 5 ماہ قبل پرویز بھٹے کی مہی 6 بچے گھر سے نکلا تو نامعلوم افراد اسے اغوا کر کے گھر کے سامنے واقع زیر تعمیر مکان میں لے گئے اور اس کی گردن پر تیز دھار آٹے سے وار کئے اور بچے کو قتل کر کے فرار ہو گئے اس سے قبل بھی اسی کالونی میں پچھلے تین ماہ کے دوران چھ بچوں کو ایسی ہی وارداتوں میں قتل کیا جا چکا ہے مگر پولیس نے ابھی تک کسی بھی مہم کو گرفتار کیا ہے اور نہ ہی کوئی مہم کو گرفتار کرنے کے لئے پیش رفت ہوئی ہے جس کی وجہ سے علاقے کے لوگوں نے خوف کے مارے نقل مکانی شروع کر دی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، جی 'وزیر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! یہ تحریک اتوائے کار اس حد تک درست ہے کہ یہ وقوعہ مورخہ 24 جولائی 2004 کو مریدکے آبادی مسلم کالونی میں ہوا لیکن معزز رکن کا یہ کہنا کہ پولیس نے اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں کی نہ ہی کسی مزم کو گرفتار کیا اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی پیش رفت ہوئی ہے یہ حقائق پر مبنی نہ ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقوعہ میں مظلان ملاحظہ محمد ارشد، اہل ادریسین اور اصغر گرفتار ہو کر جیل جا چکے ہیں اور ان کے مقدمات انداد دہشت گردی کی عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ جناب چیئرمین! یہاں ایک فترہ لکھا گیا تھا کہ علاقے کے لوگ فحل مکانی کر کے باہر جا رہے ہیں یہ بھی درست نہ ہے۔ لہذا جن مدعات کا معزز رکن نے اظہار کیا تھا کہ پولیس نے کوئی کارروائی نہیں کی میں سمجھتا ہوں کہ وہ درست نہ ہے پولیس نے کارروائی کی ہے 'مظلان گرفتار ہونے ہیں اور ان کے خلاف مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔ اس لئے میں استدعا کروں گا کہ اس تحریک اتوائے کار کو rule out فرمایا جائے۔

جناب چیئرمین، یہ تحریک of dispose کی جاتی ہے۔

جناب احسان الحق احسن نولائیا، جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین، جی احسان الحق صاحب!

جناب احسان الحق احسن نولائیا، جناب چیئرمین! میں نے مجھے کے روز پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے کی کوشش کی تھی تو چیئر نے یہ کہا تھا کہ آپ چند دنوں بعد اس پر بات کر لینا تو جناب چیئرمین! جو میرا پوائنٹ آف آرڈر چینڈنگ تھا میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! یہ چیئر نے کہا تھا کہ آج وقت بہت کم ہے تو بعد میں بات کرنا اس لئے میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ جمعہ المبارک 10-ستمبر کو "dawn" اخبار کے مین صفحہ پر خبر بھیجی تھی کہ ایک سابق رکن صوبائی اسمبلی کی ایف اے کی جعلی سند تھی پھر انھوں نے اس سند کی بنیاد پر بی اے کا امتحان دیا اور اپنے بی اے کے امتحان میں کسی دیگر فرد کو بٹھایا۔ اس پر ایک انکوآثری کمیٹی تشکیل دی گئی کہ یہاں پر اصل امیدوار کی بجائے کسی دیگر کو بٹھا کر امتحان دلویا گیا ہے تو اخبار میں یہ خبر بھیجی کہ "ایک صوبائی وزیر کنرولر ایگزامینیشن پنجاب یونیورسٹی کو پریشر اتر کر رہا ہے کہ آپ اس انکوآثری میں ان کو بے گناہ قرار دیں اور ان کی سند جاری کریں اور اس پریشر اتر ہونے کی وجہ سے اس کمیٹی کی ایک قانون رکن نے

resign کر دیا ہے کہ میں اس کینیسی میں نہیں بیٹھوں گی کیونکہ مجھے ایک غیر قانونی کام کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں گزشتہ پندرہ ماہ پنجاب یونیورسٹی کی تاریخ پر آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ پندرہ سال پہلے پنجاب یونیورسٹی کا امتحانی نظام انتہائی اتر تھا۔ ڈیڑھ ڈیڑھ سال کے بعد رزلٹ آیا کرتے تھے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ معزز رکن جب کھڑے ہونے تو انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ ان کا ایک پوائنٹ آف آرڈر pending ہے۔ میں پہلی بات تو آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر پر decision تو pending ہو سکتا ہے لیکن پوائنٹ آف آرڈر کبھی pending ہوا ہے یا نہیں؟ میں اس پر آپ کی رولنگ چاہوں گا۔

جناب چیئرمین، پوائنٹ آف آرڈر pending نہیں ہو سکتا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میری آپ سے دوسری گزارش یہ ہے کہ اتنے انتہائی اچھے ماحول میں تحریک التوائے کارپیل رہی تھیں، کام نکلیا جا رہا تھا اور خواہ مخواہ میرے دوست نے کھڑے ہو کر ایک ایسی بات شروع کر دی جس کا پڈس کی کارروائی کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں۔ اس لئے میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ تحریک التوائے کار کو take up کریں۔

(اذان گھر)

جناب چیئرمین، آدھ گھنٹے کے لئے وقفہ برائے نماز کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر نماز گھر کے لئے ہاؤس کی کارروائی آدھے گھنٹے کے لئے متوی کی گئی)

(نماز گھر کے بعد 2 بج کر 10 منٹ پر جناب قائم مقام سپیکر

کرسی صدارت پر متمکن ہونے)

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو زیر غور لیا گیا)

دی فارمین کرسچین کالج لاہور، بل 2004

جناب قائم مقام سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

Now, we take up the Forman Christian College Lahore Bill, 2004 Minister for Education may move it.

MINISTER FOR EDUCATION: Sir, I move:

"That the Forman Christian College, Lahore Bill 2004 as recommended by the Standing Committee on Education be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is

"That the Forman Christian College, Lahore Bill 2004 as recommended by the Standing Committee on Education be taken into consideration at once."

At this I would like to point out that it has come to my notice that there has an agreement between the Minister Incharge and the movers of the amendments. Both the sides have mutually agreed on 3 amendments of clause 8, 13 and 17 of the Bill. The rest of the amendments to be treated as withdrawn.

The motion moved and the question is

"That the Forman Christian College, Lahore Bill 2004 as recommended by the Standing Committee on Education be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause

CLAUSE - 3

MR ACTING SPEAKER: Now, clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 4

MR ACTING SPEAKER: Now, clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 5

MR ACTING SPEAKER: Now, clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 6

MR ACTING SPEAKER: Now, clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 6 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE - 7

MR ACTING SPEAKER: Now, clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 7 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE - 8

MR ACTING SPEAKER: Now, clause 8 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Education and Syed Ihsan Ullah Waqas. Minister for Education may move it.

MINISTER FOR EDUCATION: Sir, I move

That in clause 8 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education, for sub-clause (1), the following shall be substituted -

"(1) The Rector shall be an eminent scholar of national repute, who shall be appointed by the Government upon the recommendation of the Board on such terms and conditions as may be determined by the Board "

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

That in clause 8 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education, for sub-clause (1), the following shall be substituted -

"(1) The Rector shall be an eminent scholar of national repute, who shall be appointed by the Government upon the recommendation of the Board on such terms and conditions as may be determined by the Board "

The amendment moved and the question is.

"That in clause 8 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education, for sub-clause (1), the following shall be substituted -

"(1) The Rector shall be an eminent scholar of national repute, who shall be appointed by the Government upon the recommendation of the Board on such terms and conditions as may be determined by the Board " "

(The motion was carried)

MR ACTING SPEAKER: The question is

"That clause 8 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 9

MR ACTING SPEAKER: Now, clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 9 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

رانا منہا اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری آپ نے فرمایا ہے کہ آپ کے علم میں یہ بات آئی ہے کہ between Education Minister اور متعلقہ ممبر کے کوئی understanding ہوئی ہے اور اس کی وجہ سے تمام amendments withdraw کر لی گئی ہیں ماسوائے ان کے جو اب circulate ہوئی ہے تو جن کے ساتھ ان کی understanding ہوئی ہے جیسا یہ فرما رہے ہیں یا آپ تک انہوں نے convey کیا ہے۔ احسان اللہ وقاص صاحب یہاں پر موجود نہیں ہیں اور ہم دیکھ رہے تھے جب کارروائی شروع ہو تو وہ پانچ دس منٹ تک پہنچ جائیں تو میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ سے احسان اللہ وقاص صاحب نے اس بات کو confirm کیا ہے کہ میری understanding ہو گئی ہے جس کی وجہ سے ہم نے تمام amendments جو اپوزیشن کی طرف سے دی گئی تھیں وہ withdraw کر لی ہیں کیونکہ ہمیں تو یہ بات convey نہیں کی گئی۔ یہ بات میرے علم میں نہیں ہے اور ڈاکٹر سے میں نے پوچھا تو وہ کہتے ہیں کہ -----

جناب قائم مقام سیکرٹری، ان کی in writing ہے اور اس پر ان کے signature ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری اس بارے میں ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں۔۔۔ (نعرہ ہانپتے تحسین)

جناب قائم مقام سیکرٹری، ایسی کوئی بات نہیں ہے وہ اپنی انٹرمیشن کی بات کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری رانا صاحب جو بات کر رہے ہیں وہ بھی ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب نے ابھی بتایا ہے کہ ان کے ساتھ کچھ discussions ہوئی ہیں اس حد تک تو مجھے معلوم ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری ہمیں اس بارے میں یعنی میں یہی پوچھ رہا تھا کہ آپ کی بات احسان اللہ وقاص صاحب سے ہوئی ہے اور انہوں نے آپ سے بات کہی ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، مجھے ان کی in writing پیش کی گئی ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری وہ in writing ہمیں بھی دکھادیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ کاپی رانا صاحب کو دکھائیں گی۔

وزیر تعلیم، جناب سیکرٹری جس پوائنٹ کا رانا مناء اللہ صاحب نے اشارہ کیا ہے تو میرے پاس ایک

joint statement یہاں پر sign کی ہے جس پر میں نے اور ممبر آف دی اپوزیشن جو کہ

ایم۔ ایم۔ اسے کے پارلیمانی لیڈر احسان اللہ وقاص صاحب نے دستخط کئے ہیں اور اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ کاپی رانا صاحب کو پیش کر دوں۔
 جناب قائم مقام سیکرٹری، جی ہاؤس کاپی رانا صاحب کو دے دیں۔
 وزیر تعلیم، ٹکریہ سرا!
 جناب سیکرٹری، رانا صاحب! کیا آپ مطمئن ہیں؟
 رانا مناء اللہ خان، جی سرا!

CLAUSE - 10

MR ACTING SPEAKER: Now, clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 11

MR ACTING SPEAKER: Now, clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 12

MR ACTING SPEAKER: Now, clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 13

MR ACTING SPEAKER: Now, clause 13 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister incharge and Syed Ishan Ullah Waqas. Minister for Education may move it.

MINISTER FOR EDUCATION: Sir, I move.

That in clause 13 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education, in sub clause (1), for the para (ii), the following shall be substituted

"(ii) two eminent persons/scholars of national repute to be nominated by the Board of Directors of the Societal"

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

That in clause 13 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education, in sub clause (1), for the para (ii), the following shall be substituted

"(ii) two eminent persons/scholars of national repute to be nominated by the Board of Directors of the Societal"

The amendment moved and the question is.

"That in clause 13 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education, in sub clause (1), for the para (ii),

the following shall be substituted

"(ii) two eminent persons/scholars of national repute to be nominated by the Board of Directors of the Societal"

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: The question is

"That clause 13 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now , clause 14 of the Bill is under consideration
Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now , clause 15 of the Bill is under consideration
Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 15 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE 16

MR ACTING SPEAKER: Now , clause 16 of the Bill is under consideration Since
there is no amendment in it, the question is:

That clause 16 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR ACTING SPEAKER: Now, clause 17 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Education and Syed Ihsan Ullah Waqas. Minister for Education may move it!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب قائم مقام سپیکر، جی! ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! احسان اللہ وقاص صاحب سے جو agreement ہوئی تھی تو دو

انہوں نے پیش کر دی ہیں اور اگر ایک amendment میں پیش کر دیتا ہوں جو انہوں نے کی ہے۔

وزیر تعلیم، by all means سرا ضرور پیش کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

DR SYED WASEEM AKHTAR: Sir, I move.

That in clause 17

جناب قائم مقام سپیکر، ایک منٹ پہلے ان کو پڑھنے کو دیں۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن رولز میں نام میں احسان اللہ وقاص

صاحب اور میرا لکھا ہوا ہے تو اس لحاظ سے اگر میری تو خواہش ہے کہ وہ پڑھیں لیکن وہ نام وقاص صاحب کا ہے۔ یا تو وقاص صاحب ہوں تو وہ پیش کر دیں۔

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! آپ رولز مٹل کر کے ان کے behalf پر انہیں اجازت دے سکتے

ہیں کیونکہ یہ ترمیم ان کی طرف سے پیش ہوئی تھی۔ agreement بھی ان کا یہی ہوا تھا لیکن ان

کے غیر حاضر ہونے کی وجہ ایک تو پہلے confusion پیدا ہوئی اور دوسرا یہ ہے کہ دو ترمیم انہوں

نے پیش کی ہیں تو میرا خیال ہے کہ ایک amendment پوزیشن کی طرف سے پیش ہو جائے اور

ڈاکٹر وسیم صاحب پیش کر دیتے ہیں۔ اور راجہ صاحب کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! ڈاکٹر وسیم صاحب agree کر گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اجازت دے دی

and I will move this amendment now Sir. I move:

"That in clause 17 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education, in sub-clause (1), for para (vii), the following shall be substituted -

"(vii) an expert in the field of education to be nominated by the Secretary, Education out of a panel of experts; and".

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

That in clause 17 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education, in sub-clause (1), for para (vii), the following shall be substituted -

"(vii) an expert in the field of education to be nominated by the Secretary, Education out of a panel of experts, and"

The amendment moved and the question is:

"That in clause 17 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education, in sub-clause (1), for para (vii), the following shall be substituted -

"(vii) an expert in the field of education to be nominated by the Secretary, Education out of a panel of experts, and"

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: The question is

"That clause 17 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR ACTING SPEAKER: Now, clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR ACTING SPEAKER: Now, clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR ACTING SPEAKER: Now, clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR ACTING SPEAKER: Now, clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration
Since there is no amendment in it, the question is -

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE 23

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration
Since there is no amendment in it, the question is -

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Schedule of the Bill is under consideration
Since there is no amendment in it, the question is -

"That the Schedule of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration.
Since there is no amendment in it, the question is -

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration.
Since there is no amendment in it, the question is -

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill "
(The motion was carried)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration.
Since there is no amendment in it, the question is -

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill "
(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, Long Title of the Bill is under consideration
Since there is no amendment in it, the question is -

"That Long Title of the Bill do stand part of the Bill "
(The motion was carried)

Minster for Law'

MINISTER FOR EDUCATION: Sir, I may be allowed to move on behalf of Law
Minister

MINISTER FOR EDUCATION: Sir, I move that the Forman Christian College,
Lahore Bill 2004 be passed

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is -

That the Forman Christian College, Lahore Bill 2004 be passed

(The Bill was passed)

جناب قائم مقام سپیکر، اجلاس کا وقت ختم ہو چکا ہے لہذا اجلاس بروز جمعہ المبارک مورخہ 17- ستمبر 2004 صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 17-ستمبر 2004

1- تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

2- سوالات (حکمرانکات، جنگی حیات و ماہی پروری)

(1) نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(II) غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

3- بحث

خصوصی تعلیم پر عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس)

جمعہ المبارک '17 - ستمبر 2004

(یوم الجمع، یکم شعبان المعظم 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی جمیہ برز، لاہور میں صبح 10 بج کر 35 منٹ

پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

کلمات قرآن پاک اور ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ مِنَ الْفَيْضِ الرَّحِيمِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَهُمُ الظُّلُمَاتُ يُخْرِجُوهُمْ مِّنَ النُّورِ

إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ حَاجَبُوا بُرْهَانَ رَبِّهِمْ إِنَّا أَنشَأْنَاهُ

الْمَلَكَ إِذْ قَالَ إِنْبُرْهُم رَّبِّيَ الَّذِي يُعْجِبُ وَيُبْهِتُ قَالَ آتَا

أُحْسَى وَأُمِيتُ قَالَ إِنْبُرْهُم فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالسَّمْسِ مِنَ

الْمَشْرِقِ فَأَتِي بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ قَبْهَتِ الَّذِي كَفَرَ وَاللَّهُ

كَذِيهِدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

سورۃ البقرۃ آیات، 257 تا 258

جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کا دوست خدا ہے کہ اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے جاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے دوست جحیم ہیں کہ ان کو روشنی سے نکال کر اندھیرے میں لے جاتے ہیں۔ جی لوگ اہل دوزخ ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ بلا تم نے اس شخص کو نہیں دکھا جو اس (غرور کے) سبب سے خدا نے اس کو سزا بخشی تھی ابراہیم سے پروردگار کے پاس سے میں بھگڑنے لگا جب ابراہیم نے کہا میرا پروردگار تو وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے وہ بولا جلا اور مارتا تو میں جی سکتا ہوں۔ ابراہیم نے کہا کہ خدا تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے آپ اسے مغرب سے نکال دیجئے (یعنی کہ) کافر میں جو گیا

وما علینا الا البلاغ ۝

اور خدا کے سوالوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا ۝

سوالات (محکمہ جگت: جنگی حیات و ماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے اجنڈے پر محکمہ جگت: جنگی حیات و ماہی پروری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دینے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1682 ملک محمد اقبال چتر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، On his behalf Q No. 1682 (معزز رکن نے ملک محمد اقبال چتر کے ایام پر طبع شدہ سوال نمبر 1682 دریافت کیا)

محکمہ جنگلات کے پارکس اور ان کی دیگر تفصیل

- *1682، ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) محکمہ ہذا کے صوبے میں کتنے پارکس کس کس جگہ کتنے کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں اور یہ کب بنائے گئے ہیں؟
- (ب) ان پارکوں میں عوام کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟
- (ج) لال سوہانہ پارک بہاول پور کتنے رقبہ پر مشتمل ہے اور کب مکمل ہوا تھا؟
- (د) 1999 سے آج تک اس پارک کی دیکھ بھال کے لئے کتنی رقم سالانہ خرچ کی گئی ہے؟
- (ه) اس پارک میں کس کس قسم کے جانور رکھے گئے ہیں؟
- (و) اس پارک میں عوام کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

وزیر جنگلات،

(الف) محکمہ جنگلات میں درج ذیل پارک موجود ہیں۔

نمبر شمار	نام پارک	نام ضلع	رقبہ	حکام	کب بنائے گئے
1-	لارنس پارک جھانگ مانگا	قصور	1138 ایکڑ	جھانگ مانگا جیل	1964-65 F-60-61
2-	جلو پارک	لاہور	381-ایضاً	جلو	1981-82 F-1978-79
3-	راوی نیشنل پارک	لاہور	65-ایضاً	راوی جوگ و پور	1973
4-	ٹال سوہاڑا پارک بہاولپور	بہاولپور	162568-ایضاً	بہاولپور	1972
5-	ہنری نیشنل پارک	جہلم	17313-ایضاً	سواہہ کینٹ	1992-93 F-1986-87
6-	گنت والا لارنس پارک	فیصل آباد	125-ایضاً	گنت والا	1991-92 F-1984-85
7-	کھان پلٹیشن	فوجی ٹیک سکھ	10-ایضاً	کھاپیہ	1994-95
	چیک نمبر گ ب 730/				
8-	ٹانوال	ٹانوال	4-ایضاً	ٹانوال پارک	1991-92
9-	سہر آباد	ٹانوال	08-ایضاً	سی۔ٹی روڈ میٹینجمنٹ	1991-92
10-	میلی ٹھکرات	ایضاً	09-ایضاً	سہر آباد RD 1024 26/R	ایضاً
11-	لارنس پارک پتھروٹی	ٹانوال	12-ایضاً	فیصل آباد روڈ پتھروٹی	1999-2000
12-	سیٹھل پارک	ادکانہ	104-ایضاً	ہینڈ سیٹنگ	ایضاً
13-	راجن پور لارنس پارک	راجن پور	5-ایضاً	کوٹ مٹھی	1984-85

(ب) محکمہ جنگلات کے زیر انتظام درج ذیل پارکوں میں سونیات فراہم کی گئی ہیں۔

چھاننگا مانگا پارک، جلو پارک اور راوی نیشنل پارک۔

1- مذکورہ بالا پارکس میں حسب ذیل سونتیں میسر ہیں؛

کستی رانی، کیفے میریا، لاگ ہمنس، سواری ٹرام، بیئرین، مسجد، واٹر پارک، سلائیڈ،

ایلیٹرک جمونے، آہنی پیٹنگ اور بچوں کے لئے جمونے وغیرہ

لال سوہانرا نیشنل پارک

1- سرسبز باغات بنانے کے ہیں جن پر بیٹھنے کے لئے بیچ مہیا کئے گئے ہیں۔

2- بچوں کی تفریح کے لئے مختلف قسم کے جمونے، سی سا، موگی بار، سیلیری

سلائیڈز موجود ہیں۔

3- کشتی رانی کے لئے ایک عدد جمیل موجود ہے۔ جہاں پر کشتی پر سیر کرنے کی سہولت موجود ہے۔

4- کھانے پینے کے لئے کنٹینر موجود ہے جہاں پر کھانا، مشروبات، ٹافیاں وغیرہ موجود ہیں۔

5- رات کے قیام کے لئے محکمہ سیاحت کی طرف سے ایک عدد ہوٹل تعمیر کیا گیا ہے جہاں 6 عدد ایئر کنڈیشن سیٹ موجود ہیں۔

6- سائیکل، موٹر سائیکل، کاریں وغیرہ ٹھہرانے کے لئے سینڈ قائم کیا گیا ہے۔

7- بچوں کے دل بھاننے کے لئے مختلف قسم کے جانور، پرندے، مچھروں و مختلف جگہ جات میں رکھے گئے ہیں۔

8- کالے و چکارہ ہرنوں کی افزائش کے لئے ہتھکے تعمیر کئے گئے ہیں۔

9- سیاحوں کی تفریح کے لئے ایک لائن سہاری بھی تعمیر کی گئی ہے۔

لہڑی نیچر پارک

لہڑی نیچر پارک میں کسی قسم کی داخلہ نہیں نہ ہے۔ عوام، سیاحوں کے لیے مصنوعی جھیلیں، واٹر پونڈ، کشتی رانی، ٹھیکٹ بیت الخلاء، ڈیو پوائنٹس، پانی پینے کی سہولت کے علاوہ بچوں کے لئے جھولے وغیرہ ہیں۔ نیچر پارک ہذا جیسا کہ نام سے ظاہر ہے نیچرل ٹوبسورٹی کو قائم رکھتے ہوئے بنایا گیا ہے۔ سیاحوں کی سہولت کے لئے منگلا کینٹ سے 5 کلو میٹر سڑک پختہ کی گئی ہے جبکہ ایک ٹورسٹ ہٹ بھی دوران سال 1986 تعمیر کیا گیا ہے۔

گٹ والا فارسٹ پارک، کمالیہ پلانٹیشن

ان پارکوں میں عوام کی تفریح کے لئے درج ذیل سہولیات فراہم کی گئی ہیں،

1- جمیل و کشتی رانی 2- جاگنگ ٹریک 3- معمولی پہاڑی 4- بندر ہاؤس 5- جنگلی جانور پرندے 6- سیک باڈ 7- روز گارڈن 8- یاسمین گارڈن 9- پارکنگ 10- ٹائلٹ

11- کھاس کے لائن 12- بچوں کے لئے کھینے کے گرافونڈ 13- بچوں کے تے
 بھوے 14- پیٹ فارم برائے نماز 15- برائے تعلیم مختلف اقسام کے پودے
 خانیاوال، مہر آباد، پٹل گھراٹ، چیچہ وطنی، سلیمانیکہ اور راجن پور
 ان پارکوں میں عوام الناس کے لئے گراسی پلانٹ، جمیل مہ موگی بار اور کنٹینر وغیرہ
 کی سہولیات محکمہ جنگلات نے فراہم کی ہوئی ہیں۔

(ج) لال سوہانز انیشنل پارک کا کل رقبہ 162568 ایکڑ ہے اور یہ 1972 میں قائم کیا گیا
 جس میں 17769 ایکڑ پرائیویٹیشن کی گئی ہے۔
 (د) پارک کی دیکھ بھال کے لئے درج ذیل رقم خرچ کی گئی۔

سال	خرچ دیکھ بھال
1999-2000	1819520 روپے
2000-2001	1813520 روپے
2001-2002	2386220 روپے
2002-2003	1425567 روپے

(ہ) نیشنل پارک بہاولپور میں درج ذیل جانور (cages) میں رکھے ہوئے ہیں؟
 گینڈے (نر و مادہ 2 عدد) کالے ہرن 527 عدد چکارہ ہرن 118 عدد نیل
 گائے 21 عدد

کالے تیر 2 عدد	بیر 2 عدد	آسٹریلوی طوطے 2 عدد	سور 2 عدد
نیلا سور 69 عدد	سفید سور 12 عدد	پانڈیا سور 8 عدد	فیڈنٹ 4 عدد
بندر 2 عدد	کیرویلین مرغانی 134 عدد	کوچ 3 عدد	مام خ 81 عدد
کاراج ہنس 8 عدد	چری مرغی (گنی فول) 13 عدد		

(و) جزی (ب) ملاحظہ فرمائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری لال سوہانز انیشنل پارک بہاولپور شہر سے تقریباً تیس
 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ ایک اچھا پارک ہے۔ میں نے ضمنی سوال میں یہ پوچھنا ہے کہ کیا
 بہاولپور سے لال سوہانز تک اگر کوئی نورسٹ آجائیں تو ان کو لے جانے کا کیا انتظام ہے اور آیا

کوئی Tourist Guide بھی ان کو around the park لے جانے کے لئے مہیا کئے گئے ہیں یا نہیں کئے گئے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جناب سیکرٹری، نورازم کا علیحدہ محکمہ ہے۔ یہ ان سے متعلقہ سوال ہے۔ وہ اس کا بہتر جواب دے سکتے ہیں۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سیکرٹری جو سڑک بہاولپور سے حاصل پور جاتی ہے اس سے آگے لال سوہانہ کی سڑک ہے۔ وہ سڑک اتنی معمولی ہے کہ اگر دو گاڑیاں آجائیں تو وہ آمنے سامنے سے ٹکرا جاتی ہیں۔ اگر یہ لال سوہانہ نیشنل پارک ہے تو پارک کے لئے اس کی سہولتیں بھی ہونی چاہئیں کیونکہ وہاں جانا ہی بہت مشکل ہے۔ اس کے علاوہ وہاں پر ٹیلیفون کا بھی کوئی انتظام نہیں ہے۔

وزیر جنگلات، ان کی تجویز ہم نورازم ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیں گے اور ضمنی حکومت کو بھی بھیج دیں گے تاکہ وہ سڑک بھی بن جائے اور ٹیلی کمیونیکیشن والے بھی وہاں پر ٹیلیفون کا بندوبست کر دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری، گزارش یہ ہے کہ یہ وقتہ سوالات ہے، ظاہر ہے کہ اس کے بارے میں متعلقہ وزیر صاحب کو بھی یہ معلوم ہوگا کہ آج ان کے ٹکٹے کے حوالے سے سوالات ہیں۔ یقیناً میں سمجھتا ہوں کہ اسمبلی سیکرٹریٹ نے ضرور انہیں intimate کیا ہوگا لیکن آج جب یہاں پر سوالات ہیں تو وزیر نورازم یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ اس کا نوٹس لیا جانا چاہیے۔ دوسری میری تجویز یہ ہے کہ میں نے وزیر صاحب سے ضمنی سوال کیا ہے تو وزیر موصوف نے کہا ہے کہ میرا محکمہ نہیں ہے، دوسرے وزیر نے جواب دینا ہے۔ میں یہ اتناں کروں گا کہ نورازم سے متعلق جتنے بھی سوالات ہیں، بڑے اہم سوالات ہیں ان کو pending کر لیا جائے تاکہ جب وزیر متعلقہ آئیں تو پھر ان کو take up کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، نوازیم کا علیحدہ ٹکڑہ ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! نوازیم کے سوالات ہی نہیں ہیں۔ آپ نے جو ضمنی سوال کیا تھا اس کے متعلق معزز وزیر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ وہ نوازیم سے متعلق ہے، ان سے متعلق وہ سوال نہیں ہے۔ جس دن نوازیم کے سوالات ہوں گے تو آپ ان سے پوچھیں وہ جواب دیں گے۔ آج تو ان کا دن نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! اس میں دیکھیں کہ کیا Ambiguity ہے کہ ایک ٹکڑے کو پھاڑ کر دو میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس کے نتیجے کے اندر سوال تو آج آیا ہوا ہے اور اس کے حوالے سے ضمنی سوال ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ دوسرے وزیر صاحب آئیں گے تو اس حوالے سے علیحدہ سوال کیا جائے۔ جب یہ سوال آیا ہوا ہے تو دونوں چیزیں اکٹھی کیوں نہیں کی جاتیں تاکہ ایک ہی دھند ساری بات ہو جائے۔ اب یہ سوال ضروری نہیں ہے کہ ان کے حوالے سے آیا ہو۔ اب اس حوالے سے یہ سوال آیا ہوا ہے تو جواب آنا چاہیے تھا۔ اسی طرح سارے سوالات کا معاملہ ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ نے ضمنی سوال کیا ہے۔ یہ تحریر نہیں ہے ورنہ ان کو information ہوتی تو وہ اس کا جواب تیار کرتے۔
ڈاکٹر سید وسیم اختر، لال سوہانہ کی بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، لال سوہانہ کا جہاں تک سوال ہے وہ تو آپ کی بات ٹھیک ہے۔ آپ کی بات اس حد تک بھی صحیح ہے کہ وہ نوازیم سے متعلق ہے، اچھا پارک ہے وہاں ریست ہاؤس بھی ہے۔ اس سوال میں یہ شامل کیا جاتا تو وہ اس کا جواب دے دیتے۔

حاجی محمد اعجاز، یوانٹن آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک بہت اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، وقفہ سوالات کے بعد کر لیجئے گا۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! میں وزیر صاحب سے آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہوں گی کہ جڑ (ب) میں نمبر 2 پر دیا ہوا ہے کہ بچوں کی تفریح کے لئے مختلف قسم کے بھولے، سی سا، مونکی ہارسلیری سٹائیز موجود ہیں۔ کیا آپ نے کبھی وہاں پر چیک کیا ہے کہ ان پر پالش کی گئی ہے یا جیسے وہ بنے تھے اسی طرح موجود ہیں؟ سچے جب وہاں جاتے ہیں تو ان کے کپڑے ہمت جاتے ہیں، وہ اتنی ٹراب حالت میں ہیں کہ ان کی maintenance نہیں کی گئی۔

جناب قائم مقام سپیکر، پالش کا جنگلت سے کیا تعلق ہے؛

محترمہ پروین مسعود بھٹی، Maintenance کا تعلق تو ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ درختوں کے بارے میں بات کریں، جنگلت کے بارے میں بات کریں۔ بی بی! آپ کا یہ سوال بنتا نہیں ہے۔ آپ ایسا سوال کریں جو جنگلت سے متعلق ہو۔

وزیر جنگلت، جناب سپیکر! ہم کوشش کریں گے کہ ان کی مرمت اور پالش وغیرہ ہو جائے۔ محکمہ ٹورازم والے سالانہ مرمت کرتے ہیں۔ اس دفتر انھیں درخواست کریں گے کہ ابھی کوالٹی کی پالش کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! اب ابہام پیدا ہوتا ہے۔ انھوں نے جواب تو دینے ہوئے ہیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اگر ان کے متعلقہ نہیں ہیں تو یہ یہاں لکھ دیتے کہ یہ ٹورازم سے متعلقہ سوال ہے، ہم نے اس کا جواب نہیں دیا۔ اب جواب بھی دے دینے ہیں تو جب ضمنی سوال ہوں گے تو پھر بات تو ہوگی۔ پھر آپ کی طرف سے اور ان کی طرف سے بات آتی ہے کہ یہ تو ٹورازم سے متعلق ہے تو پھر اس کے جواب کیوں دینے ہیں؟ اس کے جواب نہ دیتے۔

محترمہ نشاط افزا، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیے!

محترمہ نشاط افزا، جناب والا! ہمیں جو ایجنڈا دیا گیا ہے، میں آپ سے گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ اس پر محکمہ جنگلت، جنگل حیات و ماہی پروری لکھا ہوا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ کیا یہ گھنٹیاں

درختوں پر چڑھائیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ماہی پروری علیحدہ محکمہ ہے۔ ان کے بھی جواب آجائیں گے۔ وہ محکمہ موجود ہے۔ اس کا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

بیگم زینت خان، ہم نے تو یہ دیکھا ہے کہ چشمے عموماً آنکھوں پر چڑھے ہوتے ہیں لیکن یہاں سروں پر بھی چڑھے دیکھے ہیں۔ اس لئے مچھلیاں بھی اگر درختوں پر چڑھ جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی 'بی بی'! The most important member of the House

محترمہ زاہدہ سرفراز، جناب سپیکر! بے نظیر بھٹو کے دور میں بھی جنگلات اور ماہی پروری کی منسٹری اکٹھی ہوتی تھی تب بھی مچھلیاں درختوں پر ہی چڑھا کرتی تھیں۔

محترمہ نشاط افزاء، جناب سپیکر! ان کو پتا ہونا چاہیے کہ اگر ایک حکومت ضعیف کرتی ہے تو آپ آسمان سے اتر کر فرشتے آنے ہیں آپ سے تو عطیایاں نہیں ہوتی پابیش۔ آپ تو اس کو صحیح چلائیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال 3500

جناب طاہر اختر ملک، On his behalf Q No 3500 (معزز رکن نے جناب تنویر اشرف

کاٹھہ کے ایما، پر طبع شدہ سوال نمبر 3500 دریافت کیا)

ضلع گجرات۔ سرکاری جنگلات کا رقبہ

اور فروغ کے لئے حکومتی اقدامات کی تفصیل

*3500، جناب تنویر اشرف کاٹھہ، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) ضلع گجرات میں سرکاری جنگلات کتنے ایکڑ رقبے پر موجود ہیں؟ اس میں مزید اضافے کا کیا منصوبہ بنایا گیا ہے؟ ان جنگلات سے سال 2002-03 میں کتنی کلا آدہ لکڑی حاصل

ہوتی؟

(ب) جنگلات لگانے کے لئے عام افراد کو کیا ترغیبات دی گئیں اور اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے، تفصیل دی جائے؛

وزیر جنگلات،

(الف) گجرات فارسٹ ڈویژن ضلع گجرات میں 5173 ایکڑ رقبہ پر جنگلات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- ریزرو فارسٹ بیدجات	1896 ایکڑ
2- پروفیکلڈ فارسٹ	1174 ایکڑ
3- سیکشن 38 بیدجات	2659 ایکڑ
4- ان کلاسڈ بیدجات	1444 ایکڑ

ان بیدجات میں محکمے کی منصوبہ بندی کے تحت کٹائی درختان و شجرکاری کی جاتی ہے۔ سال 2003-04 میں بید کھلہ پلانٹ میں تقریباً 140 ایکڑ نئی شجرکاری کا پروگرام ہے جس سے شجرکاری میں اضافہ ہو گا۔ نیز سال 2002-03 میں ٹاڈیوال تزد کونٹ غلڈن اپر جہلم کینال سے 1146 عدد درختان کی کٹائی کی گئی جس سے 14214.59 مکسرف لکڑی اور 7775 مکسرف ہالٹ حاصل ہوا۔

(ب) ضلع گجرات میں عام افراد کو شجرکاری کی ترغیب کے لئے بذریعہ بیروزا اشتہارات، پبلک میٹنگ سکولوں و تعلیمی اداروں اور دیگر سرکاری و غیر سرکاری اداروں میں لوگوں کی شمولیت کے ساتھ شجرکاری کی گئی نیز عام لوگوں کی سہولت کے لئے ضلع گجرات میں جینیٹ فارسٹ کالونی اور ٹاڈیوال گجرات سرگودھا روڈ پر زمیں قائم کی گئیں جہاں سے لوگوں کو ارزاں نرخوں پر پودے میا کئے گئے اور اس کے خاطر خواہ نتائج حاصل ہوئے۔ دوران سال 2002-03 میں ضلع گجرات میں 238646 عدد پودے مختلف جگہوں پر لگائے گئے۔

جناب طاہر اختر ملک، جناب سپیکر، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو نئے جنگلات لگانے گئے ہیں ان میں کن کن اقسام کے درخت شامل ہیں؟

وزیر جنگلات، اب بیماری پالمسی یہ ہے کہ جو indigenous پودے ہیں وہی لگانے جاتے ہیں جن میں کیکر، شیشم، نیم، شمتوت اور تللی وغیرہ لگانے جاتے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری میرے دو ضمنی سوال ہیں کہ جنگلات میں کچھ عرصہ قبل سفیدے کا درخت لگانا شروع کیا تھا اور بے تحاشا زمینوں پر سفیدے کا درخت لگا دیا۔ یہ کس سکیم کے تحت لگایا گیا؟ کس نے اس کو منظور کیا کہ سفیدے کا درخت لگایا جائے۔ اس نے ساری زمین کو برہا کر دیا ہے۔ اب یہ سفیدے کا درخت نہیں لگا رہے، یہ زمین سے seepage کرتا ہے اور دس گھنٹے پانی زمین سے کھینچ کر فضاء میں پھینکتا ہے۔ اب یہ نہیں لگا رہے اور انہوں نے جو بات کی ہے اس میں سفیدے کا نام نہیں لیا۔ یہ کس سکیم کے تحت لگایا گیا؟ کس نے منظور کیا تھا؟ کیوں لگایا گیا؟ اس کے علاوہ شیشم کے درخت کو بیماری لگ چکی ہے۔ اس کے تدارک کے لئے محکمے نے کیا کیا ہے؟ ہمارے ہاں میں جنوبی پنجاب کی بات کر رہا ہوں کہ وہاں شیشم کا درخت بیماری سے ختم ہو رہا ہے۔ اس کے لئے انہوں نے کیا بندوبست کیا ہے؟

وزیر جنگلات، جناب سیکرٹری شیشم کی بیماری کے بارے میں آگے ایک سوال اسٹیشن آفیسر اللہ داکا صاحب کا ہے۔ اس پر آتے ہیں تو میں اس کی وضاحت کر دوں گا۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ابھی آپ کو بتا دیتا ہوں۔ آگے اس بارے میں سوال ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، ابھی جواب دے دیں۔

وزیر جنگلات، آپ کی یہ بات بالکل درست ہے کہ شیشم کو سوکھے کی ایک بیماری ہے۔ اس سے بہت ساری تعداد میں شیشم کے درخت سوکھ چکے ہیں۔ اس کے لئے ہم نے ایگریکلچر یونیورسٹی، ایوب ریسرچ سنٹر اور ہمارا ایک گٹھ والا میں ٹارگٹ ریسرچ سنٹر ہے ان تینوں کو اس پر depute کیا ہوا تھا کہ یہ اس کی وجہ اور اس کے تدارک کے بارے میں بتائیں۔ یہ ہمارا پانچ سالہ منصوبہ تھا۔ اس میں اب identification ہو گئی ہے کہ بیماری کیا ہے اور اس کے لئے ہم نے نئے طریقے اختیار کئے ہیں۔ ان سے بہت بہتری آئی ہے۔ اب کسی نئے درخت کو سوکھے کی بیماری نہیں لگ رہی، جو پرانے درخت سوکھ چکے ہیں صرف وہی سوکھے ہوئے ہیں۔ اس میں

بنیادی طور پر جس بیماری کا پتا چلا ہے وہ ایک تو fungus infection ہے۔ دوسرا یہ پانی کی کمی کی وجہ سے یکدم water level نیچے چلا گیا تھا اس کی وجہ سے جڑوں میں پانی کم آتا تھا اور اتفاق سے بارشیں بھی کم ہوئیں جس وجہ سے پودے سوکے ہیں۔ کچھ شیشم کے درخت جو بیماری نہروں کے کناروں پر تھے وہ چونکہ بہت پرانے ہو چکے تھے ان کی عمر کافی تھی تو اس سے بھی ان کو resistance کم ہونے کی وجہ سے یہ بیماری لگ گئی لیکن اب ہم نے ان تینوں ٹکڑوں کو ملا کر ایک نیا پلان بنایا ہے اس سے ہم نے ایک تو نئی قسم کا ریج لینے کی کوشش کی ہے اور اس سے ہم نے بیس ایکڑ کی ایک نرسری بنائی ہے جس میں بڑے classified قسم کے درخت ہوں گے۔ پھر انہی سے ریج یا جانے گا اور ریج کی کوائٹی کو بستر کیا جائے گا۔ ساتھ ہی دوائیوں سے جب ہم درخت دھوتے ہیں جن میں ہمیں تھوڑا بہت ہی شک ہو کہ اسے بیماری ہے تو اس کی جڑوں میں دوائی لگا دیں تو اس سے کافی بہتری ہو جاتی ہے۔ یہ ہم نے اس کے تدارک کے لئے کیا ہے۔

دوسرا آپ کا سوال سفیدے کے بارے میں تھا۔ پہلے دور میں paper mill کی ایک تجویز آئی تھی بلکہ لگنی بھی شروع ہو گئی تھی، گجرات کے قریب کاروق paper mill تھی تو اس کے لئے سفیدہ بہت ضروری تھا۔ دوسرا یہ تھا کہ اس زمانے میں water lodging بڑی تھی بہت سیم تھی اور تھوڑی بہت تھی۔ اس میں اس پودے کی بڑی ideal قسم کی بڑی growth ہے۔ اس لئے یہ اس وقت introduce کیا گیا تھا لیکن اب چونکہ سیم بھی نہیں ہے اور تھوڑی کمی ہے اور دوسرا paper mill والا منصوبہ بھی اسی زمانے میں ختم ہو گیا تھا اس لئے اب اس کو بھجوز دیا گیا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، چودھری اصغر علی گجر

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری paper mill کے لئے پورے پنجاب کے اندر ایک درخت کو پھیلا دیا اور water lodging کے اندر اس درخت کو لگایا ہی نہیں ہے۔ تمام اچھے رقبوں کے اندر یہ درخت لگایا یہاں سے اس نے seepage کیا اور سارے رقبے کو تباہ کیا ہے۔ اس طرح وہ بل والا منصوبہ ہی ناکام ہو گیا تو ان نھانات کا کون ذمہ دار ہے؟ انہیں اتنی خبر نہیں تھی کہ جس

مل کے لئے وہ درخت لگا رہے ہیں وہ مل ہی نہیں لگ رہی اور انہوں نے درخت لگانے شروع کر دیئے ہیں۔ اس طرح کسانوں کا بھی نقصان ہوا اور زمینوں کا بھی نقصان ہوا۔ جناب قائم مقام سیکرٹری، گجر صاحب! یہ تو ان کے دور میں نہیں گئے، اس سے پہلے کے گئے ہونے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، وہ دور تو ایک ہی ہے نال۔ کوئی نہ کوئی حکومت تو تھی۔ وزیر زراعت، جناب سیکرٹری! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جناب قائم مقام سیکرٹری، جی فرمائیں!

وزیر زراعت، جناب سیکرٹری! اصغر صاحب ہمارے بڑے پرانے دوست ہیں اور پرانے ساتھی پہلے آرہے ہیں اور یہ rightist thinking کے مالک ہیں اور ہمیشہ ادھر ہی رہے ہیں لیکن ان کو پتا ہونا چاہیے کہ ان وجوہات کے علاوہ کہ زرداری صاحب نے جن کے ساتھ آج کل ان کا alliance ہے انہوں نے سارے پاکستان میں ایک campaign چلائی تھی اور یہ انہوں نے اسلام آباد سے کراچی تک سفیدے کے درخت کو موٹر وے اور سڑکوں پر plant کیا تھا تو یہ تو ان کا کارنامہ ہے، ان کی ایجاد ہے جن کے ساتھ یہ آج کل بیٹھے ہیں۔ یہ اس بات کو یاد کریں۔

لاہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری!۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی۔

لاہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری! اس میں جناب منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ شیشم کا درخت حنا ہے، کیا یہ بتانا پسند کریں گے کہ کتنا درخت حنا ہے، ہوا اور کتنے نئے لگانے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، یہ تو fresh question بنتا ہے۔

لاہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب! انہوں نے جواب دیا ہے کہ حنا ہے، ہونے ہیں۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، محترمہ فرمائیں!

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھوں گی، چونکہ ابھی انہوں نے کہا کہ سفید سے کے درختوں کی وجہ سے paper مل نہیں گی تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ہالوپور میں بھی جہاں لال سوہانرا پارک ہے وہاں بے حساب سفید سے کے درخت لگے ہونے ہیں اور ان کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ سفید سے کے درخت پر پرندے نہیں بیٹھتے کیونکہ وہاں پر جنگلی پرندے بیٹھا کرتے تھے اب وہاں پر بست کمی ہو گئی ہے۔ کیا حکومت سفید سے کے درختوں کو کاٹنے گی یا ان کا کیا سدباب کرے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! ہماری اب جو پالیسی ہے اس کے مطابق ہم نے پودے Govt level پر نہیں لگا رہے۔ اگر کوئی personal level پر لگانا چاہتا ہے تو وہ لگاتا ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ جو پرانا سفید لگا ہوا ہے اس کو کاٹ کر ہم اس کی جگہ نئے درخت کیکر، شیشم یا کوئی اور درخت لگا رہے ہیں۔ سفید سے کی لکڑی آج کل fire wood کے طور پر استعمال ہوتی ہے اور وہ 70.80 روپے من کے حساب سے بکتی ہے اس سے فائدہ ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں گجرات میں جنگلات کے لگانے کے حوالے سے سوال کروں گا کہ ہر سال ہم جتنی ہے اور درخت لگانے جاتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ مالی سال 2002-03 میں کتنے درخت لگانے گئے؟ اب ایک سال گزر گیا ہے ان میں سے کتنے بچا یا ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! اس میں 86% success ریٹ ہے اور وہ ہم نے منگوائی ہے اور ویسے بھی جا کر دیکھتے رہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ 86 فیصد درخت بچ گئے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ شیٹم کے درخت نہروں پر آج سے پچاس یا پینسٹن سال پہلے جو نئی نہریں چلی تھیں لگانے لگے۔ اب وہ درخت اپنی مدت پوری کر کے سوکھ گئے ہیں اور سوکھے ہوئے درختوں کو پبلک یا مینڈر ہافیا کے لوگ کاٹ کر لے جا رہے ہیں۔ ان درختوں کو محفوظ کرنے کے لئے، ان کو کاٹ کر فروخت کر کے ان سے بہتر آمدنی حاصل کرنے کے لئے ان کی کیا پالیسی ہے؛ وہ درخت ویسے ہی خالص ہو رہے ہیں۔ یہ کس پالیسی کے تحت درخت کاٹتے ہیں اور کس پالیسی کے تحت درخت لگاتے ہیں؟

وزیر جنگلات، جناب سیکر! نہروں کے ارد گرد درخت جو سوکھے ہوئے ہیں ان کی سب سے پہلے تو ہم نے numbering کروانی ہے کیونکہ کئی سالوں سے ان کی numbering نہیں ہو سکی تھی۔ اب ہم نے اس کی numbering کروا کر دو طریقے سے sale کر رہے ہیں۔ ایک تو standing auction کرتے ہیں کہ تھڑے کے درخت کو ایک لاکھ یا مرحد وار auction کر دیتے ہیں۔ دوسرا محکمہ فوڈ کاٹ کر اس کو sale کرتا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، وزیر موصوف یہ بتائیں کہ قتل کے اندر جو شیٹم کا درخت لگا ہوا ہے اس کی عمر کتنی ہے؟ اسے کتنی دیر کے بعد کاٹنا چاہیے کیونکہ علاقے کے اندر درخت کی ایک عمر ہوتی ہے۔ اس سے زیادہ عمر کے درخت خالص ہو جاتے ہیں اور اس میں pool آجاتا ہے۔ اسے اپنے proper time کے اندر کاٹنا چاہیے۔ قتل کے اندر جو درخت لگے ہوئے ہیں، خاص طور پر میں جنوبی پنجاب کی بات کر رہا ہوں کہ ان کے شیٹم کی درخت کی عمر کتنی ہے؟ وہ کتنی عمر تک بہترین درخت ہو سکتا ہے؟

وزیر جنگلات، ایک General Rule ہے کہ شیٹم کا درخت بیس سے پچیس سال تک کاٹا جانے تو اس کی لکڑی بڑی feasible ہوتی ہے اور maximum utilization کے لئے ہوتی ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکر! ان کا جواب ہے کہ بیس سے پچیس سال تک شیٹم کے درخت کو کاٹنا چاہیے۔ اب جو شیٹم کے درخت وہاں پر لگے ہوئے ہیں ان کی عمر پچاس سال ہو گئی ہے۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ جو شیٹم کے درخت یہ، بھکر یا ذیرہ غازی خان کی نہروں پر لگے

ہونے ہیں وہ کتنی عمر کے درخت ہیں؟ وہ کم از کم پچاس سال کے درخت ہو چکے ہیں اور ان میں سے کئی درخت سوکھ کر خالی ہو رہے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ 'بکھر' میانوالی، خوشاب، مظفر گڑھ اور راجن پور کی نہروں پر جو درخت لگے ہوئے ہیں ان کی عمر کتنی ہے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، گجر صاحب! میرا خیال ہے کہ اکثر درخت کاٹنے لگے ہیں۔ آپ بھی وہاں موجود ہیں اور ہم بھی وہاں رہتے ہیں۔ کوئی ٹاڈو نادر ہی درخت کھڑا ہو ورنہ تو کاٹنے لگے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، وہ تو لوگ کٹ کٹ کر لے گئے ہیں 'مینڈر مانیا کٹ کٹ کر لے گیا ہے۔

محترمہ نشاط افزاء، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، محترمہ! آپ حکم کریں۔

محترمہ نشاط افزاء، نہیں۔ جناب سیکرٹری! میں تو request کر سکتی ہوں۔ مجھے تھوڑی سی شکایت ہے اور شکایت یہ ہے کہ جب ہم کوئی سوال ایسا کر دیتے ہیں جن سے ہمارے وزراء حضرات سے جواب بن نہیں پاتا تو وہ پھر آئیں بائیں ٹائیں کر دیتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جواب تو وہ بالکل صحیح دے رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے بڑے well-prepared اور اچھے جواب دیئے ہیں۔ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔

محترمہ نشاط افزاء، انہوں نے کہا کہ مجھیلیں درختوں پر چڑھنے لگی ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، محترمہ! آپ سوال کیا کرنا چاہتی ہیں؟ آپ سوال کریں۔ یہ مجھیلیں درختوں پر چڑھنے والا سوال نہیں ہے۔ یہ بڑا اہم سوال ہے۔ اب وہ مجھیلیں کا درختوں پر چڑھنے کا کیا جواب دیں؟

محترمہ نشاط افزاء، جناب سیکرٹری! میرے سوال کا جواب صحیح نہیں آیا اور ان کا جواب مجھے مطمئن نہیں کر رہا۔ ابھی انہوں نے آٹھ سال پرانی بات کی کہ زرداری دور میں یہ تھا۔ یہ پانچ سال سے حکومت میں بیٹھے ہیں کیا یہ ذفیلیں بجا رہے ہیں یا کچھ اور بجا رہے ہیں؟ ان سے پوچھیں کہ یہ کیا

کر رہے ہیں؟ کیا یہ تاش یں ہیں؟ یہ کہہ رہے ہیں کہ نلال حکومت نے یہ کیا؟ نلال حکومت نے یہ کیا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، محترمہ! جو سوال پوچھے ہیں ان کے جواب انہوں نے دے دیئے ہیں۔
 ضمناً وزیر زراعت نے بات کی ہے، وہ ایک علیحدہ بات ہے۔
 سید عبدالعلیم شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، علیم شاہ صاحب!

سید عبدالعلیم شاہ، شکر ہے۔ جناب سیکرٹری! اصل میں آج ہی اسمبلی کے ماحول میں چودھری اصغر علی گجر صاحب جو کردار ادا کر رہے ہیں ان میں ان کا تصور نہیں ہے کیونکہ آج وہ ایسی سیٹ پر بیٹھے ہیں جس کی problem ہی یہی ہے۔ اگر یہ اپنی سیٹ بدل لیں گے تو بہت سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔

دوسری بات جو ہماری محترمہ نے کی ہے ان کے بارے میں، میں عرض کروں گا اور ڈاکٹر صاحب نے جس طرح سوالات کے جوابات دیئے ہیں اس کی تعریف آپ نے خود کی ہے۔ اصغر صاحب نے بات کی ہے کہ ذیرہ غازی خان، یہ وغیرہ میں درست گئے ہونے ہیں ان کی عمریں کتنی ہیں؟ اس کا ہمیں بھی پتا ہے اور ان کو بھی پتا ہے کہ وہ بیٹنیں، بیٹنالیس، پچاس سال کی عمر سے cross کر چکے ہیں۔ ہماری میڈم غلام جان نے جو بات کی ہے کہ وزراء صحیح جواب نہیں دیتے۔۔۔ (قطع کلامیں)

جناب قائم مقام سیکرٹری، شاہ صاحب! یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ Order in the House آرڈر بیگز۔ اگلا سوال نمبر 3501 جناب تویر اشرف کاٹھہ کا ہے۔ موجود نہیں، dispose of اب ہم اگلا سوال 3736 لیتے ہیں۔ جی، محترمہ تمینہ نوید!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، On her behalf Q No. 3736 (معزز رکن نے محترمہ تمینہ نوید کے ایام پر طبع شدہ سوال نمبر 3736 دریافت کیا)

چڑیا گھر بہاولنگر کے مسائل اور ان کا تدارک

*3736- محترمہ ثمنینہ نوید، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاول نگر شہر میں چڑیا گھر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ چڑیا گھر کی عدم توجہ کی وجہ سے قیمتی جانور اور پرندے مر چکے ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ چڑیا گھر کے درخت بروقت پانی نہ ملنے کی وجہ سے سوک رہے ہیں اور چڑیا گھر کی خوبصورتی ماند پڑ رہی ہے؟
- (د) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ چڑیا گھر میں بنیادی سہولتیں فراہم کرنے اور عدم توجہ کی وجہ سے ہونے والے نقصان کے ذمہ داران کے خلاف تادیبی و قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات،

- (الف) ہاں! بہاولنگر شہر سے ملحقہ پلاٹیشن میں ایک وائلڈ لائف پارک قائم کیا گیا ہے جس میں نایاب انواع کے جانور و پرندے رکھے گئے ہیں۔
- (ب) یہ درست نہ ہے۔ وائلڈ لائف پارک بہاولنگر میں رکھے گئے جانوروں / پرندوں کی مناسب دیکھ بھال کی جاتی ہے اور ان کے علاج معالجہ پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ ٹھیکے کی عدم توجہی کی وجہ سے کسی جانور یا پرندے کی موت واقع نہ ہوئی ہے۔
- (ج) یہ درست نہ ہے وائلڈ لائف پارک میں موجود درخت سرسبز و خداداد ہیں اور پانی کی کمی کی وجہ سے درخت خشک نہ ہوئے ہیں۔ عملہ کی محنت اور لگن کی وجہ سے پارک کی خوبصورتی کو برقرار رکھا گیا ہے۔
- (د) چونکہ وائلڈ لائف پارک بہاولنگر میں عدم توجہی اور پانی کی کمی کی وجہ سے جانوروں اور درختوں کا کوئی نقصان نہ ہوا ہے۔ لہذا کسی بھی ابکار کے خلاف کارروائی کا ارادہ نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ساونگر میں جو پڑیا گھر ہے آیا وہاں پر کوئی وینٹری ڈاکٹر تعینات ہے اور جب کوئی جانور وہاں پر بیمار ہوتا ہے تو ادویات کی فراہمی کا کیا طریقہ کار ہوتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، یہ تو لائیو سٹاک کے متعلق ہے۔ آپ جنگلات کے بارے میں سوال کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس میں already جواب دیا جا چکا ہے۔ آپ نے پڑھا نہیں ہے کہ جو بھی وہاں پر جانور ہیں ان کی مناسب طور پر دیکھ بھال کی جاتی ہے اور کوئی عدم توجہی محکمہ کی طرف سے نہیں کی جاتی۔ یہاں پر بکے یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا کسی جانور کی موت واقع ہوتی ہے تو ہم نے اس کو categorically deny کیا تھا کہ کسی جانور کی موت واقع نہیں ہوتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میرا سوال تو دو نوک ہے کہ کیا وہاں پر کوئی وینٹری ڈاکٹر تعینات ہے اور جب کوئی جانور بیمار ہوتا ہے تو ادویات کی فراہمی کا کیا طریقہ کار ہے؟ میں نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب دیا جائے، گول مول نہ کریں۔ میں نے پوچھا ہے کہ وہاں پر ڈاکٹر ہے یا نہیں ہے؟ صرف یہ بتادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! وہاں پر ڈاکٹر تعینات ہے اور وہاں پر جو اس وقت ڈائریکٹر کام کر رہا ہے وہ خود بھی ایک ڈاکٹر ہے۔ اس لئے وہاں پر جانوروں کے علاج معالجے میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہیں ہے۔ ان کو جس دوائی کی بھی ضرورت ہوتی ہے وہ دی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اگلا سوال نمبر 3737 محترمہ ثمنہ نوید صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 3857 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 3859 بھی سید احسان اللہ

وقاص صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر

4207 مخدوم سید محمد مختار حسین صاحب کا ہے۔

مخدوم سید محمد مختار حسین، سوال نمبر 4207

صوبہ میں جنگلات کے رقبے

اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

- *4207، مخدوم سید محمد مختار حسین، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ترقی یافتہ ممالک میں صحت عامہ کو بہترین رکھنے اور صاف ستھری آب و ہوا کے لئے کتنے فیصد جنگلات ضروری ہیں؟
- (ب) صوبہ پنجاب کے رقبہ کے لحاظ سے جنگل کا رقبہ کتنے فیصد ہے اور جنگلات کو محفوظ رکھنے کے لئے محکمہ کیا اقدامات کر رہا ہے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ جنگلات کی عدم حفاظت کی وجہ سے جنگل کا رقبہ کم ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ کیا مناسب تدابیر اختیار کر رہا ہے؟
- (د) صوبہ پنجاب میں جنگل کا رقبہ کس قدر اور کہاں کہاں واقع ہے؟ کیا جنگلات بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟

وزیر جنگلات،

- (الف) ترقی یافتہ ممالک میں صحت عامہ کو بہتر رکھنے اور صاف ستھری آب و ہوا کے لئے ہر ملک کے مخصوص حالات کے پیش نظر 10 تا 25 فیصد جنگلات ضروری ہیں۔
- (ب) پنجاب میں جنگل کا رقبہ 3.1 فیصد ہے۔ اس کو محفوظ رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

1- ٹارپسٹ ایکٹ 1927 کے تحت عمل ہو رہا ہے۔ نیز عوام کو جنگلات کی اکلادیت کے بارے میں الیکٹرانک میڈیا اور اخبارات کے ذریعے آگاہی کے علاوہ تربیت کے نئے ورکشاپ اور سیلے منھ کئے جاتے ہیں اور جنگلات کے فروغ کے لئے سال میں دو دفعہ شجرکاری کی مہم چلائی جاتی ہے۔ تمام سال رعایتی نروں پر پودا جات سپلائی کئے جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ۔

- 1- محکمہ جنگلات کے سٹاف کو اسلحہ برائے تحفظ جنگلات فراہم کیا جا رہا ہے۔
- 2- فوری رابطہ کے لئے پورے محکمہ جنگلات میں وائر لیس سسٹم مہیا کیا جا رہا ہے۔
- 3- ٹارپسٹ سٹاف کی تربیت کی تجدید کے لئے پولیس ٹریننگ سکول چوہنگ بھیجا جا رہا ہے۔
- 4- محکمہ جنگلات کی زمینوں کے خالی حصہ میں جنگلات لگانے کے لئے مختلف سکیمیں بنائی گئی ہیں تاکہ ذخیرہ جات اسزکات اور نروں کے کنارے خالی جگہوں پر جنگلات لگانے جا سکیں۔

(ج) اگرچہ آبادی میں اضافہ کے باعث لکڑی کے استعمال میں اضافہ ہوا ہے اور سالانہ دو کروڑ درخت کاٹ کر استعمال کئے جاتے ہیں مگر محکمہ جنگلات کی کادوئوں اور زمینداروں کے تعاون کی بدولت درختوں اور رقبہ جنگلات میں اضافہ ہوا ہے۔ قیام پاکستان کے وقت زرعی زمینوں پر فی ایکڑ صرف تین درخت موجود تھے۔ جب کہ محکمہ جنگلات اور زراعت کے عملی تعاون کی بدولت اب فی ایکڑ سترہ درخت اوسطاً موجود ہیں۔ نیز سرکاری جنگلات میں حسب ذیل اضافہ ہوا ہے۔

قسم جنگل	1947	2003	اضافہ %
Irrigated Plantations	39244 ہیکٹر	157469 ہیکٹر	401
Canal Side Plantations	1290KM	16600KM	1287
Road Side Plantations	780KM	5600KM	718

(د) حکمہ جنگلات پنجاب کے زیر انتظام، شیخوپورہ، قصور، اوکاڑہ، گوجرانوادر، حافظ آباد، گجرات، منڈی بہاؤالدین، سیالکوٹ، نارووال، غانیوال، میراں پور، پیچھ وطنی، بھٹی، تھیلہ، جھلار، لطیف شاہ، ڈیرہ غازی خان، راجن پور، مظفر گڑھ، یہ، بساؤل پور، لال سوہانز انیشئل پارک، رحیم یار خان، بہاولنگر، جہلم، چکوال، راولپنڈی، اٹک، میانوالی، خوشاب، بھکر، سرگودھا میں جنگلات واقع ہیں جبکہ رقبہ حسب ذیل ہے۔

S. NO.	TYPE	FOREST	AREA
1.	Natural Forest	305405	Hectares
2.	Irrigated Plantations	157469	"
3.	Riveraln Forest	58438	"
4.	Range Lands	162310	"
5.	Canal side	16600	KMS
6.	Road Side	5600	"
7.	Rail Side	1800	"

بہا کہ جز "ج" میں دیا گیا ہے۔ جنگلات بڑھ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سیکریٹری، جی، ضمنی سوال۔

مخدوم سید محمد مختار حسین، جناب سیکریٹری! اس میں میں نے سوال کیا تھا اور انہوں نے جز (ج) کے مطابق جواب دیا آبادی میں اضافے کی وجہ سے سالانہ دو کروڑ درخت کاٹ کر استعمال کئے جاتے ہیں لیکن میرا یہ سوال تھا کہ کوئی ایسا initiative کمانوں کو دیا گیا ہے کہ جس کی وجہ سے جنگلات میں جو زراعت کا رقبہ ہے یا جو پرائیویٹ کاشت کار ہیں وہ اپنے رقبے پر جنگلات لگانے کے لئے جیسا کہ انڈسٹری میں تین فیصد interest پر قرض ملتا ہے اسی طرح اگر کوئی جنگلات لگانے کا تو کیا حکومت اس کو بھی کوئی قرض دے گی یا اس کے آہانے میں کوئی کمی ہو گی یا کوئی اور initiative کیا ہوا ہے؟

وزیر جنگلات، جناب سیکریٹری! یہ جو incentive والی بات ہے یہ اس سوال کے ساتھ related تو نہیں ہے لیکن ہم نے اس دفعہ جو پالیسی بنائی ہے اس میں Agro Forestation کے تحت ہم

نے ایک سکیم شروع کی ہے کہ زمینداروں کے ساتھ مل کر کس طرح forestation کو بڑھایا جائے کیونکہ ہمارے پاس جو ایریا ہے جس پر درخت لگائے جاسکتے ہیں اس ایریا کو بڑھانا بہت مشکل ہے اس لئے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ زمینداروں کو ساتھ ملا کر زیادہ سے زیادہ درخت لگانے جائیں اس میں یہ ہے کہ وہ اپنی فصل بھی ساتھ لگاتے ہیں اور چار پانچ سال بعد جب وہ درخت بڑے ہو جائیں تو ہم ان کے ساتھ share کر لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ کہتے ہیں کہ کیا آپ کوئی loan بھی دیتے ہیں؟
وزیر جنگلات، نہیں۔ جناب سیکرٹری! ہم loan بالکل نہیں دیتے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ کاشتکاروں کو کیا incentive دیتے ہیں؟

وزیر جنگلات، ان کو ہم اپنی زمین دیتے ہیں جس پر Agro Forestation ہوتی ہے جس میں وہ فصل بھی لگاتے ہیں اور ساتھ درخت بھی لگائے جاتے ہیں۔ پانچ سال بعد جب درخت کے نیچے فصل نہیں ہوتی اور جب دس پندرہ سال بعد درخت کاٹا جاتا ہے تو اس income میں سے نصف income ان کو دیتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ان کو ہم subsidized rate پر پودے فراہم کرتے ہیں تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ پودے لگا سکیں۔ تیسری بات یہ کہ ہم انہیں technically بتاتے ہیں کہ جب وہ اپنی فصل میں درخت لگائیں تو درختوں کا سایہ فصل پر نہ پڑے اور فصل کو نقصان نہ پہنچے۔ ہم ان کو technically assistance بھی دیتے ہیں۔

مخدوم سید محمد مختار حسین، ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، شاہ صاحب!

مخدوم سید محمد مختار حسین، جناب سیکرٹری! میں عرض کروں کہ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ یہ کوئی ایسا incentive تو نہیں دے رہے کہ ایک زمیندار اپنے رقبے پر فصل بھجوز کر جنگل لگاتا ہے تو اسے یا تو ٹارگٹ لگانے پر پانچ سال کے لئے جیسے کوئی ایوب ویل لگائے تو اسے آئیڈیو معاف ہوتا ہے یا اس طرح سے اسے کوئی subsidize rate پر ملتا ہے۔ اگر کوئی آدمی زمین پر ٹارگٹ لگانے تو یا تو اسے آئیڈیو میں کوئی بھجوت ہو۔ دو روپے فی پودا تو سب کو دے رہے ہیں بلکہ

پورے پنجاب میں دے رہے ہیں۔ اس کو سپیشل ریٹ پر تو نہیں ملتا، پھر جس رقبے پر وہ فارمٹ لگا رہا ہے اس کے لئے انہوں نے اسے کیا دیا ہے؟ جیسے کہ میں تھ اور فضل چھوڑ کر درخت لگانا ہوں تو چونکہ درخت پندرہ یا بیس سال بعد تیار ہو گا تو اس عرصے کے لئے اس میں مجھے کیا initiative دیا ہے کہ آپ یہ لگا رہے ہیں تو آپ کو آبیانے کی مدد کی ہو گی، آبیانے میں کمی ہو گی کیونکہ انہوں نے لکھا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک میں 25 فیصد فارمٹ ہے جبکہ ہمارے ملک میں 3 فیصد فارمٹ ہے تو اس کو حکومت کی زمینیں جو ابھی بھی غیر آباد پڑی ہیں۔ چلو اس کو تو یہ نہیں پھیرتے تو اگر پرائیویٹ زمیندار درخت لگانے تو اس کے لئے حکومت نے کیا دیا ہے کہ کیا پرائیویٹ زمیندار کو 3 فیصد پر loan دیا جائے گا کیونکہ اُس نے اپنی زمین کو اتنے عرصے کے لئے روکنا ہے اور اس میں فارمٹ لگانا ہے اور فارمٹ کا تو پورے ملک کو فائدہ ہے، لہذا اسے کوئی نہ کوئی ایسا پروگرام دیں، کوئی بہتر پروگرام دیں کہ وہ تھ اور فضل کو چھوڑ کر فارمٹ کی طرف رجوع کرے تو اس کے لئے یا تو loan میں سپیشل بھونٹ دیں جیسے اب زراعت کی انشورنس کے لئے روز اخبارات میں آتا ہے تو انڈسٹری کی طرح زراعت کو بھی اس قسم کا loan دیں یا اگر یہ سپیشل اس کو promote کرنا چاہتے ہیں کہ فارمٹ زیادہ ہو تو اس کے لئے 3 فیصد پر loan دیا جانے کا جو فارمٹ لگانے کا یا اتنا عرصہ اُسے زرعی بنک interest free loan دے گا کہ جب تک اس کی آمدن شروع نہیں ہوتی تو اس وقت تک پانچ سال کے لئے اسے interest free loan جاری ہو گا یا اسے بھونٹ ہو گی۔ اگر حکومت اس میں شامل نہیں ہو گی تو یہ معاملہ کہ زمیندار 3 فیصد سے بڑھا کر اسے 25 فیصد تک بے جائیں جبکہ پورے ملک میں درخت کٹے جا رہے ہیں۔ نہروں پر آپ دیکھیں کہ شیشم کے تمام پرانے درخت سوکھ رہے ہیں اور سوکھ کر آہستہ آہستہ ختم ہو رہے ہیں۔ مقامی آبادی انہیں کٹ کر لے جاتی ہیں۔

جناب سیکرٹری! میرا سوال یہ ہے کہ اس میں حکومت فارمٹ کی بہتری کے لئے کیا کر رہی ہے؟ یہ سوال کے جز (ب) میں ہے تو اس کا جواب دیں۔ یہ بتا رہے ہیں کہ دو روپے میں پودا دے رہے ہیں جو کہ سب کو مل رہا ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، انہوں نے کہا ہے کہ جو درخت لگائیں گے اس میں share ہو گا percentage ہو گا اس کے علاوہ سرکاری زمین بھی دی جاتی ہے۔

مخدوم سید محمد مختار حسین، جو زمیندار ایشیائی پرائیویٹ زمین پر forest لگانا ہے اسے کیا دیا جاتا ہے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جناب سیکرٹری! محترم شاہ صاحب چٹانیں کیوں اتنے agitated ہیں لیکن ان کی تجاویز بڑی اچھی ہیں۔ انہوں نے جو باتیں جٹائی ہیں وہ صرف محکمہ جنگلات سے متعلقہ نہیں ہیں مثلاً آبیانے کا مسئلہ ہے۔ ہم اس طرح کر سکتے ہیں کہ ان کی تجاویز پر سری بنا کر حکومت کو move کریں گے تو انشاء اللہ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ویسے ان کی تجاویز اچھی ہیں۔ آپ کا محکمہ 'ارگنیشن' کا محکمہ اور محکمہ زراعت تینوں بیٹھ کر ان سے تجاویز لیں اور اگر کوئی بہتر proposal بنتی ہے تو اس پر عمل کروائیں۔

جناب محمد وقاص، ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیں!

جناب محمد وقاص، شکریہ۔ جناب سیکرٹری! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حالات کے پیش نظر 10 سے 25 فیصد جنگلات ضروری ہیں جبکہ پنجاب میں اس کا رقبہ 31 فیصد ہے۔ یعنی ہم بہت پیچھے ہیں لیکن اس کے باوجود ہماری حکومت پنجاب نے اور خاص طور پر چودھری پرویز الہی صاحب نے پوری مری کا جو پراجیکٹ بنایا ہے تو خاص اس پراجیکٹ میں 4 لاکھ درخت لگائیں گے تو درختوں کو بڑھانے کی بجائے کاٹنے کی طرف ہمارا رجحان ہے اس کو کیسے روکیں گے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جناب سیکرٹری! ہم fire wood کے لئے پورے پنجاب میں سالانہ تقریباً دو کروڑ درخت کاٹتے ہیں جو ایندھن کے طور پر استعمال ہوتا ہے لیکن اس کی replacement کر دی

ایک آدھ ایسا ملک ہو گا جہاں پر 25 فیصد ایریا جنگلات کا ہے باقی سب میں 10 یا 15 فیصد ہیں اور میں مانتا ہوں کہ ہمارا رقبہ اس سے بھی بہت کم ہے اور اسے زیادہ کرنا چاہئے لیکن اس میں ہماری زمین کی atmosphere conditions بھی soil water بھی کمزور ہے اور بارش کی بھی کمی ہے اور بہت سارا ایریا جیسے چولستان وغیرہ میں feasible نہیں ہے کہ اس میں درخت لگانے جائیں۔ ہمارے یہ problems ہیں تو ہم ایک ایک میں تعداد بڑھانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ یومری کی بات کر رہے ہیں کہ وہاں پر درخت کٹانے جا رہے ہیں۔ وزیر جنگلات، جناب سپیکر! وہی بات میں نے کی ہے کہ جو چیز National interest کی ہو یا ضروری ہو اس میں درختوں کی value اس سے زیادہ نہیں ہوتی۔

جناب قائم مقام سپیکر، تو ان کی جگہ کوئی مزید درخت لگانے جا رہے ہیں؟ وزیر جنگلات، ہم نے کہا ہے کہ ایک تو ان کا کم سے کم نقصان ہو یعنی کم سے کم درخت کٹیں جو بہت ضروری ہیں اور دوسرا اسی جگہ پر زیادہ سے زیادہ replacement کریں اور انشاء اللہ یہ درخت اس سے زیادہ بڑھائیں گے۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا کوئی ایسی تجویز زیر غور نہیں آ سکتی یعنی اسے suggestion سمجھ لیں مثلاً پانچ سال کا عرصہ مقرر کر دیا جائے اور اس میں کوئی خاص درخت nominate کر دیئے جائیں کہ ان کی کٹائی پر مکمل پابندی ہے اور اگر کوئی کٹانے کا تو اسے سزا دی جائے گی۔ کوئی ایسی بات کی جا سکتی ہے۔

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! ہمارے hilly forest مثلاً جیسے ہمارا مری کا natural forest ہے تو اس میں ہمارے law میں green tree کٹانے کی اجازت نہیں ہوتی اور یہ قانون میں منع ہے سوائے اس کے کہ کوئی خاص important کام ہو جیسے سڑک widening کرنی ہو یا کوئی اور ضروری کام ہو۔ اس کے علاوہ صرف سوکے درخت یا بیماری زدہ درختوں کو ہی کاٹا جا سکتا ہے۔ یہ ہمارے پاس provision ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی! محترمہ!

محترمہ پروین مسعود بھٹی، شکر ہے۔ جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھوں گی کہ بہاولپور میں کئی ایکز رقبے پر محیط ایک ذخیرہ ہے جہاں پر درخت کاٹنے جا رہے ہیں اور سنا ہے کہ وہاں پر وکلاء کے لئے کالونی بنائی جا رہی ہے۔ ایک طرف تو حکومت کہتی ہے کہ درخت لگائیں اور دوسری طرف ذخیرے کے تمام درخت کاٹنے جا رہے ہیں اور اسے غیر آباد کیا جا رہا ہے تو کیا یہ صحیح ہے کہ وہاں پر ذخیرہ ختم کر کے وکلاء کے لئے کالونی بنے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر، محترمہ! آپ کا یہ fresh question ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! جنگلات کے وزیر تشریف فرما ہیں پھر وہ کہاں آتے ہیں؟ آپ پوچھ لینے دیجئے۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ تو fresh question ہے اور آپ کو اس کے لئے fresh

question put کرنا پڑے گا کہ جواب مل جائے۔

محترمہ نشاط افزا، جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی! بی بی!

محترمہ نشاط افزا، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے گزارش کرنا چاہوں گی کہ ابھی انہوں نے فرمایا کہ سالانہ دو کروڑ درخت سرکاری طور پر ایندھن کے طور پر کاٹنے جاتے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے ان سب سے گزارش کرنا چاہوں گی کہ جب ملک کی 60 فیصد آبادی سوئی گیس سے محروم ہے تو یہ تو دو کروڑ آپ officially کاٹتے ہیں۔ جب غریب غریب کو جلانے کے لئے کوئی ایندھن نہیں ملتا تو وہ جا کر پوری چھپے یہ درخت کاٹ لیتے ہیں تو اس کے سبب کے لئے آپ کیا کر رہے ہیں؟ کیونکہ اسلام آباد میں اتنے درخت کاٹنے جا چکے ہیں کہ اس کی خوبصورتی بالکل تباہ ہو رہی ہے اور یہ اس لئے ہے کہ غریبوں کو ایندھن نہیں ملتا یہ تو پراغ تلے اندھیرا" والی بات ہے کہ اسلام آباد کے قریب کی بستوں کو بھی سوئی گیس نہیں

منا۔ اس کے سبب کے لئے آپ کیا کریں گے اگر اسی تیزی کے ساتھ جنگلات کٹنے رہے تو ملک تباہ ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، محترم! آپ کا سوال اس سے متعلق نہیں ہے لیکن پھر بھی وزیر جنگلات اس کا جواب دینا چاہتے ہیں۔

وزیر جنگلات، جناب سیکرٹری! ہمارا UNDP کے ساتھ ایک معاہدہ ہوا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی۔۔۔ آپ کیا فرما رہے ہیں؟

وزیر جنگلات، جناب سیکرٹری! UNDP اور UNO کا ایک فنڈ ہے اس میں ہم نے ایک تجویز دی تھی کہ ایندھن کے لئے آپ ہمیں کچھ funding کریں تو ہم نے وہ علاقے جہاں زیادہ درخت ہیں ان علاقوں میں ہم گیس کے چولے اور سلنڈر دے رہے ہیں تاکہ وہ لکڑیاں نہ کاٹیں۔ یہ ہمارا پروگرام ہے جس کو ہم آہستہ آہستہ بڑھاتے ہوئے پنجاب میں بھی لے کر آئیں گے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، کیا ایسا اسلام آباد میں بھی ہے؟

وزیر جنگلات، جناب سیکرٹری! یہ ابھی تک مری میں ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، لیکن وہ اسلام آباد کا پوجو رہی ہیں۔

وزیر جنگلات، جناب سیکرٹری! ہم ان کی تجویز مرکزی حکومت کو دیں گے پھر وہاں پر بھی

انتا، اللہ شروع ہو جائے گا۔

محترمہ زاہدہ سرفراز، پوائنٹ آف آرڈر

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، محترمہ!

محترمہ زاہدہ سرفراز، شکریہ۔ جناب سیکرٹری! میں آپ کی وساطت سے اس old lady کو یہ کسنا چاہوں گی۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، یہ آپ نہیں کہہ سکتیں۔ آپ old lady کا لفظ استعمال نہ کریں۔ وہ

equally ممبر ہیں، old ہو یا young محترمہ! this is not issue ہر ممبر قابل احترام ہے، خواہ

وہ بزرگ ہو یا نوجوان۔ آپ ان کا نام احترام سے لیں۔ آپ ان کو old lady نہ کہیں۔
محترمہ زاہدہ سرفراز، جناب سپیکر! وزیر صاحب سوالات کا بالکل ٹھیک جواب دے رہے ہیں۔ ایک
ترقی کو قائم رکھنے کے لئے ہم دوسری ترقی کو کس طرح سے روک دیں۔ یہ کسی طور بھی راضی
نہیں ہوں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر، محترمہ! یہ آپ کا حکمہ نہیں ہے۔ وزیر صاحب اپنے حکمے کا جواب دے
رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ! آپ بھی تشریف رکھیں۔

محترمہ طاہرہ منیر، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی! محترمہ! فرمائیں!

محترمہ طاہرہ منیر، جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر ملک کی آب و ہوا
کے مطابق 10 سے 25 فیصد جنگلات کے رقبے کی ضرورت ہوتی ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ
پنجاب میں کتنے فیصد رقبے پر جنگلات کی ضرورت ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کون سے سوال کا ضمنی سوال پوچھ رہی ہیں؟

محترمہ طاہرہ منیر، جناب سپیکر! میں اسی کا ضمنی سوال پوچھ رہی ہوں جو جو رہا ہے سوال نمبر

-1207-

جناب قائم مقام سپیکر، محترمہ! اس سوال میں آپ کا ضمنی سوال نہیں بنتا۔

محترمہ طاہرہ منیر، جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ پنجاب میں کتنے رقبے پر جنگلات
ہونے چاہئیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی! وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! جتنے زیادہ سے زیادہ درخت اگانے جائیں اتنا ہی اچھا ہے۔ یہ pollution کے لئے اچھے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ جتنے زیادہ درخت اگانے جائیں اتنا ہی بہتر ہے۔ اگلا سوال مخدوم سید محمد مختار حسین صاحب کا ہے۔

مخدوم سید محمد مختار حسین، جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4208 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

ذخیرہ جنگلات پیرو وال، خانیوال سے متعلقہ

معلومات کی تفصیل

*4208، مخدوم سید محمد مختار حسین، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) ذخیرہ پیرو وال خانیوال کے جنگلات کے لئے کتنا رقبہ مختص ہوا؟ اس میں سے کتنا رقبہ کن کن حصہ کے لئے فروخت ہوا؟ کس مجاز اتھارٹی نے اجازت دی؟ اس وقت ذخیرہ پیرو وال کی ملکیت میں کتنا رقبہ بچا ہوا ہے؟ کارروائی اجازت فروخت، نقول جمع بندی و اختتام اور جمع بندی زیر کار ہمیش کی جائے؟

(ب) ذخیرہ خانیوال کی نگہداشت کے لئے کتنا عملہ تعینات ہے؟ پچھلے دس سال 1994 تا 2003 میں ذخیرہ کی نگہداشت ڈویلمنٹ وغیرہ پر کل کتنا خرچہ آیا اور ان سے آمدن کیا ہوئی؟ مع دستاویزات ہمیش کی جائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ F.D کانبری پانی عملہ فارسٹ کی ٹی بجٹ سے ناجائز تقاضیں کاشتکاران فصلات کے لئے استعمال کرتے ہیں اور یوں درختان جنگلات سوکھ کر حالت نقصان میں ہیں؟

وزیر جنگلات،

(الف) ذخیرہ پیرو وال خانیوال کے جنگلات کے لئے 19289.00 ایکڑ رقبہ مختص ہوا ہے۔ اس میں سے کوئی رقبہ فروخت نہ ہوا ہے بلکہ مندرجہ ذیل رقبہ باقاعدہ طور پر محکمہ جنگلات سے

ٹرانسفر ہوا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر عہدہ	نومینیشن نمبر	جن کے نام ٹرانسفر ہوا (ریٹائرڈ) (یکڑوں میں)
1.	2848-70/2053-CH dt 17-06-1970	سرل ایسٹیشن ڈپو 1550.00 ایکڑ
2.	2220-71/IV/1833-CS dt 1-7-71	ایچ۔ ایچ۔ 1254.059 ایکڑ
3.	289-76IV/516 dt 21-2-1976	ایچ۔ ایچ۔ 113.375 ایکڑ
4.	948-87/822-CSV dt 14-03-1987	پاک آرمی 15000.00 ایکڑ
بھینسا کہ BOR کے نومینیشن نمبر 4236-93/CSV مورخہ 20-1-94 میں درج ہے۔		
5.	SOF(B&P)3-488 dt 4-9-1989	فہرین ڈیپارٹمنٹ 43.00 ایکڑ
6.	SOP(FT)1-793 dt 10-04-1996	سیریمو ڈیپارٹمنٹ 100.00 ایکڑ
7.	Alloted to Jinnah Colony Phowala Plantation	جنا کلاونی 147.360 ایکڑ کل ٹرانسفر شدہ رقم 7007.794

اس طرح باقی رقمہ 12281.206 ایکڑ موجود ہے۔ مذکورہ بالا نومینیشن جات کی نقول ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ذخیرہ بیرو وال کی نگہداشت کے لئے جو عہدہ تعینات ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1	سب ڈویژنل فارسٹ آفیسر	عدد 1
2	فارسٹر	عدد 4
3	فارسٹ گارڈ	عدد 9
4	ڈسپنسر	عدد 1
5	ٹریکنر ڈرائیور	عدد 3
6	یوب ویل آپریٹر	عدد 4
7	جیب ڈرائیور	عدد 1
8	چوکیدار	عدد 9
9	مالی	ایک عدد
10	جوئینر کھوک	عدد 1

ذخیرہ بیرووال میں سال 1994 تا 2003 تک جو خرچہ اور آمدن ہوئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	آمدنی (لاکھوں میں)	خرچ (لاکھوں میں)
1	1993-94	10.65	34.01
2	1994-95	120.90	44.29
3	1995-96	96.79	43.45
4	1996-97	39.70	50.97
5	1997-98	6.52	29.57
6	1998-99	8.99	36.20
7	1999-2000	10.49	44.90
8	2000-2001	7.70	46.55
9	2001-2002	2.13	91.02
10	2002-2003	5.17	40.08
11	2003-2004	3.76	59.15
	کل میزان	312.80	520.19

(ج) یہ غلط ہے کہ کوئی پانی ناجائز استعمال ہو رہا ہے کیونکہ کہیں ناجائز قابضین موجود نہ ہیں۔ ملکی سطح پر نہری پانی کی کمی کی وجہ سے Irrigated Plantation کو بھی پانی کی کمی کا سامنا ہے۔

مخدوم سید محمد مختار حسین، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو انہوں نے بتایا ہے کہ بیرو وال خانوال کا رقبہ 19290 ایکڑ کے قریب تھا، میرا سوال تھا کہ کیا آپ جنگلت کا رقبہ بڑھا رہے ہیں؟ انہوں نے جو جواب دیا ہے اس کے مطابق اب تقریباً 19 ہزار سے کم ہو کر 12 ہزار ایکڑ رہ گیا ہے۔ یہ بہت بڑا ذخیرہ ہے اور شہر کے قریب ہے۔ اس میں جو انہوں نے تفصیل دی ہے وہ تقریباً 143 ایکڑ فشریز ڈیپارٹمنٹ اور 100 ایکڑ رقبہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کو دیا ہے۔ اس کے علاوہ

انہوں نے تقریباً 7 ہزار ایکڑ رقبہ پاک فوج کو دے دیا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف کو یہ عرض کروں گا کہ پہلے فوج نے 800 ایکڑ رقبہ لیا کہ یہاں پر سنٹرل ایمونیشن ڈپو بنانا ہے۔ اس کے بعد پھر انہوں نے مزید رقبہ لیا تو وہ 1550 ایکڑ ہو گیا کہ ہم نے اس میں ایمونیشن ڈپو بنانا ہے۔ پھر سیکرٹری جنگلات کے ساتھ GHQ نے معاہدہ کیا کہ ہمیں پانچ ہزار ایکڑ رقبہ دیں ہم آپ کو Model Forest بنا کر دیں گے تو بجائے Model Forest بنانے کے کروڑوں روپے کی شیشم کٹ دی جس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ انہوں نے وہاں شیشم کٹ کر فصلیں کاشت کرنا شروع کر دیں۔ پھر فصلیں کاشت کر کے ان کی آمدن کون لے جاتا ہے اور کن کن میں تقسیم ہوتی ہے؟ اگر وزیر صاحب نہیں بتائیں گے تو میں جناب کو عرض کر دیتا ہوں۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ سات ہزار ایکڑ رقبہ پاک فوج کے پاس ہے جس میں ان کے معاہدے کے تحت انہوں نے پانچ ہزار ایکڑ پر Model Forest قائم کرنے تھے تو بجائے Model Forest قائم کرنے کے انہوں نے دس ہزار روپے ایکڑ پندرہ ہزار روپے ایکڑ اور بارہ ہزار روپے ایکڑ زمین آگے لوگوں کو ٹھیکے پر دے دی اور پانچ ہزار ایکڑ رقبہ میں جتنے بھی شیشم اور سفیدے کے درخت تھے وہ سارے کٹ دیئے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ٹھیک ہے۔ مختار حسین صاحب! آپ نے سوال کیا ہے اب وزیر صاحب کو جواب دینے دیں۔ آپ جواب بھی خود ہی دینے جارہے ہیں۔ جی، وزیر موصوف!

وزیر جنگلات، جناب سیکرٹری شاہ صاحب کے پاس جو معلومات ہیں وہ غلط ہیں۔

مخدوم سید محمد مختار حسین، جناب سیکرٹری ان کی آواز نہیں آرہی ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ مائیک استعمال کریں۔ آپ کی آواز بالکل نہیں آرہی ہے۔

وزیر جنگلات، جناب سیکرٹری شاہ صاحب کے پاس جو معلومات ہیں وہ ٹھیک نہیں ہیں۔ اصل میں

ٹھیک جنگلات کے پاس جتنی بھی زمین ہے وہ لیزر ہے۔ دراصل یہ زمین یونیورسٹی کی ہے۔

سید ناظم حسین شاہ، پوائنٹ آف آرڈر

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! میں نے بارہا آپ سے گزارش کی ہے اور ابھی شاہ صاحب نے بھی کہا ہے تو جناب! اسمبلی کے مائیک درست کروائیں۔ حقیقت میں ہمیں آواز کی بالکل سمجھ نہیں آتی اور ہم کوئی بات کرنے سے اور ان کا جواب سننے سے قاصر رہتے ہیں۔ میں پچھلے چھ ماہ سے بارہا یہی استدعا کر رہا ہوں کہ آپ اس کی طرف توجہ دیں، ہمیں کچھ سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ وہ کیا جواب دے رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے۔ سیکرٹری صاحب! آپ اس کو ذرا دیکھ لیں۔ جی، وزیر موصوف!

وزیر جنگلات، محکمے کے پاس جو زمین ہے وہ دراصل محکمہ بورڈ آف ریونیو کی ہے جو ہمیں لیز پر ملی ہوئی ہے۔ یہ زمین کسی کو ٹرانسفر کرنے کا ہمارے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ سیکرٹری جنگلات نے GHQ کے ساتھ معاہدہ کیا ہے، یہ بالکل غلط ہے۔ ان کو صحیح معلومات نہیں ہیں۔ یہ زمین محکمہ بورڈ آف ریونیو نے پاک فوج کو دی تھی جو ان کی custody میں ہے۔ جو یہ کہہ رہے ہیں کہ Model Forest بنانے کے لئے لی تھی، یہ بھی غلط ہے۔ انہوں نے ایمونیشن ڈپو بنانا تھا۔ دوسری ان کی کنٹونمنٹ بنانے کی تجویز تھی۔ اب یہ زمین ان کی custody میں ہے، جتنی دیر تک ان کا پلان نہیں بن جاتا کہ لیز پر دیتے ہیں یا سٹے پر دیتے ہیں وہ قانوناً انہی کے پاس ہے اور اس کی آمدن بھی انہی کے پاس جاتی ہے۔ چونکہ یہ زمین بورڈ آف ریونیو نے ٹرانسفر کی ہے، اس کا محکمہ جنگلات سے کوئی تعلق نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، مخدوم صاحب!

مخدوم سید محمد مختار حسین، جناب سپیکر! بورڈ آف ریونیو کی زمین ان کے پاس تھی یا جس محکمے کی تھی، صورتحال یہ ہے کہ وہاں جنگل تھا اور جنگلات کے متعلق یہ ہے کہ تین فیصد پنجاب میں جنگلات ہیں اور 25 فیصد کی حد کو ہم نے touch کرنا ہے۔ ہمارا ٹارگٹ وہ ہونا چاہیے تو یہ جو زمین ہے کہ 1550 ایکڑ میں سے محکمے تقریباً 500 ایکڑ پر فصلیں کاشت ہو رہی ہیں۔ اگر ایمونیشن ڈپو کے لئے چاہیے تھی تو وہ پہلے 500 ایکڑ کو مستعمل کریں۔ یہ پانچ ہزار ایکڑ

انہیں کاشت کرنے کے لئے دیا گیا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس پر کیا طے ہوا ہے؟ کیا انہوں نے ریونیو بورڈ کو دے دیا۔ شاید 500 روپے ایکڑ کے حساب سے وہ زمین پنے پر چلی گئی ہے اور ان کی باقی سات ہزار ایکڑ کی request موجود ہے، پارہ ہزار میں سے سات ہزار کی اور request موجود ہے کہ ہمیں model forest کے لئے دیا جائے۔ شاید منسٹر صاحب کے علم میں نہیں ہے کہ یہ model forest کے لئے ہی طے ہوا تھا کہ یہاں model forest بنائیں گے۔

اس کے علاوہ میں نے پانی کے متعلق سوال کیا تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ غلط ہے اور پانی نامائز استعمال نہیں ہو رہا۔ وہاں پر چار outlets ہیں جو اس پانچ ہزار ایکڑ کو اور بندرہ سو ایکڑ کو پانی فراہم کر رہے ہیں اور آٹھ کے قریب ان کے Forest کو جاتے ہیں لیکن موقع پر صورتحال یہ ہے، بے شک آپ ایک کمپنی بنا دیں جو جا کر موقع کو ملاحظہ کرے۔ ان کے جو outlets ہیں، ان پر انہوں نے بغیر ٹکے کے پوچھے، بحری لگا دی ہے اور اس وقت آدمے سے زیادہ جنگل سوکھ چکا ہے۔ اس کا جتنا پانی منظور شدہ ہے وہ پانی بھی جنگل کو نہیں مل رہا اور ان کے جو چار موگے ہیں، وہ انہوں نے توڑ کر اپنی مرضی سے بڑے موگے بنائے ہیں اور وہاں وہ اپنی مرضی سے پانی لگا رہے ہیں۔ ان کا پانی زیادہ جا رہا ہے۔ وہ forest کے کنٹرول میں ہے۔ ہم معاملے کی اصلاح چاہتے ہیں۔ محکمہ آبپاشی یا جو بھی ہے، صورتحال یہ ہے کہ ان کے کنٹرول میں ہے اور forest سوکھ رہا ہے۔ جو نیوب ویل forest میں گئے ہونے ہیں وہ بند پڑے ہیں اور 18/19 نیوب ویلوں میں سے صرف دو نیوب ویل چالو ہیں، باقی تمام بند پڑے ہیں اور جنگل سوکھ رہا ہے۔ ہاؤس کمپنی بنائے جو موقع پر جا کر دیکھ لے، تقریباً 1/3 جنگل رہ گیا ہے اور آدمے سے زیادہ جنگل سوکھ چکا ہے۔ وہاں پر ضلع حکومت نے بھی بورڈ آف ریونیو کو پانچ ہزار ایکڑ لینے کی request بھیجی ہوئی ہے کہ اسے حاصل کر کے ہم اسے آبادی کے لئے تقسیم کریں گے۔ ان کے پاس رقبہ ہے جہاں یہ قابض ہیں وہاں چار نامائز آبپاشیاں بنی ہوئی ہیں۔ ہر آبادی دو دو چار چار سو گھروں پر مشتمل ہے۔ ان کا قطع گزارا یہی ہے کہ وہ جنگل کی لکڑی محلے کی ٹی بھگت سے چوری کرتے ہیں۔ اس پر وہ گزارا کر رہے ہیں اور جو جنگل ان کے پاس پنے پر ہے

اس میں چار ناجائز آبدیاں ہیں، وہاں یہ ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جناب سیکرٹری، یہ جن چار آبدیوں کی بات کر رہے ہیں۔ دراصل شروع میں ہماری جو لیر وہاں پر کام کرتی تھی ان کے لئے اندر ایک آبدی کا حصہ بنایا گیا تھا لیکن اب ہماری پالیسی کے مطابق ہم نے ساری لیر جو وہاں پر کام کرتی تھی اس کو حقت کرنے کے لئے جیسا کہ پہلے سوال میں بتایا ہے کہ 47 ایکڑ زمین ہم نے جناح کالونی کے لئے رکھی ہے، اب ہم ساری آبدیاں وہاں حقت کریں گے تاکہ وہ جنگل سے باہر نکل جائیں اور جو نقصان وہ کرتے تھے اس سے بچا جائے۔

جناب سیکرٹری! دوسری بات انھوں نے پانی کی کی ہے۔ وہ خود ہی یہ ملتے ہیں کہ جنگل کی طرف انھوں نے outlets چھونے کر دیے ہیں۔ اس میں over all ایک تو یہ پالیسی ہے کہ پانی کی کمی کی وجہ سے سب ہی کی کٹوتی ہوتی ہے۔ باقی یہ جو مسئلہ ہے وہ ہم نے ٹھکرہ آبپاشی کے ساتھ take up کیا ہوا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کے سیکرٹری صاحب اور منسٹر صاحب سے مل کر جتنا بھی بہتر حل ہو سکا وہ کریں گے تاکہ ہمیں maximum پانی ملے اور وہ ادھر پورا utilize ہو۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، میرا خیال ہے کہ کافی اچھی information آپ کے پاس آئی ہے۔ آپ اس کو take up کر لیں۔ اب چونکہ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ یہ آپ کے جمیبر میں آپ کو مل لیتے ہیں، اس کے بارے میں discuss کر لیں۔ انھوں نے آپ کو valid information دی ہے۔ اس پر آپ عمل کریں۔

وزیر جنگلات، میں ان سے بات کر لوں گا اور بہتر سوالات کے جوابات میں ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پی پی۔ 112 گجرات جنگلات کی نرسریوں

اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

3501*۔ جناب تنویر اشرف کانرہ۔ کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 علاقہ پی۔ پی۔ 112 گجرات میں محکمہ جنگلات کی کتنی نرسریاں کہاں کہاں واقع ہیں۔ ان
 نرسریوں میں جو پودے تیار ہوتے ہیں۔ ان کے نام اور تعداد کیا ہے۔ نیز ان نرسریوں
 سے 1999 سے اکتوبر 2003 تک کتنے پودے فروخت ہوئے۔ کتنی آمدن ہوئی اور
 کہاں خرچ ہوئی۔ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات،

سال 1999 تا اکتوبر 2003 تک مندرجہ ذیل نرسریوں میں لگائی گئیں فروخت ہونے
 والے پودوں کی تعداد ان سے حاصل ہونے والی آمدنی اور اس کا کہاں خرچ ہوا اس کی
 تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	نام نرسری	نام تعداد پودہ بہت جو لگنے گئے۔	تعداد فروخت	آمدنی (روپے)	کہاں خرچ ہوئی۔
1999-2000	ہردوئی گجرات گجرات سرگودھا روڈ	215000 سفیدہ	21500	43000	سرکاری خزانہ میں جمع ہوئی۔
2000-2001	ہردوئی گجرات سرگودھا روڈ	100000 سفیدہ	20000	40000	ایضاً۔
2001-2002	ہردوئی گجرات سرگودھا روڈ	213000 سفیدہ	21750	145500	ایضاً۔
2002-2003	ہردوئی بیانی	30000 سفیدہ 10000 سفیدہ	—	—	ایضاً۔ ایضاً۔
	مٹی کنگ	50000 سفیدہ	3000	6000	ایضاً۔

چڑیا گھر بہاولنگر کے قیام کے اخراجات کی تفصیل

- *3737- محترمہ حمیدہ نوید، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) بہاولنگر شہر میں چڑیا گھر کا قیام کب عمل میں لایا گیا اور یہ چڑیا گھر کتنے رقبے پر محیط ہے نیز رقبہ سرکاری ہے تو کس محکمہ کا تھا؟
- (ب) منہ کرہ چڑیا گھر میں کل کتنے پرندے اور جانور رکھے گئے ہیں۔ ان کی فی کس قیمت خرید اور کس کس ملک سے خرید کئے گئے تھے؟
- (ج) منہ کرہ چڑیا گھر کے قیام پر کل کتنا خرچ آیا تھا؟
- (د) منہ کرہ چڑیا گھر کے قیام سے اب تک سالانہ خرچ اور آمدن کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے نیز آمدن کہاں کہاں خرچ کی جا رہی ہے؟

وزیر جنگلات،

- (الف) بہاولنگر میں شہر سے متحدہ پلانیشن واقع منجمن آباد روڈ پر ایک وائلڈ لائف پارک قائم کیا گیا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

قیام 1988-89ء

رقبہ 140 ایکڑ

ملکیت محکمہ جنگلات، حکومت پنجاب

بہاولنگر پارک میں 47 جانور اور 30 پرندے ہیں۔

تفصیلی جانوران پرندگان

نیل گائے 21	نیل مور 10	سلیو مور 3	بڑا 5	پایڈ مور 2
بیک حور، ڈومر، کھبرن 10	سلازینٹ 2	رنگ بڈ فیزنٹ 1	پکاروہرن 1	بھورا کھبرن 2
بیر 1	مطمان شیب 1	گنی گاؤں 4	شتر مرغ 1	اور بند 13

جانوران پرندگان پنجاب وائلڈ لائف اینڈ پارکس ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام وائلڈ لائف

پارکوں سے پارک ہذا میں منتقل کئے گئے تھے۔ کسی ملک سے نہ خریدے گئے ہیں۔

(ج) وائلڈ لائف پارک بہاولنگر کی تعمیر پر 29,42,000 روپے لاگت آئی تھی۔

(د) وائڈ لائف پارک بہاولنگر پر آمدہ سالانہ اخراجات کی تفصیل گوشوارہ (الف) میں درج ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ فی الحال پارک میں داغہ حکومت کی طرف سے فری ہے۔

لاہور میں قائم محکمہ جنگلات کی نرسریوں

سنٹاف اور آمدن کی تفصیلات

- *3858، سید احسان اللہ و قاص، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر اور گرد و نواح میں محکمہ جنگلات کی پانچ نرسریاں قائم ہیں۔ جن میں لاکھوں کی تعداد میں پودے موجود ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ماسوائے فیروز پور روڈ پر PCSIR میں قائم نرسری کے اور تمام نرسریز سے آمدنی نہ ہونے کے برابر ہے؟
- (ج) دیگر نرسریز کی آمدنی بڑھانے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟ کیا ان نرسریز کا میڈیا بہتر بنانے یا انہیں پرائیویٹ ٹھیکہ داروں کے حوالہ کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے؟ ان نرسریوں میں متعین عملہ کی کیا تعداد ہے اور ان کی تنخواہ اور دیگر ہرزسری کو قائم رکھنے (Maintain) پر کیا اخراجات آتے ہیں؟ تفصیل بتائیں۔

وزیر جنگلات:

(الف) لاہور شہر اور گرد و نواح میں لاہور اٹیچو پورہ فارسٹ ڈویژن کے زیر انتظام مندرجہ ذیل چار نرسریاں تھیں۔

تعداد پودہ جات ہر قسم	نام نرسری
60,000 پودے کیکر، نیم جان وغیرہ	1۔ فارسٹ کالونی 108 راوی روڈ لاہور
80,000 پودے کیکر، نیم جان وغیرہ	2۔ راوی نیشنل پارک 108 راوی روڈ لاہور
63,950 پودے کیکر، نیم جان، بکافن وغیرہ	3۔ بلو پارک بلو ضلع لاہور
74,000 پودے کیکر، نیم جان وغیرہ	4۔ برکت ٹاؤن ضلع لاہور جی ٹی روڈ

(ب) محکمہ جنگلات لاہور/ شیخوپورہ فارسٹ ڈویژن کی مندرجہ بالا نرسریوں میں زیادہ تر پودا جات جنگلات میں شجر کاری والی اقسام جن میں شیشم، کیکر، جاسن، بکائن، نیم، سمبل، توت، تن، سرس وغیرہ اگانے جاتے ہیں۔ جو کہ محکمہ جنگلات کے رقبہ جات میں شجر کاری کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ پودا جات پاک آرمی، محکمہ تعلیم و صحت کو گورنمنٹ کی سرورہ یا ایسی کے تحت فری سپلائی کئے جاتے ہیں۔

گزشتہ سال 2002-03 سے اب تک جو پودا جات محکمہ جنگلات کے رقبے میں لگانے گئے ہیں اور پاک آرمی، محکمہ تعلیم اور صحت کو جو پودے فری سپلائی کئے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام محکمہ	تعداد پودا جات جو سپلائی	ریٹ فی پودا	کل قیمت پودا جات
1- پاک آرمی	1,48,321	- 2 روپے	2,96,642 روپے
2- تعلیم و صحت	25,000	- 2 روپے	50,000 روپے
3- گورنمنٹ فارسٹ	1,06,700	- 2 روپے	2,13,400 روپے
4- پرائیویٹ	68,446	- 2 روپے	1,36,893 روپے

اس طرح مبلغ -/6,96,935 روپے مالیت کے پودا جات فراہم کئے گئے علاوہ انہیں فیروز پور روڈ پر PCSIR میں جو نرسری محکمہ جنگلات نے بنائی ہے۔ اس میں زیادہ تر زینا نشی پودا جات اور پھولدار اقسام کے پودے اگانے جاتے ہیں۔ جو کہ عام لوگوں کو گھروں میں استعمال کے لئے فروخت کئے جاتے ہیں۔

(ج) نرسریز اگانے کے لئے بہت کم بجٹ ملتا ہے۔ اس رقم سے مہمناہ ضرورت کے مطابق اور پاک فوج، سکولوں اور ہسپتالوں کو پودے سپلائی کرنے کے لئے اگانے جاتے ہیں۔ پرائیویٹ ٹھیکیداروں کو نرسریں ٹھیکہ پر دینے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

مندرجہ ذیل ملازمین ان نرسریوں میں تعینات ہیں جو ان نرسریوں کے علاوہ دیگر سرکاری خدمات بھی سرانجام دیتے ہیں۔

تعمیراتی (سالانہ)	نام ملازم و عہدہ
42,408/- روپے	1- سعید احمد فارمنٹر
61,392 روپے	2- محمد حفیظ 'فارمنٹ گارڈ'
52,500/- روپے	3- محمد اشرف 'فارمنٹر'
50,520 روپے	4- علی رضا شاہ 'فارمنٹ گارڈ'

ان نرسریوں کو قائم رکھنے پر مندرجہ ذیل اخراجات آتے ہیں۔

اخراجات سالانہ	نام نرسری
90,000/- روپے	1- فارمنٹ کالونی نرسری لاہور
1,20,000/- روپے	2- راوی نیشنل پارک نرسری لاہور
95,925/- روپے	3- جلو پارک نرسری لاہور
1,11,000/- روپے	4- برکت ماڈرن نرسری لاہور

درخت شیشم کی بیماری

اور روک تھام کے لئے اقدامات

*3859، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیشم کے درخت کو سوکھ کی بیماری سے بچانے اور وجوہات

جانتے کے لئے پانچ ملہ منصوبہ بنایا گیا ہے جس کا آغاز 2001-02ء میں کیا گیا اور
تبادلہ اس کے کوئی مثبت نتائج حاصل نہیں ہوئے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اتنے طویل منصوبہ کے نتیجے میں پنجاب سے شیشم کا درخت بالکل
ختم ہو جانے کا اس لئے اس کے علاج کے فوری اور ہنگامی اقدامات کیوں نہیں کئے جا

رہے؟

(ج) کیا یہ ممکن ہے کہ معروف زرعی سائنس دانوں جن میں ڈاکٹر محمد اختر، ڈاکٹر محمد یوسف اور دیگر اہم زرعی سائنس دان شامل ہیں، انہیں فوری طور پر وسائل اور عمدہ لیبارٹری مہیا کر کے اس بیماری کے علاج کا نامک دیا جائے تاکہ وہ پوری یکسوئی سے اس قومی نقصان کا علاج تجویز کر سکیں؟

وزیر جنگلات،

(الف) یہ درست ہے کہ شیشم کے درخت کو سوکھ کی بیماری سے بچانے اور وجوہات جاننے کے لئے پانچ سالہ منصوبہ کا آغاز 2001-2002ء میں کیا گیا۔ جس میں پنجاب فارسٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد اور زرعی یونیورسٹی فیصل آباد شامل ہیں۔ اس منصوبے کے اب تک نتائج درج ذیل ہیں۔

1۔ دو دفعہ 2001-02 اور 2002-03 میں پورے پنجاب کا سروے کر کے نقصان کا اندازہ لگایا ہے۔ جس کے مطابق زرعی زمینوں پر 18% ڈھیروں میں 21% سڑکوں پر 21% اور نہروں پر نقصان کی شرح 38% ہے۔ سروے کے دوران مندرجہ ذیل مشاہدات نوٹ کئے گئے۔

- 1۔ پانی کی کمی۔ (الف) کم بارش (ب) کم نہری پانی (ج) پانی کی زیر زمین سطح میں کمی۔
- II۔ درختوں کی عمر (الف) زائد العمر درخت خصوصاً نہروں اور سڑکات پر
- 2۔ شیشم کے علاقوں میں بیماری کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والے 19000 تندرست درخت بیج اکٹھا کرنے کے لئے مارک (Mark) کئے گئے ہیں۔
- 3۔ مندرجہ بالا مارک کئے ہوئے تندرست درختوں سے 4000 کلوگرام بیج اکٹھا کیا گیا ہے۔

درست نہ ہے۔ (ب)

حکمر شیشم کے علاج کے لئے فوری اور ہنگامی اقدامات کر رہا ہے۔ اسی لئے محکمے نے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سائل سائنسٹس (Soil Scientists) اور ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد سے پلانٹ پاتھالوجسٹ (Plant pathologist) کی خدمات

حاصل کی ہیں۔ تاکہ جلد بیماری کا سدباب کیا جاسکے۔ اور اس کے علاج میں کوئی دقیقہ فرد گزاشت نہ کیا جائے۔

محکمہ پانچ سالہ منصوبہ کے علاوہ بھی درج اقدامات کر رہا ہے۔ جس سے قدرتی طور پر بیماری کا سدباب ہو سکے۔

1- سپیشیز ٹرائل (Species Trial) پنجاب کانسٹری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد نے نم البدل کے طور پر روزوڈ کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔

2- پروویننس ٹرائل (Provenance Trial) پنجاب کانسٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد میں نیپالی شیشم کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔

3- مینجمنٹ ٹرائل (Management Trial) جس میں
(الف) کس کراپنگ ٹرائل (Mix Cropping Trial)

(ب) سپیسنگ ٹرائل (Spacing Trial)

(ج) پلانٹنگ سٹاک ٹرائل (Planting Stock Trial)

(د) میکرو پروپیگیشن ٹرائل (Macropropagation Trial) اور

(ر) ریڈی ایشن ٹرائل (Radiation Trial) قابل ذکر ہیں۔

4- اچھے اور تندرست درختوں سے اکٹھا شدہ بیج سے مختلف جگہوں پر بیس ایکڑ زمیںیں تیار کی گئی ہیں۔ جن میں سے پانچ لاکھ قصبے پچھلے سال کسانوں، این۔جی۔ اوز اور دوسرے محکموں کو سپلائی کی گئیں اور اسی طرح پانچ لاکھ قصبے اس سال شجر کاری کے موقع پر سپلائی کی جا رہی ہیں۔

5- تندرست اور اعلیٰ قسم کی قصبوں سے ذفرہ چھانکا مانگا اور بھاگت میں 10-1 ایکڑ نیٹ پلانٹیشنز اکائی گئی ہیں جو کہ اعلیٰ اور تندرست بیج اکٹھا کرنے کے لئے مستقل ذریعہ بنیں گی۔

6- اس منصوبہ کے تحت مروجہ طریقہ کے برعکس ایک سال کی بجائے پندرہ ماہ کی مختصر مدت میں شیشم کے اچھے اور سندرست درختوں کی شاخوں سے ہارمون کی مدد سے 10000 پودے تیار کر کے سپلائی کئے گئے ہیں جو کہ محکمہ جنگلات کی تاریخ میں ایک انقلاب ہے۔

7- کانوں، فارمٹ، گارڈز اور فارمنرز کو بیسک فارمنری خصوصاً شیشم سے زیننگ کا انتظام کیا گیا ہے۔

8- زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد میں منی کے اور پندرہ زردہ درختوں سے نمونے اکٹھے کر کے تجربات کئے جا رہے ہیں۔

9- تجربات سے حاصل شدہ مختلف پھیپھوندی (Fungus) کو علیحدہ علیحدہ صحت مند پودوں پر مصنوعی طریقے سے لگا کر بیماری کی اصل وجہ معلوم کرنے کے لئے تجربات کئے جا رہے ہیں۔ (Pathogenicity Tests)

10- بیماری کے سبب کے ضمن میں کیمیائی طریقے پر چھانکا مانگا اور فیصل آباد میں تجربات ہو رہے ہیں۔ جن سے حوصلہ افزاء نتائج برآمد ہونے ہیں۔ بیمار

زردہ پودوں کو 'Topsin M' اور 'Dithane M-45' اور 'Tri miltox Forte' کی سپرے کی گئی تاہم ایم سب سے زیادہ مؤثر ثابت ہوئی مگر تجربات ابھی جاری ہیں۔

(ج) ممکن نہ ہے۔ ڈاکٹر محمد اختر صاحب کے بنائے ہوئے نیک جات اسپر گوپاک

(Aspargo Pak) اور ٹرائیکلو پاک (Trico Pak) کو اس بیماری کے خلاف مختلف جگہوں پر استعمال کیا گیا۔ لیکن یہ نیک جات بیماری کی روک تھام میں ناکام رہے۔

ڈاکٹر محمد یوسف صاحب جو کہ بنیادی طور پر زرعی حشریات (Agri Entomology) کے ماہر ہیں۔ ان کے بنائے ہوئے طریقہ علاج کو استعمال کیا گیا جو تجربات کے بعد

بے سود ثابت ہوا۔ موجودہ منصوبہ کے تحت پنجاب فارمنری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کے

ساتھ انوں پر مشکل ٹیم شیشم کی بیماری پر مسلسل تحقیق کر رہی ہے اور خاطر خواہ نتائج برآمد ہونے کی قوی امید ہے۔

نتائج

شیشم کے سوکنے کا مسئلہ صرف صوبہ پنجاب یا پاکستان تک ہی محدود نہیں بلکہ پورے خطے پر محیط ہے جن میں پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، بھوٹان، نیپال اور افغانستان شامل ہیں۔ خطے کے ان ممالک کی طرف سے بھی ابھی تک کوئی سائنسی تحقیق سامنے نہیں آئی لیکن ساتھ انوں کی یہ پختہ رائے ہے کہ شیشم کی بیماری کی ابتدائی وجہ مختلف قسم کے ماحولیاتی تناؤ ہیں جن میں غاص کر پانی کا تناؤ ہے اور مہاوی وجہ پھجھووری کا حملہ ہے۔

لاہور اور دیگر شہروں میں محکمہ جنگلات کے ریست ہاؤسز،

رقبہ اور اخراجات کی تفصیل

*4359، بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) محکمہ جنگلات کے صوبہ میں کتنے ریست ہاؤسز ہیں؟
- (ب) ان ریست ہاؤسوں کی سال 2001 سے آج تک کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) محکمہ جنگلات کے لاہور، شیخوپورہ، قصور اور اوکاڑہ میں کس کس جگہ کتنے رقبہ پر ریست ہاؤس ہیں۔ ہر ریست ہاؤس کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟
- (د) لاہور، شیخوپورہ، قصور اور اوکاڑہ میں واقع ریست ہاؤسز کی تزئین و آرائش پر سال 2001 سے آج تک کتنی رقم خرچ ہوئی ہے۔ تفصیل ریست ہاؤس وار فراہم کی جائے؟
- (ہ) ان ریست ہاؤسز کے سال 2001 سے آج تک کے یومیٹی بلوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات،

(الف) محکمہ جنگلات کے صوبہ پنجاب کے 41 ریست ہاؤسز میں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شد	نام زون	ریست ہاؤسز کی تعداد
1-	سنگرل زون لاہور	8 عدد
2-	جنوبی زون متان	7 عدد
3-	شمالی زون راولپنڈی	26 عدد
	کل تعداد	41 عدد

(ب) سال 2001 سے آج تک کی آمدن اور دیگر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال	زون	آمدن	خرچہ
2001-02 تا 2004-03	سنگرل زون لاہور	506256 00	1008641-00
2001-02 تا 2004-03	جنوبی زون متان	50009 00	956641-00
2001-02 تا 2004-03	شمالی زون راولپنڈی	102911 00	912156-00
	کل آمدن	659176-00	28774338-00

(ج) محکمہ جنگلات کے لاہور، قصور اور اوکاڑہ میں ریست ہاؤسز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے جب کہ ضلع شیخوپورہ میں کوئی ریست ہاؤس نہ ہے۔

نمبر شد	نام ضلع	نام ریست ہاؤس جگہ	رقبہ	کمرے / سیٹ
1-	لاہور	108 راوی روڈ کالونی محکمہ جنگلات	3 کنال	4 کمرے
2-	قصور	ریست ہاؤس II جھانگ مانگا	13 ایکڑ	3 سیٹ
3-	قصور	موتل ریست ہاؤس جھانگ مانگا	13 ایکڑ	1 سیٹ
4-	قصور	مین ریست ہاؤس جھانگ مانگا	14 ایکڑ	6 سیٹ
5-	اوکاڑہ	دیپال پور پلانٹیشن جھانگ مانگا	13 66 ایکڑ	4 کمرے

(د) ریست ہاؤس وار ترقی و آرائش پر خرچے کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شد	نام ضلع ریست ہاؤس	سال	رقبہ (دوسے)	کیٹ
1-	لاہور اور راوی روڈ لاہور	2002 تا 2004	25,200	-----
2-	قصور ریست ہاؤس نمبر II	2001 تا 2014	-----	(ترقی و آرائش بندہ محکمہ پولیس)

3	قصور موئل ریست ہاؤس	3/2004	4/2001	-----	(ترتیب وار آتش بند ٹھیکیدار)
4	قصور میں ریست ہاؤس	2000	4/2001	2000	
		3/000	2001-2002		
		7000	2002-2003		
	خصوصی برست و تربیتی بذریعہ خصوصی فنڈ	7,06,127	2003-2004		
			3/2004		
25	اولادہ دیپ پور پائلیٹک ریست ہاؤس و اریو ٹینیس بلوں کی تفصیلی درج ذیل ہے۔	1/2004	2001	24,518	

نمبر	نام ریست ہاؤس	سال	رقم (روپے) کیفیت	
1	108 راہوی روڈ لاہور	3/2004	4/2002	24,983
				یہ ریست ہاؤس 4/2002 سے لاہور ٹارگٹ ڈویژن کے تحت میں آیا ہے۔
2	ریست ہاؤس ایچانگاماگا	3/2004	4/2001	-----
				ٹھکر پورس (ایٹ فورس) خود ادا کرتی ہے۔
3	موئل ریست ہاؤس ایچا۔	3/2004	4/2001	-----
				ٹھکر پورس کے والا ٹھیکیدار خود ادا کرتا ہے۔
4	میں ریست ہاؤس بھانگاگا	2001		1,14,600
	میں ریست ہاؤس بھانگاگا	2002		1,26,000
	میں ریست ہاؤس بھانگاگا	2003		1,26,800
	میں ریست ہاؤس بھانگاگا	2004 (یکم 2004)		55,900
5	دیپ پور	3/2004	4/2001	81,000

گوجرانوالہ و دیگر شہروں میں محکمہ جنگلات کے ریست ہاؤسز،

رقبہ اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

*4361، لاء تشکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش میان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ٹھکر جنگلات کے صورت میں کتنے ریست ہاؤسز ہیں؟

(ب) ان ریست ہاؤسز کی سال 2001 سے آج تک کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی

جائے؟

- (ج) محکمہ جنگلات کے گورنوالہ، گجرات اور حافظ آباد میں کس کس جگہ کتنے رقبہ پر ریست ہاؤسز ہیں۔ ہر ریست ہاؤس کتنے کمرے پر مشتمل ہے؟
- (د) ان ریست ہاؤسز کی تزئین و آرائش پر سال 2001 سے آج تک کتنی رقم خرچ ہوئی ہے۔ تفصیل ریست ہاؤس وار فراہم کی جائے؟
- (ہ) ان ریست ہاؤسز کے سال 2001 سے آج تک کے یونٹنی بلوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات،

(الف) محکمہ جنگلات کے صوبہ پنجاب میں 11 ریست ہاؤسز ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام زون	ریست ہاؤسز کی تعداد
1-	سنٹرل زون لاہور	8 عدد
2-	جنوبی زون ملتان	7 عدد
3-	شمالی زون راولپنڈی	26 عدد
	کل تعداد	11 عدد

(ب) سال 2001ء سے آج تک کی آمدن اور دیگر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بلل سال	زون	آمدن	خرچہ
3-2004 تا 2001-02	سنٹرل زون لاہور	596256 00	10086 11 00
3 2004 تا 2001-02	جنوبی زون ملتان	50009 00	9566 41 00
3 2004 تا 2001-02	شمالی زون راولپنڈی	102911-00	912156 00
	کل آمدن	659176-00	کل خرچہ 2877438-00

(ج) ضلع گوجرانوالہ، گجرات اور حافظ آباد میں محکمہ جنگلات کا کوئی ریست ہاؤس نہ ہے۔ صرف ضلع منڈی بہاؤالدین (ڈفر پلانیشن) میں ایک ریست ہاؤس ہے۔ جس کا رقبہ تقریباً ایکڑ ہے۔ یہ ریست ہاؤس تین سیٹ پر مشتمل ہے۔

(د) ضلع منڈی بہاؤالدین ڈفر پلانیشن میں واقع ریست ہاؤس کی تزئین و آرائش پر سال 2001 سے آج تک مبلغ -/24,518 روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(و) متذکرہ ریٹ ہاؤس کے سال 2001 سے آج تک یونٹیں بڑکی رقم مبلغ 65.845/- روپے ادا کی گئی ہے۔

بہاول پور و دیگر شہروں میں جنگلات کے رقبہ،

پودہ جات اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

*4362، ملک محمد اقبال چنڑ، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) بہاول پور، بہاول نگر، رحیم یار خان، ملتان، لودھراں، ساہیوال اور غانیوال میں کس کس

جگہ کتنے رقبہ پر جنگلات ہیں۔ رقبہ کی تفصیل جنگل وار فراہم کی جائے؟

(ب) ان جنگلات کی سال 2001ء سے آج تک کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی

جائے؟

(ج) ان جنگلات میں کس کس قسم کے درخت ہیں اور کتنے رقبہ پر جنگلی غود رو پودے اور

جھاڑیاں ہیں؟

(د) آئندہ دو سالوں کے دوران حکومت ان علاقہ جات میں مزید کتنے رقبہ پر جنگلات لگانے کا

ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات،

(الف) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے۔

رقبہ (ایکڑوں میں)	نام جنگل	نام ٹارسٹ ڈویژن
1370 25	بہاولپور	1- بہاولپور
2979 50	جانی والا	
10000 00	جانوادر (مہرانی ریگستانی رقبہ)	
14349 75	کل میزبان	

20974 00	لال سوہتر انیشنل پارک لال سوہتر	
	فارسٹ ڈویژن (ڈسٹرکٹ بہاولپور)	
98414 00	لاؤم سر I	
43180 00	لاؤم سر II	
162568 00	کل میزان	
1632 00	دھار	3۔ رحیم یار خان
6749 00	عباسیہ	
18400 00	عباسیہ توسیتی	
5763 00	قاسم والا	
8400 00	IL عباسیہ	
5212 50	IL/IL عباسیہ (صحرائی اریگیشن)	
49156 50	کل میزان	
10714 00	دودھلن	3۔ بہاولنگر
12300 00	راہ پھانا	(صحرائی اریگیشن رقبہ)
23014 00	کل میزان	
249088 25	کل میزان لال سوہتر انیشنل پارک سرکل	
12281 00	بھرو وال (ضلع غانیوال)	4۔ ملتان
1843 00	میراں پور (ضلع لودھراں)	
11521 00	بھچھو وطنی (ضلع ساہیوال)	5۔ بھچھو وطنی
25645 00	کل میزان کوآرڈینیٹیشن ملتان سرکل	

(ب) سال 2001 سے آج تک آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اخراجات (روپوں میں)	آمدن (روپوں میں)	جنگلات برہم عام ضلع
23184503 -	47620989 -	1۔ بہاولپور
4251085 -	22335092 -	2۔ لال سوہتر انیشنل پارک (ضلع بہاولپور)
26513243 -	17618170 -	3۔ رحیم یار خان
12067853 -	39250553 -	4۔ بہاولنگر (سرکٹ وانہار)

		5-ستان
2050000 -	341000-	6-لودھراں (میراں پور جنگل)
34473277 -	71255501-	7-ساہیوال (چھوٹی جنگل)
13384000 -	2784000-	8-غانیوال (پیر ووال جنگل)

(ج) مطلوبہ تفصیل حسب ذیل ہے۔

- 1- ان جنگلات میں شجر کاری شدہ رقبہ پر شیشم، کیکر، سفید، سمبل، شہوت انبیر اور جنڈ وغیرہ کے درختان ہیں۔
- 2- باقی 25 211195 ایکڑ رقبہ زیادہ تر اونچے اونچے ریتے نیوں پر مشتمل ہے۔ کہیں کہیں ہموار علاقوں میں جنگلی خود رو پودے و جھاڑیاں وغیرہ ہیں۔
- (د) آئندہ دو سالوں میں درج ذیل رقبہ وسائل کے مطابق محکمہ جنگلات شجر کاری کرنے کی جنگلات لگانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

1- بہاولپور	250	ایکڑ
2- لال سوہان نیشنل پارک (ضلع بہاولپور)	235	ایکڑ
3- رحیم یار خان	1649	ایکڑ
4- ساہیوال (چھوٹی جنگل)	2011	ایکڑ
5- غانیوال (پیر ووال جنگل)	1000	ایکڑ

جبکہ نہری پانی کی شدید قلت کی وجہ سے دیگر شہروں کے نواحی جنگلات میں شجر کاری ممکن نہ ہے۔

راولپنڈی و دیگر شہروں میں محکمہ جنگلات کے ریٹ ہاؤسز

کے رقبہ اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

*4365، شیخ تنویر احمد، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ جنگلات کے صوبہ میں کتنے ریٹ ہاؤسز ہیں؟

(ب) ان ریست ہاؤسز کی سال 2001 سے آج تک کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) محکمہ جنگلات کے راولپنڈی، جہلم، پکووال اور انک میں کس کس جگہ کتنے رقبہ پر ریست ہاؤس ہیں۔ ہر ریست ہاؤس کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(د) راولپنڈی، جہلم، پکووال اور انک میں واقع ہاؤسز کی تزئین و آرائش پر سال 2001 سے آج تک کتنی رقم خرچ ہوئی ہے۔ تفصیل ریست ہاؤس وار فراہم کی جائے؟

(ہ) ان ریست ہاؤسز کے سال 2001 سے آج تک کے یونینی بلوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات،

(الف) محکمہ جنگلات کے صوبہ پنجاب کے 11 ریست ہاؤسز ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام زون	ریست ہاؤسز کی تعداد
1-	سنٹرل زون لاہور	8 عدد
2-	جنوبی زون ملتان	7 عدد
3-	شمالی زون راولپنڈی	26 عدد
	کل تعداد	41 عدد

(ب) سال 2001 سے آج تک کی آمدن اور دیگر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ملی سال	زون	آمدن	خرچہ
3/2004 - 2001-02	سنٹرل زون لاہور	506256.00	1008641.00
3/2004 - 2001-02	جنوبی زون ملتان	50009.00	956641.00
3/2004 - 2001-02	شمالی زون راولپنڈی	102911.00	912156.00
	کل آمدن	659176.00	2877438.00

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شیشم کے درخت کی بیماری

اور تدارک کے حکومتی اقدامات کی تفصیل

*4426، رانا مسر فر از احمد خان، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں شیشم کا درخت اپنی اہمیت کے اعتبار سے نہایت اہم ہے اور اس وقت سب سے زیادہ بیماری کا شکار ہے۔ حکومت نے اس کی بیماری کے تدارک کے لئے حکومتی اور پرائیویٹ سطح پر کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔ ان اقدامات کی آیا مناسب تسمیر کی گئی ہے؟
 (ب) دیگر پھلدار درختوں کی بیماریوں کے لئے کیا اقدامات کہاں کہاں لئے جا رہے ہیں۔ تفصیلت سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر جنگلات،

(الف) واقعی شیشم کا درخت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ گزشتہ سالوں میں اس درخت کو سوکھ کی بیماری ظاہر ہوئی جس کے تدارک کے لئے محکمہ جنگلات نے ایک (2001ء میں) پانچ سالہ منصوبہ کا آغاز کیا۔ جس میں پنجاب کارسٹری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد اور زرعی یونیورسٹی فیصل آباد شامل ہیں۔ اس منصوبے کے اب تک کے نتائج درج ذیل ہیں۔

- 1- دو دفعہ 2001-02 اور 2002-03 میں پورے پنجاب کا سروے کر کے نقصان کا اندازہ لگایا گیا جس کے مطابق زرعی زمینوں پر 18 فیصد ذخیروں میں 21 فیصد سڑکوں پر 24 فیصد اور نہروں پر نقصان کی شرح 38 فیصد ہے۔ سروے کے دوران مندرجہ ذیل مہلکات نوٹ کئے گئے۔

1- پانی کی کمی

(الف) کم بارش (ب) کم نہری پانی (ج) پانی کی زیر زمین سطح میں کمی

تاج درختوں کی عمر

(الف) زائد العمر درخت خصوصاً شہروں اور سڑکات پر

2- شیشم کے علاقوں میں بیماری کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والے 19000

تندرست درخت بیج اکٹھا کرنے کے نئے مارک (Mark) کئے گئے ہیں۔

3- مندرجہ بالا مارک کئے ہوئے تندرست درختوں سے 1000 کلوگرام بیج اکٹھا

کیا گیا ہے۔ ابھی اس منصوبہ پر کام جاری ہے اور حتمی نتائج 2006ء تک

میسر ہوں گے۔

(ب) یہ محکمہ زراعت سے متعلق ہے۔

صوبہ میں جنگلات کے رقبہ، آمدن، اخراجات

اور شجر کاری کی تفصیلات

*4427، انا سر فرزا احمد خان، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ کے زیر انتظام کتنے جنگلات کتنے رقبہ جات پر مشتمل ہیں اور ان

جنگلات سے گزشتہ سال کتنی آمدن اور اخراجات ہوئے؟

(ب) محکمہ جنگلات نے جنوری 2001ء سے آج تک صوبہ بھر میں کتنی شجر کاری کس کس جگہ

پر کی ہے۔ اس شجر کاری پر آنے والے اخراجات کی تفصیلات کیا ہیں؟

(ج) حکومت نے شجر کاری کردہ پودوں کی حفاظت کے لئے کیا اقدامات کئے ہوئے ہیں۔

اور اس شجر کاری سے کتنے پودے پروان چڑھے؟

وزیر جنگلات،

(الف) پنجاب میں محکمہ کے زیر انتظام جنگلات کا رقبہ درج ذیل ہے۔ اور اخراجات اور آمدن

حسب ذیل ہے۔

زون نام	رقبہ	اخراجات روپے	آمدن روپے
سنٹرل زون	4,33,270	5,41,67,562	26,38,35,504
سلازن زون	5,65,556	4,08,26,995	24,55,94,549
نہردن زون	7,03,678	4,79,40,813	18,13,59,700
ٹوئل	17,02,504	14,29,35,370	69,07,21,000

(ب) محکمہ جنگلات نے جنوری 2001 سے آج تک کی گئی شجر کاری، جگہ اور اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹوئل رقبہ 37901 ٹوئل اخراجات 13945127/-

ان جنگلات میں چنیز، کیل دیودار، پھلانی، کیکر، روہیا، ریٹھا، پلنتھس، توت، دھریک، کھو، بکائن، شیشم، سنستھاسیدہ، پاپولر، سرس، میر وغیرہ

(ج) محکمہ جنگلات نے شجر کاری کی حفاظت کے لئے فارسٹ گارڈز اور بلاک آفیسر رینج آفیسر تعینات کئے ہیں۔

جو ان کی نگہداشت کرتے ہیں۔ اگر کوئی نقصان پہنچانے تو ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاکر عوضات، جرمانہ وصول کر کے سرکار کے خزانے میں جمع کروایا جاتا ہے۔ شجر کاری کردہ پودے ہر سال 90 تا 95 فیصد پروان پڑھتے ہیں۔

عیسن والا اور صابن ماچھی جنگلات مظفر گڑھ کے رقبہ

اور متعلقہ دیگر معلومات کی تفصیل

*4513، لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) عیسن والا اور صابن ماچھی جنگلات مظفر گڑھ کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان جنگلات میں سرکاری اراضی پر ناجائز قبضے کئے جا رہے ہیں۔

سرکاری کل رقبہ کتنا ہے۔ کتنے رقبے پر ناجائز قبضے ہوئے۔ ناجائز قابضین اور اس میں

ٹوٹ اہکاروں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟
(ج) ان دونوں جنگلات کی دریا برد ہونے والی اراضی کتنی ہے۔ تفصیل بیان کی جائے؟
وزیر جنگلات:

(الف) I۔ کل رقبہ عین والا 17072.62 ایکڑ

II۔ کل رقبہ صابن ماہمی 1641.00 ایکڑ

(ب) مندرجہ ذیل رقبہ پر ناجائز قبضہ ہے۔

I۔ عین والا 1981.00 ایکڑ

II صابن ماہمی 17.00 ایکڑ

مقبوضہ رقبہ کے سلسلہ میں سرکاری اہکار ان ٹوٹ نہ ہیں۔ بلکہ لوگ کافی عرصہ سے سیاسی اثر و رسوخ استعمال کر کے رقبہ پر قبضہ چلے آ رہے ہیں۔ ان کے خلاف بذریعہ پولیس اور ریونیو ڈیپارٹمنٹ مظفر گڑھ رقبہ واگراری کے لئے کوششیں کی گئیں۔ رقبہ کی واگراری کے لئے مختلف عدالت ہانے میں مہدات زیر سماعت ہیں۔ فیصلہ جات عدالت ہانے کی روشنی میں مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ج) مندرجہ ذیل رقبہ دریا برد ہے۔

I۔ عین والا 1237.00 ایکڑ

II۔ صابن ماہمی 1161.00 ایکڑ

لاہور میں محکمہ کے جنگلات، ملازمین، لکڑی چوری کے کیسز

اور حکومتی کارروائی کی تفصیل

*4677 بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ کے کتنے جنگل ہیں۔ نام، مقام جنگل، ملازمین کی تعداد، نام، عمدہ اور

گریڈ بیان فرمائیں؟

(ب) جنوری 2002ء تا جنوری 2004ء ضلع لاہور میں جس جس جنگل سے لکڑی چوری ہوئی۔ چوری کرنے والوں کے نام، پتا جو قانونی یا جھمکنہ کارروائی ہوئی۔ اس کی تفصیل فراہم فرمائیں؛

(ج) جو سرکاری خزانے کو نقصان ہوا اس کی تفصیل، جو سرکاری اہلکار چوری میں ملوث پانے گئے، کیا حکومت ان کے خلاف قانونی یا جھمکنہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو بیان فرمائیں؛

وزیر جنگلات،

(الف) ضلع لاہور میں حکمر جنگلات کی اقسام جنگلات کی تفصیل درج ذیل ہے۔ ملازمین کی تعداد، نام، ملازم، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل (ضمیمہ A) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

- 1- آبپاشی جنگلات 1456 یکڑ جھلو پارک فارسٹ
- 2- دریائی جنگلات 11615 یکڑ ٹھدرہ ریزرو فارسٹ
- 3- میونسٹی سیکشن 38 272 سیکشن 38 ایریا

قطاری جنگلات،

- 1- سڑک سائیڈ 114 میل
- 2- کینال سائیڈ 462 میل
- 3- ریلوے سائیڈ 50 میل

(ب) ضلع لاہور میں جنوری 2002ء تا جنوری 2004ء میں جن درختوں کا نقصان ہوا تھا۔ درخت چوری کرنے والوں کے خلاف قانونی اور جھمکنہ کارروائی کرتے ہوئے متعلقہ مہمان سے موصول کر کے خزانہ سرکار میں جمع کروایا گیا۔ درخت چوری کرنے والے مہمان کے نام، پتا اور تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جو نقصان جنگل مہمان نے کیا تھا ان کا موصولہ خزانہ سرکار میں جمع ہو چکا ہے۔ اگر کوئی اہلکار چوری میں ملوث پایا جاتا ہے تو اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی

ہے لیکن فی الحال کوئی ملازم چوری میں ضلع لاہور میں ملوث نہ پایا گیا ہے۔ جس کے خلاف مجھانہ کارروائی کی جاتی۔

محکمہ جنگلات بذریعہ بینک ملازمین کو تنخواہ

کی ادائیگی کا مسئلہ

*4709، راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ) ، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کے تمام ملازمین کو تنخواہ کی ادائیگی بذریعہ بینک کی جا رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ جنگلات میں Non Gazetted ملازمین کو ابھی تک پرانے طریقہ کار کے تحت تنخواہ دی جا رہی ہے۔ جس سے انہیں بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان ملازمین کو تنخواہ کی ادائیگی کا طریقہ کار کیا ہے اور اس طریق کار کے تحت تنخواہ دینے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت محکمہ جنگلات کے تمام ملازمین کو بذریعہ بینک تنخواہ کی ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر جنگلات،

(الف) جن محکمہ جات کے ملازمین بذریعہ دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب لاہور یا بوساطت ضلعی اکاؤنٹنٹ دفاتر جہاں پر کمپیوٹر سسٹم موجود ہے۔ تنخواہ لے رہے ہیں۔ ان کو تنخواہ بذریعہ بینک مل رہی ہے۔ باقی ملازمین کو تنخواہ ساتھ نظام کے تحت ہی مل رہی ہے۔

(ب) اگرچہ محکمہ جنگلات کے Non Gazetted عملہ کو پرانے طریقہ کار کے تحت ہی تنخواہ دی جا رہی ہے۔ مگر یہ درست نہ ہے۔ کہ اس سے ملازمین کو کسی مسئلہ کا سامنا ہے۔ ان ملازمین کو ہر ماہ کے پہلے ہفتہ مقررہ تواریخ پر زونل / سرکل / ڈویژنل / سب ڈویژنل ریجن

دفتر سے جہاں وہ تعینات ہیں تنخواہ بذریعہ کیش دی جاتی ہے۔ اس آزمودہ طریق کار کے تحت تنخواہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ محکمہ جنگلات کے غیر جریدی ملازمین کی اکثریت دور دراز علاقوں میں تعینات ہے جہاں پر بینک کی برانچ ہانے بھی موجود نہ ہیں۔ اگر ان کو انفرادی طور پر چیک جاری بھی کر دیا گیا تو بینک میں چیک جمع کروانے اور بعد ازاں تنخواہ وصول کرنے کے لئے کم از کم دو مرتبہ دور دراز کا سفر کرنا پڑے گا۔ جس سے کارسکار کا نقصان کے علاوہ غریب ملازمین مزید زبرد ہوں گے جبکہ اب ملازمین کو ہر ماہ تنخواہ مقررہ تاریخ پر نقد بصورت کیش بلا تاخیر مل جاتی ہے۔ نیز بذریعہ چیک ادائیگی پر ماہانہ فارسٹ ڈویژن سے اوسطاً ایک سو سے زائد چیک دوبارہ جاری کرنا پڑیں گے۔

(ج) ج (ب) میں دی گئی وجوہات کی بنا پر محکمہ جنگلات کے غیر جریدی ملازمین کو بذریعہ بینک ادائیگی کا کوئی ارادہ نہ ہے۔

راولپنڈی۔ 2001 تا حال شجر کاری مہم کی کارکردگی

*4716، راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ جنگلات نے شجر کاری کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا ہے تاکہ درختوں میں اضافہ ہو سکے؟

(ب) راولپنڈی زون میں شجر کاری کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی۔ کن کن مقامات پر 2000 سے اب تک شجر کاری کی گئی۔ اس مہم کے کیا نتائج حاصل ہوئے۔ اس مہم پر کتنے نئے درخت لگانے گئے، علاقہ اور سال وار تفصیل بیان فرمائی جائے۔ حکومت جنگلات میں اضافہ کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر جنگلات،

- (الف) ناردرن زون راولپنڈی میں شجرکاری کے لئے سال 2003-04 میں مبلغ 1599837/- روپے کا بجٹ مختص کیا تاکہ درختوں میں اضافہ ہو سکے۔
- (ب) ناردرن زون راولپنڈی میں سال 2003-04 میں شجرکاری کے لئے مبلغ 1599837/- روپے کی رقم مختص کی گئی۔ سال 2000 سے اب تک 13285 ایکڑ رقبہ پر نئی شجرکاری کی گئی اور 11138 ایکڑ رقبہ سے جنگل کو اکر شجرکاری کروائی گئی جب کہ سڑکوں پر 1539 روپو میل شجرکاری کی گئی۔ شجرکاری مسم کے نتائج تسلی بخش رہے۔ سال وار اور ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راولپنڈی، جہلم اور چکوال، سرکاری جنگلات، ملازمین،

آمدن و اخراجات کی تفصیل

- *4938، شیخ تنویر احمد، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) راولپنڈی، جہلم اور چکوال میں کتنے رقبہ پر کس کس جگہ سرکاری جنگلات ہیں؟
- (ب) ان جنگلات میں کس کس قسم کے درخت ہیں نیز سال 2002ء سے آج تک ان جنگلات کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل بیان فرمائیں؟
- (ج) ان جنگلات کی دیکھ بھال کے لئے کتنے سرکاری ملازمین کام کر رہے ہیں؟ ان کے سال 2002 کے اخراجات کی تفصیل بیان فرمائیں۔
- (د) سال 2002ء سے کتنے سرکاری ملازمین لکڑی چوری میں ملوث پائے گئے؟ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل بیان فرمائیں۔
- (ه) کیا حکومت لکڑی چوری میں ملوث ملازمین کو ان اضلاع سے باہر ترانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات:

(الف) ضلع راولپنڈی، جہلم اور چکوال میں جنگلات کے رقبہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نوکیلے جنگلات میں چیز، کیل، دیو دار اور بن اخروٹ کے درخت پائے جاتے ہیں۔ جبکہ بھاڑی دار جنگلات میں پھلائی، کھو و کیکر، سنتی، پلٹھتھس اور دینتھ کے درخت پائے جاتے ہیں۔ ان جنگلات میں سبز درختوں کی کٹائی پر حکومت کی طرف سے پابندی عائد ہے۔ تاہم شنگ گرسے یزے درختوں کی کٹائی، موہنا پرمٹ چرائی، گھاس کٹائی وغیرہ سے حاصل کی گئی آمدن و اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام ضلع	سال	آمدن روپے	خرچ روپے
راولپنڈی	2002-04	17,27,36,374	5,13,30,577
جہلم	2002-04	85,72,519	22,96,673
چکوال	2002-04	96,20,778	16,84,754

(ج) ان جنگلات کی دیکھ بھال کے لئے سرکاری ملازمین کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام ضلع	سال	تعداد ملازمین	اخراجات (تنخواہ و الاؤنس) روپے
راولپنڈی	2002	355	2,01,92,514
جہلم	2002	74	40,75,332
چکوال	2002	65	32,96,220

(د) سال 2002 میں کوئی سرکاری ملازم لکڑی چوری میں ملوث نہ پایا گیا تاہم مندرجہ ذیل ملازمین لکڑی کی چوری روکنے میں ناکام رہے ہیں اور ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی گئی۔

نمبر شمار	نام ملازم	عہدہ	گریڈ	جگہ تعیناتی
1	محمد ہارون	محافظ جنگل	5	جنگل نمبر 32/RF مری
2	محمد سیب	محافظ جنگل	7	بلاک آفیسر پتیریا مری

45-MF مری	5	محافظ جنگل	محمد جہازیب	3
27-28/MF مری	7	محافظ جنگل	امد حسین	4
19/PF	7	محافظ جنگل	محمد فیاض	5
بلاک آفیسرس سٹی بنک مری	7	فارمنر	محمد صابر	6
16/11 مری	5	محافظ جنگل	طاہر محمود	7
انگوری چیک پوسٹ مری	5	محافظ جنگل	محمد فاروق	8

(5) 1۔ ضلع جہلم اور چکوال میں کوئی سرکاری ملازم سال 2002ء سے لکڑی چوری میں ملوث نہیں پایا گیا۔

2۔ تاہم ضلع راولپنڈی میں لکڑی چوری روکنے میں ناکامی یا غفلت برتنے پر ملازمین کو مندرجہ ذیل سزائیں دی گئیں۔

ایک محافظ جنگل کی تنخواہ میں کمی کی گئی۔ دو محافظین جنگل کی سالانہ ترقی روک لی گئی۔ پانچ محافظین جنگل کو نقصان کی بابت ریکوری ڈالی گئی۔

صوبہ میں 2003-04 کے دوران لگانے جانے والے جنگلات

اور اخراجات کی تفصیل

*5546، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 2003-04 میں محکمہ نے صوبہ میں کتنے ایکڑ رقبہ پر کس کس جگہ جنگل لگایا ہے؟

(ب) ان جنگلوں کی سال 2003-04 سے آج تک آمدن اور اخراجات کی تفصیل بیان کی

جانے؟

(ج) ان جنگلات میں کس کس قسم کے درخت لگانے گئے ہیں؟

(د) درخت لگانے پر جو اخراجات آنے ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات،

(الف) محکمہ جنگلات پنجاب نے سال 2003-04 میں درج ذیل رقبہ جات / جگہ پر جنگلات لگانے میں تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام زون	رقبہ ایکڑوں میں	نقدی بجٹ رقبہ
1-	سٹرل زون لاہور	250643	230 ریونیوسل
2-	ناردرن زون راولپنڈی	2299	253 ریونیوسل
3-	جنوبی زون ملتان	3341	-
	فوشل رقبہ	8146.43 ٹوٹل ریونیوسل	483

(ب) نمبر شمار	زون نام	آگن (روپے)	اخراجات (روپے)
1-	سٹرل زون لاہور	26,38,35,564	5,41,67,562
2-	جنوبی زون ملتان	24,55,91,549	4,08,26,995
3-	ناردرن زون راولپنڈی	18,13,59,700	4,79,40,813
	فوشل	69,07,89,232	14,29,35,370

(ج) محکمہ نے زیادہ تر شیشم، کیکر، سرس، سفیدہ، فراش، جامن، توت، چیز، کیلی، دیو دار، بن اخروت، پھلائی، کھوسنتا، بانس اور پرتل۔

(د) سال 2003-04 میں لگانے درختوں پر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔
اخراجات - 35094979/- روپے

ضلع رحیم یار خان، محکمہ جنگلات کی اراضی

کی لینز / پٹہ سے متعلقہ تفصیلات

- * 1,5585 آنجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ کن کن لوگوں کو لینز / ٹھیکہ اپدہ دیا گیا ہے۔ ان لوگوں کے نام اور رقبہ مع جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) رقبہ ہڈالیز / ٹھیکہ اپدہ کن کن شرائط پر دیا گیا ہے؟

- (ج) ان سے سالانہ کتنی رقم حاصل ہو رہی ہے؟
- (د) یہ ٹھیکہ کس مجاز اتھارٹی کی منظوری سے ٹھیکہ لیز ایئر پر دیا گیا ہے؟
- (و) کتنے افراد سے لیز ایئر ٹھیکہ کی رقم واجب الوصول ہے اور ان سے یہ رقم حاصل کرنے کے لئے حکمہ کیا اقدامات کر رہا ہے؟

وزیر جنگلات،

ضلع رحیم یار خان میں حکمہ جنگلات نے کوئی رقبہ ٹھیکہ لیز ایئر پر نہ دیا ہے۔ درج بالا جواب کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع رحیم یار خان، جنگلات کے رقبہ، تجاوزات

اور آمدن و خرچ کی تفصیلات

- *5586: انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع رحیم یار خان کے کس کس موضع میں حکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ ہے؟
- (ب) اس ضلع میں حکمہ بڈا کا کتنا جنگل کس کس جگہ پر ہے؟
- (ج) حکمہ جنگلات ضلع رحیم یار خان کی آمدن اور اخراجات سال 2002 کی تفصیل فراہم کی جائے؟

- (د) اس ضلع میں حکمہ بڈا کا کتنا رقبہ آباد اور کتنا غیر آباد ہے؟
- (و) کتنا رقبہ ناجائز قاضین کے پاس ہے اور کتنا حکمہ کے پاس ہے؟
- (و) کتنے رقبہ پر حکمہ کا لگایا جنگل اور کتنے رقبہ پر خود رو جنگل ہے؟
- (د) آئندہ سال مزید اس ضلع میں کتنا جنگل کس کس جگہ قائم کیا جا رہا ہے؟

وزیر جنگلات،

(الف) نہری جنگلات جو کہ رحیم یار خان فارسٹ ڈویژن کی حدود میں واقع ہیں ان کی موضع واٹر تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ذخیرہ	کل رقم	نام موضع	رقبہ
1-	عہدہ	16749 کڑ	پک نمبر 55.A	1475 کڑ
			پک نمبر 56/A	1649 کڑ
			پک نمبر 57:A	1576 کڑ
			پک نمبر 58.A	1012 کڑ
			پک نمبر 59.A	1231 کڑ
			پک نمبر 60.A	1887 کڑ
			پک نمبر 61.A	1819 کڑ
			پک نمبر 62:A	1070 کڑ
			کل میزان	6749 کڑ
2-	عہدہ توسیعی ایریا	18400 کڑ	پک نمبر 81 DNB	1758 کڑ
			پک نمبر 82 DNB	1668 کڑ
			پک نمبر 83 DNB	2182 کڑ
			پک نمبر 84 DNB	1911 کڑ
			پک نمبر 85 DNB	1820 کڑ
			پک نمبر 87-DNB	150 کڑ
			پک نمبر 146 DNB	1736 کڑ
			پک نمبر 147.DNB	1289 کڑ
			پک نمبر 149-DNB	186 کڑ
			بالکل چولستان	19837 کڑ
				118400 کڑ
3-	قائم والا	15763 کڑ	بالکل چولستان	15763 کڑ
4-	IL عہدہ	18400 کڑ	بالکل چولستان	18400 کڑ
5-	IL IL عہدہ	15212-5 کڑ	بالکل چولستان	15212-5 کڑ
6-	دھار	4632 کڑ	دھار ساگر	10675 کڑ
			پک نمبر 181.NP	12268 50 کڑ
			دھار جدید	11354 75 کڑ
			پک نمبر 202 P	1602 00 کڑ
				14632 00 کڑ

رقبہ	نام ذخیروہ	نام تحصیل	نمبر شمار (ب)
16749.00 یکڑ	عباسیہ	لیاقت پور	1
118400.00 یکڑ	عباسیہ توسیعی ایریا	لیاقت پور	2
15763.0 یکڑ	قاسم والا	لیاقت پور	3
18400.0 یکڑ	1/7 عباسیہ	لیاقت پور	4
15212.5 یکڑ	17/17 عباسیہ	رحیم یار خان	5
14632.0 یکڑ	ولند	صادق آباد	6
149156.5 یکڑ			
1921.91 میل	انہار		
631.80 کلومیٹر	سڑکات		

(ج) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ جنگلات کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اخراجات	آمدن	سال
14867501	27526984	2002-03

(د) رحیم یار خان ضلع میں محکمہ جنگلات کے آباد اور غیر آباد رقبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

رقبہ غیر آباد	رقبہ زیر کاشت	کل رقبہ	نام ذخیروہ	نمبر شمار
12119 یکڑ	14600 یکڑ	16749 یکڑ	عباسیہ	1
116350 یکڑ	12050 یکڑ	118400 یکڑ	عباسیہ توسیعی	2
12763 یکڑ	13000 یکڑ	15763 یکڑ	قاسم والا	3
16594 یکڑ	11806 یکڑ	18400 یکڑ	1/7 عباسیہ	4
15212-5 یکڑ	—	15212-5 یکڑ	17/17 عباسیہ	5
1432 یکڑ	14200 یکڑ	14632 یکڑ	ولند	6
133500.50 یکڑ	115656 یکڑ	149156.50 یکڑ		

نوٹ۔ زیادہ تر غیر آباد رقبہ گھر اور برجات پر مشتمل ہے۔

- 1- عہدہ توسیعی ایریا محکمہ جنگلات کے قبضہ میں ہے۔ لیکن محکمہ ہذا کو زرائع نہ ہوا ہے۔
 - 2- II.A.II. عہدہ رقبہ ریت کے ٹیلوں پر مشتمل ہے اور تہری پانی بھی نہ ہے۔
- (ہ) محکمہ جنگلات کے کل رقبہ 149156.50 ایکڑ رقبہ میں سے وہاں ذخیرہ کا 114 ایکڑ رقبہ اسسٹنٹ کمشنر صادق آباد نے جناح آبادی سکیم کے تحت بے گھر لوگوں میں تقسیم کیا ہے۔ باقی رقبہ 149152.5 ایکڑ رقبہ محکمہ جنگلات رحیم یار خان کے پاس ہے۔
- (و) ضلع رحیم یار خان میں کوئی خود رو جنگل نہ ہے۔ البتہ کل رقبہ 149156.5 ایکڑ میں سے 115656 ایکڑ پر محکمہ جنگلات نے جنگل لگایا ہے۔
- (ز) ضلع رحیم یار خان میں اس سال نیا جنگل 1148 ایکڑ عہدہ ذخیرہ میں لگایا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

تحصیل شکر گڑھ۔ سرکاری جنگلات کا رقبہ، ملازمین

اور دیگر متعلقہ تفصیلات

- 194، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) تحصیل شکر گڑھ میں جنگلات کتنے رقبے پر ہیں؟
- (ب) ان جنگلوں میں کون کون سے درخت ہیں؟
- (ج) جنگلوں کی نگرانی کے لئے تعینات ملازمین کے نام اور عمدہ بات بتائے جائیں؟
- (د) گزشتہ سال ان جنگلات سے کتنی قسم کی لکڑی کس کس جگہ سے چوری ہوئی۔ کتنے چور پکڑے گئے اور ان کو کیا جمانا ہوا؟

وزیر جنگلات:

- (الف) تحصیل شکر گڑھ میں محکمہ جنگلات کا رقبہ 19819 ایکڑ ہے۔
- (ب) تحصیل شکر گڑھ کے جنگلات میں شیشم، کیکر، مکٹ، سفید، پھلانی کے درخت ہیں۔

(ج) تحصیل شکر گڑھ کے جنگلات کی حفاظت کے لئے درج ذیل ملازمین تعینات ہیں۔

نمبر شمار	نام انکار	نام عمدہ	نمبر شمار	نام انکار	عمدہ
1-	راشد محمود	ریجنل فارسٹ آفیسر	2-	جاوید انور	فارسٹر
3-	غلام نبی	فارلینٹر	4-	محمد سلیم	فارسٹ گارڈ
5-	محمد اقبال	فارسٹ گارڈ	6-	منیر احمد	فارسٹ گارڈ
7-	عبد السلام	فارسٹ گارڈ	8-	اجاز علی	فارسٹ گارڈ
9-	شکیل اختر	فارسٹ گارڈ	10-	غلام رسول	فارسٹ گارڈ
11-	محمد اسحاق	فارسٹ گارڈ	12-	محمد عارف	فارسٹ گارڈ
13-	لطیف انور	فارلینٹر	14-	محمد انور	فارسٹ گارڈ
15-	امانت علی	فارسٹ گارڈ	16-	کجاہ حسین	فارسٹ گارڈ
17-	محمد مقبول	فارسٹ گارڈ	18-	عبد المنعم	فارسٹ گارڈ
19-	محمود احمد	فارسٹ گارڈ			

(د) گزشتہ سال ان جنگلات سے جو درخت چوری ہوئے اور ان پر جو کارروائی ہوئی اس کی

تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام جنگل	نقصان درختان مع قسم	تعداد اڑھان	حفاظت کارروائی
		شیم کیکر	کل	
1-	رتویک	4	4	میزبان کے خلاف چوری درختان ایضاً۔ آئی آر نمبر 36-2002 مورخہ 5-07-2002 پولیس تھلڈ شکر گڑھ درج کرانی کئی آئندہ تاریخ ساعت 13-1-04 ہے۔
2-	چراغ	-	2	میزبان کے خلاف پھنلا کارروائی کرتے ہوئے ڈنچ روز بس جاری کی گئیں اور مبلغ 1100 روپے عوائل جرنل وصول

- 3- گجرات 8 - - 8 5 8
 مہمان کے خلاف چوری درمیان
 ایف آئی آر نمبر 101-2003 پولیس
 تھانہ ٹکڑہ گڑھ درج کرانی گئی۔ آئندہ تاریخ
 سماعت 21-1-04 ہے۔
- 4- بمبائل 1 - - 1 3 1
 مہمان کے خلاف ایف آئی آر نمبر
 110-2003 مورخہ 20-4-03 پولیس
 تھانہ ٹکڑہ گڑھ درج کرانی گئی۔ آئندہ
 تاریخ سماعت 6-1-04 ہے۔
- 5- ٹکڑہ گڑھ - 7 - 7 1 7
 مہمان کے خلاف ٹھکانہ کارروائی کرتے
 ہوئے ڈیج رپورٹ جاری کی اور مستحق
 روڈ 3550 روپے عوحدہ جرمہ وصول کیا۔
 مہمان کے خلاف حسب عہدہ کارروائی عمل میں لائی گئی۔ عوحدہ اجرمہ وصول کیا۔
 مہمان کے خلاف پراچہ پولیس درج کروائے جو کہ عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

ریشم کے کیڑے اور توت کی کاشت سے متعلقہ مسائل

اور ترقیاتی اقدامات

- 202، سید احسان اللہ و قاص، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات چھانگہ مانگہ میں ریشم کے کیڑے پالنے کے انتظامات
 موجود ہیں اور اس کے ترقیاتی پروگرام کے تحت 1100 ایکڑ اور غیر ترقیاتی پروگرام
 کے تحت 1200 ایکڑ رقبہ پر توت کی کاشت کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں
 1500 افراد کو روزگار حاصل ہو سکتا تھا۔ اس ترقیاتی منصوبہ پر عمل درآمد کہاں تک مکمل
 ہوا ہے اور اگر عمل درآمد نہیں ہوا تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟
- (ب) سلک سینگ کی پیداوار بڑھانے کے لئے کیا اقدامات تجویز کئے گئے اور ان پر کہاں تک
 عملدرآمد ہوا؟

(ج) ریٹیم کے کیڑے پالنے اور توت کی کاشت کے فروغ کے لئے چھانگا مانگا کے علاوہ دیگر محلات پر صوبہ میں کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟ اس میں پرائیویٹ سیکٹر کا کیا تعاون حاصل کیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت ریٹیم کی پیداوار 300 میٹرک ٹن ہے جسے بڑھا کر 2000 ٹن کیا جاسکتا ہے؟ اور اس سے قیمتی زرمہلار کے ساتھ ساتھ عام آدمی کو روزگار کے وسیع مواقع بھی حاصل ہوں گے؟

وزیر جنگلات،

(الف) چھانگا مانگا جنگل میں ریٹیم کے کیڑوں کی پرورش کے لئے مجوزہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 1100 ایکڑ اور غیر ترقیاتی پروگرام کے تحت 200 ایکڑ رقبہ پر توت کی کاشت کاری کا منصوبہ حکام بالا کی منظوری اور فراہمی بجٹ کے لئے منظور کیا جا چکا ہے۔ جوئی مندرجہ بالا ہدف کے تحت طلب کردہ فنڈز دستیاب ہونے تو منصوبہ بذریعہ عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا۔ اس منصوبہ پر 1878 ملین روپے بجٹ درکار ہو گا۔

(ب) سلک سیڈ کی پیداوار 2500 میٹرک سے 10000 میٹرک تک بڑھانے کے لئے ایک ترقیاتی منصوبہ حکام بالا کی حتمی منظوری کے لئے زیر غور ہے۔ اس ترقیاتی منصوبہ پر ملحد درآمد کے لئے تقریباً 214 ملین روپے بجٹ درکار ہے۔ جوئی مطلوبہ فنڈز دستیاب ہونے تو منصوبہ پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا۔

(ج) ریٹیم کے کیڑے پالنے اور توت کی کاشت کے فروغ کے لئے صوبہ بھر میں پرائیویٹ سیکٹر کے تعاون کے پیش نظر 1000-1 ایکڑ رقبہ پر توت کی شجرکاری کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے اور یہ ترقیاتی سکیم برائے منظوری و فراہمی بجٹ بھیجی جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ غیر ترقیاتی پروگرام کے تحت سالانہ 2 لاکھ توت کے پودہ جات پرائیویٹ سیکٹر کو شجرکاری کے لئے فراہم کئے جاتے ہیں۔ توت کی نجی رقبہ جات پر شجرکاری کے لیے NGOs سے اشتراک عمل بھی کیا گیا ہے۔ جس کے تحت 75000 پودہ جات اس سال کسانوں کے رقبہ جات پر لگانے جائیں گے۔

(د) درست ہے۔

مری شہر، جنگلات کی نرسریوں، رقبہ جات، ملازمین

اور آمدن و خرچ کی تفصیلات

269، محترمہ تمینہ جدون، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) مری شہر کی حدود میں محکمہ جنگلات نے کتنی نرسریاں کس کس جگہ اور کتنے رقبے پر قائم کی ہوئی ہیں؟

(ب) ان نرسریوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) ان نرسریوں میں کس کس قسم کے پودے تیار کئے جاتے ہیں، ان کے نام اور سالانہ کتنی تعداد میں یہ پودے تیار کئے جاتے ہیں؟

(د) ان نرسریوں کی سال 2000-03 آمدن اور خرچ کی تفصیل نیز یہ آمدن کہاں کہاں خرچ ہوئی؟ تفصیل سے بیان کریں۔

وزیر جنگلات،

(الف) مری شہر کی حدود میں محکمہ جنگلات کی کوئی نرسری نہ ہے۔

(ب) ایسا۔

(ج) ایسا۔

(د) ایسا۔

پی پی - 49 بھکر، تھل کینال پر لگے شیشم

کے درختوں سے متعلقہ معلومات

279، جناب حفیظ اللہ خان، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

کیا یہ درست ہے کہ قتل کینال ملحقہ پی پی۔49 بھکر نر پریشیم کے درخت عمرہ دراز سے لگانے لگے تھے۔ جو اب تمام بیماری اور عمر پوری ہونے کی وجہ سے سوکھ گئے ہیں۔ محکمہ کے ملازمین کی ٹی بھگت سے روزانہ ان درختوں کی چوری ہو رہی ہے جس سے حکومت کو نقصان ہو رہا ہے، کیا حکومت ان درختوں کو نیلام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ یہ آمدنی نہروں کی تعلق پر خرچ ہو سکے؟

وزیر جنگلات،

قتل کینال بھکر ٹاریسٹ ڈویژن میں برہمی نمبر 131 سے داخل ہوتی ہے اور برہمی نمبر 448 پر ختم ہوتی ہے۔ یہ درست ہے کہ قتل کینال کے ساتھ درخت قتل ڈویژنٹ انتھارٹی نے نہروں کو آندھیوں کے کھاؤ سے بچانے کے لئے لگانے تھے۔ یہ بھی درست ہے کہ بیماری اور عمر پوری ہو جانے کی وجہ سے کافی درخت سوکھ چکے ہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے کہ محکمہ کے ملازمین کی ٹی بھگت سے روزانہ درخت چوری ہوتے ہیں بلکہ چوری کرنے والے ملزمان سے پچھلے پانچ سال میں لاکھوں روپے جرمانہ وصول کیا گیا ہے اور محکمہ جنگلات بھکر نے نر کے ساتھ کھڑے خشک درخت بذریعہ نیلام عام فروخت کر کے کروڑوں روپے کاروبار حاصل کیا ہے اور آئندہ خشک درخت فروخت کرنے کا لائحہ عمل تیار کر کے حکام بالا کو ارسال کیا جا چکا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام سال	تعداد درختیں فروخت شدہ	آمدن	تعداد درختیں چوری وصول شدہ جرمانہ	شہ	سے آمدن
1.	1999-2000	1544	4,55,862/-	138	2,77,537	
2.	2000-2001	3049	27,55,608/-	142	4,06,608/-	
3.	2001-2002	3831	74,08,387/-	99	3,65,150/-	
4.	2002-2003	8316	1,08,07,595/-	133	1,72,689 -	
5.	2003-2004	6208	1,40,84,809/-	129	3,55,270/-	
	میزان	21948	3,55,12,261.-	611	17,77,254	

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب قائم مقام سپیکر، اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

سیکرٹری اسمبلی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ معزز اراکین کی رخصت کی درخواستیں ہیں جن کی تعداد 6 ہے۔

ملک صالح محمد گنجیال

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست ملک صالح محمد گنجیال ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔ 40 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"گزارش ہے کہ بندہ رواں اسمبلی اجلاس میں بیماری کی وجہ سے شرکت نہیں کر سکتا۔ براہ مہربانی مورخہ 6۔ ستمبر تا اختتام اجلاس رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر، سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور کی گئی)

جناب طاہر اقبال چودھری

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست جناب طاہر اقبال چودھری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔ 236 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"گزارش ہے کہ بندہ کے والد صلیل ہیں جن کے علاج کی وجہ سے میں اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا۔ مہربانی فرما کر میرے حق میں 6۔ ستمبر تا اختتام اجلاس رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر، سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور کی گئی)

جناب ارشد محمود دہگنو

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست جناب ارشد محمود دہگنو صاحب ممبر صوبائی اسمبلی
پی۔ پی۔ 122 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"گزارش ہے کہ بندہ ٹریک کے حادثہ میں زخمی ہو گیا تھا فی الحال زیر علاج
ہوں۔ مہربانی فرما کر میرے حق میں 6- ستمبر 2004ء افتتاح اجلاس
رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر، سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور کی گئی)

جناب عمران اشرف

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست جناب عمران اشرف صاحب ممبر صوبائی اسمبلی
پی۔ پی۔ 123 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I am leaving abroad for some days, therefor, I will be
absent from ongoing session of the Punjab Assembly.
Please allow me leave from Wednesday, 15th September
2004, to Monday, the 20th September 2004 "

جناب قائم مقام سپیکر، سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور کی گئی)

چودھری فیصل فاروق چیمہ

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست چودھری فیصل فاروق پیر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی
نی۔ پی۔ 35 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"The undersigned intends to proceed abroad in connection with some personal affairs I am unable to attend the Punjab Assembly's 17th session commencing w e f 6th September 2004. It is requested that the undersigned may be granted exemption to attend the 17th session of the Punjab Assembly and leave be granted for one month i e 6th September 2004 to 5th October 2004 "

جناب قائم مقام سیکرٹری، سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور کی گئی)

جناب محمد یار ہراج

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد یار ہراج صاحب ممبر صوبائی اسمبلی
نی۔ پی۔ 250 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly during the following Assembly Sessions 20th to 27th February 2003, 12th June 2003, 21st October to 3rd November 2003 & 16th to 30th June 2004. Leave for the above mentioned sessions may kindly be granted."

جناب قائم مقام سیکرٹری، سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رعیت منظور کر دی جائے۔"

(تحریک منظور کی گئی)

رپورٹ (توسیع)

مسودہ قانون (ترمیم) بارانی زرعی یونیورسٹی، راولپنڈی

صدرہ 2004 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب قائم مقام سیکرٹری، رانا مسرفراز احمد خان مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

رانا مسرفراز احمد خان، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

جناب تنویر کاترہ کی جانب سے پیش کردہ "مسودہ قانون (ترمیم) بارانی

زرعی یونیورسٹی، راولپنڈی صدرہ 2004 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے

زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-اکتوبر

2004 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اب سوال یہ ہے کہ،

جناب تنویر کاترہ کی جانب سے پیش کردہ "مسودہ قانون (ترمیم) بارانی

زرعی یونیورسٹی، راولپنڈی صدرہ 2004 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے

زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-اکتوبر

2004 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

تحریک استحقاق

ڈی۔ایس۔ پی فیصل آباد کارکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ

(---جاری)

جناب قائم مقام سپیکر: اب تحریک استحقاق شروع کرتے ہیں۔ رانا منہا اللہ خان صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 49 ہے۔ یہ move ہو چکی ہے جو اب کے لئے pending تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں رانا صاحب کی تحریک کو oppose نہیں کرتا، آپ بے شک اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ یہ تحریک مجلس استحقاق کے سپرد کی جاتی ہے۔

یوانٹ آف آرڈر

لوکل باڈیز کی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس بلائے میں تاخیر

چودھری زاہد پرویز: جناب سپیکر! یوانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری زاہد پرویز: جناب سپیکر! گزشتہ چھ ماہ سے ہم درخواست کر رہے تھے کہ لوکل باڈیز کی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس بلایا جائے۔ کل اس کا اجلاس بلایا گیا لیکن وہاں پر صرف میں، بہتریب امتیاز گل، جن کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے اور محسن لغاری صاحب آئے۔ کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے کمیٹی کا اجلاس پھر ملتوی ہو گیا۔ اب تو اس کمیٹی کو برنس بھی refer ہو چکا ہے لیکن سمجھ نہیں آ رہی کہ اس کمیٹی میں سبز ممبران کیوں تشریف نہیں لارہے؟ علیہ چیزیں کے انتخاب کے حوالے سے ان کا آپس میں کوئی جھگڑا ہے۔ لغاری صاحب سے وعدہ کیا گیا تھا کہ آپ کو چیزیں جانیں گے لیکن اب علیہ انہیں یہ چیزیں نہیں بنانا چاہتے۔ ہارا! آپ اس کمیٹی کا الیکشن تو کروائیں۔ بے شک جس کو مرضی چیزیں منتخب کر لیں۔ میں راجہ صاحب

سے گزارش کروں گا کہ اس کمیٹی کے ایکشن کو مکمل کروائیں تاکہ اسے جو رفرنس refer ہوا ہے اس بات غور کیا جاسکے۔ میں چاہوں گا کہ راجہ صاحب اس حوالے سے جواب دیں کہ اس کمیٹی کے چیئرمین کا ایکشن کیوں نہیں کروایا جا رہا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! معزز رکن کو شاید اس بات کا علم نہیں کہ کل ہم نے اس کمیٹی کا اجلاس رکھا ہوا تھا لیکن اس میں کورم پورا نہیں ہو سکا اور اسی وجہ سے اس کے چیئرمین کا انتخاب بھی نہیں ہو سکا ہے۔ میں نے اس معزز ایوان میں یہ commit کیا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی اجلاس میں اس کمیٹی کا ایکشن کروایا جائے گا۔ اب ہم اس کے لئے نئی تاریخ رکھیں گے اور اس کا ایکشن ضرور کروائیں گے۔ کل تو رانا آفتاب صاحب بھی مجھے خود کھ کر دے گئے تھے کہ آج اسے postpone کر لیا جائے۔ بہر حال ہم انشاء اللہ تعالیٰ اسی اجلاس میں اس کا ایکشن کروائیں گے۔

چودھری زاہد پرویز: راجہ صاحب! اگر آپ نے اس کے اجلاس کو postpone کیا تھا تو ہمیں بھی مطلع کر دیجئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب! ہم نے postpone نہیں کیا۔ میں نے یہ گزارش کی ہے کہ کورم نہ ہونے کی وجہ سے اس کا ایکشن نہیں ہو سکا۔

چودھری زاہد پرویز: آپ اس محکمے کے متعلقہ وزیر ہیں، آپ کورم پورا کروائیں اور جسے بھی چیئرمین بنوانا چاہتے ہیں بنوائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اجلاس کورم نہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہوا، میں نے اسے postpone نہیں کیا۔

جناب جہانزیب امتیاز گل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سلیکر: جی، فرمائیں!

جناب جہانزیب امتیاز گل: جناب! راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ کورم پورا نہیں ہوا۔ میں اس حوالے سے ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کمیٹی 6۔ اگست 2003 کو وجود میں آئی تھی۔ اس کی

ماہلی میٹنگ 4- دسمبر 2003 کو رکھی گئی تھی جس میں کورم نہ ہو سکا' instructed by Raja Sahib کہ کورم پورا نہ کیا جائے۔ دوسری میٹنگ 11- نومبر 2003 کو ہونی تھی جو کہ cancel کر دی گئی
instructed by Raja Sahib.

MR ACTING SPEAKER: How can you say that?

جناب جہانزیب امتیاز بگل: جناب! سارے ممبرز کہتے ہیں کہ ہمیں راجہ صاحب نے کہا ہے۔

MR ACTING SPEAKER: How is it possible? This is an allegation unless you prove it

جناب جہانزیب امتیاز بگل: جناب! وہاں پر یہ ممبرز کہتے ہیں کہ ہمیں راجہ صاحب کہتے ہیں کہ

Don't go there

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ کیا کسی کمیٹی کے اجلاس میں کسی کو روکنا وزیر قانون کا کام ہے؟ یہ تو ممبرز کی اپنی صوابدید ہے کہ وہ اجلاس میں شرکت کریں یا نہ کریں۔ معزز رکن خود اس کمیٹی کے ممبر ہیں۔ کیا میں نے انہیں روکا تھا کہ آپ کمیٹی کے اجلاس میں نہ جائیں؟

جناب جہانزیب امتیاز بگل: جناب مجھے تو یہ روک ہی نہیں سکتے۔ میں تو حکومتی بیچوں کی بات کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر! اگر آپ کو نہیں روک سکتے تو پھر باقی ممبران کو کیوں روکیں گے؟ وزیر قانون و پارلیمانی امور، اگر میں نے کسی معزز رکن کو روکا ہے تو وہ خود بات کریں۔ میں نے جب انہیں روکا نہیں ہے تو پھر یہ کس وجہ سے بات کر رہے ہیں؟

جناب جہانزیب امتیاز بگل: میں ممبرز کے نام لیتا ہوں، آپ on the floor of the House

یہ بات on oath کہ دیں کہ آپ نے انہیں نہیں روکا۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، آپ کون ہوتے ہیں؟ میں آپ کو تو جواب دہ نہیں ہوں۔

جناب جہانزیب امتیاز گل: آپ on oath کہہ دیں کہ میں نے نہیں کہا تو بات ختم ہو جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جہانزیب صاحب! بات یہ ہے کہ Why should Law Minister

stop them? باقی تو ہم سینڈنگ کمیٹیاں چل رہی ہیں تو وہ اس میں کیوں رکاوٹ ڈالیں گے؟

جناب جہانزیب امتیاز گل: جناب والا! اس بات کو ایک منٹ میں ختم کیا جاسکتا ہے کہ راجہ صاحب on oath کہہ دیں کہ میں نے نہیں روکا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! معزز رکن کو خود حقائق کا علم نہیں ہے۔ کیا رانا آفتاب صاحب مجھے تحریری طور پر دے کر نہیں گئے کہ اسے postpone کر دیا جائے۔ دوسرا میں ان کے کہنے پر on oath کیوں بات کروں؟ میں ذمہ داری کے ساتھ بات کر رہا ہوں۔ معزز رکن کو اپنے الفاظ سوچ سمجھ کر استعمال کرنے چاہئیں کیونکہ اس معزز ایوان میں جو بھی بات کی جاتی ہے وہ ذمہ داری کے ساتھ کی جاتی ہے نہ کہ ان کی طرح غیر ذمہ دارانہ رویے کا اظہار کیا جاتا ہے۔

جناب صبغت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معاملہ ہمارے گھر کا ہے جبکہ درد انہیں ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر سائید امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سائید امجد: جناب سپیکر! مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ انہوں نے بلاوجہ جموں اہرام لگایا ہے۔ میں کہوں گی کہ یہ اس پر apologize کریں۔ یہ بستان بازی، جھٹلے کٹا کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بی بی! اس پر ایک شعر بھی ہو جائے۔

ڈاکٹر سایہ امجد: جناب سیکرٹری اشعر عرض کرتی ہوں کہ
آپ خود ہی ان کی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی
(نعرہ ہانے تحسین)

جناب قائم مقام سیکرٹری: جی شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سیکرٹری اشعر عرض ہے

ذرا سی بات ہے دیوار و در ہلا ڈالے
کہ جتنے تیر تھے ترکش میں سب ہلا ڈالے
گلا گلا ہی تو قابل کے مٹ بھی سکتا تھا
یہ کیا کیا کہ تعلق ہی سب نبھلا ڈالے

جناب صبغت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ): جناب سیکرٹری اگر اجازت ہو تو میں بھی ایک شعر
عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری: جی فرمائیں!

جناب صبغت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ): جناب والا اشعر عرض ہے

یمن کی رنگ و بونے اس قدر دمو کے دینے مجھ کو
کہ میں نے شوقی گل بوسی میں کانوں پر زبان رکھ دی

محترمہ زاہدہ سرفراز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری: بی بی اا اگر آپ بھی کوئی شعر سنانا چاہتی ہیں تو سنائیں! کوئی اور بات
نہیں صرف شعر کہ لیں۔ جب ہاؤس ذرا تلخ ہو جائے تو پھر شعر و شاعری ہونی چاہیے تاکہ فضا بہتر
ہو جائے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب میں شعر عرض کرتا ہوں۔

یہ کیا کہ مجھ سے گریزاں ہے دشمنوں کی طرح
کبھی تو آمیری دنیا میں دوستوں کی طرح
نہ موج ہے نہ صبا ہے نہ چاندنی ہے نہ دھوپ
مزاج اس کا بدلتا ہے موسموں کی طرح

ڈاکٹر سہمیہ امجد: آپ کی خدمت میں عرض ہے

نزاں کی دھوپ سے شکوہ فضول ہے محسن
میں آخر معمول تھا یونہی مجھے بکھرنا تھا

جناب سپیکر! میں یہ کہوں گی کہ آپ یہ رواج بدلیں کہ یہاں خواتین جو کہ ان کی
بھول جیسی بہنیں ہیں کے لئے یہ رواج قائم کیا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔ سب قابل احترام بہنیں ہیں۔ اس کو آپ
personal نہ لیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! انہوں نے بھول کا ذکر کیا ہے تو بھول پھر عرض ہے

کیا گریہ شبنم کا بھولوں پہ اثر ہوگا
ہاتھوں پہ شاعروں کے اک رقص شرر ہوگا
اتری تو وہی صورت اترے گی میرے دل میں
ہوگا تو وہی جلوہ مقفودِ نظر ہوگا
(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: یوانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے۔ میں آپ سے
اجتہاد کرتی ہوں کہ یہ معزز ایوان محللِ مطاعرہ کے لئے نہیں ہے۔ جب ہم خواتین آپ سے کسی

آئینی یا سیاسی مسئلے پر بات کرنے کے لئے وقت مانگتی ہیں تو تب آپ وقت دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے جبکہ محلل مشاعرہ کے لئے آپ encourage کرتے ہیں۔ ہمیں اور بہت سے کام بھی کرنے ہیں۔ خواتین یہاں ڈرامہ کرنے یا show-piece بننے کے لئے ایوان میں نہیں آئیں۔ جب کوئی آئینی و سیاسی بات کرنی ہوتی ہے تو ہمیں وقت نہیں دیتے جبکہ محلل مشاعرہ کے لئے آپ اجازت دینے کے لئے تیار ہیں۔ میں اس پر احتجاج کرتی ہوں یہ بالکل غلط بات ہے۔ ہم یہاں پر مشاعرہ کرنے کے لئے نہیں آئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ نے جب بھی بات کرنے کی کوشش کی ہے میں نے آپ کو مانم دیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں خواتین کو سب سے زیادہ مانم دیتا ہوں۔۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سپیکر! ایک دن پہلے یہ مشاعرہ ہوا۔ آج پھر آپ encourage کر رہے ہیں کہ ادھر سے بھی شعر آنے اور ادھر سے بھی شعر آنے۔ میں کہتی ہوں کہ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ ہم اس ایوان کے اندر بیٹھ کر کوئی اچھی tradition set نہیں کر رہے کہ خواتین ادھر محلل مشاعرہ کے لئے آتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، دیکھیں بی بی! جب آپ اس ہاؤس میں آتی ہیں تو ماحول کو بچانے کی کوشش کی جائے۔ اگر اس میں تمہارا بہت مزاج ہو جائے تو وہ بری بات نہیں ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب والا! یہی میرا احتجاج ہے کہ خواتین مزاج کے لئے نہیں ہیں۔ یہاں پر خواتین کا مقصد تشدید اور مزاج کا نشانہ بنانا نہیں ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد، پوائنٹ آف آرڈر۔

سید ناظم حسین شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! شاعر ایک فقرے میں سمندر کو کوزے میں بند کرتا ہے۔ یہ عینہ بات ہے کہ اگر کسی کو سمجھ نہ آئے۔ اگر آپ نے اجازت دی ہے تو میں کہتا ہوں کہ یہ precedent ہے۔ یہ روایت برقرار رہنی چاہیے بلکہ اسمبلی کے ماحول کو کشیدہ ہونے سے بچانے کے لئے آپ نے بالکل ٹھیک کیا ہے۔ (نعرہ ہاتھ تھپتھپاتے)

ڈاکٹر سامیہ امجد، جناب سیکرٹری!

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد، جناب سیکرٹری میں آپ کی انتہائی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہ موقع فراہم کیا کہ میں شعر کی اہمیت اپنی بہن عظمیٰ اور باقی ایوزیشن پر واضح کروں۔ میں اس چیز سے انتہائی دکھی ہوئی کہ جب ہم اس اسمبلی میں آنے تو یہاں پر ایوزیشن کی طرف سے کھلی گھونج 'ڈرامہ نمبر' بمثل ڈرامہ نمبر، سنی نمبر چلتا تھا۔ نعرہ بازی اور غنڈہ گردی کے رواج کو توڑنے کے لئے میں نے ہمیشہ شعروں کا سہارا لیا۔ شعر کسی کی حکیت نہیں ہوتا۔ میرا چیلنج ہے کہ آپ دو سال سے میرے شعر اٹھا کر دیکھیں کہ اس میں تشبیہ ہے۔ اس میں سیاسی بات ہے۔ اس میں کسی بات کو approach کیا گیا ہے۔ بے شک یہ مضامیرہ نہیں ہے۔ شعر میں صرف romanticism نہیں۔ آپ شعر میں بات کو اختصار سے بیان کر سکتے ہیں۔ اس میں عورتوں کی آہیں ہیں لوگوں کے دکھ ہیں۔ اس میں کسان کا پسینہ اور سب کچھ ہے۔ اس بہن کو چاہیے کہ اگر اس نے شگفتہ بولنے کا کوئی طریقہ سکھانا ہے تو وہ صرف اور صرف شعر ہے۔ یہ صرف پاکستان میں رواج نہیں ہے بلکہ یہ ایک international fact ہے کہ شعروں میں ہم ہر ترقیوں سے شگفتہ گفتگو ہوتی ہے اور یہ کوئی مضامیرہ نہیں تھا۔ میں ان کی بات کو correct کرتی ہوں کہ یہاں پر گائیں دینے کے رواج کو توڑنے کے لئے میں نے شعروں کے ذریعے جماد کیا ہے اور انشاء اللہ میں اس جماد کو آخر تک جاری رکھوں گی۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ٹھیک ہے۔ بی بی!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سیکرٹری! میری بہن نے مجھے شعر کی اہمیت سمجھانے کی کوشش کی ہے تو میں ان کے لئے عرض کرنا چاہتی ہوں کہ وہ پہلے جو مختلف مواقع پر شرکتی رہی ہیں میں بالکل ان کی تعریف کرنا چاہتی ہوں کہ موقع کی مناسب سے کبھی کبھار تو شعر ٹھیک ہیں

لیکن جب معاہدہ بازی شروع ہو جانے اور جس طرح پچھلے دو دنوں سے اس ایوان میں ہمیں شعر سننے کو ملے ہیں کیا وہ شعر اس ایوان کو زیب دیتے ہیں؟ کیا وہ باتیں یہاں اس ایوان میں زیب دیتی ہیں؟ جناب سیکرٹری محترم مجھے شعر کی اہمیت نہ بتائیں اگر شعر و شاعری کا بہت شوق ہے تو بہر لابی میں تشریف لے جائیں۔ وہاں بیٹھ کر ایک محفل متاعرہ سمجھتے ہیں اور وہاں بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔ اس ایوان کا اجلاس منہ کرنے کے لئے پنجاب کی عوام کا پیسا خرچ ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم protest کرتے رہے۔ میں کہنا چاہتی ہوں کہ ہم اپنے مقاصد کے لئے protest نہیں کرتے رہے تھے بلکہ ہم یہاں پر کسی آئینی اور سیاسی بات کے لئے protest کرتے رہے ہیں۔ اگر انھوں نے اس حوالے سے کوئی پیغام دینا ہے تو وہ دے سکتی ہیں لیکن یہ جس قسم کے شعر سنار ہی ہیں وہ اس ایوان میں زیب نہیں دیتے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری anyhow بی بی! آپ جو بات کر رہی ہیں وہ صحیح ہے لیکن بات یہ ہے کہ جن۔۔۔۔

سید ناظم حسین شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی فرمائیں!

سید ناظم حسین شاہ، جناب سیکرٹری! پہلی بات تو یہ ہے کہ اس ہاؤس میں جو بھی آتا ہے وہ معزز رکن ہے۔ ہم سن حیث العوم عورتوں کے خلاف نہیں ہیں۔ پہلی بات تو انھیں یہ سمجھنی چاہیے کہ ان کی constituency ہم ہیں۔ ہم نے ووٹ دیئے ہیں اور یہ اس proportion کے تحت یہاں پر موجود ہیں۔ (نعرہ ہانپتے تحسین)

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ ہم عورت کی عظمت کے قائل ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ بنیر ہپ کے انسان پیدا ہو سکتا ہے لیکن بنیر ماں کے نہیں ہو سکتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ عورت ہر دکھ اور غم میں ساتھ دیتی ہے۔ ہم عورت کی عظمت کے قائل ہیں مگر یہاں پر صرف اجارہ داری نہ بنالی جائے۔ یہ monopoly نہ بنالیں کہ جب چاہیں کسی کو بات کرنے دیں یا جب چاہیں ان کی عزت نفس

پر حملہ ہو جاتا ہے۔ ہماری ایسی کوئی intention نہیں ہے۔ اگر ان کو اپنے آپ پر confidence نہیں ہے تو یہ ہمارا قصور نہیں ہے۔ اگر یہاں پر مرد حضرات بیٹھے ہیں تو وہ بھی ممبر ہیں۔ اگر یہاں پر کوئی عورت بیٹھی ہے تو وہ بھی ممبر ہے۔ ہم صرف ممبر سمجھتے ہیں۔ اگر یہ قانون غائب کر رہنا چاہتی ہیں تو پھر اپنے گھروں میں رہیں یا اپنے خاوندوں کے پاس رہیں۔ جب یہاں آئیں گی تو پھر ان کے ساتھ ممبر کی حیثیت سے treatment ہو گا۔ اس لئے ان کو یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ یہاں پر ان کی constituency ہم ہیں۔ ہمیں ہر وقت مصلوں نہ کیا جائے۔ اگر کسی کو ادب سے لگاؤ نہیں ہے تو اس میں ہمارا قصور نہیں ہے۔ اگر کوئی cheap popularity کے لئے اخباروں میں اپنا بیان دینا چاہتا ہے تو اس میں بھی ہمارا دوش نہیں ہے۔ آپ نے بالکل اچھا کیا ہے I support it اور I stand for it (نعرہ ہانے تحسین)

تحریریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر، اب میں تحریریک التوائے کار شروع کرتا ہوں۔ تحریریک التوائے کار نمبر 677/04 جناب آفتاب احمد خان، جناب سمیع اللہ خان، ڈاکٹر اسد معجم اور جناب فیض اللہ کو کہ۔ جی، سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! پہلے بھی اسی طرح کی تحریریک التوائے کار واسا کے متعلق تھی لہذا اسے dispose of کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی یہ dispose of کی جاتی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، میں ابھی آپ کو موقع دیتا ہوں۔ ابھی تحریریک التوائے کار 679/04 جناب نوید عامر۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ تحریریک التوائے کار نمبر 681 جناب محمد اشرف خان۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریریک بھی dispose of ہوئی۔ تحریریک التوائے کار نمبر 682 چودھری محمد ایاز اور ملک ابرار احمد کی طرف سے ہے۔

راولپنڈی میں قبرستان کے لئے مختص رقبہ

پرشہد پالنے والوں کا قبضہ

ملک ابرار احمد، شگریہ۔ جناب سپییکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لے کر اسے اسبلی کی کارروائی متویٰ کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ 1999-2000 میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے راولپنڈی کے شہریوں کے پر زور اصرار پر راکھ دمھیل میں محکمہ جنگلات کی جگہ کو قبرستان کے لئے مختص کیا گیا اور راولپنڈی میونسپل کارپوریشن کے حوالے کیا گیا۔ اسی سال اس جگہ پر جو 1200 کنال ہے دفتر جنازہ گاہ تعمیر کی گئی اور مد بندی کے لئے باز لگا دی گئی مگر چار سال گزرنے کے باوجود اس جگہ سے راولپنڈی شہر مستفید نہ ہو سکا اور وہاں ایک بھی قبر موجود نہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ میونسپل کارپوریشن راولپنڈی کی طرف سے نہ تو صاف تعینات کیا گیا ہے اور نہ ہی میت شہر سے لے جانے کے لئے بسوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس جگہ کی مالیت کروڑوں روپے ہے اور یہ محض عامہ کے لئے مختص کی گئی مگر وہاں موقع پر حالت یہ ہے کہ شد پالنے والوں کا قبضہ ہے اور مد بندی والی باز کو لوگ کات کات کر لے جا رہے ہیں۔ ایک طرف تو کروڑوں روپے ضائع ہو رہے ہیں اور دوسری طرف راولپنڈی شہر جہاں تمام قدیمی قبرستانوں میں جگہ موجود نہ ہے اس شہر کے لوگ اس جگہ سے مستفید نہیں ہو رہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپییکر، وزیر محامی حکومت

وزیر محامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپییکر! حکومت پنجاب نے 1999 میں محکمہ جنگلات حکومت پنجاب کی ملکیتی اراضی بر خسرہ جات نمبر 292.232.242 موضع راکھ دمھیل تحصیل راولپنڈی کا ایک ہزار کنال رقبہ قبرستان کے لئے کالعدم میونسپل کارپوریشن راولپنڈی کے حوالے کیا۔ میونسپل کارپوریشن راولپنڈی نے زمین کی نشاندہی کے بعد باز کے ذریعے مد بندی کرائی اور جنازہ گاہ تعمیر کرائی۔

علاوہ ازیں حکومت پاکستان نے ایک میت بس ٹی ایم اے راولپنڈی کو عطیہ کی ہے جو گزشتہ چھ سال سے شہریوں کے زیر استعمال ہے اور شہر سے اپنے عزیز و اقارب کی میتوں کو اپنے اپنے آبائی قبرستانوں میں تقسیم کے لئے لے کر جاتے ہیں۔ یہ جگہ جس مقصد کے لئے مختص کی گئی ہے اس کے علاوہ ٹی ایم اے راولپنڈی اس کو کسی بھی دیگر مقصد کے لئے استعمال کی اجازت نہ دے گی اور شہریوں کے اس قیمتی اثاثہ کی حفاظت کرے گی۔ اس میں مزید گزارش یہ ہے کہ یہ بالکل درست ہے کہ یہ جگہ اس وقت قبرستان کے لئے مختص کی گئی تھی اور اس وقت کی کالعدم میونسپل کارپوریشن کا منصوبہ یہ تھا کہ یہاں پر ایک جدید قبرستان تعمیر کیا جانے کا۔ انہوں نے ابتدائی طور پر جگہ کا قبضہ بھی لے لیا۔ وہاں پر باز بھی لگا دی اور ابتدائی طور پر قبرستان کے لئے کچھ کام بھی کیا لیکن وہ کام فی الحال یہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکا۔ اسی مقصد کے لئے ایک بس بھی ٹی ایم اے کو فیڈرل گورنمنٹ نے عطیہ کے طور پر دی تھی۔ شہر سے اس کا فائدہ جو تک تیرہ چودہ کلومیٹر ہے تاکہ میت کو باآسانی لے جایا جاسکے لیکن فی الحال شہری اس قبرستان کی جگہ کو استعمال نہیں کر رہے۔ جہاں تک اس پر ناجائز قبضے کا تعلق ہے متعلقہ ٹی ایم اے کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ اس بات کا تعین کیا جائے کہ اگر وہاں پر کسی کا ناجائز قبضہ ہے تو اس کو فوری طور پر ختم کرائیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ بات بالکل طے شدہ ہے کہ یہ جگہ ٹی ایم اے کو گورنمنٹ آف پنجاب نے صرف اور صرف قبرستان تعمیر کرنے کے لئے دی تھی اور یہ کسی اور مقصد کے لئے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

ملک ابرار احمد، جناب والا! ہماری گزارش یہ ہے کہ جگہ بھی وہاں پر موجود ہے اور ساری چیزیں اور سہولیات بھی وہاں پر موجود ہیں ٹی ایم اے کو یہ ہدایت کی جائے کہ یہ۔۔

جناب قائم مقام سیکریٹری، وہ ہدایت دے دی گئی ہے۔

ملک ابرار احمد، بسوں کا انتظام بھی کر دیا جائے اور محلے کی تعمیراتی بھی کر دی جائے تاکہ وہاں پر کام شروع ہو جائے۔ اس میں مزید گزارش یہ ہے کہ محترم راجہ صاحب کے یہ بات علم میں ہے کہ اس جگہ سے راولپنڈی کینٹ زیادہ نزدیک ہے۔ راولپنڈی کینٹ کے لوگوں کے لئے وہاں پر جو قدیمی قبرستان ہیں وہاں پر بھی جگہ موجود نہیں ہے تو اگر کینٹ کے لوگوں کو بھی

اس قبرستان کو استعمال کرنے کی اجازت دے دی جائے تو کینٹ کے لوگ بھی اس سے مستفید ہو سکیں گے۔ میری صرف یہ گزارش ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب والا! میرا خیال ہے کہ یہ ایک مناسب تجویز ہے اس پر غور کیا جاسکتا ہے اور یہ بات ہم وزیر اعلیٰ پنجاب کے نوٹس میں لائیں گے کیونکہ وہ جگہ ٹی۔ ایم۔ اے کو دی گئی تھی۔ اگر اس قبرستان کو کنٹونمنٹ بورڈ کے استعمال میں بھی دے دیا جائے تو ظاہر ہے کہ راولپنڈی کے شہری ہی اس کو استعمال کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ذاتی طور پر مجھے اس بات سے کوئی اختلاف نہیں ہوگا۔ ہم یہ بات وزیر اعلیٰ کے نوٹس میں لائیں گے اور اگر کنٹونمنٹ بورڈ کے شہری اس سے استفادہ کریں گے تو مجھے خوشی ہوگی۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ٹھیک ہے۔

ملک ابرار احمد، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، یہ تحریک اتوانے کار dispose of کی جاتی ہے۔ 693/04 راجہ ریاض احمد، جناب سميع الله خان، ڈاکٹر اسد مسطرم، چودھری اجاز احمد سہیل۔

رانا شہناز اللہ خان، جناب سیکرٹری

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیں!

رانا شہناز اللہ خان، جناب سیکرٹری! ایک تحریک اتوانے کار نمبر 722 ہے۔ اس میں پھر پورے ڈسٹرکٹ چکوال کے لوگوں کا ایک اہم معاملہ ہے۔ ان کی پراپرٹی acquire ہوتی ہے اور ان کے ساتھ بڑی زیادتی ہوتی ہے۔ شاید اس کا آج نمبر نہ آسکے تو میری یہ گزارش ہے کہ اسے اگر آپ out of turn لے لیں تو وہ ایک نہایت اہمیت کا حامل معاملہ ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، دیکھتے ہیں، شاید اس کا وقت آجائے۔ ایسی تو 693 کو take up کرتے ہیں۔

راوی ٹاؤن لاہور کی حدودیکی گیٹ اور ٹیکسالی گیٹ

میں جوئے کی نمائش

جناب سميع اللہ خان، امیں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "صحافت" مورخہ 28 جولائی 2004 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ سنی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی تمام ٹاؤنز کو سختی سے ہدایت ہے کہ شہر کے کسی بھی علاقے میں جوئے کی نمائش نہ لگانے کی اجازت دی جائے اور اگر کسی علاقے میں جوئے کی نمائش چل رہی ہو تو ان کے مکان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ اس ہدایت کے باوجود راوی ٹاؤن کی حدود میں چند بااثر افراد نے یکی گیٹ، گورنمنٹ نواز شریف، اسپتال کے عقب میں واقع پارک میں جبکہ دوسری نمائش ٹیکسالی گیٹ میں لگا رکھی ہے۔ سنی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی واضح ہدایات کے باوجود راوی ٹاؤن کا جوئے کی نمائش کی اجازت کی خبر چھپنے سے نہ صرف اہل لاہور بلکہ صوبہ بھر کے عوام میں شدید اضطراب پایا جانے لگا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باخفاطر قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سلیکٹر، کیانی صاحب!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب والا! اس تحریک میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ خبر مورخہ 28 جولائی کو شائع ہوئی اور اس میں تشویش کا اظہار کیا گیا ہے کہ سنی گورنمنٹ کی سخت ہدایات اور پابندی کے باوجود شہر میں جوئے کی نمائش یکی گیٹ اور گورنمنٹ نواز شریف، اسپتال کے عقب میں واقع پارک اور جب کہ دوسری نمائش ٹیکسالی گیٹ میں لگا رکھی ہے۔ تحریک اتوائے کار میں اس بات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جوئے کی نمائش سے نہ صرف لاہور بلکہ صوبہ بھر میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے جو کہ درست ہے۔ جہاں تک PHA کے زیر اہتمام پارکوں میں جوئے کی نمائشوں کا تعلق ہے یا اس امر کی وضاحت بے جا نہ ہوگی کہ PHA کے

زیر انتظام پارکوں میں میلوں ٹھیلوں کی اجازت ہمیشہ سے ہوتی رہی ہے جو کہ سنی گورنمنٹ لاہور کے NOC سے مشروط ہوتی ہے اور یہ اجازت بھی صرف اس جگہ کے استعمال کے لئے ہوتی ہے۔ اس سے یقیناً P.H.A. کو آمدنی ضرور ہوتی ہے لیکن ان میں کوئی نامناسب سرگرمی نہیں ہے اور حکومت بھی میلے منہ کر داتی رہتی ہے جیسے جشن بہاراں یا ساہجہ ضلع کونسلوں کے زیر انتظام منہ ہوتے رہے ہیں۔ پارکوں میں ایسے میلے P.H.A. کے قیام سے قبل بھی منہ ہوتے تھے۔ جہاں تک راوی ٹاؤن کی حدود میں متذکرہ ٹائٹل کا تعلق ہے اس کی وضاحت کچھ یوں ہے۔ P.H.A. نے مسی گھریز entertaining programme کو ٹیکی گیت میں تفریحی مید لگانے کی اجازت دی تھی جو کہ سنی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی اجازت سے مشروط تھی۔ بعد ازاں یہ اجازت بھی منسوخ کر دی گئی۔ جہاں تک ٹیکسٹائل گیت پارک میں مید لگانے کی اجازت کا تعلق ہے وہ ٹیکسٹائل گیت میں P.H.A. نے نہیں دی اور ادارہ نے پارک کے باہر قبضہ کے خلاف تھانہ میں اس کے خلاف پرجہ کیا ہوا ہے۔ متذکرہ بلا حقائق سے قطع نظر ہونے جیسی معاشرتی برائیوں کا فائدہ ہمیشہ حکومت کی ذمہ داری رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم پورا کریں گے حالانکہ یہ معاملہ پولیس کے دائرہ کار میں ہے لیکن جہاں بھی شکایت ملتی ہے ہم ضروری کارروائی کرتے ہیں۔ محکمہ ڈا کو جب بھی جوئے کا علم ہوا ہے ہم نے اس کی ضرور روک تھام کی ہے اور اس پر عمل کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹیک ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ وزیر موصوف نے لاہور کے روایتی میلوں کو جوئے کے میلوں کے ساتھ mix کرنے کی کوشش کی ہے۔ خالد باغ میں مید ہوتا ہے داتا صاحب کا مید ہوتا ہے۔ یہ ہمارے روایتی میلے ہیں۔ مجھے افسوس ہوا ہے کہ ان میلوں کی آڑے کر پوری تحریر یہاں پر پڑھی گئی ہے۔ لاہور کے روایتی میلوں کی آڑے کر جس بات کی نشاندہی میں نے کی ہے اس کو اپنے جواب میں وزیر موصوف نے cover کرنے کی کوشش کی ہے۔ لاہور میں راوی ٹاؤن کا جو ایریا ہے یہ اس میں جوا ہو رہا ہے۔ لاہور میں

تشر ماؤن ہے، داتا گنج بخش ماؤن ہے وہاں سے تو کوئی شکایت کبھی نہیں آئی۔ یہ راوی ماؤن ایک ایسا ماؤن ہے، میں آپ کی اطلاع کے لئے بھی عرض کروں گا کہ وہاں ایک ضمنی انتخاب میں ناظم منتخب ہوا اور وہاں یہ تاثر ہے، اس وقت ہم بھی ایکشن تو اس کے خلاف لڑ رہے تھے، اس ایکشن میں بہت زیادہ بیس لگا اور بیس تو شنیدہ ہے کہ میاں اسلم اقبال اور علیم خان صاحب کا لگا لیکن اب وہ ناظم اس چکر میں ہے کہ یہ جیسا سدا امیر لگا ہے اور اس جوئے کے اڈے کے ذریعے وہ ناظم راوی ماؤن اپنا بیس پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے اپنے جواب میں بیس کہا کہ "جی یہ میلے گئے ہیں"۔ اب ان کے خلاف ہم نے فلن فلن action لیا ہے۔ اس میں یہی ہے کہ میلے گئے ہیں، ان کا دس پندرہ دن کا دور ایہ ہوتا ہے اور وہ دس پندرہ دن جب مکمل ہوتے ہیں تو پھر محکمے حرکت میں آتے ہیں اور اس کے بعد وہ پرچہ کرواتے ہیں۔ جوئے کے پرچے کی کیا اہمیت ہوتی ہے، 15 دن میں یہ میں آپ کو اندازاً بتا رہا ہوں کہ 15 دن میں کم از کم وہ جو امانیا ایک میلے سے ایک کروڑ روپیہ کاتا ہے۔ اس کے بعد ان کے action کی وجہ سے وہ میدان بند کر دیا جاتا ہے۔ کوئی نئی جگہ ڈھونڈی جاتی ہے اور اس جگہ پر دوبارہ وہ میدان شروع کیا جاتا ہے تو میری اپنی اس تحریک کے حوالے سے استدعا ہے کہ کوئی ایسی کمیٹی تشکیل دی جائے کہ یہ نہ ہو کہ دس پندرہ دن کے لئے میلا لگا جائے اور پھر قانون حرکت میں آئے اور مل ملا کر وہ میلا پھر بند کر دیا جائے اور کسی نئی جگہ پر منتقل کر دیا جائے۔ بہت بہت شکریہ۔

وزیر چیلنج ہیلتھ انجینئرنگ، جناب سپیکر! میرا مقصد بالکل یہ نہیں تھا۔ یہ اردو زبان ہے میری زبان تو نہیں ہے، ہو سکتا ہے آپ کوئی غلط سمجھ گئے ہوں۔ وہ میلے گئے ہیں۔ ان کو میں نے ان کے ساتھ compare کرنے کی کوشش بالکل نہیں کی ہے۔ وہ تو میں نے ایک محل دی ہے۔ میلے اچھے مقاصد کے لئے لگتے ہیں لیکن ہمارے لوگ اگر انہیں غلط مقاصد کے لئے استعمال کریں تو اس کے لئے قانون ہے اور اگر آپ کو راوی ماؤن کی کوئی ایسی شکایت ملی ہو یا آئندہ اگر ہو تو آپ اگر in time inform کریں گے تو محکمہ کیوں ایکشن نہیں لے گا، محکمے کی جی بھکت کوئی نہیں ہے۔ آپ نے دیکھا ہے وہ این۔ او۔ سی cancel ہوا تو یہ ماسٹر ہے ہمارا اور آپ کا۔ ہم اور

آپ وہاں رستے ہیں اور آپ کو پتا ہے کہ ہم کس قسم کے لوگوں میں بستے ہیں تو اگر کوئی جواب دہ کر رہا ہے تو اس کی آپ immediate report کر سکتے ہیں، آپ خود ممبر ہیں۔ اس کا ویسے بھی ایکشن یا جا سکتا ہے۔ اس میں ٹھکرے بھی آئے تو کیا ہے؟ پندرہ دن کوئی انتظار نہیں کرتا۔ میں آپ کو یہ تسلی دے سکتا ہوں کہ ہمارا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری ایف 10/15 دن کے لئے اجازت ہی کیوں دیتے ہیں کہ پھر کوئی ایم پی اسے یا کوئی ناظم یا کوئی کونسلر حرکت میں آئے، آپ کو اسمبلی کے procedure کا پتا ہے کہ جب وہ حرکت میں آئے گا تو اس وقت تک یہ اپنا کام مکمل کر چکے ہوں گے۔ وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب سیکرٹری ایف 10/15 دن کے لئے اجازت دیتے ہیں کہ میں خود ان میلوں کے خلاف ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری ایف 10/15 دن کے لئے اجازت دیتے ہیں کہ ہم ایسا نہیں کرتے ہیں۔ میں بھی یہ کہتا ہوں کہ ان کا ٹھکرے ایسا نہیں کرتا ہے۔ راوی ٹاؤن جس کو ہم تحصیل کہتے ہیں اس کا ایک ناظم ہے جو 10/15 دن کے لئے اجازت دیتا ہے پھر وہ جگہ بدلتا ہے۔ میں ان کو تو یہ کہہ ہی نہیں رہا کہ یہ آپ کر رہے ہیں یا آپ کے دائرہ کار میں ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ وہ راوی ٹاؤن کا ناظم یہاں شاید کسی کے بھی دائرہ کار میں نہیں ہے۔ اس کے لئے میں وزیر بلدیات سے کہوں گا کہ راوی ٹاؤن کا ناظم ہونے کے اذوں کی permission دیتا ہے۔ ان ہونے کے اذوں کو مید کھنا اور ہماری ثقافت میں میلوں کا تو بڑا تھکس ہے۔ میرا صرف سوال یہ ہے کہ ان ہونے کے اذوں کی permission راوی ٹاؤن کا ناظم دیتا ہے تو یہ ایوان اس ناظم کو کیسے روک سکتا ہے، میرا صرف سوال یہ ہے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، منسٹر لوکل گورنمنٹ!

وزیر مہتمی حکومت و دیہی ترقی، جناب سیکرٹری، گزارش یہ ہے کہ یہ باطل درست بات ہے اور جیسے کیانی صاحب نے بھی فرمایا کہ ہمارے ٹاؤنز اور PHA بعض جگہوں پر ان میلوں کی اجازت دیتی ہے لیکن اصل قابل اعتراض بات سمیع اللہ صاحب کی یہ تھی کہ وہاں پر جو میلے لگانے جاتے

ہیں، مگر وہاں پر جوا شروع ہو جاتا ہے یا کوئی ایسی غیر اخلاقی چیزیں شروع ہو جاتی ہیں اس سلسلے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میبلے لگانے کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے انہیں جو این۔ او۔ سی دیا جاتا ہے اس میں ہم نے باقاعدہ categorically اس بات کی پابندی لگائی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر میں ایک اجازت نامہ پڑھ کر جناب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں،

No circus shows shall be allowed nearby the mosques, Imambargahs or any other place of worship and hospitals. No obscene or vulgar items shall be exhibited at shows which are violative of public morality and sensibility. Gambling will not be allowed in any form.

جناب سپیکر! یہ چند ایک این۔ او۔ سی کی شرائط ہیں اور مقامی انتظامیہ ان پر عملدرآمد بھی کرواتی ہے اور اس وقت میرے پاس فہرست موجود ہے کہ ان میں وہاں پر جو سرکس یا اس قسم کا کوئی تھیٹر لگتا ہے اور وہ اس کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو ان کے خلاف کارروائی بھی کی جاتی ہے لیکن جیسے کیانی صاحب نے فرمایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر PHA قواعد و ضوابط کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کہیں میبلے یا نمائش کی اجازت دیتی ہے تو اس پر ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔ اسی طرح ہمارے ناؤٹز میں بھی کوئی اس قسم کی پابندی نہیں ہے کہ یہاں پر میبلے نہیں لگایا جائے گا۔ میبلے ضرور لگایا جائے جس طرح سمیع اللہ صاحب اس بات کو تسلیم کریں گے کہ یہ ہمارے گھجر کا حصہ ہے اور عوام کو تفریح مہیا کرنے کے لئے ایک activity ہے لیکن یہ چند قواعد و ضوابط کے ساتھ مشروط ہے۔ جہاں تک قواعد و ضوابط پر عمل درآمد کا تعلق ہے تو میں اپنے بھائی کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ پہلے سے بھی ہم اس پر سختی کے ساتھ عملدرآمد کروا رہے ہیں لیکن انہوں نے چونکہ اس حکومت اور اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کروانی ہے تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعلقہ سختی کے ساتھ این۔ او۔ سی کی شرائط پر عمل درآمد کرایا جانے کا تا کہ کوئی شکایت پیدا نہ ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، ٹھیک ہے، شکریہ۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رانا منہا اللہ خان، جناب سیکرٹری میں نے ایک کاپی راجہ صاحب کو بھی بھیجی ہے اگر انہیں اعتراض نہیں ہے تو اسے آپ out of turn take up کر لیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری اس کا نمبر 722 ہے اور اس وقت میرے خیال میں 694 پر ہیں اور اس اجلاس میں یقینی طور پر اس قرارداد کی باری آجائے گی تو اسے اپنی باری پر take up کر لیا جائے گا۔ دوسری گزارش میں یہ کرنے لگا ہوں کہ اگر اسے آپ out of turn take up بھی کریں گے تو میرا جواب یہ ہو گا کہ میرے پاس اس وقت اس کا جواب نہیں ہے لہذا اسے آپ pending فرمائیں لہذا اس کا پہلے میرے پاس جواب آ لینے دیں، جب جواب آ جائے تو اس کو آپ take up کر لیں۔

رانا منہا اللہ خان، جناب سیکرٹری میری یہ گزارش ہے کہ اگر یہ move ہو جائے اور یہ next session کے لئے بھی pending ہو جائے کیونکہ next working day پر شاید میں حاضر نہ ہو سکوں تو میرا بھی یہی مقصد تھا کہ یہ pending ہو جائے۔ otherwise session prorogue ہونے کے بعد یہ dispose of ہو جائے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میں آپ کے توسط سے معزز رکن سے گزارش کروں گا کہ ابھی اس اجلاس نے چلنا ہے۔ اگر اس اجلاس کے دوران کسی وقت معزز رکن یہ محسوس کریں کہ ان کی اس تحریک کی باری نہیں آ رہی تو اس وقت اس کو out of turn لے لیا جائے۔ ابھی out of turn لے لیا جائے۔ ابھی ہمارے پاس وقت موجود ہے اور مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا نمبر آ جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

دوران اجلاس پینیل آف چیئرمین کے ممبر پر تنقید

ملک جلال دین ڈھکو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی ڈھکو صاحب!

ملک جلال دین ڈھکو، جناب سپیکر! میں ایک صورت حال کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ مورخ 15/09/2004 کو میں اس ایوان میں بطور چیئرمین بیٹھا تھا۔ قومی اہلکار نے اگلے دن اس وقت کے حوالے سے یہ تاثر دیا کہ اسمبلی کی کارروائی کو چیئرمین موثر طریقے سے نہیں چلا رہا اور وہ جلد ہی کرسی چھوڑ کر چلا گیا تو میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ملک نذر فرید کھوکھر صاحب تشریف لائے تھے تو یہ میری قانونی ذمہ داری تھی۔ یہ 'rules of procedure' کے تحت ہے کہ میں فوری کرسی چھوڑتا حالانکہ اس وقت راجہ صاحب تقریر کر رہے تھے اور راجہ صاحب میری طرف مخاطب تھے کہ آپ بیٹھ کر میری بات سن لیں لیکن میں نے سمجھا کہ قانونی ذمہ داری پوری کرنا بے حد ضروری ہے کیونکہ کھوکھر صاحب میرے پاس آ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ میں ایک پرانا پارلیمنٹیرین ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسمبلی رولز اور روایات کو جانتا ہوں لہذا میں بطریق احسن یہ ہاؤس چلا سکتا ہوں۔ میرے اوپر بلاوجہ جو الزام لگایا گیا ہے یہ تاثر بالکل غلط ہے۔

جناب سپیکر! میں تیسری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس دن رانا محمد اللہ خان نے بلاوجہ چیئر کے conduct کو criticise کیا۔ راجہ صاحب نے بات تو کر دی لیکن رانا صاحب بلاوجہ اور بے معصد اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور بلاوجہ بات کر دیتے ہیں۔ یہ بات رانا صاحب کو زیب نہیں دیتی کہ وہ نازیبا الفاظ استعمال کریں اور ناشائستہ گفتگو کریں۔ اچھے پارلیمنٹیرین کی یہ روایت نہیں

ہے۔ اس سے دو دن پہلے جب ایک بل پیش ہوا تو رانا صاحب نے ساری اسمبلی کو [****] کہہ دیا کہ [****] کام گاڑ رہے ہیں تو یہ بات بھی ٹھیک نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہاں ایسے الفاظ جو کہ جلتے ہیں انہیں expunge کروادیا جاتا ہے تو ایسے الفاظ جو expunge ہو چکے ہیں ان کو نہ دہرائیں۔

ملک جلال دین ڈھکو، جناب والا! میں آپ کی بات تسلیم کرتا ہوں لیکن یہاں جتنے بھی اراکین بیٹھے ہیں یہ ایک دوسرے کے برابر بھائی ہیں کوئی کسی سے برتر نہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سارے معزز گھرانوں سے تشریف لائے ہیں۔ یہ بلاوجہ الزام تراشی کرتے ہیں اور اس الزام تراشی سے ان کو روکا جانے و گزرا کر ہم نے بھی وہی زبانیں استعمال کیں تو یہ confrontation ہو گی، ہم confrontation نہیں چاہتے۔ یہ الفاظ اپنے تک محدود رکھیں۔ یہ مسخرے پن والی عادات محمود ہیں۔ بہت ٹکریے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، رانا منشاء اللہ صاحب!

رانا منشاء اللہ خان، جناب سپیکر! جلال دین ڈھکو صاحب نے یہ فرمایا ہے اور کسی اخبار کا انھوں نے حوالہ دیا ہے کہ اس میں کوئی ایسی بات آئی ہے کہ جب اس دن میں چیئر پر بیٹھا تھا تو انھوں نے مجھ سے یہ منسوب کیا ہے کہ میں نے ان کے متعلق کوئی نامناسب لفظ استعمال کئے جس سے ان کی مراد یہ ہے کہ ان کی دل آزاری ہوئی یا ماحول میں کوئی خرابی آئی۔ میں ان سے یہ کہوں گا کہ through out proceeding تقریباً یہ ایوان پچھلے دو سال سے چل رہا ہے وہ کسی روز اجلاس میں میری طرف سے کی جانے والی بات کا حوالہ دے کر بتائیں کہ وہ نامناسب تھی یا اس میں کوئی ایسی بات تھی جو ناخوشگلی کے زمرے میں آتی ہو۔ میں on the floor of the House اپنے ہر لفظ کو defend کرنے کو تیار ہوں۔ ہاں! سیاسی طور پر میں نے کچھ ایسی باتیں کی ہیں، گروں کا جو میرے خیال میں دوسری طرف بیٹھے صاحبان کو ناگوار گزرتی

* نگہم جناب قائم مقام سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ہیں۔ اگر انہیں چھڑ ضروری سمجھے تو ٹھیک ہے کارروائی سے حذف کروادے لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے یہ اس دن چھڑ پر بیٹھے تھے، یہ سمجھے اس بات کا حوالہ دیں کہ میں نے کون سا لفظ ان کی ذات کے متعلق یا اس ہاؤس میں بیٹھے کسی ممبر کے متعلق بولا ہو؟ میں یہ بات نہیں کرنا چاہتا تھا اس دن جو بل introduce ہونا تھا جو ظاہراً resolution تھا انہوں نے اسے غلط put کیا انہوں نے rules کی violation کی۔ میں نے صرف pinpoint کیا اور نشاندہی کی اور یہ بات اس دن کے ریکارڈ سے آپ دیکھ سکتے ہیں کہ باقاعدہ میرے نشاندہی پر انہوں نے اپنی correction کی اور اس بل کو جس طرح میں نے نشاندہی کی تھی اس طرح پھر انہوں نے دوبارہ put کیا۔ اس میں نشاندہی کرنے میں اگر کارروائی ہاؤس کی چل رہی ہے اور rules violate ہو رہے ہیں یا خلاف ورزی ہو رہی ہے اور کوئی ممبر پوائنٹ آف آرڈر پر اس کی نشاندہی کرتا ہے تو اس سے یہ کہنا کہ میری ذات کے خلاف بات ہو گئی ہے، نامناسب بات ہو گئی ہے۔ آخر میں میں یہ عرض کروں گا کہ یہ خود پھر اپنی سمجھ اور اپنی عقل اور اپنی فکر اندازہ کریں کہ جس دن یہ چھڑ پر بیٹھے تھے اس دن تو ان کو میرے الفاظ کے متعلق پتا نہیں چلا تھا کہ یہ نامناسب ہیں۔ آج تیسرے دن اخبار پڑھ کر انہیں محسوس ہوا کہ میرے لفظ نامناسب تھے۔

ملک جلال دین ڈھکو، جناب والا میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ملک نذر فرید صاحب پہنچ چکے تھے۔ میں نے اس لئے مناسب نہ سمجھا کیونکہ میرے ہیٹل کا سینئر آدمی پہنچ چکا تھا اور روایات بھی ہیں اور میری یہ قانونی ذمہ داری بھی تھی کہ میں ان کو ایک منٹ کے لئے بھی کھڑا نہ کروں۔ میں اس لئے اس دن اٹھ گیا تھا ورنہ میں تو اسی دن بات کرنے والا تھا۔ یہ اخبار پڑھ کر نہیں میں تو اسی دن بات کرنے والا تھا لیکن چونکہ وہ ساتھ کھڑے تھے اس لئے میں نے ان کو بچھانا مناسب سمجھا۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر، جلال دین ڈھکو صاحب قابل احترام ہیں اور بھلا اللہ پرانے پارلیمنٹیرین ہیں۔ آپ کا ہمیں کافی احترام ہے۔ میرا خیال ہے کہ رانا صاحب کو بھی آپ کا احترام ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ اگر آپ کی کوئی دل آزاری ہوئی ہے تو ان کا مقصد وہ نہیں ہو گا لیکن آج چونکہ آپ نے بت کی ہے تو انہوں نے اس کی وضاحت یہی کی ہے کہ میرا

مہد آپ کی دل آزاری کرنے کا نہیں تھا یا کوئی ایسی بات کروں جس سے آپ کو دکھ پہنچا ہے۔ ان کا یہ مہد نہیں تھا۔ آپ قابل احترام ہیں، مجھے ہونے پر انے سیاستدان ہیں۔ اگر انسان سے قہوڑی بہت غلطی سرزد ہو بھی جاتی ہے تو اس کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ اس کو ذاتیات پر لیا جائے۔ مجھ سے بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں اور ممبران سے بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن جہاں تک آپ کی ذات کا سوال ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ایک بہت شریف، مجھے ہونے سیاستدان ہیں اور قابل احترام شخصیت ہیں۔ ہمیں آپ کا احترام ہے اور میں ہاؤس کی طرف سے بھی آپ کو کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں آپ کا بے حد احترام ہے۔

وزیر جیل خانہ جات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ رانا صاحب نے فرمایا ہے کہ جلال دین ڈھکو صاحب اس چیز پر تھے اور انھوں نے motion put کی تو وہ روز کے خلاف تھی۔

جناب سپیکر! ہمیشہ یہ روایت رہی ہے کہ کئی دفعہ سپیکر سیکرٹری اسمبلی سے بھی کسی بات کو verify کرتے ہیں اور میں نے 85ء سے لے کر آج تک کئی دفعہ دیکھا ہے کہ سپیکر ایوان کے چند ممبران سے رانے بھی لیتے ہیں کہ آپ کی اس معاملے میں کیا رانے ہے یا کئی دفعہ میں نے اور میرے دوسرے دوستوں نے سپیکر سے کوئی بات ہوتی ہے تو وہ اٹھ کر پوائنٹ آؤٹ کرتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ جو چیز پر بیٹھے ہیں وہ Rules of procedure سے واقف نہیں ہیں لیکن اس طرح کی روایات ہیں کہ کوئی بھی انسان ہے غلطی سرزد ہوتی ہے تو وہ point out کرتا ہے پھر اس کی correction ہوتی ہے۔ اس کو جس طرح رانا صاحب نے فرمایا ہے کہ میں ان کو کہنا یہ چاہتا ہوں کہ وہ rules سے ناواقف تھے اور انھوں نے غلط کیا۔ اس کے بعد میں نے correction کی۔ انسان سے کئی دفعہ غلطی ہو سکتی ہے، ہوتی ہے اور کئی دفعہ اس ہاؤس کی روایات رہی ہیں کہ سپیکر نے کوئی question put

کیا وہ rules کے مطابق نہیں تھا اور کسی بھی ممبر نے وہ point out کیا تو پھر چیئر نے اس کی correction کر دی۔ اس سے یہ مفہد نہیں لینا چاہیے کہ جو بندہ وہاں بیٹھا ہے وہ Rules of procedure سے واقف نہیں ہے۔ انسان ہے اس سے غلطی ہو سکتی ہے۔ میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ روایات ہیں کہ ہاؤس کے ممبران ہاؤس کی کسی بھی کارروائی میں سمجھیں کہ نقش ہے تو وہ اس کو دور کرتے ہیں اور چیئر اس کو mind نہیں کرتی اور یہ الزام لگا دینا کہ چیئر اس کی اہل نہیں ہے یا وہ اس کو سمجھتی نہیں ہے تو میں یہ بھی بات کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی بھی وضاحت ہونی چاہیے کہ یہ ہاؤس کی روایات میں سے ہے اور کئی دفعہ چیئر کی طرف سے آدمیوں کو point out کر کے کہا جاتا ہے کہ رانا صاحب اس بات پر آپ اپنی رائے دیں کہ کیا یہ صحیح ہے یا غلط ہے تو ممبران اپنی سوچ اور اپنی بصیرت کے مطابق رائے دیتے ہیں۔ اس لئے یہ بات کرنا بھی میں سمجھتا ہوں کہ ٹھیک نہیں ہے کہ یہ کہنا کہ میں نے ٹھیک کر لیا تھا اس لئے میں زیادہ اہل ہوں اور جو وہاں بیٹھا ہے وہ اس اہل نہیں ہے میں اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر، میرا خیال ہے کہ رانا صاحب نے اس بارے میں یہ نہیں کہا کہ انھوں نے غلط کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ میں نے ان کو درست کیا ہے۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب سپیکر! میں نے یہی عرض کیا ہے کہ بعض اوقات آدمی کو lack of knowledge کی وجہ سے یا اس کا اردو ترجمہ کریں تو یہی کہا جاسکتا ہے کہ ناواقف ہونے کی وجہ سے آدمی سے غلطی سرزد ہو جاتی ہے۔ میں نے یہی lack of knowledge اور ناواقف کا لفظ استعمال کیا ہے۔ میں نے جہالت کا لفظ استعمال نہیں کیا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، نہیں نہیں، آپ پھر دوسری طرف جا رہے ہیں۔

رانا منشاء اللہ خان، میں نے lake of knowledge کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یہ خواجہ اس کی وضاحت کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، رانا صاحب! آپ دوسری طرف جا رہے ہیں۔

ملک جلال دین ڈھکو، [*****]

جناب قائم مقام سیکرٹری، میں یہ اطلاع کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی فرمائے!

ڈسٹرکٹ ناظم لاہور کی جانب سے جماعت اسلامی

کو اجتماع کی اجازت دینے سے انکار

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! گزارش یہ ہے کہ جماعت اسلامی پاکستان ایک قانون پر عمل کرنے والی ایک امن پسند جماعت ہے۔ اس جماعت نے اپنے قیام سے لے کر اب تک ہمیشہ جو بھی ملکی قوانین ہیں ان کا احترام کیا ہے۔ ان کے مطابق اپنی سرگرمیاں کی ہیں اور قیام پاکستان سے پہلے سے اب تک تسلسل کے ساتھ جماعت کا سالانہ اجتماع عام ہوتا ہے۔ ہر سال یا ایک آدھ سال کے بعد ہم وہ اجتماع کرتے ہیں اور ہر دور حکومت میں ہمیں اس اجتماع کو کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں بھی اجتماع ہوا، مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں بھی ہوا اور ایوب خان کے دور حکومت میں بھی ہوا۔ ہر دور میں ہمیں اس اجتماع کو کرنے کی اجازت ملتی رہی ہے اور آج بد قسمتی کے ساتھ لاہور شہر میں ہم نے تقریباً ایک ماہ پہلے سے apply کیا ہوا تھا اور وعدہ کرنے کے باوجود ڈسٹرکٹ ناظم نے جماعت کو اس اجتماع عام کے انعقاد کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ اجابات میں خبریں دیتے ہیں کہ ہم اس کی اجازت دے رہے ہیں اور اس کے بعد یہ اجتماع کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔ اگر ملک کے اندر جمہوری سرگرمیوں کو اور ایک پر امن جماعت کو پر امن ڈرہنے سے

* قائم مقام سیکرٹری اطلاع کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جیلے کرنے کی اجازت کرنے کی مینٹنس کرنے کی اجازت نہیں دیتے تو اس سے بڑی جمہوریت سے دشمنی اور کیا ہو سکتی ہے اور جو پروگرام ہم نے ہر دور میں کئے ہیں کسی حکومت نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ مجھے نہایت افسوس ہے کہ ڈسٹرکٹ ٹائم لاہور نے اس کا وعدہ کیا اور باقاعدہ ہمیں convey کیا کہ ہم اجازت کی اجازت دے رہے ہیں اور یہاں پر ابھی ہمارے جناب وزیر قانون ارشاد فرما رہے تھے کہ یہاں جیلے ٹھیلوں کی اجازت دیتے ہیں اور سمیع اللہ خان نے جس کی طرف point out کیا کہ وہاں پر آپ جیلے کی اجازت دے دیتے ہیں۔ وہ این۔او۔سی جیلے ٹھیلوں کے نام پر لیتے ہیں۔ اس میں جواہر کرواتے ہیں۔ اس پر آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔ ان کو این او سی مل جاتا ہے لیکن ایک خاصیت سیاست اور دینی اجتماع منہد کرنے کے لئے ہم نے درخواست بروقت دی اور مسلسل اس کے بارے میں رابطہ رکھا۔ مسلسل کوشش کرتے رہے لیکن اس کی اجازت ہمیں نہیں دی گئی ہے۔ اس کی وجہ سے مجبوراً آج ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس اجتماع کو پشاور قتل کر دیا جائے اور وہاں سے انشاء اللہ ہمیں اجازت مل جائے گی لیکن یہ داغ اس حکومت نے اپنے اوپر سجایا ہے۔ اس کی میں شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ اتھنٹی افسوس ہے کہ جمہوریت کے دعوے دار ہونے کے باوجود ہمیں لاہور میں ایک سیاسی دینی اجتماع کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ بہت شکریہ۔

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری اس پر میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری جی۔

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری! جماعت اسلامی پاکستان اس ملک کی منظم جماعت ہے۔

[*****]

جناب قائم مقام سیکرٹری، ان کے یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

* منظم جناب قائم مقام سیکرٹری الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب محمد وقاص، لیکن ہم آئین کے وکٹار لوگ ہیں، قانون کا احترام کرتے ہیں۔ سٹیڈ پارٹی کے دور میں، مسلم لیگ (ن) کے دور میں، آمریت کے دور میں بھی ہم نے مینار پاکستان کے اندر اجتماعات کئے۔ یہ اس حکومت کا ہم پر کھلا وار ہے کہ اس نے ہمیں اجتماع کرنے کی اجازت نہیں دی۔ انشاء اللہ اس کی قیمت اس حکومت کو ادا کرنی پڑے گی، انہوں نے ہمارے ساتھ مستقل ایک مخالفت مول لے لی ہے اور انہوں نے ہمارے راستے میں ایک ایسی رکاوٹ کھڑی کر دی ہے جو پاکستان کی کسی جمہوری حکومت نے کھڑی نہیں کی۔ یہ ان کی جمہوریت پسندی کی علامت ہے، یہ ان کی پاکستان پسندی کی علامت ہے کہ یہ ہم جیسے پرامن لوگوں کو ایک ایسا اجتماع جو پاکستان کی وحدت کا اجتماع ہے، جس میں پورے پاکستان سے لوگ آتے ہیں، کراچی سے لے کر پشاور تک کے لوگ اس اجتماع میں شامل ہوتے ہیں۔ ان لوگوں نے اس کو روکا ہے۔

[*****]

جناب قائم مقام سیکرٹری، میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

جناب محمد وقاص، ہم سب کے لئے یہ بات باعث شرم ہے کہ ہمیں ایک آئینی اور جمہوری چیز سے روکا گیا ہے لیکن الحمد للہ ہم وہ اجتماع عام پشاور میں کریں گے اور بڑے انداز سے کریں گے۔ یہ ڈرتے تھے کہ مینار پاکستان کے اندر لاکھوں لوگوں کو جمع کر کے وردی کے خلاف بات کریں گے، پرویز مشرف کے خلاف بات کریں گے اور ہم یہ یقین دلاتے ہیں کہ 31 دسمبر تک اگر پرویز مشرف نے وردی نہ اتاری تو اسلام آباد کی طرف ہم مارچ کریں گے اور پورے ملک کے لاکھوں لوگوں کو ادھر لے کر جائیں گے۔ دیکھیں گے کہ وہ کس طرح وردی نہیں اتارتا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، لاہ، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میں سمجھتا ہوں کہ اگر پھر میں اس بات کو دہراؤں گا تو معزز رکن کو تو سوزی تکلیف تو ضرور ہو گی لیکن وہی بات میں سمجھتا ہوں کہ جس احسن انداز

* حکم جناب قائم مقام سیکرٹری الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سے احسان اللہ وقاص صاحب نے کی اسی بات کو جس قابل تعریف انداز میں میرے بھائی نے پیش کیا میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ ان کی سوچ کی پختگی اور ان کا انداز گفتگو واقعی اس بات کی دلیل ہے کہ ایک سیاسی اور مذہبی جماعت نے ان کی اسی طرح پرورش کی ہے، یہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے۔

دوسری بات اس میں 'میں' یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بڑے دلیرانہ انداز میں یہ کہا کہ اگر ہم یہاں اجتماع کرنا چاہتے تو کسی کا باپ بھی نہیں روک سکتا تھا۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے روکا ہے اور پھر خود ہی کہہ رہے ہیں کہ ہم پشاور میں کر رہے ہیں۔ پنجاب حکومت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے ان کو روکا ہے اور اپنا پروگرام منسوخ کر کے فرنیچر میں چلے گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کر کے دکھائیں گے کسی کا باپ بھی نہیں روک سکتا، سبحان اللہ۔ میں آپ کی سوچ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ سارا سلسلہ point store کرنے کے لئے ہوتا ہے اور میں ہمیشہ یہاں یہ کہا کرتا ہوں۔ جس طرح میں نے احسان اللہ وقاص صاحب کے متعلق کہا ہے کہ انہوں نے احسن طریقے سے بات کی ہے۔ آج سے تین دن پہلے وزیر اعلیٰ کے پاس خود لیاقت بلوچ صاحب تشریف لائے، انہوں نے تمام معاملات پر بات کی۔ میری موجودگی میں وزیر اعلیٰ صاحب کو قاضی حسین احمد صاحب کا ٹیلیفون آیا، غالباً آپ بھی موجود تھے اور آپ کی موجودگی میں ٹیلیفون آیا اور انہوں نے سارے معاملات ان کو سمجھانے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی ان کے درمیان فیصلہ ہوا اس کے مطابق وہ شاید عمل بھی کریں لیکن سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا یہ domain ہے کہ وہ اجازت دیتی ہے، انہوں نے اجازت نہیں دی۔ آپ کا یہ پورا سٹی بتاتا ہے کہ آپ صوبائی گورنمنٹ کو اس سے آگاہ کریں، ہوم ڈیپارٹمنٹ کو آگاہ کریں، وزیر اعلیٰ صاحب آپ کی تجویز پر جو غور کریں وہ مناسب فیصلہ کریں لیکن جو انداز آپ اختیار کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی طور پر بھی ان کو زیب نہیں دیتا۔ یہ ایک لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کا معاملہ ہوتا ہے تو تمام حالات و واقعات کو مد نظر رکھ کر فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے، اس کے متعلق اگر یہ اپنا موقف پیش کرنا چاہتے ہیں تو صوبائی

گورنمنٹ سے رجوع کریں۔ ان کی بات کو سنا جانے کا اور پھر قواعد و ضوابط کے مطابق ہی فیصلہ کیا جائے گا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! گزارش یہ ہے کہ جناب وزیر قانون نے درست فرمایا ہے کہ چیف منسٹر صاحب نے بھی ہمیں خود convey کیا کہ آپ کو اجازت دے دی ہے۔ مسلم لیگ (ق) کے صدر چودھری شجاعت حسین صاحب نے خود قاضی حسین احمد صاحب کو ٹیلیفون کر کے کہا کہ اجازت دے دی گئی ہے اور آپ اپنے کسی نمائندہ وفد کو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس بھیجیں وہ ان کو سارا کچھ دے دیں گے۔ ڈسٹرکٹ ناظم کے پاس ہماری میٹنگ ہوئی، ان کے پاس گئے تو انہوں نے کہا کہ آپ کو صبح آٹھ بجے اجازت نامہ مل جائے گا۔ میں جناب وزیر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور صوبہ پنجاب کی حدود کے اندر واقع نہیں ہے؟ یہ کیا پا کھن سے کہیں باہر واقع ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو اس بات کی کیسے جرأت ہوتی ہے کہ صوبائی وزیر اعلیٰ بھی اس کی اجازت دے اور پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ چودھری شجاعت حسین بھی ہمارے ساتھ commitment کریں تو ڈسٹرکٹ ناظم کس سے ہدایت لیتے ہیں؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ صوبائی حکومت سے ہدایت لینے کی بجائے کسی اور کے اشارے پر کسی اور کے کہنے پر کام کرتے ہیں۔ انہوں نے کسی اور کے اشارے پر ہمارے اجتماع کے انعقاد کی اجازت نہیں دی ہے۔ میں تو اس بارے میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اجتماع تو ہم کر لیں گے اور میرے بھائی وقاص صاحب نے جو کہا تھا کہ ہم چونکہ قانون کے پابند ہیں ہم ہمیشہ جو بھی حکومت کے فیصلے ہوتے ہیں ان کو غلط سمجھتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی پابندی کرتے ہیں۔ یہ جو بات انہوں نے کسی ہے اس کے بارے میں ہمیں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر ہم یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم نے اجتماع کرنا ہے تو کر کے رہیں گے۔ جب ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ یہ بھگڑا کرنا ہے تو ہم نے ساری رکاوٹوں کے باوجود کر کے دکھایا تھا۔ ان کے کہنے کا مقصد بھی یہ تھا کہ اگر ہم یہ فیصلہ کریں کہ یہ اجتماع ہم نے یہاں کرنا ہے تو ہم کر کے دکھا سکتے تھے لیکن ہم قانون کو ہاتھ میں نہیں لینا چاہتے۔ میں نے جو بات راجہ بھارت صاحب کی خدمت میں عرض کی ہے کہ وہ اپنی حکومت کی صورت حال پر غور فرمائیں کہ ان کا چیف منسٹر ہمارے ساتھ

commitment کرتا ہے ان کی پارٹی کا سربراہ ہمارے ساتھ commitment کرتا ہے تو یہ ڈسٹرکٹ ناظم لاہور ان کی ہدایات پر کیوں پابندی نہیں کرتا ہے؟ کس سے ہدایات لیتا ہے اور کس کے کہنے پر اجتماع کا وعدہ کر کے انکار کر دیا ہے؟ میں تو حکومت کے کانوں میں یہ بات ڈالنا چاہتا ہوں اور ان سے یہ پوچھنا چاہتا تھا۔ شکریہ

جناب قائم مقام سیکرٹری، اب نازیمہ کا وقت قریب ہے۔ انڈیا اجلاس مورچہ 20-ستمبر 2004 بروز سوموار سرپہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 20 - ستمبر 2004

1 - تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

2 - سوالات (مکرمات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

3 - توجہ دلاؤ نوٹس

4 - سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

مسودہ قانون لینٹوئج، آرٹ اینڈ کلچر ادارہ پنجاب صدرہ 2004

صوبائی اسمبلی پنجاب (چودھویں اسمبلی کا سترھواں اجلاس)

پیر 20 - ستمبر 2004

(یوم الاثنین - 14 شعبان المعظم 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی جمیہرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 52 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سیکرٹری سر دار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْغَيْطِ الرَّجِيهِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

وَأَعْبُدْ وَاللَّهِ وَلَا شَرِيكَ لَهُ

بِهِ شَيْئًا وَالَّذِينَ أَحْسَنَ مَا كَرِهِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَ

الْمَسْكِينِ وَالْمَجَارِذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْمُجْتَبِ وَالصَّاحِبِ

بِالْجَنَابِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا

يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ۝ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ وَيَأْمُرُونَ

النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَ

أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۝

سورۃ النساء آیات 36 تا 37

اور ہدای کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں و محتاجوں اور
رشتہ دار مسکینوں اور انہی مسکینوں اور رکھنے والوں (یعنی پانچ ٹھیکے والوں) اور مسکینوں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں
سب کے ساتھ احسان کرو کہ خدا احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (اور) تکبر کرنے والے بڑائی ماننے والے کو دوست
نہیں رکھتا جو خود بھی غفل کریں اور لوگوں کو بھی غفل سکھائیں اور جو (مال) خدا نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے
سے چھپا چھپا کر رکھیں اور ہم نے ناگھروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ۝ وما عذبنا الا بالبلغہ ۝

جناب قائم مقام سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ صحت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دینے جائیں گے۔
قائد حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! جب سے جنرل مشرف صاحب نے اس ملک پر قبضہ کیا ہے تب سے سیاست انوں کو۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! آپ categorically پڑھیں کہ پوائنٹ آف آرڈر کا مطلب کیا ہے۔ مجھے اتھارٹی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن پہلے تو ایوان میں آتے ہی نہیں اور اگر یہ تشریف لائیں تو کھڑے ہو کر بلاوجہ بلا مضعد اور بلا ضرورت پوائنٹ آف آرڈر پر بات شروع کر دیتے ہیں۔ مجھے اتھارٹی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے۔ اب انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے۔ آپ نے وقفہ سوالات شروع کیا ہے اور پہلا سوال ابھی پکارا ہی نہیں کہ یہ جنرل پرویز مشرف صاحب کو لے کر بیٹھ گئے ہیں۔ اگر وہ ان کے اعضاء پر سوار ہیں تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے لیکن ہم اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے کہ بلاوجہ کھڑے ہو کر بات شروع کر دی جائے۔

رانا مناد اللہ خان، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ قائد حزب اختلاف نے پوائنٹ آف آرڈر کیا۔ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے یا نہیں بنتا؟ یہ چیئر کی ذمہ داری ہے یا چیئر کا حق کہ وہ اس بات کی وضاحت کرے کہ بنتا ہے یا نہیں بنتا۔ راجہ صاحب کو یہ ذمہ داری کب سے shift ہو گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ میں پھر بالکل interrupt نہیں کروں گا۔ میں یہیں آرام سے بیٹھتا ہوں۔ میں آپ کی صوابدید پر محو ہوتا ہوں کہ وہ اپنی بات کا آغاز کریں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ان کا پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے تو آپ ان کو اجازت دیں، نہیں بنتا تو آپ وہ سب کچھ rule out فرمائیں گے اور یہاں آج اس بات کو طے کریں گے کہ اگر irrelevant point ہو تو وہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! کیا یہ آپ کو dictation دے رہے ہیں۔

MR ACTING SPEAKER: It is not a dictation That is his view i have to decide

یہ ان کی رائے ہے۔ جیسے انہوں نے پوائنٹ raise کیا ہے۔ انہوں نے ایک رائے دی ہے۔

That is not dictation

رانا مناء اللہ خان، ہم ان کی رائے نہیں لیں گے۔ (قطع کلامیاں)

MR ACTING SPEAKER: One at a time I have given the floor to the Leader of the Opposition Let him say something. I just give it to you I have to see whether his point of order is right or wrong and that is my decision

جی، قائم مقام صاحب!

قائد حزب اختلاف، شگریہ۔ جناب سپیکر! میں جو بات کرنے والا تھا وہ یہ تھی کہ ہم سب اپنے آپ کو اس ایوان میں بیٹھنے والے سیاستدان کہلاتے ہیں۔ ہماری ہمیشہ بڑی کوشش رہی کہ سیاستدانوں میں آپس میں ہم آہنگی پیدا ہو، اس ملک میں آئین اور قانون کی بات ہو۔ لیکن میں جو پوائنٹ raise کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے ایسی بات شروع نہیں کی جیسے میں نے پہلے جمد بولا ہے۔ میرا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ جب ملک میں جمہوریت کو ختم کرنا تھا اور اس کے بعد

بھموری اداروں کو بحال کرنے کی بات تھی تو پھر مرضی کی حکومت بنانے کے لئے نیب کو استعمال کرتے ہوئے آج کے اس [*****] وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! دیکھیں یہ مہر عطا بات کر رہے ہیں۔۔۔

MR ACTING SPEAKER: I will come down to that

جو عطا بات ہے۔

I expunge these remarks from the record

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! ان کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

جناب قائم مقام سپیکر، ابھی تو انہوں نے بات شروع نہیں کی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! انہوں نے بات شروع کی ہے اس کا آپ کو بھی معلوم ہے مجھے بھی معلوم ہے اور اس معزز ایوان کو بھی معلوم ہے کہ وہ کیا بات کرنا چاہتے ہیں، وہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

جناب قائم مقام سپیکر، جو مجھے غلط لگے گی میں اس کو expunge کروں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب! کب کریں گے؟ پوری بات کرنے کے بعد پوری بات سننے کے بعد کریں گے؟ یہ بات نہیں ہے۔ ہم قلمی طور پر اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ (قطع کلامیں)

MR ACTING SPEAKER: This is not the way. No shouting, no hooting.

لادمنسٹر صاحب بات کر رہے ہیں۔ وہ اپنا point of view بیان کر رہے ہیں۔ انہوں نے جو بات کہی تھی وہ میں بھی سن رہا ہوں اور ان کا موقف ہے اگر وہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا

I have to see to it اگر پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا تو

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! کیا آپ ان کو سننے کے بعد rule out کریں گے۔ پوری تقریر سننے کے بعد آپ اس کو rule out فرمائیں گے۔

* حکم جناب قائم مقام سپیکر اظہار کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ابھی تو انہوں نے میرے سامنے اپنا مہمہ ہی بیان نہیں کیا کہ ان کا کیا مہمہ ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، کیا جو وہ فرما رہے ہیں اس سے وہ relevant ہے؟ جو اس وقت ایوان کی کارروائی چل رہی ہے اس سے relevant ہے؟ جو انہوں نے فرمایا شروع کیا ہے۔ کیا وہ اس ایوان کی کارروائی سے relevant ہے۔ پھر تو ان کا پوائنٹ آف آرڈر بتانا ہے۔ اگر وہ متعلقہ نہیں ہے تو پھر آپ خود سمجھ چکے ہیں کہ وہ کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟

راجہ ریاض احمد، کیا dictation دلی ہے؟ (قطع کلامیں)

جناب قائم مقام سیکرٹری، دیکھیں۔ That is for me to decide راجہ صاحب! اگر آپ کہہ رہے ہیں کہ وہاں سے dictation دلی ہے تو آپ بھی مجھے dictate نہیں کر سکتے۔ This is no way اب ایک بات ہو رہی ہے، اگر آپ کوئی اعتراض کرتے ہیں تو پھر یہاں بھی اعتراض کیا جانے گا۔

I will not come under any pressure That is my prerogative I have to decide whether it is relevant or not Let me decide This is no way I am siting here and I have to decide myself This is no way

جی، بسم اللہ کریں۔

قائم حزب اختلاف، شکریہ۔ جناب سیکرٹری! ابھی میرے بھائی راجہ بھارت صاحب نے کہا کہ

relevant بتانا ہے یا نہیں؟ میں جانوں گا کہ relevant کیسے بتانا ہے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، نہیں۔ آپ صرف بات کریں۔

قائم حزب اختلاف، اس اسمبلی کے حوالے سے انہوں نے بات کی کہ اس ایوان کے ساتھ

relevant بتانا ہے یا نہیں بتانا۔

MR ACTING SPEAKER: Please come to the point

قائم حزب اختلاف، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سیاستدان چاہے نیشنل اسمبلی میں ہوں، سینٹ

میں ہوں یا صوبائی اسمبلی میں ہوں۔۔۔

MR ACTING SPEAKER: You come to the point.

قائد حزب اختلاف [*****]

(مکومتی ممبران کی طرف سے No, No کے نعرے)

(قطع کلامیں)

MR ACTING SPEAKER: That is decision of the Court You can challenge it in the Court We have nothing to do with it I rule it out. That is a decision of the Court and you can challenge it in the Court You have right to appeal. This is no point of order.

جناب فیاض الحسن چوہان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

جناب فیاض الحسن چوہان، جناب سپیکر! اگر آپ پچھلی روایات دیکھیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف کو یہاں حق نہیں پہنچتا کہ وہ یہاں بات کریں۔ کیونکہ قرارداد والے دن آپ نے یہ طے کیا تھا کہ تین تین بندے دونوں طرف سے بات کریں گے۔۔۔۔۔ جناب قائم مقام سپیکر، وہ بات نہیں ہے۔

Why you want to bring it again and again? That is not a issue That issue is not a issue. I will not allow this issue I have given my ruling That is no point of order I have ruled out that

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! انہوں نے جو بات کی ہے اس کو کارروائی سے حذف کرنے کے لئے میں استدعا کروں گا۔

* محکم جناب قائم مقام سپیکر 1285/57 کارروائی سے حذف کئے گئے۔

MR ACTING SPEAKER: All that has been expunged from the record continue please

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Thank you Mr Speaker! I would draw your attention to the Article 8 of the Constitution of Pakistan. That is Article 8. Any law, or any custom or usage having the force of law, in so far as it is inconsistent with the rights conferred by this Chapter, shall, to the extent of such inconsistency, be void

جناب سپیکر! میرا پوائنٹ یہ ہے کہ میں کسی بندے کو as a Minister ملازمت دیتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، رانا صاحب! یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ I am not a court

here. The point should be raised in the court

رانا آفتاب احمد خان، جناب! میری بات تو مکمل ہو لینے دیں۔ اس کے لئے interpretation

ہے۔

MR ACTING SPEAKER: I am not an appellate court over here. What we can do about a case which has been decided by the court?

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اس کی interpretation ہے۔ کیا میں Constitution پر بھی بات نہیں کر سکتا؟

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کو Constitution پر بات کرنے کا حق ہے۔

What we can do which has been decided by the court?

رانا آفتاب احمد خان، آپ میری بات تو سن لیں اور مکمل تو ہو لینے دیں۔ میری پوری بات تو

سن لیں۔

MR ACTING SPEAKER: I am not an appellate court over here

رانا آفتاب احمد خان، جب سیکرہ آپ رولنگ دیں۔ میں نے ایک بات کرنی ہے۔ ہم قانون ساز ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرہ، I am not saying it. کہ ہم قانون ساز نہیں ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، مجھے جائیں کہ میں نے ایک آرٹیکل اسی پڑھا ہے۔

MR ACTING SPEAKER: You can bring any point on law

رانا آفتاب احمد خان، But I have given you a referecne for that. کہ کیا غلط ہے؟

MR ACTING SPEAKER: At this particular subject, you see, I am not an appellate authority

رانا آفتاب احمد خان، میری بات یہ ہے کہ ایک آدمی جس کو نو کری مٹی ہے وہ ترقی کرتا جا رہا ہے۔ جس نے دی ہے اس کو آپ دس سال سزا دے رہے ہیں۔ This is void law. اس پر آپ رولنگ دیں۔ ایک بندہ جس کو غلط نو کری دی ہے 'Why he is in service' اس کو پروموشن مل رہی ہے۔

MR ACTING SPEAKER: That's not my subject. How can I do it? I can't give ruling about a thing which has not come under my purview. I cannot give a ruling on that

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Sir, what is the inconsistency?

MR ACTING SPEAKER: That question has to go to the superior court. Let the superior court decide. Already there are restrictions. This is an Assembly. This has nothing to do with that

(قطع کلامیاں)

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Sir, I want your ruling.

MR ACTING SPEAKER: I cannot give ruling on that. What can I do in this?

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Sir, this is within your purview

MR ACTING SPEAKER: This does not come within my purview, I can not give a ruling in your favour. I can give ruling against that point of order which does not come within my purview

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Sir, I want interpretation of Article 8 of the Constitution of Pakistan.

ایک آدمی جو نوکری دے رہا ہے۔ اس کو آپ مزادے رہے ہیں۔ جس کو نوکری ملی وہ ترقی کر رہا ہے۔

What can I do? I cannot give my ruling - آپ بیٹھیں - جناب قائم مقام سپیکر،

رانا صاحب! آپ خود بہتر سمجھتے ہیں۔ I cannot go beyond my purview -

جناب احسان الحق احسن نولامیا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

جناب احسان الحق احسن نولامیا، جناب سپیکر! یہ پوائنٹ جتنا ہے یا نہیں اسی موضوع پر میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

سوالات (محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر، اب وقفہ سوالات کا آغاز ہوتا ہے۔ اب نشان زدہ سوال نمبر 4946 منجانب رانا آفتاب احمد خان ایم پی اے مورخہ 16-09-04 کے وقفہ سوالات برائے محکمہ آبپاشی کے ایجنڈہ پر تھا لیکن اس روز تک اس کا جواب موصول نہیں ہوا تھا۔ محرک کی استدعا اور وزیر

آپاشی کی رضامندی سے سوال بڑا کا جواب آج کے دن کے وقفہ سوالات کے ایجنڈا میں شامل کیا جا رہا ہے۔

سکارپ ٹیوب ویلز کی تنصیب: خاتون

اور دیگر متعلقہ تفصیل

*4946۔ رانا آفتاب احمد خان: کیا وزیر آپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ scarp ٹیوب ویل ختم کر دینے گئے ہیں؟
 (ب) ان ٹیوب ویلوں کو بند کرنے سے حکومت کو کتنی بچت ہوئی ہے؟
 (ج) اس نظام کو چلانے کے لئے جو engineers مقرر کئے گئے تھے۔ ان سے اب کیا خدمات لی جا رہی ہیں یا ان کو فارغ کر دیا گیا ہے؟
 (د) اگر وہ محکمہ میں بدستور ہیں تو ان کی کیا افادیت ہے؟

وزیر آپاشی:

- (الف) درست ہے۔
 (ب) 15 ملین روپے۔
 (ج) کسی engineer کو فارغ نہیں کیا گیا بلکہ انہیں محکمہ ہی کے دوسرے شعبوں میں ایڈجسٹ کر دیا گیا ہے اور وہ سرکاری ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔
 (د) جزبلا میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سیکرٹری (ب) میں ہے کہ ٹیوب ویلوں کو بند کرنے سے حکومت کو کتنی بچت ہوئی ہے؛ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بچت ان کو صرف 15 ملین ہوئی ہوئی ہے۔ جو existing ٹیوب ویلز تھے انہوں نے کن شرائط پر auction کئے ہیں یا بیچے ہیں اس بارے میں بتادیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری: جی: اریگیشن منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی، جناب سیکرٹری ڈراڈوسرا جزدہرا دیکھے گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری ڈراڈوسرا جزیہ ہے کہ جو سکارپ کے ٹوب ویٹوں کو انہوں نے auction کیا ہے اس کی ادھر سے ان کو کتنی آمدن ہوئی ہے؟

وزیر آبپاشی، جناب سیکرٹری ڈراڈوسرا six stages پر لگانے گئے تھے۔ ان کو مرحلہ وار نیلام کیا جاتا تھا جس میں سے ٹوٹل ٹوب ویز میں سے 1518 ٹوب ویٹ بٹایا پڑے ہوئے ہیں اور جو مرحلہ وار نیلام نہیں ہو سکے تھے ان کی تعداد کافی ہے کیونکہ ہماری گورنمنٹ جب آئی تو اس نے روک دیا تھا۔ اس سے پہلے جو کافی حد تک نیلام ہوئے ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری ڈراڈوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ کوئی انجینئر فارغ نہیں کیا ہے۔ وہاں پر جتنے بھی انجینئرز تعینات تھے وہ الیکٹریکل انجینئر تھے۔ کیا الیکٹریکل انجینئرز کو آپ سول ورکس پر لگا سکتے ہیں؟

وزیر آبپاشی، جناب سیکرٹری ڈراڈوسرا ان میں سے کسی کو فارغ نہیں کیا گیا۔ ان میں سے گریڈ 17 تا 19 کے افسران تھے۔ ان میں گریڈ 17 کے 29، گریڈ 18 کے 6 اور گریڈ 19 کے 2 یعنی کہ ٹوٹل 37 انجینئرز تھے جن کو دوسری الیکٹرک پوسٹنگز پر لگا دیا گیا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری ڈراڈوسرا He has given a wrong statement اس سے پہلے

on the floor of the House یہاں ایوان کی میز پر کوئی تفصیل موجود نہیں ہے۔ This amounts to the breach of privilege of the House کہ یہ خود مان رہے ہیں کہ یہ erratic postings پر کام کر رہے ہیں۔

وزیر آبپاشی، جناب سیکرٹری ڈراڈوسرا تفصیل میرے پاس موجود ہے اگر انہیں میاں کی گئی تو میں میاں کرویتا ہوں۔

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker! You are supposed to provide a copy of detail in the House as per Rules of Procedure.

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! چونکہ ان کا ایک سوال اس دن رہ گیا تھا specially اس کو put کیا گیا ہے۔ وجہ یہ تھی کہ ہمارے محکمے کے سوالات پہلے 22 تاریخ کو put ہونے لگے مگر پھر 16 کو put ہونے تو میں نے تمام سوالات کے جوابات دینے تھے مگر ان کا ایک سوال رہ گیا تھا میں نے ذیادت کو کہا تھا کہ یہاں پر put up کر دیں۔ اگر تفصیل ان کے پاس نہیں پہنچی تو میں ان کو بھیج دیتا ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ان کے بھیجنے کی بات نہیں ہے میں نے پہلے اس کو دیکھا ہے اور اس کے بعد اس پر سٹیٹمنٹری سوال کرنا ہے۔

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! انہوں نے جو سوال کیا ہے اس کا مکمل جواب دے دیا گیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! انہوں نے خود کہا ہے کہ ہم نے ایوان کی میز پر رکھ دیا ہے میں نے تو نہیں کہا ہے۔ دوسرا یہ خود مان رہے ہیں کہ انجینئرز کی cratic posting ہوتی ہے۔ آپ الیکٹریکل انجینئرز کو مکینیکل پر لگا رہے ہیں اور سول انجینئرز کو کہیں اور لگا رہے ہیں۔ جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! چونکہ ان انجینئرز کو کوئی پوسٹنگ دینی تھی اس لئے ان کو وہاں پر لگا دیا گیا ہے اور روز میں کوئی ایسی پابندی نہیں ہے اگر ہے تو یہ بے شک اپنی مزید کارروائی کریں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! "Is there any law?" کہ آپ ایک ڈاکٹر کو وکیل کی جگہ لگا دیں۔

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! وہ الیکٹریکل انجینئرز تھے، وہ الیکٹریکل انجینئرز نہیں ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! "This is the result of a graduate Assembly?"

کہ آپ الیکٹریکل انجینئرز کو سول انجینئرز لگا رہے ہیں۔

وزیر آبپاشی، نہیں جناب سپیکر! وہ کینیڈا انجینئرز تھے اور وہاں پر کینیڈا انجینئرز کی پوسٹیں موجود تھیں اس لئے ان کو وہاں پر لگایا گیا۔ الیکٹریکل انجینئرز کا شعبہ تو میرے پاس ہے ہی نہیں یہ تو power میں آتا ہے اور اس کے مجددہ وزیر ہیں اور اس کی مجددہ وزارت بجادی گئی ہے۔ وہ کینیڈا انجینئرز تھے اور کینیڈا انجینئرز کے لئے وہاں پر پوسٹیں موجود تھیں اور ان کی پوسٹنگ کر دی گئی ہیں۔ اگر ان کو کوئی اعتراض ہے تو یہ یہاں پر تحریک اتوانے کا لے آئیں۔ یہ according to the rules and procedure پیش کر سکتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ ریکارڈنگ چلوائیں۔ The Minister has himself

said کہ cratic posting ہوئی ہے۔ ہیلتھ کے شعبے کی مثال لیں کہ کیا آپ Anaesthetist کی جگہ آپ Gynaecologist کو لگا سکتے ہیں۔ آپ cratic posting نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ ایجوکیشن میں عمران سمود صاحب نے عربی ٹیچر کی جگہ انگلش لگا دیا ہے۔ So this is good۔ governance ہی ثابت ہو رہی ہے۔ آپ cratic posting نہیں کر سکتے ہیں۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! ابھی وزیر صاحب نے کہا تھا کہ اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مجھے آپ کی رولنگ چاہیے کہ اگر وزیر صاحب یہ کہیں کہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور اگر نہ رکھی گئی ہو تو اس پر کیا کارروائی ہونی چاہیے۔ اس پر آپ رولنگ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، اگر آپ اس کے لئے information چاہتے ہیں تو آپ کو کاپی فراہم کر دی جاتی ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! اس عرض کر رہا ہوں کہ اگر ایوان کی میز پر نہ رکھی گئی ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر، ابھی ایوان کی میز پر put کر دیتے ہیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیں!

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری وزیر صاحب نے ابھی کہا ہے کہ 1518 یوب ویل ابھی ایسے ہیں جو کہ فروخت نہیں کئے گئے۔ براہ مہربانی یہ بتادیں کہ کتنی مدت تک اور کس پالیسی کے تحت یہ فروخت کئے جائیں گے؟

وزیر آبپاشی، جناب سیکرٹری ان کو مرعدہ دار ختم کیا جا رہا تھا۔ مگر پنجاب اسمبلی میں رحیم یار خان سے ہمارے ایم۔ پی۔ اے صاحب نے تحریک اتوانے کا پیش کی تھی اور اس پر آپ نے پچھلے اجلاس میں روٹنگ دی تھی کہ جو سکارپ یوب ویل رہ گئے ہیں ان کو ختم نہ کیا جائے۔ لہذا آپ کی اس ہدایت کے مطابق ان یوب ویز کو ختم نہیں کیا جا رہا ہے۔ میں ان کی تفصیل بتا دیتا ہوں کہ رحیم یار خان میں ان کی تعداد 200 کے قریب ہیں اور شور کوٹ میں 101 کے قریب ہیں۔

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سکارپ کا محکمہ بند کر دیا گیا ہے اور پانی کا متبادل کوئی انتظام نہیں کیا گیا ہے۔ ابھی تک بے شمار یوب ویل درست حالت میں ہیں اور چالو کئے جاسکتے ہیں۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پانی کی کمی دور کرنے کے لئے ان یوب ویلوں کو دوبارہ چالو کیوں نہیں کیا جاتا۔ دوسرا یہ کہ جو یوب فروخت کئے گئے ہیں ان کو ابھی تک چالو نہیں کیا گیا جبکہ واہڈا کہہ رہا ہے کہ ان کے ٹرانسفاور دوبارہ نہیں دینے جاسکتے لہذا ان یوب ویلوں کی جو بھی ضروریات ہیں ٹرانسفاور کی یا لائن کی ان ضروریات کو پورا کیا جائے جبکہ محکمہ ان یوب ویلوں کو فروخت کر چکا ہے اور محکمہ ان یوب ویلوں کو چالو حالت میں دینے کا پابند بھی ہے تو ابھی تک یہ چالو کیوں نہیں کئے گئے اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر آبپاشی، جناب والا ان کے پہلے سوال کے جواب میں میں عرض کروں گا کہ چونکہ حکومت کے پاس اس وقت کمیونٹی ڈویلپمنٹ یوب ویل لگانے کا proposal زیر غور ہے۔ یعنی کہ حکومت یوب ویل فراہم کرے گی اور کمیونٹی اس کو run کرے گی۔ اس کا proposal زیر غور

ہے۔ جیسے ہی اس کا PC-1 تیار ہو گیا تو پھر ہم اس کو پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بھجوا دیں گے۔ اس کی منظوری کے بعد کمیونٹی ڈیولپمنٹ یوب ویل نصب کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! ان کا جو دوسرا جز ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ وہ یوب جہاں ہیں جیسے ہی کی بنیاد پر فروخت کئے گئے تھے اور وہ کٹنی heavy اور بڑی مشینری تھی ان کی بات درست ہے کہ کاشت کار اتنی بڑی مشینری کو درست نہیں کر سکتے۔ چونکہ کمیونٹی نے ٹیڈ لٹے ہیں۔ اس لئے اب یہ انہی پر منحصر ہے کہ وہ ان کو چلوائیں کیونکہ ڈیپارٹمنٹ ان کو بنک آف پنجاب سے آسان اقساط پر قرض لے کر دینے کے لئے تیار ہے تاکہ ان یوب ویلوں کو وہ چلا سکیں۔

MR ACTING SPEAKER: Now, we shift to the Health Department
Question No. 752 Syed Ehsan Ullah Waqas

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 752۔

اشیاء خوردنی کے معیار کی چیکنگ کا نظام اور مسائل

*752۔ سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اشیائے خوردنی کے معیار کو چیک کرنے کے لئے صوبہ میں کہاں کہاں لیبارٹریز قائم ہیں۔ ان میں کتنے افراد ملازم ہیں۔ تکنیکی ماہرین کی تعداد کیا ہے اور ان کے لئے کم از کم قابلیت کیا مقرر کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان لیبارٹریز میں ناخالص اشیاء تیار کرنے والے بڑے بڑے ادارے رعوت کی بھاری ادائیگی کرتے ہیں اور اپنے نمونے پاس کروا لیتے ہیں۔ جس سے ان لیبارٹریز کا مقصد قیام ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے نمونوں کو خرید رکھنے اور بدعنوانی کی روک تھام کا کیا انتظام کیا گیا ہے۔ کون کون سی مزید اصلاحات زیر تجویز ہیں، کیا حکومت ان لیبارٹریز میں احاطہ یا توسیع کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) گزشتہ سال 2002 میں ضلع لاہور میں طاس اشیاء خوردنی کے قانون (Pure Food Act) کے تحت کتنے چالان کئے گئے کتنے مزمان گرفتار ہوئے، کتنے مزمان بری ہوئے اور کتنے مزمان کو سزا ہوئی؟

وزیر صحت

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ صحت کی 2 لیبارٹریز ہیں۔ اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور (سابقہ M.C.L) کی ایک لیبارٹری ہے۔ گورنمنٹ پبلک اینالسٹ لیبارٹری لاہور میں 36 افراد ملازم ہیں جن میں سے 17 ٹیکنیکی ہیں اور اسی طرح گورنمنٹ پبلک اینالسٹ لیبارٹری ملتان میں 130 افراد ملازم ہیں جن میں 7 ٹیکنیکی ملازم ہیں۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لیبارٹری لاہور (سابقہ M.C.L) میں 11 افراد ملازم ہیں۔ جن میں 4 ٹیکنیکی ملازم ہیں۔ گورنمنٹ پبلک اینالسٹ (G.P.A) کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت M.Sc کیمسٹری مقرر ہے۔ دیگر ماتحت افراد میں B.Sc کیمسٹری اور میٹرک سائنس ملازمین بطور ٹیکنیکل سٹاف کام سرانجام دیتے ہیں۔ جو کہ بطور 1-Analytical Assistant 2-Sr Lab Assistant 3-IR Lab Assistant کام کرتے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ لیبارٹری میں بلا اعتبار نمونوں کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے اور میٹار کے مطابق نہ ہونے یا رستے کی رپورٹ دی جاتی ہے۔ نمونہ جات وصول کرنے کے بعد لیبارٹری میں حنفیہ نمبر لگایا جاتا ہے۔ جو لیبارٹری اچارج خود لگاتا ہے اور اس نمونے کو دو برابر حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ تجزیہ کے لئے متعلقہ سیکشن کو بھیج دیا جاتا ہے اور دوسرے کو Future Reference کے لئے محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ محکمہ صحت حکومت پنجاب نے دو موجودہ لیبارٹریوں کو اپ گریڈ کرنے کے لیے PC-1 منظور کر لیا ہے اور اس منصوبے پر عملدرآمد شروع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ چھ مزید لیبارٹریز کو ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز اضلاع کی سطح پر قائم کرنے کے لئے مسودہ تیار ہو چکا ہے۔ جو کہ جلد ہی نافذ العمل ہو جائے گا۔

(ج) گزشتہ سال 2002 میں غاص اشیاء خوردنی ایکٹ کے تحت ضلع لاہور میں 5918 پالان چھ ناؤنز کی علیحدہ علیحدہ عدالتوں میں سماعت کے لئے بھجوانے گئے۔ مزید عدالتی کارروائی جرمانہ سزا اور بری ہونے کی تفصیلات متعلقہ عدالتوں نے فراہم نہ کی ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، ضمنی سوال۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! تمام دنیا میں سب سے زیادہ حکومتیں جس چیز کے لئے عوام کو تھکھ میا کرتی ہیں وہ یہ ہے کہ اشیاء خوردنی لوگوں کو غاص ملیں۔ ان کامیاد برقرار رہے۔ ہمارے ملک کی یہ بڑی بڑی قسمتی ہے کہ اس ملک میں تک تک غاص نہیں ملتا، مرچیں ناغاص ملتی ہیں اور علیٰ ہذا عیاس ہر چیز ناغاص ملتی ہے۔ اس چیز کو چیک کرنے کے لئے حکومت نے جو ادارے بنائے ہیں اور حکومت ان پر بہت زیادہ خرچ بھی کرتی ہے لیکن ان اداروں کی کارکردگی نہ صرف نہ ہونے کے برابر ہے بلکہ اتنا وہ اس کوشش کو بڑھانے میں کردار ادا کر رہے ہیں۔ میں نے جو یہ سوال کیا ہے کہ حکومت پنجاب نے اشیاء خوردنی کے میڈا کو چیک کرنے کے لئے جو لیبارٹریز قائم کی ہیں حقیقی بات یہ ہے کہ جو نہی کسی کا sample ان کے پاس پہنچتا ہے فوراً ان کے کارندے اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں اور جا کر کہتے ہیں کہ یہ sample آ گیا ہے ہمارے ساتھ لے کر لیں ورنہ ہم اس کی رپورٹ دے دیں گے اور اگر سٹے ہو جاتا ہے تو وہ sample ہی بدل دیتے ہیں اور دوسرا sample رکھ کر اس کے مطابق رپورٹ بالکل OK بنا کر عدالتوں کو بھجوا دیتے ہیں۔ اصل میں میں نے یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے لئے یہ جو ادارے لوگوں کے کھانے پینے کی اشیاء کو چیک کرنے پر مقرر کئے گئے ہیں انہیں تو کچھ ہڈا کا خوف کرنا چاہیے اور کچھ حکومت بھی اس بارے میں سختی کرے اور چیک کرے۔ سختی سے اس طرح کے قواعد نافذ کئے جائیں کہ جس کے نتیجے میں لوگوں کو خورد و نوش کی چیزیں غاص ملیں۔

جناب سیکرٹری! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت کے لئے ممکن ہو گا کہ اس طرح کی قانون سازی کرے کہ جو sample laboratones کو دینے جائیں ان کی ایک کاپی P C S I R Laboratones کے پاس بھی جمع کروائی جائے اور ان دونوں کی الگ الگ رپورٹ منگوا کر اس کے مطابق عدالتی کارروائی کے لئے آگے بڑھایا جائے۔ کیا حکومت کے لئے ممکن ہو

کا کہ اس مرحلے کے قواعد و ضوابط وضع کئے جائیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سیکرٹری! میرے بھائی سید احسان اللہ وقاص صاحب نے بڑے important issue کی طرف توجہ دینی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جیسے ملک نے ترقی کی ہے اور مختلف قسم کی drinks ہیں اور مختلف قسم کے مصالحہ جات ہیں، مختلف قسم کی yogurts میں، فوڈز میں جن میں impurities کی طرف ہمیشہ حکومت توجہ دیتی رہتی ہے اور ہمارے پاس اس وقت دو analytical labs ہیں جو کہ لاہور اور ملتان میں کام کر رہی تھیں اور اس کے علاوہ دو میونسپل کارپوریشنز کے انڈر ایک لاہور اور دوسری فیصل آباد میں کام کر رہی ہیں تو نونل پنجاب کے سٹے چار لیبارٹریاں تھیں جو full functional analytical laboratories تھیں وہ public analyst lab جیسے کہتے ہیں وہ صرف ہمارے پاس دو ہیں جن میں ایک ملتان اور دوسری لاہور میں ہے تو اسی چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے اور اس ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے فیصلہ کیا اور already ہم نے submit PC-1 کر دیا ہے کہ ان دو لیبارٹریوں کو ہم فوراً آپ گریڈ کریں گے اور اس کے بعد ہماری حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ سا بقاً 6 ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں بھی نئی analytical laboratories بنائی جائیں جس کے سٹے ڈرافٹ بنا کر ہم نے بھیج دیا ہے کہ وہ approve کی جائیں۔ اس کے علاوہ میرا خیال ہے کہ Minister for Environment یہاں موجود نہیں ہیں اور میری اکثر ان سے اس موضوع پر بات ہوتی رہتی ہے کہ بہت ساری بیماریاں environmental changes کی وجہ سے پھیل رہی ہے تو Punjab Ministry of Environment کے ساتھ مل کر ہمارا ڈیپارٹمنٹ اس بات کے سٹے تیار ہے کہ ایسی legislation لائی جائے جس پر discussion بھی کی جاسکتی ہے کہ فوڈ کو کیسے purc رکھا جاسکتا ہے کیونکہ ہمیں اس چیز کا احساس ہے کہ اس چیز کا اثر صرف ہم پر نہیں بلکہ اگلی پود پر بھی ہو گا تو ہم ان کی تجویز پر P.C S I R یا کسی unit laboratories کو یہ sample بھیجے جائیں اس پر غور کرنے کے سٹے تیار ہیں۔

حاجی محمد اعجاز، ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، حاجی صاحب!

حاجی محمد اعجاز، جناب سیکرٹری! اسی سوال کے جڑ (ج) میں بتایا گیا ہے کہ 5918 پائلن 6 ماؤنز نے کئے ہیں تو کیا وزیر موصوف یہ جانا پسند فرمائیں گے کہ کیا آج تک کسی فیکٹری کو، کسی کارخانے کو، کسی ہوٹل کو یا کسی ادارے کو seal کیا گیا کہ اس کا میٹریٹک نہیں تھا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سیکرٹری! ویسے تو یہ fresh question بنتا ہے لیکن میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ میں آپ کی خدمت میں پچھلے سال کی صورت میں کارکردگی جانتا ہوں کہ ہم نے گزشتہ سال 2003 میں 20 ہزار samples collect کئے جن میں 9457 genuine sample تھے۔ 9999 adulterated sample تھے یعنی کہ اگر آپ اس situation کو دیکھیں تو 40 سے 50% samples ہماری لیبارٹریز despite limited resources ان کو adulterated quantify کرتی ہے، ابھی recently میرا خیال ہے پچھلے پختے کی بات ہے کہ شہرہ میں 6 ایسے کارخانے seal کئے گئے ہیں جہاں پر اس طرح کی چیزیں بن رہی تھیں۔ اس سال میں آپ کو current data دیتا ہوں جنوری 2004 سے لے کر مئی 2004 تک ہم نے 6640 samples collect کئے جن میں 61% adulterated quantify تو میں یہی عرض کر رہا تھا کہ ہم اس چیز کو بڑا serious issue سمجھتے ہیں صرف not for our generation لیکن اگلی جہریش that is why ہم نے فیصد کیا کہ ہم اپنی لیبارٹریز کو اپ گریڈ بھی کریں اور نئی لیبارٹریز بھی کھولیں اور اس کے علاوہ جیسے انہوں نے کہا کہ P.C.S.I.R یا کسی اور لیبارٹری کو involve کرنا چاہتے ہیں تو ہم تیار ہیں but just recently ان کے ضمنی سوال کے لئے 6 دکانوں کو ابھی شہرہ میں seal کیا گیا ہے within the past two weeks

(نعرہ ہانے تحسین)

رانا آفتاب احمد خان، ضمنی سوال ہے۔ جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہے کہ آپ نے چالان کر دیا ہے تو پھر وہ اس جگہ پر کیسے بزنس کر سکتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، انہوں نے seal کرنے کے متعلق سوال کیا تھا جس کا انہوں نے جواب دیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، ضمنی سوال ہے۔ جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر، جی ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس کا بڑا اہم ہے جس سے ہمیں اندازہ ہوگا کہ کتنے لوگ adulteration کے نتیجے میں سزا یا گئے اسی سے deterrence ہوتی ہے۔ اب یہ سوال 25-1-2003 کو دیا گیا اور اسمبلی نے 9-2-2003 کو آٹھے محکمہ کو بھیجا اور

17-5-2003 کو اس کا جواب آ گیا اور اس میں پوچھا گیا ہے کہ کتنے لوگ بری ہوئے، کتنے لوگوں کو سزا ہوئی اور کتنے گرفتار ہوئے اور کتنے لوگوں کا چالان عدالت کو بھیجا گیا۔ انہوں نے

کہہ دیا کہ مزید عدالتی کارروائی، جرمانہ و سزا اور بری ہونے کی تفصیلات منتظر عدالتوں نے فراہم نہ کی ہیں۔ میرا اس میں سوال یہ ہے کہ یہ کس کی ذمہ داری ہے۔ ایک سال بلکہ ذیہ سال اس سوال کو محکمے کو بھیجے ہوئے ہو گیا اس کا کوئی جواب کوئی analysis کوئی اس کا data محکمہ صحت نے یہاں پر فراہم نہیں کیا تو کم از کم اس کو طے کر دیا جانے کہ یہ کام کس کے ذمے ہے۔ وزیر صحت اس کے بارے میں بتادیں کہ یہ کام کس کے ذمے تھا کیونکہ اس کا حصر ہو گیا تو اس کا

data یہاں پر آنا چاہئے تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سیکیٹری میں نے تو بڑا current data یعنی پچھلا سال نہیں بلکہ مئی 2004 تک کا data پڑھ کے سنا دیا ہے اور اگر آپ کہیں تو I can read again کہ 2003 اور اس کے بعد بھی the total number of fines imposed by courts is 19,70,310 اس سال جنوری 2004 سے مئی 2004 تک 6640 sample obtain ہوئے اور 5 لاکھ 29 ہزار fine کیا گیا۔

جناب قائم مقام سیکیٹری، I think انہوں نے صحیح جواب دیا ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، ضمنی سوال ہے۔ جناب سیکیٹری

جناب قائم مقام سیکیٹری، جی، شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سیکیٹری! یقیناً یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور اس سے ہمارے ملک کے تمام شہری اس وقت پریشان ہیں۔ یہ ہماری بد قسمتی ہے اور کسی بھی field میں چلے جاتیں۔ دو نمبر لوگ جو ایسا کاروبار یعنی ملاوٹ کا کام کرتے ہیں جو دو نمبر اٹھیا، پچھتے ہیں ان کا راج اس ملک پر ہے۔ ڈاکٹر صاحب ابھی فرما رہے تھے کہ ہم نے اور بھی labs بنوائے ہیں یا ان کو اپ گریڈ کر رہے ہیں تو اصل چیز یہ ہے کہ ان labs میں بھی ایسے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جن کی عداوتیں اتنی بڑی ہیں کہ جو چاہے وہ کر دیں ان کو نہ تو وہاں سے کوئی ٹرانسفر کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی ان کا احتساب سسٹم ہے۔ چاہے جو مرضی ہے وہ اجازت دے دیں کوئی ان کی punishment نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب! نیبارٹری کا جو عمل وہاں لگایا ہے تو کسی ایک کا جانشین کہ اس نے وہاں غلط کام کیا اور انہوں نے اسے سزا دی۔

جناب سیکیٹری! آپ روزانہ اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ دودھ میں ملاوٹ ہو رہی ہے اور اب تو گوشت میں بھی پانی بھرنے لگے ہیں اور وہ بھی صحت کے لئے ایک عذاب بنا ہوا ہے مگر کوئی پرسلن حال نہیں اور کوئی انہیں دیکھنے والا نہیں ہے۔ ہمارے بلدیاتی سسٹم میں جو اہلکار وہاں بیٹھے ہیں، کمپنیز میں یا میونسپلٹیز میں ہیں اور وہ صرف اسی لئے sampling کرتے ہیں کہ خام کو انہیں نذرانہ پیش ہو اور۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ کا سوال کیا ہے؟

سید مجاہد علی شاہ، جناب سیکرٹری! میرا سوال یہی ہے کہ۔۔۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، ہوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، محترم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سیکرٹری! وزیر موصوف نے اپنے متعلقہ سوال کا جواب دے دیا ہے اور یہ تو سارا فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے۔ ہمارا concern صرف میڈیسن کے ساتھ ہے۔ یہ ہم ایک ایڈیشنل کام اپنی مومام کے لئے کر رہے ہیں۔ اب مریچوں میں جو ملاوٹ ہے تو اس کا concern فوڈ ڈیپارٹمنٹ جانے اور ویسے بھی اتنی کوئی اہم صیرنگری نہیں مچی ہوئی بلکہ 2 sample ہوتے ہیں۔ ایک concern بندے کے پاس ہوتا ہے اور دوسرا لیبارٹری میں جاتا ہے اور اس نے ہم اس کو PCR میں recheck کروا لیتے ہیں۔ ہم اتنا زیادہ کام کروا رہے ہیں تو یہ اپوزیشن والے کیوں نہیں جانتے ان کا بھی تو اپنا حلقہ ہے نا یہ بھی جانتیں۔ انہوں نے کون سا sample لا کر دیا ہے یہ بھی بتائیں ذرا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، شاہ صاحب! آپ اپنا سوال بتائیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سیکرٹری! میں یہی عرض کرنا چاہتا تھا کہ جب میں نے دو نمبر کی بات کرنے کی بات کی تو چنانچہ خواہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو کیوں تکلیف ہوئی؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، شاہ صاحب! آپ کا سوال کیا ہے؟

سید مجاہد علی شاہ، جناب سیکرٹری! میں یہی عرض کرنا چاہتا تھا کہ آپ دیکھیں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو چنانچہ کیوں تکلیف ہوئی ہے جب میں نے دو نمبر لوگوں کی بات کی ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی جب ہم دو نمبر لوگوں کی بات کرتے ہیں تو یہ کیوں پچھتے ہیں؟
جناب قائم مقام سیکرٹری، ڈاکٹر صاحبہ نے جو بات کی ہے وہ صحیح کی ہے آپ اپنا سوال کریں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! میں یہی پوچھنا چاہتا تھا کہ ڈاکٹر صاحب یہ بتائیں کہ جو وہاں پر لیبارٹریز کے انچارج ہیں کیا کبھی ان کا احتساب کیا گیا ہے یا ان کی کبھی کارکردگی کے بارے میں پوچھا گیا ہے کہ علاقے میں کیا ہو رہا ہے اور آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، ڈاکٹر صاحب! شاہ صاحب کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ نے جتنے بھی sample دیکھے ہیں اور ان میں جو خامیاں پائی ہیں اور جنہوں نے غلط کام کیا ہے تو کیا آپ نے اب تک ان کے خلاف کوئی ایکشن بھی لیا ہے یا نہیں لیا؟

وزیر صحت، جناب سپیکر! بالکل ان کے خلاف ایکشن ہوا ہے اور میرے سوال کے بعد opening statement ہی یہی تھی کہ ہم اس کو بہت سنجیدہ مسئلہ لیتے ہیں۔ ہم نے اپنی testing کی capacity کو in hand کرنے کے لئے پورا پروگرام بنایا اور آپ دیکھیں گے کہ it will be implemented very soon پی سی ون تیار ہے اور نئی لیبارٹری لگانے کا مسودہ بھی تیار ہے۔ شاہ صاحب نے جو بت کسی ہے وہ بالکل درست ہے کہ ملاوٹ کا سوال آج سے چودہ سو سال پہلے اٹھایا گیا تھا۔ ہمارا تو یہ دینی فریضہ ہے کہ ہم ایسی چیزوں کی ممانعت کریں اور اس کو روکیں ان میں جو پہلے خامیاں تھیں ہم ان کو دور کرنے کے لئے لگا ہوا کوشش کر رہے ہیں لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ہم پہلے اپنی capacity کو improve کریں جو کہ ہم کر رہے ہیں۔ ایسے شخص جو اس جرم کے مرتکب ہوتے ہیں ان کو سزا دی جاتی ہے اور میں نے آپ کے سامنے جو current fines پچھلے سوال سے متعلقہ نہیں اس کے بعد کے fines بھی پیش کر دیئے ہیں اور ہم اس میں مزید کوشش کر رہے ہیں کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بہت اہم issue ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میرا ایک سوال ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! مجھے صرف یہ بتا دیں کہ پارلیمانی سپیکر نے برائے ہیلتھ نے شاہدہ میں ایک coke پنی لی تھی جو کہ adulterated تھی اس پر کیا رپورٹ آئی ہے اور انہوں نے کیا کارروائی کی ہے کیونکہ اس پر ایک بورڈ بھی بیٹھا تھا۔ ہیلتھ کی پارلیمانی سپیکر نے کو دودھ

موڈے میں پتا نہیں کیا بلا دیا تھا۔ یہ بتائیں کہ کیا ایکٹن لیا گیا؟ (تہنیتیہ)
جناب قائم مقام سپیکر، اس وقت اذان ہو رہی ہے اذان سنی جائے۔

(اذان عصر)

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! کم از کم اذان کے وقت تو معزز عواتین سر پر دوپٹے لے لیا کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر، دوپٹہ لیا ہوا ہے سب نے دوپٹہ لیا ہوا ہے۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے صحت، جناب سپیکر! ان سے پوچھا جانے کہ یہ کیوں دیکھ رہے تھے کیا آنکھوں کی حیا ضروری نہیں ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! مہربانی کر کے پہلے پارلیمانی سپیکر ٹری صاحبہ کو بٹھائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، محترمہ! اس بات کو چھوڑیں ان کو بات کرنے دیں۔ میں نے ان کو جواب دے دیا ہے کہ آپ سب نے دوپٹہ اوڑھا ہوا ہے پھر آپ اس بحث میں کیوں پڑتی ہیں۔

جی شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش ہے کہ لیبارٹری کا یہ بھی ایک سسٹم ہے مثلاً یور برادرز کی کوئی چیز بنی ہوئی ہے تو اس کا چالان اگر ہو تو یور برادرز کو ہونا چاہیے لیکن یہ ایسا کرتے ہیں کہ جس دوکاندار سے کوئی گھی وغیرہ برآمد ہوتا ہے تو یہ اس کو پکڑ لیتے ہیں پھر اس کے ساتھ مک سکا کر کے چھوڑ دیتے ہیں۔ یور برادرز یا کسی بھی کمپنی کی کوئی چیز غلط بنی ہوئی ہے تو پھر اس کو کیوں نہیں پکڑتے؟ اس کے خلاف کیوں نہیں چالان issue کرتے؟ اس لئے

میں اس بارے میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ روز کو تبدیل کیا جانے اور جو manufacturer ہے جب تک اس کے خلاف یہ کارروائی نہیں کریں گے اس وقت تک یہاں حالت بہتر نہیں ہوں گے۔

جناب قائم مقام سیکریٹری ٹیک ہے۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔۔۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکریٹری میرا سوال نمبر 761 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

دوسرے صوبوں میں موجود میڈیکل کالجز

میں پنجاب کا کوٹا

*761. سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔۔

(الف) صوبے کے قائم میڈیکل کالجز میں 2002 میں کل کتنے طلبہ داخل کئے گئے؟ کیا دوسرے

صوبے کا کوٹا یا میرٹ کے علاوہ بھی داغہ صوبائی حکومت کے زیر کنٹرول میڈیکل

کالج میں ممکن ہے؟ دوسرے صوبے کا کوٹا اگر موجود ہے تو ان کے داغہ کامیاد کیا

ہے؟ اور ہر میڈیکل کالج میں کس صوبے کا کتنا کوٹا موجود ہے؟

(ب) کیا پنجاب کا کوٹا بھی دوسرے صوبوں میں موجود ہے؟ اگر موجود ہے تو کتنا ہے اور

اس کے داخلے کا کیا معیار اور طریقہ کار ہے۔ کیا ہمارے میڈیکل کالج میں آرمی افسران

کے بیٹوں کے لئے بھی کوٹا مختص کیا گیا ہے؟ اور کیا آرمی کے زیر انتظام میڈیکل

کالجز میں صوبہ پنجاب سے تعلق رکھنے والے طلبہ کا کوٹا مقرر ہے؟

(ج) میڈیکل کالجز میں پسماندہ اضلاع کے لئے بھی کوئی خصوصی رعایت یا کوٹا موجود ہے؟

اگر موجود ہے۔ تو اس کے لئے کیا صرف ذومعاہل کی شرط ہے۔ یا کسی پسماندہ ضلع

کے تعلیمی ادارے میں تعلیم حاصل کرنا بھی شرط قرار دیا گیا ہے؟

وزیر صحت:

(الف) صوبے کے تمام میڈیکل کالجوں میں برائے سال 2002-03 میں کل 1621 طالب علم داخل کئے جائیں گے جن میں سے 1412 طالب علم قابلیت کی بنیاد پر (اوپن میرٹ) اور بقیہ 209 طالب علم مخصوص نشستوں پر داخل ہوں گے۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

- 1- معذور طالب علموں کی سینیٹیں 12
 - 2- فیڈرل ایڈمنسٹرڈ ٹرانسپل ایریاز (۵۴) سینیٹیں 07
 - 3- آزاد جموں اینڈ کشمیر نارن ایریاز سینیٹیں 28
 - 4- غیر ملکی طالب علموں کی (PTAP) سینیٹیں 72
 - 5- غیر ملکی طالب علموں کی سیلف فننس سینیٹیں 28
 - 6- ریسیڈنٹ وکل سینیٹیں (یعنی دوسرے صوبوں کی سینیٹیں) 15
 - 7- فیڈرل گورنمنٹ کی فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور میں سینیٹیں 67
- کل سینیٹیں 229

مزید بیان کیا جاتا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کی 67 سینیٹیں جو کہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں مخصوص ہیں ان میں سے فیڈرل گورنمنٹ صوبہ پنجاب کو 20 سینیٹیں الاٹ کر دیتی ہے جن کو فاطمہ جناح میڈیکل کالج کی اوپن میرٹ کی سٹیوں میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح اوپن میرٹ کی سینیٹیں 1412 ہو جاتی ہیں اور مخصوص نشستیں 209 رہ جاتی ہیں۔

دوسرے صوبوں کی 15 سینیٹیں پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں رکھی گئی ہیں ان سٹیوں پر داخلہ ہر صوبہ اپنے پراسپیکٹس میں دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق کر کے بھیجتا ہے۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

صوبہ سندھ کے طالب علموں کے لئے مخصوص سینیٹیں (10)

- 1- کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور 2
- 2- علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور 2

- 1 3۔ راولپنڈی میڈیکل کالج راولپنڈی
2 4۔ پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد
1 5۔ قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور
2 6۔ علامہ جناح میڈیکل کالج لاہور
10 نوٹل

صوبہ بلوچستان کے طالب علموں کے لئے مخصوص سینیٹیں

- 1 1۔ علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور
2 2۔ نیشنل میڈیکل کالج منٹان
1 3۔ قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور
4 نوٹل

صوبہ سرحد کے طالب علموں کے لئے صرف ایک سینیٹ نیشنل میڈیکل کالج منٹان میں رکھی گئی ہے۔ اس طرح دوسرے صوبوں کی مخصوص سینیٹیں 15 بنتی ہیں۔

(ب) 1۔ پنجاب کا کونسا بھی دوسرے صوبوں میں موجود ہے اور یہ اتنا ہی ہے جتنا دوسرے صوبوں کا پنجاب کے میڈیکل کالجز میں ہے۔ جن کی تفصیل ضمن "الف" میں اوپر آچکی ہے نیز یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ان سنیوں پر داخلہ میرٹ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔
11۔ صوبہ کے میڈیکل کالجز میں آرمی افسران کے بچوں کے لئے کوئی کونسا مختص نہ ہے مزید یہ بیان کیا جاتا ہے کہ آرمی میڈیکل کالج راولپنڈی میں داخلہ آرمی کے اپنے قواعد و ضوابط کے مطابق کیا جاتا ہے۔

(ج) پنجاب کے میڈیکل کالجز میں پیمانہ اصلاح کے لئے کوئی کونسا موجود نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کا کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ و قاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ 209 طالب علموں کے لئے مخصوص نشستیں مقرر کی گئی ہیں اور ان کی پوری تفصیل دی گئی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ مذکورہ طالب علموں کو اور نمبر دو دوسرے صوبوں میں جو صوبہ پنجاب کے بچوں کی nomination کر کے انہیں دوسرے صوبوں میں بھیجا جاتا ہے اس کے کیا قواعد و

ضوابط اور طریقہ کار ہے؟

جناب قائم مقام سیکریٹری، یہ صرف معذور کی حد تک محدود ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکریٹری! معذور اور دوسرے صوبوں میں بھی nomination کی تفصیل ہے۔

جناب قائم مقام سیکریٹری، یعنی معذور اور دوسرے صوبوں میں یہ دو سوال ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جو کون ہے وہ بھی اس میں درج کیا گیا ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ معذور طلباء کو صوبہ پنجاب میں جو داخلہ دیا جاتا ہے اس کا کیا طریقہ کار ہے اور دوسرے صوبوں میں پنجاب کے طلباء کو کونادیاں پر بھیجا جاتا ہے اس کا کیا طریقہ کار اور اصول و ضوابط ہیں؟

جناب قائم مقام سیکریٹری، جی وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سیکریٹری! جہاں تک معذور طلباء کا تعلق ہے ہمارے پاس ان کے لئے بارہ سینیں ہوتی ہیں اور وہ through medical certification process ہوتی ہیں یعنی ان کو disable declare کیا جاتا ہے جیسے ملازمت کے لئے کسی کو disable declare کرنے کے لئے ایک process ہوتا ہے اسی طرح ہمارے پاس ایک process ہے۔

جناب قائم مقام سیکریٹری، کیا وہ throughout Punjab ہے؟

وزیر صحت، جناب سیکریٹری! یہ throughout Punjab ہے اور اسی طرح دوسرے صوبوں میں بھی وہ process اسی طرح چلتا ہے۔ اسی طرح جب ہمارے بچے دوسرے صوبوں میں جاتے ہیں تو اس کی بھی میرٹ لسٹ بنائی جاتی ہے اور جب دوسرے صوبوں کے بچے ہمارے پاس آتے ہیں دوسرے صوبوں کی nomination ہمیں direct ملتی ہے اور ہم ان کو adjust کر دیتے ہیں۔ پہلے جو کون ہوتا تھا جس میں گورنر سینٹ، ڈاکٹر سینٹ اور آرمی سینٹ تھیں وہ ہم نے ختم کر دی ہیں ہم نے کونے کی سینٹ کو narrow کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ وہ طبقات ہیں خواہ معذور ہوں یا دوسرے صوبوں کو ان کو صرف اس لئے رکھا گیا ہے کہ معذوروں کا حق بھی ہے اور دوسرا یہ کہ کچھ صوبے ایسے ہیں جہاں اتنے میڈیکل کالج نہیں ہیں ان کو convenient

بنانے کے لئے ہم نے کیا ہے۔ جتنے بچے یہاں آتے ہیں اتنے ہی ہمارے reciprocal seat پر وہاں جاتے ہیں پھر ان کا میرٹ بنتا ہے اور ان کی طرف سے nomination بھی آتی ہیں جس طرح ہماری طرف سے میرٹ کی بنیاد پر nominations بنا کر دوسرے صوبوں کو بھیجتے ہیں۔ یہ مکمل طور پر میرٹ پر ہوتا ہے۔

جناب محمد اشرف کاڑھ، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی! کاڑھ صاحب!

جناب محمد اشرف کاڑھ، جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، نہیں آپ ان سے نہ پوچھیں آپ یہاں پوچھیں۔ اگر کوئی اس بارے میں ضمنی سوال ہے تو پوچھیں۔

جناب محمد اشرف کاڑھ، جناب سپیکر! ان کی residence میں illegal occupancy ہے تو یہ کب خالی کر رہی ہیں؟ ان کے خلاف انکوائری بھی ہو چکی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ آپ کا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے میں اس کی اجازت نہیں دیتا۔

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی! ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں پر 1621 سٹوڈنٹس کی تعداد دی ہوئی ہے جو کہ گورنمنٹ پنجاب کالجوں میں داخل ہوں گے جس میں سے مختلف کیٹیگریز میں 229 ریٹرو سٹیڈنٹس ہیں اس کو آپ چاہے کونسا سسٹم کہ لیں یا ریٹرو کہ لیں۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آج بھی انٹری ٹیسٹ میں تقریباً 12000 کے قریب talented بچے جنھوں نے فرسٹ ڈویژن لی ہے وہ appear ہوتے ہیں۔ اس میں سے یہ کوئی 1400 کے قریب سٹیڈنٹس بنتی ہیں جو کہ ان کو ملیں گی۔ یعنی کہ اتنا large scale بچے جو میرٹ میں آرہے ہیں وہ رہ جائیں گے۔ یہ

سینیں جو ہیں میں خود اس کا witness ہوں یہ نہ راجن پور کے غریب بچوں کے لئے استعمال ہوتی ہیں نہ انک کے لئے ہوتی ہیں نہ مرید کے وائوں کے لئے ہوتی ہیں۔ یہ 228 سینیں ان لوگوں کے لئے ہیں جن کا پنجاب سیکرٹریٹ سے رابطہ ہے۔ میں خود ایک پروفیسر کو اچھی طرح سے جانتا ہوں، میں نے اس کے ساتھ کام کیا ہوا ہے۔ کئی پروفیسروں کے ساتھ کام کیا ہے یہ ان میں سے ایک ہیں۔ ایک بچے کو اس نے یہاں سے بولان میڈیکل کالج میں داخدا دلوا لیا۔ بچہ وہاں نہیں گیا، بیٹھے بیٹھے وہاں کے پرنسپل اور یہاں کے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے پرنسپل سے Mutual Migration کرا کے وہ لاہور میں آیا اور آج وہ ڈاکٹر بن کر امریکہ گیا ہوا ہے۔ یہ سینیں اس طرح استعمال ہو رہی ہیں۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ جو 9000 talented بچے ہیں جو کسی نہ کسی صورت سے ڈاکٹر بننے سے رہ جائیں گے۔ انہوں نے انہی سوالات میں بتایا ہوا ہے کہ یہاں پنجاب میں quacks جو ہیں یعنی پنجاب کی پاپولیشن تو آپ count کر سکتے ہیں لیکن quacks کے بارے میں انہوں نے لکھا تھا کہ They are uncountable یعنی وہ count ہی نہیں کئے جا سکتے۔ ان کا ایسے بچوں کے لئے کیا پروگرام ہے جو دماغوں سے رہ جاتے ہیں اور جن کی میڈیکل سائنس کی background ہوتی ہے۔ کیا یہ سینیں بڑھانے کا میڈیکل کالج بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ یہ talented students جب بھی محلوں میں جا کر کھینک کھولیں تو یہ ان quacks کو replace کر سکیں جن کا میڈیکل میں کوئی علم نہیں ہے، جن کی کیمسٹری اور بیالوجی سے کوئی واقفیت نہیں ہے۔ آپ talent کو نہیں روک سکتے، talent غریب آدمی کے پاس ہے، آپ اسے نہ نوکری دیں، وہ یہاں سے گریڈ 1 اور گریڈ 2 لے کر امریکہ میں چلا جانے کا اور وہ اسی at par آ جانے کا جیسے کوئی سینئر ڈاکٹر ہے یا کوئی برنس سینئر ڈاکٹر ہے۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ talent اپنا راستہ خود بناتی ہے لیکن جو بچے دماغوں سے رہ جاتے ہیں ان کے بارے میں یہ ریزرو سینیں بھی انہی کے لئے open کرنی چاہئیں نہ کہ یہ چور دروازوں سے داخلے کئے جائیں ان کو بند ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائے!

ڈاکٹر اسد اشرف، پہلے میرے ضمنی سوال کا جواب آئیے دیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اگلا جواب آجانے گا۔ آپ نے بھی اسی قسم کا کرنا ہے۔ آپ بھی کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری! گزارش یہ ہے کہ دماغوں کے حوالے سے یہاں لکھا گیا ہے کہ "پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں پسماندہ اضلاع کے لئے کوئی کوٹا موجود نہ ہے"۔ یہ ایوان بھی گواہ ہے کہ ایجوکیشن پر بحث کے دوران بھی اور خود چیف منسٹر صاحب نے on the floor of the House اس بات کو commit کیا تھا کہ جنوبی پنجاب کے اندر تعلیم کی وہ ratio نہیں ہے جو centre اور اہل پنجاب کے اندر ہے۔ ماضی میں یہ بالکل ایسے تھا کہ جنوبی پنجاب کے جو پسماندہ اضلاع کے لئے ریزرو کوٹا تھا لیکن اب یہ کوٹا ختم کر دیا گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت جبکہ اس بات کا احساس کرتی ہے کہ وہاں تعلیمی ratio کم ہے، کیا یہ کوٹا گورنمنٹ revive کرے گی یا نہیں کرے گی؟

دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جو میڈیکل کالجوں سے ہی منسلک ہے کہ یہاں لاہور کے اندر پہلے ایک یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز بنائی پھر کے 'ای' کو بھی میڈیکل یونیورسٹی بنا دیا گیا۔ یہ ہر چیز لاہور کے اندر کرنے کا رجحان ٹھیک نہیں ہے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ منسٹر صاحب کے 'ای' کی رجسٹریشن ختم کریں۔ کے 'ای' کو جو یونیورسٹی بنایا گیا ہے اس کو ختم کر کے نئی یا قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور کو یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے؟
محترمہ صبا صادق، ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی بی بی!

محترمہ صبا صادق، شکریہ۔ جناب سیکرٹری! میرے وزیر صحت سے دو ضمنی سوال ہیں۔ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجوں کی بھی بھرمار ہمارے پنجاب کے دیکھنے میں آرہی ہے۔ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے through ان کو affiliations grant کی جارہی ہیں۔ ان affiliations کے نتیجے میں 'میں نے اپنے طور پر ذاتی تجربے میں یہ دیکھا ہے کہ ہمارے پنجاب

کے جو بہترین ڈاکٹر ہیں وہ پرائیویٹ میڈیکل کالج بنا کر اور پرائیویٹ انسٹی ٹیوٹس بنا کر وہاں پر یہ جو admissions کر رہے ان کا کیا criteria بنتا ہے؟ کس حوالے سے ان کو affiliations دی جاتی ہیں؟ ایسی انہوں نے تقریباً دو تین کالجوں کو لاہور میں affiliations دی ہیں، کیا ان کے میڈار کو جو گورنمنٹ کے کالج ہیں ان کے مطالبے میں maintain رکھا گیا ہے؟ اگر نہیں رکھا گیا تو کیا اس کے اوپر یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کا چیک ہے؟ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز ایک monopoly کے طور پر چل رہا ہے جس کی بیشمار شکایات آرہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، بی بی! آپ ضمنی سوال اس کے بارے میں کریں۔ آپ دوسری طرف چل رہی ہیں۔

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! میرا دماغ ان کے حوالے سے ہی یہ ضمنی سوال تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر، نہیں، انہوں نے جو سوال کیا ہے اس کے بارے میں ضمنی سوال کریں۔

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ یہ جو انہوں نے اب latest کو نا سسٹم implement کیا ہے، یہ اس سے کیا توقع رکھتے ہیں کہ سٹوڈنٹس کو اس سے داخلوں میں کیا relief ملے گا جبکہ آپ کے نئے سسٹم کی وجہ سے سٹوڈنٹس کے داخلوں میں مزید پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی، ڈاکٹر صاحب!

وزیر صحت، جناب سپیکر! سب سے پہلے جنوبی پنجاب کے بارے میں ڈاکٹر صاحب کا سوال تھا اور مجھے اس بارے میں جواب دیتے ہوئے بڑی خوشی ہوتی ہے اور اس میں آپ کو بھی credit جاتا ہے کہ آپ نے اس پر کافی discussion کی۔ ہم نے اس سال 28 سیشن جو جنوبی پنجاب کے سچے اضلاع ہیں، راجن پور، لودھراں، ڈی جی خان، مظفر گڑھ، بکھر اور یہ کے لئے مختص کی ہیں۔ ان میں ہم نے tribal اور settled سیشن بھی ڈالی ہیں تو پہلی دفعہ ہوا ہے کہ ہم نے جنوبی پنجاب کے محروم حوام کے لئے کو نا سسٹم بحال کیا ہے۔ (نعرہ ہاتے تحسین)

and that is a fact اور اس سال جو ابھی داخلے ہوں گے ان میں یہ بچے جائیں گے۔
جناب قائم مقام سیکرٹری، یہ ہمدی اور ڈاکٹر صاحب کی مشترکہ کاوش تھی جو اس گورنمنٹ نے
کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر صحت، جناب سیکرٹری! دوسرا ضمنی سوال صبا صادق صاحبہ نے پرائیویٹ میڈیکل کالج کے
متعلق کیا کہ یو ایچ ایس ان کی مانیٹرنگ کیسے کرتی ہے؟ سب سے پہلے ہم نے سینٹین بزھانی
ہیں۔ پچھلے سال ہم نے دو میڈیکل کالج ایک رحیم یار خان اور ایک مندرہ میں سرورسز انسٹی ٹیوٹ
آف میڈیکل سائنسز کھولے تاکہ پبلک سیکٹر میں زیادہ سے زیادہ بچے آئیں۔ پبلک سیکٹر کی
مانیٹرنگ، کو الہی آف ایجوکیشن پرائیویٹ سیکٹر سے بہتر ہے۔ جہاں تک پرائیویٹ سیکٹر کے
میڈیکل کالجوں کا تعلق ہے تو صرف دو کالجوں کو ایک لاہور میں کاظم میموریل کو اور ایک لاہور
میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کالج کو اور ابھی مال ہی میں واہ میڈیکل کالج کو پرائیویٹ سیکٹر میں
affiliations دی گئیں۔ ان کی مانیٹرنگ یو ایچ ایس بڑی سختی سے کرتی ہے اور مانیٹرنگ کے
علاوہ ایک continue system of evaluation ہے۔ پبلک سیکٹر میں ہمارے جتنے بھی کالج
ہیں، اللہ کے فضل و نوازش سے ان کی کارکردگی قومی سطح پر بھی اور بین الاقوامی سطح پر بھی
عیاں ہے۔ جہاں تک یونیورسٹی کا تعلق ہے تو ابھی یہاں تکھلے جتنے ایک resolution پاس ہو
تھا، ڈاکٹر سامیہ امجد نے نشر میڈیکل کالج کے حوالے سے یہ resolution دیا تھا The
institutions of support کرتے ہیں کہ resolution passed in majority
excellence develop ہوں لیکن ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ محض یونیورسٹیز کا درجہ دے دیا
جائے یا کالجوں کو یونیورسٹی کا کہہ دیا جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس میں ایک پورا
teaching staff، research، infrastructure ہو، تاکہ وہ صرف درجہ نہ
ہو بلکہ وہ یونیورسٹی کا رول ادا کرے۔ ابھی اس سلسلے میں ایک resolution پاس کیا ہے جس کو
ہم ابھی take up کر رہے ہیں۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کو جانے کا جو مقصد تھا King
Edward Medical College came into existence in 1860 جو پنجاب یونیورسٹی سے
وہ اس کے پانچ سال بعد بنی تھی۔ یعنی ایک آئرن ہی ہے کہ جو یونیورسٹی ہے جس کے ساتھ وہ

affiliate ہے وہ بعد میں بنی ہے اور اس کے بعد ہم نے فیصلہ کیا کہ اس انسٹی ٹیوشن کی ایک تاریخ ہے اس کی recognition ہے اور اس میں پورا set up ہے therefore Chief Minister نے announce کیا کہ اس کو یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے۔ جو انسٹی ٹیوشن اس کے پابند ہوں گے ہماری حکومت ان کو upgrade کرے گی۔

چودھری اصغر علی گجر، ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، شکر یہ۔ جناب سیکرٹری! اب پرائیویٹ کالجوں میں داخلے ہو رہے ہیں اور ایسے کالجوں میں داخلے ہو رہے ہیں جو گورنمنٹ کے recognised نہیں ہیں جو کسی سے affiliated نہیں ہیں اور ایسے کالج جن کی ڈگریاں گورنمنٹ کو قابل قبول نہیں ہیں تو طلباء لاکھوں روپیہ خرچ کر کے لاہور کے اندر ان میں داخلے لے رہے ہیں۔ اگر ایسے کالج ہیں تو یا تو ان کو رجسٹرڈ کیا جائے یا ان میں داخلوں کو بند کیا جائے تاکہ لوگ لٹیں نہیں اور داخلے نہ لیں تو کیا اس کے متعلق وزیر موصوف جانتے ہیں؟

MR ACTING SPEAKER: This is also very important point

وزیر صحت، جناب سیکرٹری! It is a very important point. پچھلے سال ہمیں خود اس چیز کا احساس ہوا کہ بہت سارے والدین اپنے بچوں کو ایسے کالجوں میں داخلہ دلا دیتے ہیں۔ وہ دو دو تین تین لاکھ روپے فیس بھی دے دیتے ہیں جبکہ بعد میں معلوم ہوتا ہے یہ انسٹی ٹیوشن degree awarding status نہیں رکھتا، یہ ادارہ recognized نہیں ہے۔ ابھی دس پندرہ دن پہلے PMDC نے تقریباً ہر بڑے اضلاع میں اشتہار دیا تھا۔ یہ ایک بڑی advertisement تھی۔ جس میں انہوں نے واضح طور پر لکھ دیا تھا کہ کون سے ایسے ادارے ہیں جن کو حکومت پاکستان نے through PMDC recognize کیا ہے، کون سے ایسے ادارے ہیں جو کہ provisionally recognized ہیں۔ اس اشتہار میں یہ warning بھی دی گئی تھی کہ صرف ایسے انسٹی ٹیوشن میں ہی اپنے بچوں کو داخلہ دلائیں جو through PMDC recognized ہوں۔

بم متواتر اس بات ایک awareness campaign چلا رہے ہیں۔ داطلوں کے بعد میں خود بھی پریس میں جا کر اس چیز کا دوبارہ اعادہ کروں گا۔

چودھری امیر علی گجر، جناب سیکرٹری اسٹاف، تو ہو رہے ہیں۔ اگر یہ ادارے recognized نہیں ہیں تو حکومت اہتمام دینے کی بجائے انہیں بند کیوں نہیں کروا دیتی؟ لوگ اپنے بچوں کو پڑھانے کی خاطر ان کے ہاتھوں بیک میل ہوتے ہیں۔ حکومت ان پر پابندی کیوں نہیں لگاتی کہ آپ رجسٹرڈ نہیں ہیں، کو ایجنسی نہیں ہیں۔ لہذا اپنے اداروں کو بند کریں۔ اگر اس کے باوجود بھی وہ باز نہیں آتے تو انہیں پکڑ کر جیلوں میں بند کریں۔ حکومت ایسا کیوں نہیں کرتی؟

وزیر صحت، جناب سیکرٹری ایچ تو ہم عوام کو یہ information دے رہے ہیں کہ یہ تھل تھل کالجز حکومت سے منظور شدہ ہیں۔ واضح طور پر بتا دیا گیا ہے کہ ان کالجوں میں اپنے بچوں کو داندہ دلوائیں۔ علاوہ انہیں ہماری حکومت اس بات قانون سازی کرنے کے بارے میں بھی غور کر رہی ہے کہ جس کے ذریعے ہم میڈیکل کالجز کو regulate کر سکیں۔ اس وقت registration of medical colleges وفاقی حکومت کے purview میں ہے جو کہ through PMDC ان کی provisional یا full recognition کرتی ہے۔ ہم اپنی سطح پر PMDC سے بھی بات کر چکے ہیں، وفاقی وزیر صحت سے بھی میری بات ہوئی ہے اور میں نے انہیں بتایا ہے کہ ہم صوبے کی سطح پر قانون سازی کرنے لگے ہیں جس میں registration کی چیکنگ صوبائی حکومت ہی کرے گی۔ ہم ایک متوازی سسٹم create نہیں کرنا چاہتے کیونکہ PMDC ایک مستند ادارہ ہے، جس کی اپنی ایک credibility ہے۔ اس کے باوجود ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ کوئی ایسا mechanism لائیں، کوئی ایسی قانون سازی کریں کہ جس کے تحت صوبائی حکومت inspect کر سکے اور غلط اداروں کو بند کیا جاسکے۔ اس وقت یہ totally in the purview of P.M.D.C ہے جو کہ ایک وفاقی ادارہ ہے۔ وہ انسپکشن کرتے ہیں، وہی رجسٹریشن کرتے ہیں اور وہی ان کو recognition دیتے ہیں۔ انہوں نے عوام کو awareness دینے کے لئے کافی aggressive campaign کی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اور ان اداروں کو بند بھی وہی کر سکتے ہیں۔

وزیر صحت: جی ہاں۔

سید احسان اللہ وقاص جناب سپیکر، وزیر صحت نے جو کچھ فرمایا، وہ درست ہے کہ انھوں نے aggressive campaign کی ہے لیکن جناب والا! جن اداروں نے ان کے پاس درخواست تک نہیں دی، جن کے بارے میں انھیں کوئی علم ہی نہیں ہے انھیں وہ کیسے روک سکتے ہیں؟ ان کے ساتھ وفاقی حکومت کا تو کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ پنجاب حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ ایسے تمام میڈیکل کالجز کو بند کروانے جو کہ recognized نہیں ہیں۔ اس طرح کی قانون سازی لازماً کی جانی چاہیے کہ جب تک ان کے پاس proper hospital and proper faculty موجود نہ ہو اس وقت تک کوئی میڈیکل کالج داخلے کے لئے اخبار میں اشتہار ہی نہ دے سکے۔ یہ پابندی ہونی چاہیے۔

جناب قائم مقام سپیکر، وزیر موصوف نے کہا ہے کہ ہم اس سلسلے میں قانون جانا چاہتے ہیں تاکہ ان پر پابندی لگ سکے۔

ڈاکٹر اسد اشرف: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔ جناب والا! ہم نے ہمیشہ دیکھا ہے 'ایف ایس سی کے رزلٹ کے موقع پر اخبارات میں یہ آیا کہ girls out-shine boys۔ سپریم کورٹ کی ایک رولنگ بھی ہے کہ you can not differentiate just because of gender cast یہاں پر خاطر جناح میڈیکل کالج exclusively girls کے سٹے سے۔ پہلے دس فیصد لیڈی ڈاکٹرز ہوتی تھیں اب 60 فیصد کے قریب پہنچ گئیں ہیں۔ یعنی لڑکے کے 40 فیصد جبکہ لڑکیاں 60 فیصد ہیں۔ جب یہ لڑکیاں عملی زندگی میں آتی ہیں تو ان کی preferences کچھ اور ہو جاتی ہیں اور وہ عملی طور پر ڈاکٹری کے پیشے میں نہیں آتیں اس طرح 60 percent of the total seats جو حکومت پنجاب کو allocate ہوتی ہیں لڑکیاں انھیں ضائع کر رہی ہیں۔ میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ کیا وہ اس میڈیکل کالج میں بھی لڑکوں کو equal basis پر داخلہ لینے کی اجازت دیں گے؟

وزیر صحت: جناب سپیکر! کاطرہ جناح میڈیکل کالج میں جو سینیٹیں ہیں ان میں سے 67 سینیٹیں وفاقی حکومت کے لئے ہوتی ہیں۔ یعنی کاطرہ جناح میڈیکل کالج صرف پنجاب کو cater نہیں کرتا۔ It also caters the areas of the other provinces۔ ہمیں یہ روایتی طور پر 'historically ہمارا female طبیبہ under-represented in medical institutions تھا تو اسی کو تبدیل کرنے کے لئے اس کالج کو ایک خاص status دیا گیا ہے۔ This will only cater to female students اورین میرٹ announce ہو گیا ہے ظاہر ہے کہ لڑکیاں محنت کر کے اچھے نمبر لیتی ہیں لہذا میڈیکل کالجز میں تناسب تبدیل ہو گیا ہے۔ جناب والا! میرے خیال میں اس phenomenon کو discourage نہیں کرنا چاہیے۔ میرے خیال میں عورتیں اور مردوں میں capabilities کا کوئی فرق نہیں ہے۔ اس لحاظ سے اگر زیادہ لڑکیاں ڈاکٹر بن رہی ہیں تو I think we should accept and embrace that idea rather than rejecting it

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: اور والی گیری میں محسن خان لغاری صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں وزیر صحت صاحب سے پوچھوں گا کہ ذریعہ غازی خان وہ واحد ذویین ہے کہ جس میں نہ میڈیکل کالج ہے اور نہ ہی یونیورسٹی ہے۔ تو وہاں پر ایک میڈیکل کالج قائم کرنے کے لئے ہمیں کیا کرنا پڑے گا تاکہ وہاں کے پیمانہ حلقے میں بھی لوگوں کو بہتر صحت کی سہولیات مل سکیں۔ چونکہ ایک میڈیکل کالج کھلنے کے ساتھ وہاں پر ہمارا جو ڈسٹرکٹ ہسپتال ہے وہ بھی upgrade ہو گا۔ وہاں پر بہتر ڈاکٹر صاحبان میسر آئیں گے۔ اس سلسلے میں کیا طریق کار ہو گا؟ ذرا ہم تھوڑے سے دور ہیں اسی لئے نظر سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ ہم تو چھنے دریا کے باہر بیٹھے ہیں اسی لئے ہم کچھ کم نظر آتے ہیں۔ براہ نوازش وزیر صاحب اس بارے میں طریق کار کی وضاحت کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ بہت اہم سوال ہے۔ جی وزیر صحت صاحب!

وزیر صحت : جناب سپیکر! میری ذاتی خواہش ہوگی کہ ہر formal division میں میڈیکل کالج

ہو۔ This is my desire.

جناب قائم مقام سپیکر: اس سلسلے میں ہماری بھی معاش ہے۔ چونکہ یہ پیمانہ اور دور افتادہ علاقہ ہے۔ اس پر کوئی خصوصی نظر نوازش فرمائیں۔ رحیم یار غاں میں تو ایک میڈیکل کالج کھل چکا ہے لہذا ذریعہ غازی غاں پر بھی مہربانی ہونی چاہیے۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! ایک ڈگری کالج کھولنے کے لئے تو آپ کو ایک عمارت اور استاد چاہئیں جبکہ میڈیکل کالج کھولنے کے لئے آپ کو ایک ٹیچنگ ہسپتال کی ضرورت ہوتی ہے۔ سینڈ ایئر کے بعد باقی تین سال طالب علم کی ٹریننگ ہسپتال میں زیادہ ہوتی ہے اور میڈیکل کالج میں کم ہوتی ہے۔ ہمارے پاس ٹیچرز کی shortage ہے۔ ہم بڑی احتیاط سے اس عمل کو آگے لے کر جا رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے پچھلے سال بھی اس چیز کا اعادہ کیا تھا، ہماری خواہش یہ ہے کہ اگر ہمیں سٹاف مل جائے تو ہم انشاء اللہ ہر formal divisional headquarter میں میڈیکل کالج کھول دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ اب اٹھا سوال لیتے ہیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1844 - جناب والا! اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتے۔ (معزز رکن نے شیخ تنویر احمد ایم پی اسے کے ایما پر دریافت کیا)

DHQ ہسپتال جہلم میں انسٹیشنریسٹ کی تعیناتی

*1844- شیخ تنویر احمد، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے چار ماہ سے ڈی۔ ایچ۔ کیو ہسپتال جہلم میں بے ہوشی کے سیشنسٹ کی سیٹ خالی ہے۔ جس کی وجہ سے نان کو ایجانڈ ڈاکٹر مریض کو انسٹیشنری

دے رہے ہیں؟

- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال میں مکملے دنوں انسٹیمیزیا کی وجہ سے ایک مریض آپریشن کے دوران وکالت پا گیا تھا؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی۔ ایچ۔ کیو ہسپتال، جہلم میں انسٹیمیزیا ڈاکٹر کے ذہن نے کی وجہ سے مریضوں کی اکثریت کو پرائیویٹ کلینکس کو refer کیا جا رہا ہے۔ کیا حکومت اس ہسپتال میں انسٹیمیزیا کا ڈاکٹر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

- (الف) بے ہوشی کے ڈاکٹر کی ایک سیٹ خالی ہے۔ ایک ڈاکٹر بھٹی پر گیا ہے اور ایک M.B.B.S ڈاکٹر عارضی طور پر اس کام پر مامور کیا گیا ہے۔ جو کہ انسٹیمیزیا کے کام میں مہارت رکھتا ہے اور اس نے انسٹیمیزیا میں خصوصی تربیت لے رکھی ہے۔
- (ب) اس طرح کا واقعہ رپورٹ ہوا ہے۔ ایک مصروف شخص جس کو سینے میں گولی لگی ہوئی تھی۔ دوران علاج فوت ہوا ہے اور معالجہ زیر دفتر 302 عدالت میں ہے۔
- (ج) وقتی طور پر ایک ڈاکٹر مصباح احمد R.I.C دینہ سے ادھار لیا ہوا ہے جو کہ بے ہوشی کے کام میں مہارت رکھتا ہے۔ routine میں آپریشن ہسپتال میں ہو رہے ہیں۔ ہفتہ وار رپورٹ محکمہ کو ارسال کی جاتی ہے۔ کچھ پیچیدہ کیس پنڈی وغیرہ جاتے ہیں۔ پرائیویٹ ہسپتال ہر ضلع میں موجود ہیں۔ یہ لوگوں کی صولہ بد ہوتی ہے ہسپتال کی طرف سے کسی مریض کو پرائیویٹ کلینک پر refer نہیں کیا جاتا۔
- جہاں تک ڈاکٹر کی تعیناتی کا تعلق ہے اس ضمن میں گزارش ہے کہ ایک ڈاکٹر نے راولپنڈی سے اس ہسپتال میں تبادلے کے لئے درخواست دی ہوئی ہے جو کہ حکومت کے پاس زیر غور ہے۔
- گورنمنٹ نے contract کی بنیاد پر بھرتی کے لئے پالیسی بنا رکھی ہے۔ اہلکار میں اشتہاد دیا ہوا ہے۔ ملازمت کے لئے درخواستیں بھی آچکی ہیں۔

PEO راولپنڈی کو برائے تعیناتی (representation) جنسی لکھی ہوئی ہے جو نہیں وہ

وقت دیں گے نئی تعیناتی کر دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ بے ہوشی کے ڈاکٹر کی ایک سیٹ علی ہے۔ ایک ڈاکٹر چھٹی پر گیا ہے اور وزیر صاحب کے سیکرٹری صاحب نے آگے لکھا ہے کہ وہاں پر ایک MBBS ڈاکٹر عارضی طور پر تعینات کیا گیا ہے جو کہ بے ہوش کرنے میں بڑی مہارت رکھتا ہے۔ مگنا مار کر بے ہوش کرنے کی مہارت تو میں بھی بڑی رکھتا ہوں لہذا مجھے وہاں پر لگا دیا جائے۔ جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ "مہارت رکھنے" سے کیا مراد ہے؟ وزیر صاحب ذرا اس کی وضاحت کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: راجہ صاحب! وہاں پر مگنا مار کر بے ہوش نہیں کیا جاتا وگرنہ آپ کو consider کر لیا جاتا۔ (قہقہے) جی وزیر صحت صاحب!

وزیر صحت: جناب سپیکر! اللہ نہ کرے کہ ہمیں کے مار کر لوگوں کو بے ہوش کرنا پڑے۔ میں آپ کو latest report عرض کرتا ہوں کہ وہاں پر ڈاکٹر محمد یوسف شاہ جو کہ سینئر میڈیکل آفیسر ہیں کو لوگوں کو بے ہوش کرنے کا چارج دیا گیا ہے۔ اس شخص کی جو qualification ہے وہ

diploma in anaesthesia, which is a recognized qualification.

qualified آدمی ہے جو لوگوں کو بے ہوش کرتے ہیں۔

چودھری زاہد پرویز، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی! فرمائے!

چودھری زاہد پرویز، جناب والا! کالی عرصہ سے سننے میں آرہا ہے کہ گورنور اناہ ڈویژنل بیڈ کوارٹرز میں میڈیکل کالج کا قیام عمل میں آرہا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بھی وہاں جا کر نوید سنانی تھی کہ گورنور اناہ میں میڈیکل کالج کھول دیں گے۔ لیکن اس کو کب عملی جامہ پہنایا جائے گا؟ گورنور اناہ ڈویژن میں جو اضلاع ہیں۔ نارووال، پسانہ، ضلع ہے جہاں سے وزیر صحت صاحب

تعلق رکھتے ہیں۔ حافظ آباد اور منڈی بہاؤالدین بھی پسماندہ اضلاع ہیں اور KEMC کے بڑے ہونے وہیں پسماندہ اضلاع میں نوکریاں نہیں کریں گے۔ لہذا وزیر موصوف یہ فرمائیں کہ گوجرانوالہ میں کب تک میڈیکل کالج قائم کیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر صحت! ممبر موصوف پوچھ رہے ہیں کہ گوجرانوالہ میں کب تک میڈیکل کالج قائم ہو گا؟ اب وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! تین سوال تو مکمل ہونے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، تین سوال بھی ہو گئے ہیں اور وقفہ سوالات کے لئے ایک گھنٹہ مقرر ہے وہ بھی مکمل ہو گیا ہے۔

وزیر صحت، میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ اب نماز عصر کے لئے آدھ گھنٹے کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر نماز عصر کے لئے آدھ گھنٹے کے لئے

ایوان کی کارروائی متوی کر دی گئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

D.H.Q ہسپتال جہلم کے M.S کی تعیناتی

*1845، شیخ تنویر احمد، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال جہلم میں تعینات M.S کی تعیناتی کب کی گئی تھی؟ اس کے آرڈر کی نقل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا ان کے آرڈر محکمہ صحت کی طرف سے جاری کردہ ہیں یا D.C.O جہلم کی طرف سے جاری کردہ ہیں؟

- (ج) کیا MS ڈی ایچ کیو ہسپتال جہلم کی سیٹ محکمہ صحت کے کاغذات میں filled ہے یا فلی show کی جارہی ہے؟
- (د) MS ڈی ایچ کیو ہسپتال جہلم کے پاس اس کے علاوہ کس کس سیٹ کا چارج ہے؟
- (ه) کیا MS کا چارج ان کے پاس منتقل ہے یا عارضی 'ا' گر عارضی ہے تو ایک اہم سیٹ پر عارضی تعیناتی کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ کیا حکومت اس سیٹ پر کسی ایماندار ڈاکٹر کو تعینات کرنے کو تیار ہے 'ا' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

- (الف) محکمہ صحت نے فی الوقت ڈی ایچ کیو ہسپتال جہلم میں کسی ڈاکٹر کو بطور MS تعینات نہیں کیا۔
- (ب) موجودہ MS کی تعیناتی کے آرڈر ضمنی حکومت جہلم نے کئے ہیں۔
- (ج) محکمہ صحت کے ریکارڈ کے مطابق یہ سیٹ خالی ہے۔
- (د) ڈاکٹر رشید جاوید کو محکمہ صحت نے کسی بھی عہدے کا اضافی چارج نہیں دیا ہے۔
- (ه) محکمہ صحت جلد ایک گریڈ 20 کے ڈاکٹر کو MS رکالنے کی تجویز بھجوا رہا ہے۔

انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان

کی تعمیر کے لئے فنڈز کا اجراء

- *1900 ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ گمشتر ایوان ملتان کو گرا کر وہاں پر انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی تعمیر کے PC-II کے لئے ایک کروڑ 62 لاکھ روپے کی رقم جینر میں پی اینڈ ڈی کے آفس میں منظور شدہ پڑی ہے؟
- (ب) اگر جی (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ منظور شدہ رقم کو 30 جون سے پہلے پہلے release کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ رقم lapse نہ ہو جائے۔ اگر

ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر صحت،

(الف) یہ درست نہیں ہے البتہ موجودہ مالی سال 2002-03 کے سالانہ تعمیراتی پروگرام میں اس منصوبہ کے لئے دو کروڑ مختص کئے گئے ہیں۔ PC-II بھی منظوری کے مراحل میں ہے۔ اس کی منظوری کے بعد رقم جاری کر دی جائے گی۔

(ب) PC-II کی منظوری کے بعد رقم جاری کر دی جائے گی۔ تاہم وزیر اعلیٰ پنجاب نے موجودہ دورہ ملتان کے دوران اس منصوبہ کے لئے اگلے مالی سال میں رقم مختص کرنے کا حکم بھی صادر فرمایا ہے۔

چلڈرن کمپلیکس ملتان میں Super Specialties

پوسٹس کی منظوری

* 1901 ڈاکٹر محمد جاوید صہبانی، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا حکومت چلڈرن کمپلیکس ملتان میں بیچوں سے متعلقہ Super Specialties کے لئے نئی Posts کی منظوری دینے کا ارادہ رکھتی ہے جب کہ اس ضمن میں محکمہ صحت کے پاس SNE بھی جمع کروادی گئی ہے؟

(ب) اگر جہلا کا جواب ہاں میں ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

فی الحال ایسی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے اور نہ ہی محکمہ صحت میں کوئی SNE جمع کروائی گئی ہے اور یہ کہ چلڈرن کمپلیکس ملتان ایک خود مختار ادارہ ہے جو کہ اپنے معاملات خود چلاتا ہے۔ مزید برآں پنجاب میڈیکل انسٹی ٹیوشنز رولز اور آرڈیننس 2002 کے تحت اس ادارہ کے بورڈ آف گورنرز (BOGs) ان posts کی منظوری دینے کے مجاز

ہیں۔

ہسپتالوں میں انفارمیشن اینڈ سروس

سنٹرز کا قیام

*2035، راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبہ کے ہسپتالوں میں نجی شعبہ کے تعاون سے انفارمیشن اینڈ سروس سینٹر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ سنٹرز کیا خدمات سرانجام دیں گے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو کب تک مندرجہ بالا سنٹرز قائم کر دیئے جائیں گے۔ تفصیل بیان کریں؟

وزیر صحت:

(الف) فی الحال نجی شعبہ کے تعاون سے صوبہ کے ہسپتالوں میں مذکورہ سنٹرز قائم کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(ب) جواب (الف) میں دیا جا چکا ہے۔

وحدت کالونی لاہور میں زچہ و بچہ سنٹر

کا دوبارہ اجراء

*2349، راجہ ارشد محمود، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت کی جانب سے وحدت کالونی لاہور میں قائم زچہ و بچہ سنٹر بغیر کسی وجہ کے تین سال قبل بند کر دیا گیا۔ جس سے عوام میں نہایت پریشانی اور اضطراب پایا جاتا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سنٹر کا دوبارہ اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر صحت،

- (الف) سنٹر ہذا سے ملحق ہی گورنمنٹ نلٹر کلینک وحدت روڈ ہے۔ جہاں سپیشلسٹ کانٹی کالوجسٹ، وٹمن میڈیکل اکیسرس سمیت زچہ و بچہ کی تمام سولیات موجود ہیں۔ وحدت کالونی سنٹر میں محکمہ صحت کے میڈیکل اکیسرس کی رہائش گاہ تھی اور اسی نلٹر کلینک میں پیرا میڈیکل سٹاف نے کچھ سیاسی لوگوں کے ساتھ مل کر ناہائز قبضہ کر رکھا تھا اور وہ جگہ غیر اعلیٰ اور غیر قانونی کاموں کے لئے استعمال کی جا رہی تھی۔
- (ب) سنٹر کلینک اب بھی وہیں چل رہا ہے اور عوام کو تمام طبی سہولتیں مہر میں۔ اس لئے دوبارہ اجراء کی ضرورت نہ ہے۔ کسی نے آپ کو غلط اطلاع کی ہے۔

D.H.O سیالکوٹ کا اختیارات سے تجاوز

*2380، جناب طاہر اختر ملک، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ D.H.O سیالکوٹ نے اپنے مختلف کارندے شہر میں چھوڑے ہوئے ہیں جو مختلف میڈیکل سنورز پر سرکاری ادویات، میڈیکل ایکویپمنٹ، مائیکرو سکوپ اور آپریشن کاسٹلن فروخت کر دیتے ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری ہسپتال سردار بیگم میں سے نکالی گئی سرکاری ادویات اور دیگر سلان مارکیٹ میں فروخت ہونے کے بعد پرائیویٹ طور پر D.H.O کے ایوانہ پر پرائیویٹ ہسپتالوں میں اس کی ہدایت پر کمیشن شدہ اصلاحی مریضوں کو دوبارہ فروخت کر دی جاتی ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا صورتحال سے سیالکوٹ شہر کے باسیوں نے سیکرٹری ہیلتھ کو بذریعہ درخواست شکایت بھی کی جس کا ابھی تک ازالہ نہ ہوا ہے؟
- (د) اگر جڑو ہانے والا کا جواب اجہت میں ہے تو کیا حکومت اس کے ذمہ دار آفیسرز، اہلکاران اور ڈاکٹروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک اگر

نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) یہ قسمی درست نہ ہے کیونکہ سرکاری ادویات اور دیگر سامان مارکیٹ میں فروخت ہونے کے متعلق کوئی چیز ریکارڈ پر نہ ہے۔ ہسپتال میں خریدی گئی ادویات اور دیگر سامان کا ریکارڈ میں مکمل اندراج اور خرچ کا ریکارڈ موجود ہے۔ جس کا سرکاری آڈٹ ہر سال ہوتا ہے۔

(ب) یہ محض الزام ہے اور اس میں کوئی حقیقت نہ ہے۔

(ج) چونکہ یہ محض الزام ہے اس لئے ازراہ کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(د) کیونکہ جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں نہ ہے۔ اس لئے جز غیر ضروری اور غیر متعلقہ ہے۔

DHO آفس سیالکوٹ میں فرنیچر

کی خرید و فروخت میں بے قاعدگیوں

*2381، جناب طاہر اختر ملک، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ DHO آفس سیالکوٹ نے پرچیز اور فرنیچر مرمت کی مد میں خطیر

رقم خرچ کی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ خطیر رقم جعلی رسیدات اور بوگس ووچر کے ذریعے نکلا کر

DHO نے خورد برد کرنی ہے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ DHO کے خلاف

محمد کازروانی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو کیا وجوہات

ہیں؟

ملتان شہر میں قائم ڈسپنسریوں، سٹاف

اور خالی اسامیوں کی تفصیل

- *2385: محترمہ زینب النساء قریشی، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) ملتان شہر میں کتنی ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔ ان کے نام، تعداد اور مقام کے علاوہ ان کے اوقات کار کیا ہیں۔ ان میں کون کون سی ادویات مریضوں کو دی جاتی ہیں؟
- (ب) ان ڈسپنسریوں میں عملے کی تعداد کتنی ہے۔ ہر ڈسپنسری میں عملہ کتنے عرصے سے کام کر رہا ہے اور ان میں کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟
- (ج) اگر جڑ (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت 3 سال سے زائد عرصہ سے تعینات ڈاکٹرز، ایسکاران کو تبدیل کرنے اور خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر صحت،

- (الف) ملتان میں اس وقت 23 عدد ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔ ان کے نام، تعداد اور مقام درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	مقام
1-	سٹی میڈیکل	سینٹر لوہاری گیٹ
2-	ایچ۔ اے۔	حسن پرواز
3-	ایچ۔ اے۔	چوک شہیداں
4-	ایچ۔ اے۔	نگرو منڈی
		نائب ناظم ملتان
5-	ایچ۔ اے۔	چوک پاک گیٹ ملتان
6-	ایچ۔ اے۔	مظاہر جمال روڈ نزد لاٹریری عام غاص باغ ملتان
7-	ایچ۔ اے۔	کڑی جھنڈاں نزد ڈسپوزل و اسٹیشن
8-	ایچ۔ اے۔	ممبرک کلاٹی پراپرٹی دفتر محمد اسم انصاری شریف پورہ رامنٹر کلاونی
		ناظم یونین کونسل

9-	ایضاً۔	گلگت کلاونی	بالطبل گول باغ جان منتر سیکری ایجو کیشن بورڈ جٹان
10-	ایضاً۔	کوہہ قوسے جان	تعلق روڈ، بالطبل احمد بخش، جمن مینٹ سرورس جٹان
11-	ایضاً۔	قدر آباد	محمد قدر آباد (عقب باہر مار کینٹ جٹان)
12-	ایضاً۔	رحیم آباد	ہمایوں روڈ عقب غلام سینا جٹان
13-	ایضاً۔	اسلام نگر	چوک شاہ عباس ڈیرہ ساہو ڈھن مینر جٹان
14-	ایضاً۔		گھن آباد، بالطبل جلال باقری قبرستان نزد مسلم پانی سکول جٹان
15-	ایضاً۔	ممتاز آباد	نزد پرانی ٹینگی ممتاز آباد، جٹان
16-	ووٹن میڈیکل	سنیئر لوہاری گیٹ	قند کمنڈ قاسم باغ جٹان
17-	ایضاً۔	رحیم آباد	ہمایوں روڈ عقب غلام سینا جٹان
18-	ڈیپنل کلینک	لوہاری گیٹ	مقام قند کمنڈ قاسم باغ جٹان
19-	ایضاً۔	رحیم آباد	ہمایوں روڈ عقب غلام سینا جٹان
20-	یونائی ٹڈاٹاڈ	احسان پورہ	عاطف جمال روڈ جٹان
21-	یونائی ٹڈاٹاڈ	ممبر مار کینٹ	ممبر مار کینٹ عقب نیشنل بینک آف پاکستان جٹان
22-	سول ڈسپنسری	کبوتر منڈی جٹان	کبوتر منڈی نزد مسجد ولی محمد بازار حسین اکھمی جٹان
23-	ڈسپنسری وحدت	کلاونی جٹان	وحدت کلاونی جٹان

مندرجہ بالا ڈسپنسریوں کے اوقات کار مندرجہ ذیل ہیں۔

موسم سرما	8 بجے تا 2 بجے دن
موسم گرما	8 بجے تا 2 بجے دن

سابق کارپوریشن کی ڈسپنسریوں کو چھٹے دو سالوں سے کوئی ادویات بوجہ عدم موجودگی بجٹ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فراہم نہ کی گئی ہیں۔ تاہم سال ہذا 2004-05 میں ادویات کی خریداری کے لئے Rs 1500(M) مختص کئے گئے ہیں۔ جن کی خریداری آخری مراحل میں ہے جبکہ سول ڈسپنسری کبوتر منڈی اور ڈسپنسری وحدت کلاونی کو حسب ضرورت فراہمی ادویات جاری ہیں۔

- (ب) ان ڈسپنسریوں میں محلے کی تعداد 136 ہے۔ ہر ڈسپنسری میں عمدہ کالی عرصے سے کام کر رہا ہے اور نارٹل Tenure مکمل ہے۔ ان ڈسپنسریوں میں 34 اسمیاں خالی پڑی ہیں۔
- (ج) (1) مندرجہ بالا عمدہ کوئی بحال تبدیل کرنے کا ارادہ نہ ہے۔ تاہم انتظامی امور کی وجہ سے اگر تبادلہ کی ضرورت ہوئی تو تبادلہ کیا جاسکتا ہے۔ تاہم عرصہ ڈیڑھ سال سے تبادلوں پر پابندی ہے۔
- (II) کیونکہ تقریروں پر پابندی ہے۔ اس لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اربن کی خالی اسمیوں میں فی الحال تقرری نہ کی جا رہی ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور میں منظور شدہ

اور خالی اسمیوں کی تفصیل

*2406 حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) سروسز ہسپتال لاہور میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسمیوں کی کل تعداد کیا ہے۔ اس وقت کتنی اور کون سی اسمیاں کتنے عرصہ سے خالی پڑی ہیں۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟
- (ب) سروسز ہسپتال لاہور میں میرا میڈیکل اور نرسنگ سٹاف کی اسمیوں کی کل تعداد کیا ہے۔ کتنی اسمیاں کب سے خالی پڑی ہیں نیز کنفرم ملازمین کی تعداد کیا ہے اور کتنے ملازمین ایذاکام کام کر رہے ہیں۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟
- (ج) جو ہائے بالا میں بیان کردہ خالی اسمیوں پر ڈاکٹرز، میرا میڈیکل اور نرسنگ سٹاف کی تعیناتی کب تک عمل میں لائی جانے گی۔ ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر صحت،

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 354 ہے۔ اس وقت 22 اسامیاں خالی ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

03	1۔ ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ
06	2۔ انسٹیزنٹ
01	3۔ ایمرالوجسٹ
05	4۔ میڈیکل آفیسرز
01	5۔ ڈیپلٹ سرجن
04	6۔ ہتھالوجسٹ
01	7۔ ریڈیالوجسٹ
01	8۔ اسسٹنٹ ریڈیالوجسٹ

(ب) سروسز ہسپتال لاہور میں پیرامیڈیکل سٹاف کی کل تعداد 1287 ہے۔ ان میں ایڈیاک ملازمین کی تعداد صرف 253 کنٹرم ملازمین کی تعداد 968 جب کہ 66 اسامیاں خالی ہیں۔ سروسز ہسپتال لاہور میں نرسنگ سٹاف کی کل تعداد 195 ہے۔ جن میں سے 83 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) سروسز ہسپتال لاہور میں خالی اسامیوں کو پُر کرنا۔ گورنمنٹ کا پالیسی matter ہے۔ جب پابندی اٹھے گی تو خالی اسامیاں پُر کرنی جائیں گی۔

جنح ہسپتال لاہور میں ناقص ادویات کا استعمال

اور اس کا تدارک

*2432، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جناح ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی وارڈ میں فوری طبی امداد کی غرض سے جانے والے مریضوں میں ناقص ڈرہیں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جس سے مریضوں کو شدید پریشانی اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جناح ہسپتال میں زیر علاج مریضوں کو جو Pain Killer ادویات اور انجکشن فراہم کئے جاتے ہیں۔ وہ ناقص اور غیر معیاری ہونے کی وجہ سے مریضوں میں درد ختم نہیں کرتے؟

(ج) اگر جڑو ہلنے والا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ناقص ڈرہیں، غیر معیاری Pain Killer ادویات اور انجکشن کا میڈیا ہتہرجانے کے لئے کیا موثر اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر صحت:

(الف) جناح ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی وارڈ میں جو ڈرہیں استعمال ہو رہی ہیں۔ وہ سینڈرز کو الٹی کی ہیں۔ تمام ڈرہیں کا گورنمنٹ ڈرگ نیسٹنگ لیبارٹری سے معائنہ کروایا جاتا ہے۔ ان کی رپورٹ کے مطابق ڈرہیں سینڈرز کو الٹی کی ہیں اور ان میں کسی قسم کے مضر صحت اثرات نہیں پائے جاتے۔ مندرجہ ذیل ڈرہیں بیج نمبر استعمال ہو رہے ہیں۔

بیج نمبر

ڈرپ کا نام

182-03.216-03,277-03

ینگریکیٹ 1000ML

100-03

ڈیکسٹروز سلائین، 1000ML

179-03.213-03,250-03

نارمل سلائین، 1000ML

مزید برآں ہسپتال کے اندر آنے والی تمام ادویات کو انسپکشن کمیٹی چیک کرتی ہے اور پھر یہ ادویات مریضوں کو دی جاتی ہیں۔

(ب) جناح ہسپتال لاہور میں زیر علاج مریضوں کو جو Pain Killer ادویات اور انجکشن فراہم کئے جاتے ہیں وہ Purchase Committee کی منظوری کے بعد خریدی جاتی ہیں اور یہ سب ادویات گورنمنٹ ڈرگ نیسٹنگ لیبارٹری سے ٹیسٹ کروائی جاتی ہیں۔

جناح ہسپتال لاہور میں درد کے لئے انجکشن Diclofenac Sodium 75mg/3ml استعمال ہو رہا ہے جو کہ سینڈرزڈ کو الٹی ہے۔

(ج) جڑ ہانے والا کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔ جس کی تفصیل اوپر درج کر دی گئی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں قائم آر۔ ایچ۔ سی۔ سٹاف

اور فنڈز کی تفصیلات

*2435، چودھری بلال اصغر، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
1- ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل کتنے رورل ہیلتھ سینٹر قائم کئے گئے ہیں۔ 2- کتنے سینٹروں پر ایکسے پلائس لگانے گئے ہیں۔ 3- ان پر کل کتنا سٹاف تعینات ہے۔ 4- ان کے لئے سال 2002-03 کے دوران کتنا فنڈ مختص کیا گیا۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر صحت،

اس ضمن میں عرض ہے کہ۔

- 1- ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل چھ درورل ہیلتھ سینٹر قائم ہیں۔
- 2- کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- 3- کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- 4- کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ صحت میں ڈاکٹرز کی پروموشن کا طریق کار

*2453، ڈاکٹر تسنیم رشید، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ صحت میں ڈاکٹروں کی ہائر گریڈ میں پروموشن کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) کیا پروموشن کے حق دار تمام ڈاکٹروں کو بروقت ترقی مل چکی ہے، اگر نہیں تو

وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر صحت :

(الف) محکمہ صحت میں ڈاکٹروں کے 5 کیڈر ہیں۔ جن کی پرموشن کا طریق کار حسب ذیل ہے۔

1- اس کیڈر کے ڈاکٹروں کی ترقی کے دو طریق کار ہیں۔

I- وہ ڈاکٹر جو 1-1-87 سے پہلے تعینات ہوئے ہیں وہ ہیڈول- I کے تحت پرموٹ ہوتے ہیں جو کہ ہر سہ ماہی کے الگ الگ ہیں۔

II- وہ ڈاکٹر جو 1-1-87 کے بعد ٹیننگ کیڈر میں تعینات ہوئے ہیں وہ ہیڈول II کے مطابق پرموٹ ہوتے ہیں۔ جو کہ ہر سہ ماہی کے الگ الگ ہیں۔

ہیڈول I اور II کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تمام ڈاکٹرز کی پرموشن رولز کے مطابق اور سناری کی کم فٹنس کی بنیاد پر ہوتی ہے۔

2- جنرل کیڈر

اس کیڈر میں BS-18 سے BS-19 میں پرموشن کے لئے 12 سال سروس درکار ہے۔

جس میں چار سال سروس BS-18 میں ضروری ہے۔ BS-19 سے BS-20 کے لئے 19

سال سروس درکار ہے۔ جس میں سے 3 سال BS-19 میں سروس ہو۔

مندرجہ بالا دونوں صورتوں میں سب سے اہم ضروری شرط ہے کہ اگلے گریڈ میں پوسٹ موجود ہو۔

3- میڈیکل آفیسرز کیڈر

اس کیڈر کے ڈاکٹروں کی پرموشن کا طریق کار فنانس ڈیپارٹمنٹ سے منظور شدہ

(4-TIER STRUCTURE) کے تحت درج ذیل تناسب کے مطابق ہے۔

سینئوں کا تناسب 1:15 34 50

سکیل 20 19:18:17

نیز پرموشن سناری کی کم فٹنس کے تحت ہوتی ہے۔

4- سپیشلسٹ کیڈر

اس کیڈر میں سکل 18 میں بھرتی بذریعہ منجانب پبلک سروس کمیشن کی جاتی ہے۔ اس کے بعد قواعد و ضوابط کے مطابق اسٹیبلشمنٹ کمیشن کی بنیاد پر گریڈ 19 اور 20 میں پروموشن کی جاتی ہے۔

5- ڈینٹل کیڈر

گریڈ 17 میں ڈینٹل سرجن ڈاکٹروں کی تعیناتی 100 فیصد بذریعہ منجانب پبلک سروس کمیشن بھرتی کی جاتی ہے۔ BS-18 سینئر ڈینٹل سرجن کی تعیناتی 100 فیصد بذریعہ پروموشن کی جاتی ہے۔ BS-18 پرنسپل ڈینٹل سرجن 2/3 بذریعہ پروموشن اور 1/3 بذریعہ پبلک سروس کمیشن کی جاتی ہے اور BS-20 چیف ڈینٹل سرجن کی تعیناتی 50 فیصد بذریعہ پروموشن اور 50 فیصد بذریعہ پبلک سروس کمیشن کی جاتی ہے۔

(ب) جو ڈاکٹرز رولز کے مطابق requirement پوری کرتے ہیں۔ مثلاً ریکارڈ کا مکمل ہونا اگلی پوسٹوں کا موجود ہونا، اسٹیبلشمنٹ کمیشن کا ہونا اور رولز کے مطابق نینتھ آف سروس پوری کرتے ہیں۔ ان کے کیس پروموشن کے لئے تیار کئے جا رہے ہیں۔ جن کے ریکارڈ مکمل تھے۔ ان کو پہلے ہی اگے گریڈ میں ترقی دی جا چکی ہے۔ کچھ ڈاکٹرز جن کا ریکارڈ نا مکمل تھا اور کچھ جو ڈیپوشیشن پر تھے یا لانگ یو پر تھے۔ ان کی ترقی زیر التواء ہے۔ جو نہی ان کی واپسی اور ریکارڈ مکمل ہو جائے گا۔ ان کو ترقی مل جائے گی۔

ادویات کے لئے مختص بجٹ

اور خریداری کا طریق کار

*2454 ڈاکٹر تسنیم رحید، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) مئی سال 2003-04 میں حکومت نے ادویات کی خریداری کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے؟

(ب) سرکاری اداروں کی ادویات خریدنے کا حکومتی طریق کار کیا ہے؟

وزیر صحت،

(الف) حکومت پنجاب نے ضمنی حکومتوں کے توسط سے مالی سال 04-2003 میں 86.37.12

-/751 روپے ادویات کی خریداری کے لئے مختص کئے ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

(ب) لوکل گورنمنٹ مجریہ 2001 کے تحت ادویات کی خریداری کا سارا نظام ضمنی حکومتوں

کے سپرد کر دیا گیا ہے جو ادویات خریداری اخراجات میں اشتہار مشتر کرنے کے بعد

حکومت پنجاب کے Purchase Manual کے طریق کار سے کر رہی ہیں۔ البتہ

حکومت پنجاب کے ذیلی اداروں کی ادویات کی خریداری محکمہ صحت Purchase

Manual کے طریق کار سے کر رہا ہے۔

تحصیل بورے والامیں واقع بی۔ایچ۔یوز

آر۔ایچ۔سنٹرز کی تعداد، سٹاف اور فنڈز کی تفصیلات

*2457، ڈاکٹر نذیر احمد مٹھوڈو گر، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تحصیل بورے والامیں واقع بی۔ایچ۔یو اور آر۔ایچ۔سی کے نام اور ان میں منظور شدہ

اسامیوں اور تعینات افراد کے نام، عمدہ، گریڈ اور ہر سنٹر وائر خلی اسامیوں کی

تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کتنے سنٹروں میں حکومت کے میاں اور پالیسی کے مطابق ضروری ادویات، مشینری

ہے اور کتنے سنٹر حکومت کے مطلوبہ میاں اور پالیسی کے مطابق نہیں ہے؟

(ج) ان سنٹروں کو 1999 سے آج تک کتنی اور کون کون سی ادویات اور فنڈز سنٹر

وافرہم کئے گئے۔ کیا یہ ادویات اور فنڈز ان کے لئے کافی تھے۔ اگر نا کافی تھے تو ان

میں اضافہ کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

(د) مالی سال 2002-03 میں ہر سنٹر وائز فراہم کردہ اور خرچ کردہ فنڈز کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ه) کیا حکومت جن سنٹروں میں سٹاف کی کمی ہے وہاں سٹاف تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) تحصیل بورسے والا میں واقع بی۔ ایچ۔ یوز اور آر۔ ایچ۔ سنٹرز کے نام اور ان میں منظور شدہ اسامیوں اور تعینات افراد کے نام، عمدہ، گریڈ اور ہر سنٹر وائز عالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام سنٹروں میں حکومت کے میڈار اور پالیسی کے مطابق ضروری ادویات اور مشینری موجود ہے۔

(ج) سنٹروں کو 1999 سے آج تک جتنی ادویات اور فنڈز سنٹر وائز فراہم کئے گئے۔ ان کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ ادویات کے لئے فنڈز کافی تھے۔

(د) مالی سال 2002 ' 2003 میں ہر سنٹر وائز فراہم کردہ اور خرچ کردہ فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) سنٹروں میں سٹاف کی کمی کو آئندہ بھرتیوں کا عمل شروع ہونے پر پورا کر دیا جائیگا۔

THQ ہسپتال بورے والا Anesthesia

مشین کا مسئلہ

*2458 ڈاکٹر نذیر احمد مضمودوگر، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورے والا THQ ہسپتال میں Anesthesia مشین کی کارروائی

1995 سے ختم ہو چکی ہے اور مشین اس وقت ناکارہ بھی ہو گئی ہے؟

- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آپریشن کے لئے اس علاقہ کے غریب مریضوں کو دور دراز کے ہسپتالوں یا پرائیویٹ ہسپتالوں کا رخ Anesthesia مشین نہ ہونے کی وجہ سے کرنا پڑ رہا ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ پریشان ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال کی موجودہ ناگفتہ بہ صورت حال کی وجہ Mismanagement ہے؟
- (د) اگر جوبالا کا جواب اجابت میں ہے تو اس سلسلہ میں حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟
- وزیر صحت،

(الف) یہ درست نہ ہے کہ THQ ہسپتال بوروالہ کی انسٹیزیا مشین کی کارروائی 1995 سے ختم ہو چکی ہے اور مشین اس وقت ناکارہ بھی نہ ہے۔ صرف مشین کا ایک پرزہ تقریباً 2012 پیٹلے سے خراب ہے۔ جس کی خرید کے لئے process جاری ہے۔ مزید برآں نئی انسٹیزیا مشین جو کہ ضلعی گورنمنٹ وہاڑی نے خرید کی ہے۔ وہاڑی پہنچ چکی ہے اور ویری فیکشن کے مراحل میں ہے۔

(ب) یہ بھی درست نہ ہے کہ علاقہ کے مریضوں کو انسٹیزیا مشین کی خرابی کی وجہ سے دوسرے ہسپتالوں یا پرائیویٹ ہسپتالوں کا رخ کرنا پڑتا ہے۔ جوت کے طور پر عرض ہے کہ مشین کی خرابی کے دوران بھی محدود مدت میں جنرل سرجری کے 224 اور گائنی کے 70 یعنی کل 340 Major آپریٹرز ہونے ہیں۔ لہذا یہ تصور درست نہ ہے کہ ہر مریض پرائیویٹ کلینک یا دوسرے شہر جاتا ہے اور اب ڈسٹرکٹ گورنمنٹ وہاڑی نے نئی انسٹیزیا مشین تحصیل ہیڈ کوارٹری بوروالہ کو مہیا کر دی ہے۔

(ج) یہ بھی درست نہ ہے کہ ہسپتال کی صورتحال ناگفتہ بہ ہے۔ جوت کے لئے عرض ہے کہ 29-5-03 کو علاقہ کے MNA چودھری نذیر احمد صاحب نے ہسپتال کا معائنہ کیا اور اپنی رپورٹ میں صفائی کا انتظام اور ڈاکٹر صاحبین کی کوششوں کو سراہا ہے۔ رپورٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اوکاڑہ میں یونانی اور ہومیو پیتھک ڈسپنسریوں

اور سٹاف کی تفصیلات

*2464، محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں یونانی اور ہومیو پیتھک ڈسپنسریاں کھولی گئی ہیں۔ ان کی تعداد کیا ہے۔ ان میں کتنی سینیٹیں عالی ہیں۔ تعینات عملہ کے حمدے اور نام بیان کئے جائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دوسرے شعبوں سے کیڈر تبدیل کر کے ملازموں کو ان شعبوں میں تعینات کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ محمد انور کو چوکیدار سے شعبہ طب، آر۔ آر۔ ایچ۔ سی حجرہ شاہ مقیم میں دوا کوب بنایا گیا ہے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو حکومت ملازمین کی پریشانی کے لئے کیا اقدام کر رہی ہے۔ اگر نہیں تو پھر وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر صحت،

(الف) طبی ڈسپنسریوں کی تعداد 04 ہومیو ڈسپنسریوں کی تعداد 05

تعینات عملہ طبی ڈسپنسری

نام طبی ڈسپنسری	علیم	دوا ساز	دوا کوب
1- DHQ، ہسپتال (اوکاڑہ)	علیم محمد ریاض	عابد جمیل	عبد الغفور
2- THQ، ہسپتال دیپالپور	علیم عبدالروف	ذوالفقار علی	مقبول احمد
3- RHC حجرہ شاہ مقیم	علیم غلام محمود	سیٹ ظالی	محمد انور
4- RHC منڈی احمد آباد	سیٹ ظالی	سیٹ ظالی	نذیر احمد

تعینات عملہ ہومیو ڈسپنسری

نام ہومیو ڈسپنسری	ہومیو ڈاکٹر	ہومیو ڈسپنسری
1- DHQ، ہسپتال (اوکاڑہ)	ہومیو ڈاکٹر سمیع اللہ	فدا حسین
2- THQ، ہسپتال دیپالپور	ہومیو ڈاکٹر طارق محمود	قمر ایوب

- | | | |
|------------|----------|-----------------------|
| ریاست صلی | سیٹ عالی | 3- R.H.C ریٹائرڈ غورد |
| ہال حسین | سیٹ عالی | 4- R.H.C گوگیرہ |
| توکل حسین | سیٹ عالی | 5- R.H.C شاہ پور |
| بشیر شاہین | سیٹ عالی | 6- R.H.C عیسیٰ گھا |
- (ب) سابقہ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز لاہور ڈویژن کے حکمانہ نمبری 2155-58/A&A مورخہ 02-07-95 کے تحت اس وقت کے ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر اوکاڑہ نے دفتری حکم نمبر 7984-59/C مورخہ 22-08-95 کے تحت محمد انور کو چوکیدار سے کیڈر تبدیل کر کے دوا کوب بنا دیا تھا۔
- (ج) حکومت کی پالیسی کے مطابق طبی اور ہومیو ڈسپنسریوں کی عالی سینوں کو پر کیا جا رہا ہے۔

D.H.Q ہسپتال گوجرانوالہ میں ادویات کی خریداری کے لئے فنڈز کی تفصیل

- * 1,2468 لاکھ کیلی الرحمان (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) صوبائی حکومت اضلاع میں ادویات کی خریداری کے لئے فنڈز کس بنیاد پر مہیا کرتی ہے؟
- (ب) ضلع گوجرانوالہ میں 2000 سے آج تک کتنا فنڈ برائے ادویات فراہم کیا گیا۔ بالخصوص D.H.Q گوجرانوالہ کے لئے کتنا فنڈ دیا گیا؟
- (ج) D.H.Q ہسپتال گوجرانوالہ کے لئے مالی سال 2002-03 کے دوران ادویات کی خریداری کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا تھا؟
- (د) D.H.Q ہسپتال میں جولائی 2002 سے آج تک لوکل پرجنر کتنی اور کس کس کے لئے کی گئی ہے؟

(ہ) کیا فراہم کردہ ادویات اور گرانٹ ہسپتال کی ضروریات کے لئے کافی ہیں اور کیا حکومت اس سال اس میں اضافہ کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر صحت،

(الف) یہ فنڈز ہسپتال کے Beds کے حساب پر مہیا کئے جاتے ہیں۔

(ب) D.H.Q ہسپتال گوجرانوالہ میں 2000 سے آج تک ادویات کے لئے مندرجہ ذیل فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔

سال	فنڈز
2000-01	9553280/-
2001-02	8485000/-
2002-03	100.000000/-

(ج) گوجرانوالہ ہسپتال کے لئے مالی سال 2002-03 کے لئے 10000000/- روپے کا بجٹ رکھا گیا تھا۔

(د) P. ابرائے سال 2002-03 کے لئے ٹوٹل فنڈز 1500000/- جن میں سے 985103 خرچ ہو گئے۔ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ 1۔ ایمرجنسی مریضوں 2۔ لاوارث مریضوں 3۔ گورنمنٹ گزئیڈ سروس اور دیگر

(ہ) NO COMMENTS

حلقہ پی پی۔ 92 گوجرانوالہ۔

صحت کے لئے بنیادی سہولیات کی فراہمی

*2469، لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملٹری پی پی۔ 92 گوجرانوالہ کی تقریباً پانچ لاکھ آبادی کے لئے کوئی سرکاری ہسپتال نہ ہے؟

- (ب) علقہ پی پی- 92 گوجرانوادر میں کتنے ہیلتھ سنٹر اور ڈسپنسریاں ہیں۔ ان سے ہر سال کتنے مریضوں کو فوری علاج کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟
- (ج) کتنے فنڈز حکومت کی طرف سے ہر سال ہیلتھ سنٹر اور ڈسپنسری کو فراہم کئے جاتے ہیں؟
- (د) اگر اس علقہ میں ہیلتھ سینٹر اور ڈسپنسریاں نہیں ہیں تو کیا حکومت اس علقہ کے عوام کے لئے ہیلتھ سینٹر اور ڈسپنسریاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کہاں؟ کہاں اور کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) یہ درست ہے کہ اس علقہ میں علاج معالجہ کے لئے سرکاری ڈسپنسری نہ ہے۔ مگر یہ درست نہ ہے کہ اس علقہ کی آبادی پانچ لاکھ ہے بلکہ اس علقہ کی آبادی بمطابق ایکٹس ڈیٹا 2002 '2.54.000 کے قریب ہے۔ یہ علقہ گوجرانوادر سٹی ایریا میں شامل ہے۔ شہر میں تمام حلقوں کے لئے ایک بڑا 500 بستروں پر مشتمل ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال موجود ہے۔ جہاں بلا تفریق عوام کے لئے علاج معالجہ کی سہولیات دستیاب ہیں جن مریضوں کا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں علاج کیا جاتا ہے۔ وہاں علقہ وار اندراج نہیں کیا جاتا۔

- (ب) اس سوال کا جواب بڑا (الف) کے جواب میں موجود ہے۔
- (ج) چونکہ اس علقہ میں کوئی بھی سرکاری ہیلتھ سنٹر اور سرکاری ڈسپنسری نہیں ہے۔ اس لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی جانب سے کوئی فنڈز فراہم نہیں کئے جاتے۔
- (د) اس علقہ میں گورنمنٹ آف منجیب کی جانب سے کوئی ہیلتھ سنٹر یا ڈسپنسری تعمیر کرنے کی کوئی تجویز نہ ہے۔ چونکہ یہ شہری علاقہ ہے عوام کے لئے گورنمنٹ کی جانب سے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال موجود ہے۔ جہاں سے اس علقہ کے عوام علاج معالجہ کی سہولت سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

میڈیکل آفیسر کے سروس ریکارڈ کی تفصیل

- *2473، جناب محمد افضل کھوکھر، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) مسٹر طارق بخاری میڈیکل آفیسر سرورمز ہسپتال لاہور بھرتی سے آج تک کس کس جگہ، کس کس حیثیت سے فرائض سرانجام دے چکا ہے؟
 (ب) بھرتی سے آج تک اس کے خلاف کتنی اور کس کس جگہ پر جھانڈا انکوائریاں ہوئی ہیں۔ ان کی تفصیل فراہم کی جائے۔ کتنی انکوائریوں میں اہل کار موصوف کو سزا دی گئی ہے اور کیا کیا سزا دی گئی ہے؟
 (ج) ابکار موصوف نے بھرتی سے آج تک کتنی تنخواہ وصول کی ہے؟

وزیر صحت،

- (الف) ڈاکٹر طارق بخاری میڈیکل آفیسر مورخہ 22-10-88 سے 1-1-1991 تک چوونڈ لاہور میں تعینات رہے اور 1991 سے اب تک سرورمز ہسپتال میں کام کر رہے ہیں۔
 (ب) بھرتی سے آج تک ابکار موصوف کے خلاف کوئی جھانڈا یا قاعدہ انکوائری نہ ہے۔ اس لئے ابکار موصوف کو انضامی کارروائی کے تحت سزا دی گئی ہے۔
 (ج) ڈاکٹر موصوف نے 17 سکیل کے مطابق تنخواہ وصول کی ہے۔

پی پی۔ 84 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مراکز صحت

اور سٹاف کی تفصیلات

- *2486، چودھری بلال اصغر، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) معطلی پی۔ 84 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بی۔ ایچ۔ یو کی کل تعداد کیا ہے؟
 (ب) ان مراکز صحت میں تعینات اہل ایچ وی اور ڈسپنسرز کی تعداد نام اور پتاجات کیا ہیں۔ نیز ان مراکز صحت میں پارٹ ٹائم کام کرنے والے ملازمین کی تعداد اور نام کیا ہیں؟

(ج) جن سنرز میں ڈاکٹر تعینات نہیں، کیا حکومت ان میں ڈاکٹر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے گی؟

وزیر صحت،

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ معقہ پی پی۔ 84 ٹوبہ نیک سنگھ میں بی۔ ایچ۔ یو کی کل تعداد 16 ہے۔

(ب) کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) معقہ پی پی۔ 84 ٹوبہ نیک سنگھ میں بی۔ ایچ۔ یو کی کل تعداد 16 ہے۔ جن میں سے 11 سنرز پر ڈاکٹر تعینات ہیں۔ ضلع یول پر ڈاکٹروں کی بھرتی کے لئے ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک درخواستیں وصول کی جاتی ہیں اور ہر ماہ کی چھٹی تاریخ کو ان کے اٹروپو ہوتے ہیں۔ باقی ماندہ پانچ سنرز میں سے ایک ڈاکٹر کی تقرری کے کاغذات حکومت کو بھیج دیئے گئے ہیں اور جیسے ہی باقی سنرز کے لئے درخواستیں وصول ہو گئی ان کی تعیناتی کر دی جائے گی۔

ضلع جھنگ میں بغیر لائسنس ادویات کی فروخت

اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

*2494، جناب فیصل حیات جو آئے، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جھنگ میں میڈیکل سٹور اور میڈیکل پریکٹیشنرز بغیر لائسنس ادویات فروخت کرتے ہیں؟

(ب) اگر جی (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو 1997 سے اب تک ایسے کتنے میڈیکل سٹورز اور پریکٹیشنرز کے چالان کئے گئے اور ان کی موجودہ پوزیشن کیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل جھنگ میں نان کوائٹنڈ ڈسپنسر، کمپوڈر اور ہسپتالوں کے بیڑا اسی جلی ڈاکٹر اکیم بنے ہوئے ہیں اور لوگوں کی قیمتی جانوں سے کھیل رہے ہیں؟

- (د) اگر جزی (ج) کا جواب اجابت میں ہے تو حکومت نے 1997 سے لے کر آج تک ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟
- (ه) اگر ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی تو کیا یہ سارا غیر قانونی اور گمنانا کاروبار محکمہ صحت جھنگ کے انسران کی مٹی بھگت اور ان کی آستیر باد سے ہو رہا ہے؟
- (و) اگر جزی (ه) کا جواب بھی اجابت میں ہے تو کیا حکومت نے متعلقہ لوگوں کے خلاف کوئی ایکشن لیا ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر صحت،

(الف) جی نہیں۔ ضلع بھر میں ادویات فروش باقاعدہ لائسنس یافتہ ہیں۔ جن کی تعداد 759 ہے۔ تاہم جو بغیر لائسنس ادویات فروخت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) غیر مستند / بغیر لائسنس کے ڈرگ ایکٹ 1976 کی مختلف دفعات کی خلاف ورزی کرنے پر 463 چالان مرتب کئے گئے ہیں۔ جن میں سے کچھ کو سزائیں / جرمانہ ہو چکا ہے جبکہ بقیہ ڈرگ کورٹ فیصل آباد میں زیر سماعت ہیں۔

(د) 463 چالان مرتب کر کے متعلقہ عدالت میں بھجوانے گئے ہیں اور ڈرگ کورٹ فیصل آباد نے مبلغ -/2283300 روپے جرمانہ کی سزا سنائی۔ جو عدالت کے حکم پر خزانہ سرکار میں جمع ہو چکا ہے۔

(ه) درست نہ ہے۔ مندرجہ بالا جزو کے جوابات اس کا واضح ثبوت ہیں۔

(و) قانون کے مطابق کارروائی ہوئی ہے۔

R.H.C کوٹ شاکر اور روڈو سلطان ضلع جھنگ میں سٹاف اور سہولیات کی فراہمی

*2495، جناب فیصل حیات جو آئے، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

- (الف) RHCs میں حکومت کی طرف سے فی ستر کتنا عہدہ اور سہولیات دی جاتی ہیں؟
- (ب) کیا حکومت کی طرف سے منظور شدہ سٹاف اور باقی سہولیات RHC کوٹھا کر اور RHC روڈو سلطان تحصیل و ضلع جھنگ میں بھی موجود ہیں؟ اگر موجود نہیں تو حکومت یہ کب تک مہیا کرے گی۔ اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر صحت،

- (الف) RHC میں حکومت کی طرف سے منظور شدہ عہدہ اسٹاف یہ ہے۔

ستاف عہدہ تعداد

1	1- سینئر میڈیکل آفیسر
1	2- میڈیکل آفیسر
1	3- ووٹن میڈیکل آفیسر
1	4- ڈینٹل سرجن
9	5- پیرا میڈیکل سٹاف
1	6- منسٹرل سٹاف
12	7- سپورٹ سٹاف

RHCs میں حکومت کی طرف سے دی گئی سہولیات

1- رہائش (تمام ملازمین کے لئے)	2- بیڈ (20 عہدہ)	3- ایکسپنس پلانٹ عہدہ
4- لیبارٹری عہدہ	5- امبولینس عہدہ	6- ڈینٹل یونٹ عہدہ
7- آپریشن تھیٹر عہدہ	8- میڈیسن سٹور عہدہ	9- آلات جراحی
10- لبر روم	11- انگریزی یونٹ	12- جرنلر
13- وائٹسپائی	14- بیٹے کے لئے صاف پانی	15- سپورج
16- بجلی، ٹیلی فون	17- پریویٹورک	18- ڈینٹل ہوسٹو گرام
19- سینیٹیشن	20- ای ٹی آئی (ویکسین فریجر)	

- (ب) RHC کوٹھا کر میں تمام منظور شدہ سٹاف عہدہ موجود ہے۔ ماہوارے توکن میڈیکل آفیسر اور ڈینٹل سرجن جو سلیٹیں خالی ہیں۔

RHC روڈو سلطان میں تمام منظور شدہ سٹاف اعمد موجود ہے۔ ماہوائے ڈینٹل سرجن ڈینٹل ٹیکنیشن، روڈل ہیلتھ انسپکٹر اور سینٹری پٹرول جو سبھی خالی ہیں۔
RHC کوٹ شاہر اور RHC روڈو سلطان میں حکومت کی طرف سے منظور شدہ تمام سویاٹ موجود ہیں۔

اسامیاں خالی ہونے کی وجوہات

1- گزشتہ سال (اپریل 2002) ضلع جھنگ میں حکومت کی ہدایت کے مطابق contract ڈاکٹرز اور دیگر عملہ بھرتی ہوا تھا مگر ان دونوں سٹرز پر مندرجہ بالا خالی اسامیوں پر درخواستیں موصول نہ ہوئیں۔

2- حکومت کی طرف سے مزید بھرتی پر تاحال پابندی عائد ہے۔

ان بیان کردہ وجوہات کی بناء پر ابھی تک یہ اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ جیسے ہی حکومت کی طرف سے بھرتی پر پابندی اٹھائی جائے گی محکمہ صحت جھنگ قواعد و ضوابط کے مطابق ان خالی اسامیوں کو پُر کرے گا۔

محکمہ صحت میں اقلیتی خواتین

کے لئے مختص کوٹا کی تفصیلات

*2514، محترمہ نجی سلیم، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا نرسنگ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ بی۔ ڈی۔ ایس اور بی فارمیسی میں داخلہ کے لئے اقلیتی خواتین کا کوئی کوٹا مختص ہے۔ تو کتنے فیصد ہر کورس کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) محکمہ صحت کے تمام کیڈرز میں بھرتی کے لئے اقلیتی خواتین کے لئے مختص کوٹے کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) حکومت اقلیتی عورتیں کے لئے مختص کوارٹرز کے داخلہ و ملازمت پر عملدرآمد نہ کرنے پر افسران اور اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) حکومت پنجاب کے زیر انتظام میڈیکل ڈسپینسری و نرسنگ اداروں میں عورتیں امیدوار بلا تخصیص جنس و مذہب اوپن میرٹ پر داخلے رہی ہیں اور اس سلسلے میں کوئی کونا مختص نہ ہے۔ نرسنگ کے شعبہ میں حکومت پنجاب کے زیر انتظام نرسنگ سکولوں میں داخلے صرف عورتیں کے لئے بلا لحاظ مذہب مخصوص ہیں۔ علاوہ ازیں سپریم کورٹ آف پاکستان پہلے ہی اوپن میرٹ پر میڈیکل میں داخلوں کے لئے مذہب و جنس کی تخصیص ختم کر چکی ہے۔ مزید برآں بی کارمیں میں داخلے محکمہ صحت کے زیر انتظام نہیں ہیں۔ محکمہ تعلیم اس سلسلے میں جوابدہ ہے۔

(ب) محکمہ صحت کی تمام کیڈرز کی بھرتی کے لئے اقلیتی عورتیں کے لئے کوئی کونا مختص نہ ہے۔ سرکاری (Recruitment Policy) جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تمام کیڈرز پر بھرتی اوپن میرٹ پر ہے۔

(ج) اقلیتی عورتیں کے لئے کوئی کونا نہ ہے۔ اس لئے کسی افسر یا کسی اور اہلکار کے خلاف کارروائی کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

سٹی گورنمنٹ لاہور۔ مفت ادویات فراہم

کرنے والے طبی اداروں کی تفصیلات

*2535۔ محترمہ عابدہ جاوید، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سٹی گورنمنٹ لاہور کے ان ہیلتھ سنٹروں، ڈسپنسریوں، ہسپتالوں کا نام بیان فرمائیں

جہاں عوام کو مفت ادویات دی جاتی ہیں؟

(ب) ان سرکاری اسپتالوں، ڈسپنسریوں، ہیلتھ سنٹروں کے نام، مقام، یونین کونسل نمبر کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) جہاں ڈسپنسری، ہیلتھ سنٹر اور سرکاری اسپتال نہیں ہے۔ کیا حکومت وہاں عوام کو میڈیکل کی سہولتیں دینے کے لئے کوئی اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر صحت،

(الف) دفتر ہذا کے دائرہ اختیار میں اسپتال، ڈسپنسریاں اور زچہ بچہ ہیلتھ سنٹروں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) - ایسا۔

(ج) حکومت یقیناً عوام کو صحت کی سہولتیں ہم پہنچانے کا مصمم ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلے میں ایک طے شدہ معیار کے مطابق نئی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

جنرل ہسپتال لاہور کے ایمر جنسی وارڈ نمبر 18 میں سٹاف

اور سہولیات کی فراہمی

*2542-جناب علی عباس، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنرل ہسپتال لاہور کے ایمر جنسی وارڈ نمبر 18 میں مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے سٹاف ناکافی ہے۔ جس کی وجہ سے مریضوں پر صحیح توجہ نہیں دی جا رہی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دماغ کے آپریشن کے بعد مریضوں کو از کنڈیشنڈ میں رکھنا ضروری ہوتا ہے لیکن اس شدید گرمی میں از کنڈیشنڈ بالکل بند رستے ہیں۔ جس سے مریضوں کو انتہائی مشکل اور دقت کا سامنا ہے؟

(ج) اگر جڑ ہانپنے والا کا جواب اجماع میں ہے تو کیا حکومت سٹاف کی کمی دور کرنے اور ائز کنڈیشنز بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک 10 گر نہیں تو اس کی وجہ بیان کریں؟

وزیر صحت،

(الف) جنرل ہسپتال لاہور نیورو سرجری وارڈ نمبر 18 میں مریضوں کی دیکھ بھال نہایت اچھے طریقے سے کی جاتی ہے۔ سٹاف ناکافی ہونے کے باوجود مریضوں کی دیکھ بھال میں کوئی کمی نہیں رکھی جاتی۔ ڈاکٹرز نرسز اور میرا میڈیکل سٹاف چوبیس گھنٹے ذیوبی پر موجود رہتا ہے۔

(ب) یہ مناسب ہوتا ہے کہ آپریشن کے بعد مریضوں کو ائز کنڈیشنز میں رکھا جائے اور یہ درست نہ ہے کہ AC بند رستے ہیں۔ ائز کنڈیشنز کی سولت ہسپتال ہذا میں مہیا ہے۔

(ج) سینڈرڈ کے مطابق لاہور جنرل ہسپتال میں سٹاف کی کمی ہے۔ پھر بھی عارضی سٹاف بھرتی کر کے ہسپتال میں مریضوں کو علاج کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ سنٹرل ائز کنڈیشنز اور AC کی سہولیات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔

جنرل ہسپتال لاہور میں سی۔ ٹی سکین کی سہولیات میں اضافہ

*2542A- جناب علی عباس، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنرل ہسپتال لاہور پنجاب بھر میں آرٹھوپیدک اور نیورو سرجری کا سب سے بڑا ہسپتال ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں روزانہ دماغ کے آپریشن ہوتے ہیں جن کی CT Scan کرنا بہت ضروری ہوتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اتنے بڑے ہسپتال میں C.T. Scan کی صرف ایک ہی مشین ہے۔ جو اتنے مریضوں کے لئے ناکافی ہے اور وہ بھی اکثر خراب رہتی ہے۔ جس کی وجہ

سے پنجاب بھر سے آنے والے مریض بے حد پریشان ہوتے ہیں؟
 (د) اگر جڑ (ج) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت پرانی مشین کو ٹھیک کروانے اور نئی مشین مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان کی جائے؟

وزیر صحت،

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب میں نیورو سرجری کا سب سے بڑا اور پرانا شعبہ جنرل ہسپتال لاہور ہی ہے۔ اس کے علاوہ آرٹھوپیڈک کا شعبہ بھی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ جنرل ہسپتال لاہور میں روزانہ دماغ کے آپریشن ہوتے ہیں۔ جن میں بیشتر کاسی ٹی سکین کرنا بہت ضروری ہوتا ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ ہسپتال بڈا میں دو سی۔ ٹی سکین مشینیں ہیں۔ پرانی مشین خراب ہونے کی وجہ سے نئی مشین خریدی گئی ہے۔ جو کہ فروری 2003 سے صحیح کام کر رہی ہے۔ مریض پریشان نہیں ہوتے۔

(د) نئی سی۔ ٹی سکین مشین پتلے ہی خریدی جا چکی ہے اور صحیح طور پر کام کر رہی ہے۔ مگر کام کی زیادتی کی وجہ سے پرانی سی۔ ٹی سکین مشین کو بھی ٹھیک کروانے کے لئے کوشش جاری ہے۔

D.H.Q ہسپتال شیخوپورہ میں ٹاکٹروں کی کمی

اور پرائیویٹ پریکٹس کا مسئلہ

*2613، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخوپورہ D.H.Q ہسپتال میں چلارن اور کاتھنی وارڈ میں کوئی ڈاکٹر

نہیں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دو بجے کے بعد تمام ڈاکٹرز اپنے اپنے پرائیویٹ کلینکوں میں چلے جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ سب کچھ ایم۔ ایس صاحب کے علم میں ہے۔ اگر ہے تو آج تک کن کن ڈاکٹروں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر صحت،

(الف) DHQ ہسپتال شیخوپورہ میں ماہر امراض نسوان ڈاکٹر اقبال احمد کام کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ دو لیڈی ہاؤس آفیسرز ڈاکٹر علمی ظہور، ڈاکٹر عائشہ اقبال کام کر رہی ہیں۔ جبکہ ماہر امراض نسوان کی ایک اسمی اور چار لیڈی ڈاکٹرز کی اسمیاں غالی ہیں جبکہ چلڈرن وارڈ میں ایک ماہر امراض بچکان ڈاکٹر نسیم عابد اور دو میڈیکل آفیسرز ڈاکٹر اسرار الحق اور ڈاکٹر فرخ محمود بٹ ذیوبی سرانجام دے رہے ہیں۔ مرد ڈاکٹرز کی چار اسمیاں غالی پڑی ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ اصل صورتحال یہ ہے کہ تمام سپیشلسٹ ڈاکٹرز ہسپتال کے اندر ہی رہائش پذیر ہیں اور گورنمنٹ کے قواعد و ضوابط کے مطابق پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ اگر کسی مریض کے علاج میں کوتاہی پائی جائے تو فوری طور پر ضروری باڈیز کی جاتی ہے۔

صوبہ میں B.H.U.s کی تعداد، عملہ اور سہولیات کی تفصیلات

*2648، رانا سر فرراز احمد خان، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں کل کتنے Basic Health Unit اور کتنے Rural Health Center ہیں؟

(ب) کیا ان سنٹرز ریوٹس میں پورا عمدہ تعمیرات ہے۔ اگر نہیں تو متعلقہ عمدہ کب تک تعمیرات کر دیا جائے گا؟

(ج) کیا ان سنرز/یونٹس میں آنے والے تدار اور غریب مریضوں کو ادویات مفت مہیا کی جاتی ہیں۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں اور ان سے متعلق شکایات کے ازالہ کے لئے حکومت کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت،

(الف) صوبہ پنجاب میں کل 'R.H.C' 298 ہیں اور کل B.H.U کی تعداد 2453 ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ بھرتی پر پابندی کی وجہ سے کہیں کہیں پورا عمدہ تعینات نہ ہے۔ اب 25 فیصد اسامیوں پر پابندی اٹھ چکی ہے اور محکمہ ہذا میں بھرتی کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ جوئی یہ عمل مکمل ہو جائے گا اعلیٰ اسامیوں پر تعیناتی کر دی جائے گی۔

(ج) Devolution Plan پر عملدرآمد اور ضلعی حکومتوں کی تشکیل سے پہلے حکومت پنجاب B.H.U's R.H.Cs کے لئے کل 2۔ ارب 45 کروڑ 35 لاکھ روپے (تقریباً) مہیا کر رہی ہے۔ جس کے تحت ہر R.H.C کے لئے تقریباً 40 لاکھ روپے اور ہر B.H.U کے لئے تقریباً 9 لاکھ روپے مختص کئے جاتے تھے۔ ضلعی حکومتوں کی تشکیل کے بعد ضلعی حکومتوں کو سنگل لائن بجٹ مہیا کیا جا رہا ہے اور ضلعی حکومتیں اپنی ترجیحات کے مطابق صحت کی مد میں بجٹ مختص کرتی ہیں۔ پالیسی کے مطابق بی۔ ایچ۔ یو اور آر۔ ایچ۔ سی میں مریضوں کو تمام ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ ان سنرز کے لئے تمام ادویات کی خریداری ضلعی حکومتیں کرتی ہیں۔ ان سنرز سے متعلق شکایات کے ازالہ کے لئے ضلعی حکومتیں اور محکمہ صحت حکومت پنجاب، شکایات کی نوعیت کے مطابق اقدامات کرتی ہیں۔

جنرل ہسپتال لاہور۔ نیوروسرجری

وارڈ سے متعلقہ مسائل

*2649، رانا مسر فر از احمد خان، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنرل ہسپتال لاہور کے نیورو سرجری وارڈ میں عمدہ کی تعداد اٹھائی کم ہے۔ جس کی وجہ سے پنجاب بھر سے آنے والے مریضوں پر توجہ صحیح طریقے سے نہیں دی جاتی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب بھر سے آنے والے مریضوں کے لواحقین کے لئے مذکورہ وارڈ کے باہر بیٹھنے کے لئے بیچ بہت قموڑے ہیں۔ جس کی وجہ سے انہیں کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) اگر جزو ہانے والا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت عمدہ پورا کرنے اور مزید بیچ گوانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اسے نہیں توجہ بیان فرمائیں؟
وزیر صحت،

(الف) لاہور جنرل ہسپتال کے نیورو سرجری وارڈ میں عمدہ کی تعداد کم ہونے کے باوجود مریضوں کی دیکھ بھال اور علاج میں کوئی کمی نہیں محسوس جاتی۔ ڈاکٹرز اور جیبرا امیڈیکل سٹاف 24 گھنٹے ڈیوٹی پر موجود رہتا ہے۔ اس کے علاوہ مزید عمدہ عارضی طور پر مہرتی کر لیا گیا ہے۔

(ب) نیورو سرجری وارڈ کے باہر لواحقین کے بیٹھنے کے لئے بیچ زیادہ تعداد میں رکھ دینے گئے ہیں اور انتظامیہ نے لواحقین کے بیٹھنے کے لئے انجمن بہبود مریضوں کے تعاون سے ایک بڑا ہیڈ بنا دیا ہے۔

2002-03 ضلع خوشاب کے ہسپتالوں کے لئے ادویات کی خریداری
اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*2698، ملک محمد جاوید اقبال اجموان، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع خوشاب کے ہسپتالوں کے لئے ادویات کی مد میں ملی سال 2002-03 کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ب) ضلع مذکورہ میں کس کس ہسپتال کے لئے کتنی کتنی رقم کی ادویات خرید کی گئیں، وزیر صحت،

(الف) ضلع غوثاب میں ہسپتالوں کے لئے ادویات کی مدت میں مالی سال 2002-03 کے لئے 19233000/- روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔

(ب) ضلع غوثاب میں درج ذیل ہسپتالوں کے لئے ادویات خرید کی گئیں۔

1. D.H.Q Hospital Ferozabad & T.H.Q Hospital Khushab	3,70,9000/-
2. T.H.Q Hospital Noor Pur Thal	20,40,000/-
3. T.H.Q Hospital Nowshera	30,00,000/-
4. R.H.C Padhrar, R.H.C Roda, R.H.C Mithatwana, R.H.C Khabaki & R.H.C Hadali	54,22,700/-
5. (38)B.H.Us & (22)Dispensaries of Defunct District Council Khushab	43,41,300/-
6. Civil Hospital Quaidabad, Abdul Kareem Memorial Zana Hospital Khathwi & Five other Dispensaries.	5,10,000/-
7. Five M.C.H Centres	2,10,000/-

نشتر ہسپتال ملتان - سٹاف فنڈز

اور متعلقہ دیگر تفصیل

*2749، محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) نشتر ہسپتال کئے بیڈز پر مشتمل ہے اور اس کے کتنے شعبے ہیں؟

(ب) ڈاکٹروں، نرسوں اور دیگر سٹاف کی کل تعداد کیا ہے؟

- (ج) مالی سال 2002-03 میں ہسپتال کو کتنا بجٹ دیا گیا۔ ادویات کی آمد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی خرچ کی گئی؟
- (د) ہسپتال کی عمارت کی تعمیر و مرمت کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی اور کتنی خرچ کی گئی؟
- (ه) سال 2000 سے جولائی 2003 تک کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا اور کتنے مریض ہسپتال میں داخل کئے گئے؟
- (و) مریضوں کی علاج کے لئے ہسپتال کی انتظامیہ کیا اقدامات کر رہی ہے؟
- (ز) کیا ہسپتال کی توسیع کا کوئی منصوبہ حکومت کے پیش نظر ہے۔ تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صحت،

- (الف) نشتر ہسپتال ملتان 1103 بیڈز اور 30 شعبوں پر مشتمل ہے۔ شعبہ جات کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ڈاکٹروں، نرسوں اور دیگر سٹاف کی کل تعداد 1852 ہے۔ کینیگری کے حساب سے سٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) مالی سال 2002-03 میں دیا گیا کل بجٹ -/263142000
I۔ ادویات کی آمد میں مختص رقم -/52547000
II۔ ادویات کی آمد میں خرچ کی گئی رقم -/45466165
III۔ ہسپتال کی تعمیر و مرمت کے لئے مختص رقم 10,000,000
- (د) I۔ نشتر ہسپتال میں خرچ کی گئی رقم -/6550000
II۔ نشتر میڈیکل کالج میں خرچ کی گئی رقم -/1876000
III۔ چلڈرن ہسپتال میں خرچ کی گئی رقم -/284000

کل	2003	2002	2001	2000	(۵)
2020134	371677	604336	546040	498081	کل مریض جن کا علاج کیا گیا۔
302750	59363	941774	79273	69940	کل مریض جن کو داخل کیا گیا۔

(۶) مریضوں کی علاج کے لئے درج ذیل اقدامات عمل میں لانے گئے ہیں۔

- I۔ ایمرجنسی۔ لیبر روم اور دل کے وارڈوں میں داخل تمام مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی۔
 - II۔ I.G-M/S ایکٹروکس کی جانب سے مریضوں کے لئے تین وقت کا کھانا اور چائے
 - III۔ وارڈ میں داخل مستحق اور نادار مریضوں کے مفت طبی ٹیسٹ، ایکسرے اور الٹراساؤنڈ
 - IV۔ آؤٹ ڈور میں آنے والے مریضوں کی روٹین ادویات اور ٹیسٹ کی 100 فیصد مفت فراہمی
 - V۔ ایمرجنسی میں پچھلے دنوں آپریشن تھیٹروں کی تعمیر
 - VI۔ ایمرجنسی وارڈ میں 24 گھنٹے F.C.P.S سیشنل ڈاکٹروں کی تعیناتی اور یقینی موجودگی
 - VII۔ ایکسرے وارڈ میں 2 عدد نئی الٹراساؤنڈ مشینوں کی فراہمی
- (ز) مندرجہ ذیل منصوبہ جات زیر غور ہیں۔

- I۔ برن یونٹ کا قیام
- II۔ ICU میں 8 عدد نئے بیڈز کا احاطہ جدید ترین سہولیات
- III۔ ہسپتال Wastage کے لئے Incinerator لگانے کا پروگرام
- IV۔ پارکنگ کے لئے نئی سونگ

v- زرنگ کالج کے قیام کا منصوبہ

vI- پلڈرن ہسپتال مظن کے نئے ادویات اسٹان کی خریداری اور تعمیر و مرمت۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں غیر رجسٹرڈ حکیموں کی تعداد، رجسٹریشن کی شرائط اور حکومتی اقدامات

252، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) صوبہ میں کتنے حکیم غیر رجسٹرڈ ہیں۔ نیز قواعد کے تحت غیر رجسٹرڈ حکیموں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(ب) کیا غیر رجسٹرڈ حکیموں کو محکمہ کی طرف سے یا طبی کونسل کی طرف سے نوٹس جاری کئے گئے ہیں کہ وہ رجسٹریشن کروالیں۔ اگر ہاں تو کب نیز رجسٹریشن کروانے کے لئے کتنی مدت کی رعایت دی گئی ہے؟

(ج) کتنے غیر رجسٹرڈ حکیموں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے اور کیا کارروائی کی گئی ہے۔ پوری تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(د) رجسٹریشن کے لئے حکیموں کو کون کون سی شرائط پوری کرنا پڑتی ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) صوبہ کو اس سلسلے میں کوئی اختیارات حاصل نہیں ہیں۔ تمام اختیارات نیشنل کونسل طب کے پاس ہیں جو اس سلسلے میں کارروائی کرتی ہے۔

(ب) جیسا کہ جواب (الف) میں بیان کیا گیا ہے تمام معاملات نیشنل کونسل طب حکومت پاکستان اسلام آباد کے ذمہ ہیں۔

- (ج) (الف) اور (ب) میں تفصیلاً بیان کیا جا چکا ہے۔
 (د) یہ معاملہ بھی نیشنل کونسل طب اسلام آباد کے دائرہ اختیار میں ہے۔

جنرل ہسپتال لاہور میں ایم۔ ایس۔ ایم۔ ایس۔ ایم۔ ایس۔

اور ڈی۔ ایم۔ ایس کی اسامیوں اور تعینات آفیسرز کی تفصیل

257. لالہ شکیل الرحمان (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) جنرل ہسپتال لاہور میں ایم۔ ایس۔ ایڈیشنل ایم۔ ایس اور ڈپٹی ایم۔ ایس کی منظور شدہ اور پر شدہ اسامیوں کی تعداد اور ان پر کام کرنے والے ڈاکٹرز کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
 (ب) ان میں سے کتنے ملازمین کو قواعد میں نرمی کر کے ان عہدہ جات پر تعینات کیا گیا ہے نیز قواعد میں نرمی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟
 (ج) ان میں سے جن ملازمین کے خلاف جھگڑا اور قانونی کارروائی ہو رہی ہے، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟
 (د) ان میں سے کتنے ملازمین عرصہ تین سال سے ایک ہی جگہ پر کن وجوہات کی بنا پر کام کر رہے ہیں؟
 (و) ان ملازمین کو سال 2002 سے آج تک تنخواہوں اور ٹی۔ اے۔ ڈی۔ اے کی مددوں میں جو ادائیگی کی گئی ہے، اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر صحت:

- (الف) لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں ایم۔ ایس۔ ایڈیشنل ایم۔ ایس اور ڈپٹی ایم۔ ایس کی منظور شدہ اور پر شدہ اسامیوں کی تعداد، ان پر کام کرنے والے ڈاکٹرز کے نام، عہدہ جات، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل (منسلک "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) ان میں سے کسی بھی ملازم کو قواعد میں نرمی کر کے ان عہدوں پر تعینات نہیں کیا گیا ہے۔
- (ج) ان میں سے کسی بھی ملازم کے خلاف محکمہ انکوائری یا کارروائی نہیں ہو رہی۔
- (د) تفصیل یہ ہے۔
- 1- ڈاکٹر اعجاز احمد شیخ مورخہ 03-07-11 سے ہسپتال ہذا میں بطور ایم۔ ایس تعینات ہیں۔ ان کا عرصہ تعیناتی تین سال سے کم ہے۔
- 2- ڈاکٹر زاہدہ محمود بٹ 07-05-97 سے بطور ایڈیشنل ایم۔ ایس (ٹی میل) ہسپتال ہذا میں کام کر رہی ہیں۔ چونکہ ایڈیشنل ایم۔ ایس (ٹی میل) کی شارٹج (shortage) ہے۔ علاوہ ازیں ان کی بہتر کارکردگی کی وجہ سے یہ اسی جگہ پر تعینات ہیں۔
- 3- ڈاکٹر ضیاء اللہ ہسپتال ہذا میں مورخہ 02-11-06 سے بطور ایڈیشنل ایم۔ ایس کام کر رہے ہیں اور یہ عرصہ تین سال سے کم ہے۔
- 1- ڈاکٹر طارق سلطان بٹ مورخہ 01-10-06 سے بطور ڈپٹی ایم۔ ایس کام کر رہے ہیں۔ یہ عرصہ تین سال سے کم ہے۔
- (ہ) مذکورہ بالا ملازمین کو 2002 سے جو رقم تنخواہوں اور ٹی۔ اے کی مد میں ادا کی گئی ہے۔ اس کی تفصیل منسلک (ب) ایوان کی سیز پر رکھ دی گئی ہے۔

P.I.C لاہور، ایم۔ ایس، اے۔ ایم۔ ایس اور ڈی۔ ایم۔ ایس

کی اسامیوں اور تعینات آفیسرز کی تفصیل

- 258:258 شکیل الرحمان (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال لاہور میں ایم۔ ایس، ایڈیشنل ایم۔ ایس اور ڈپٹی ایم۔ ایس کی منظور شدہ اور پر شدہ اسامیوں کی تعداد اور ان پر کام کرنے والے ڈاکٹرز کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

- (ب) ان میں سے کتنے ملازمین کو قواعد میں نرمی کر کے ان عہدہ جاب پر تعینات کیا گیا ہے نیز قواعد میں نرمی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ج) ان میں سے جن ملازمین کے خلاف جھگڑا اور قانونی کارروائی ہو رہی ہے، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟
- (د) ان میں سے کتنے ملازمین عرصہ تین سال سے ایک ہی جگہ پر کن وجوہات کی بناء پر کام کر رہے ہیں؟
- (ه) ان ملازمین کو سال 2002 سے آج تک تنخواہوں اور ٹی۔ اے۔ ڈی۔ اے کی دلوں میں جو ادائیگی کی گئی ہے اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر صحت،

(الف) تفصیل درج ذیل ہے۔

تعمیراتی قابلیت	عہدہ / گریڈ	کام کرنے والے ڈاکٹروں کے نام	بڑھوہ ماہی	تیسرا درجہ	تعمیراتی قابلیت
ایم۔ بی۔ بی۔ ایس 16 سال	ایم۔ ایس 1	ڈاکٹر محمد جاوید	1	1	ایم۔ ایس 1
ڈی۔ او۔ ایم۔ ایس ڈی۔ ایچ۔ اے	بی۔ بی۔ ایس 20				
ایم۔ بی۔ بی۔ ایس 15 سال	ایم۔ ایس 2	1۔ ڈاکٹر عبد الحمید	2	2	ایم۔ ایس 2
ڈی۔ بی۔ ایچ	بی۔ بی۔ ایس 19				
ایم۔ بی۔ بی۔ ایس 21 سال	ایم۔ ایس 2	2۔ ڈاکٹر عبد محمود	2	2	ایم۔ ایس 2
ڈیپ کارڈ ڈی۔ بی۔ ایچ	بی۔ بی۔ ایس 19				
ایم۔ بی۔ بی۔ ایس 18 سال	ڈی۔ ایم۔ ایس	1۔ ڈاکٹر سید علی حسن	3	3	ڈی۔ ایم۔ ایس 3
ڈی۔ بی۔ سی۔ ڈی ڈی۔ ایچ۔ اے	بی۔ بی۔ ایس 18				
ایم۔ بی۔ بی۔ ایس 11 سال	سینئر ٹیکسیر	2۔ ڈاکٹر محمد امیر			ایم۔ بی۔ بی۔ ایس 11
ڈی۔ بی۔ ایچ ایم۔ بی۔ ایچ	بی۔ بی۔ ایس 17				

(ب) نہیں۔

- (ج) نہیں۔
- (د) ڈاکٹر علی حسن ڈی۔ ایم۔ ایس۔ تین سال سے زائد عرصہ سے ہسپتال بڈامیں ذہنی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ ہسپتال سے تبدیلی گورنمنٹ پنجاب محکمہ صحت کرتا ہے۔
- (ه) تفصیل درج ذیل ہے۔

Pay & T A/D A of M.S, A.M.S & D.M.S

No	Name	Designation	Date	Amount	T.A
1	Dr Muhammad Javid	M.S	03-12-02 To 31-08-04	654246/-	26621/-
2	Dr Abdul Hameed	A.M.S	26-10-03 To 31-08-04	294036/-	-
3	Dr Hamid Mahmood	A.M.S	01-07-02 To 31-08-04	598248/-	9790/-
4	Dr Ali Hassan	D.M.S	01-07-02 To 31-08-04	465169/-	-
5	Dr Muhammad Amir	D.M.S	20-11-03 To 31-08-04	159374/-	-

سروسز ہسپتال لاہور، ایم۔ ایس۔ اے۔ ایم۔ ایس۔

ڈی۔ ایم۔ ایس۔ کی اسامیوں اور تعینات آفیسرز کی تفصیل

262، چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) سروسز ہسپتال لاہور میں ایم۔ ایس۔ ایڈیشنل ایم۔ ایس۔ اور ڈپٹی ایم۔ ایس۔ کی منظور شدہ اور پر شدہ اسامیوں کی تعداد اور ان پر کام کرنے والے ڈاکٹرز کے نام، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

- (ب) ان میں سے کتنے ملازمین کو قواعد میں نرمی کر کے ان عہدہ جات پر تعینات کیا گیا ہے نیز قواعد میں نرمی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ج) ان میں سے جن ملازمین کے خلاف محکمہ اور قانونی کارروائی ہو رہی ہے ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟
- (د) ان میں سے کتنے ملازمین عرصہ تین سال سے ایک ہی جگہ پر کن وجوہات کی بناء پر کام کر رہے ہیں؟
- (ه) ان ملازمین کو سال 2002 سے آج تک تنخواہوں اور پی۔اے۔اڈی۔اے کی مددوں میں جو ادائیگی کی گئی ہے اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر صحت،

- (الف) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ان میں سے کسی کو بھی قواعد میں نرمی کر کے ان کے عہدے پر تعینات نہیں کیا گیا۔
- (ج) ان میں سے کسی کے خلاف بھی محکمہ اور قانونی کارروائی نہیں ہو رہی ہے۔
- (د) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(وقف نماز کے بعد جناب قائم مقام سپیکر 5 بج کر 45 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

توجہ دلاف نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب توجہ دلاف نوٹس لیتے ہیں۔
راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب قائم مقام سپیکر، راجہ صاحب! میں ابھی آپ کو قائم دیا ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 238 ہے۔

گرین ٹاؤن لاہور میں اندھا دھند فائرنگ

سے تین بے گناہ افراد ہلاک

238۔ سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نواز شیخ بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) ایک موقر روزنامہ مورف 2-ستمبر 2004 کی خبر کے مطابق کیا یہ درست ہے کہ تھانہ گرین ٹاؤن کی حدود میں ہماری چوک مین بازار گرین ٹاؤن میں اندھا دھند فائرنگ کے نتیجے میں تین بے گناہ افراد جو کہ راگیر تھے جاں بحق اور چار افراد زخمی ہوئے؟

(ب) کیا مزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اگر ہاں تو تفتیش کس مرحلے میں ہے اور کیا مزمان سے آلات قتل برآمد کر لئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مزمان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کرنے کو تیار ہے نیز کیا حکومت بے گناہ 'غریب مقتولین اور زمینوں کے ورماہ کو انصاف کے حصول کے لئے سرکاری خرچ پر وکیل کی خدمات مہیا کرنے، مقتولین اور زمینوں کے اہل خانہ کو مناسب مالی امداد دینے کو تیار ہے؟

تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی 'لاہ' منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) مقدمہ عنوان بالا درج ہو کر تفتیش بذریعہ ذوالفقار علی سب انسپکٹر انویسٹی گیشن عمل میں لائی جا رہی ہے اور محمد یونس 'عبدالرحمن' گرفتار جبکہ ندیم مزم مفرور ہے۔ مزمان سے آلات قتل برآمد کر لئے گئے ہیں اور ایک مزم کی گرفتاری کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سیکرٹری! اس سلسلے میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ واقعت بالکل درست ہیں۔ اس کے مطابق مقدمہ بھی درج ہوا اور دورانِ تفتیش مدعی فریق کو تفتیش کے ساتھ associated رکھا گیا اور اس وقت تک جو بھی تفتیش ہوتی ہے اس سے مدعی فریق بالکل مطمئن ہے۔ حتمی تفتیش کے نتیجے میں پولیس حتمی طور پر اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ مزمومہ یونس اور عبدالرحمن کو مورخہ 08-09-04 کو حسبِ عہدہ گرفتار کر کے ریماڈ جیلانی واپسی حاصل کر کے محمد یونس کی نقادہی پر ایچ۔ایچ۔ایچ اور عبدالرحمن کی نقادہی پر کاربین 12 بولٹ۔ جو آلاتِ قتل ہیں وہ برآمد کئے جاسکے ہیں۔ مزمان کے خلاف چالان مکمل کر لیا گیا ہے اور چالان بعدالت جناب محمد گلزار احمد سپیشل جج انسداد دہشت گردی submit کر دیا گیا ہے۔ دوسرا چالان جو ان کا نہایت اسلحے کے سلسلے میں تھا وہ بعدالت جناب محمد نسیم تھارز سول جوڈیشل مجسٹریٹ ماڈل ٹاؤن کی عدالت میں submit کر دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں پولیس نے تفتیش بھی کر لی ہے اور اصل مزمان کو گرفتار کر کے ان کو چالان بھی کیا جا چکا ہے اور اس سلسلے میں مدعی فریق بھی مکمل طور پر پولیس کی کارروائی سے مطمئن ہے۔ شکریہ۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری میری گزارش یہ ہے کہ جناب وزیر قانون نے درست فرمایا ہے کہ مزمان گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ تین افراد جو راگیر تھے، قتل ہوئے اور وہ تینوں نوجوان بچے تھے جن کی عمریں اٹھارہ سے بیس سال کے درمیان تھیں اور تینوں افراد نہایت غریب خاندان کے چشم و چراغ تھے جو اپنے گھر کے باہر supporting hand سے کھاتے ہیں اور بہاری خاندان سے ان کا تعلق ہے جو پہلے ہی مشرقی پاکستان سے ہجرت کر کے یہاں آیا ہے۔ بہت زیادہ غریب لوگ ہیں۔ ان کے لئے ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ اپنا کس بھی لائیکس۔ میں نے سوال میں یہ پوچھا بھی ہے اور میں جناب وزیر قانون سے درخواست کروں گا کہ جو دیگر چار افراد جو شہید زخمی ہیں ان کے پاس کوئی وسائل نہیں ہیں۔ میں درخواست کروں گا کہ تینوں محتولین اپنے گھر کے واحد کنیل تھے۔ ایک یتیم بچہ ہے، ایک کا باپ دل کا مریض ہے اور ایک کے باپ کی معمولی سی برتنوں کی دکان ہے۔ میں لاہ مشرف صاحب سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ نہ صرف انہیں سرکاری خرچ پر کسی وکیل کی خدمات مہیا کی جائیں بلکہ محتولین اور زمینوں کے اہل خانہ کی

مناسب مالی امداد بھی کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔ اے۔ منسٹر صاحب !

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس میں معزز رکن نے دو نکات کی طرف توجہ ہی فرمائی ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ جو زخمی ہتھیاروں کے لواحقین اخراجات برداشت نہیں کر سکتے لہذا سرکاری فرج پرو کیل hire کرنے کے متعلق انہوں نے فرمایا ہے۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ حکومت اس سلسلے میں کارروائی کرے گی اور حکومت انہیں prosecutor فراہم کرے گی۔ دوسرا انہوں نے مالی امداد کے متعلق فرمایا ہے میری معزز رکن سے استدعا ہوگی کہ ان کی طرف سے تحریری درخواست وزیر اعلیٰ پنجاب کے نام دے دیں۔ اس پر میں بھی حفاش کروں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب اپنے صوابدیدی فنڈ سے ان کی کچھ مدد فرمائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے جی۔

سید احسان اللہ و قاص، جی۔ جناب والا! میں مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، اسے dispose of کیا جاتا ہے۔

رپورٹ (جو پیش کی گئی)

ہاؤس کمیٹی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب قائم مقام سپیکر، اب فیاض الحسن چوہان ایوان کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ پیش کریں۔

جناب فیاض الحسن چوہان، جناب سپیکر! میں ایوان کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، رپورٹ پیش ہوئی۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

پوائنٹ آف آرڈر

بحریہ ٹافون کے زمینی غبن کے بارے میں حکومت کا موقف

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ معمرات کو راجہ بشارت صاحب نے فرمایا تھا کہ جو یہاں پر land scape ہو رہا ہے، بحریہ ٹافون وغیرہ کے متعلق رول 132 کے تحت رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے اور اس کے بعد آپ ٹائم مقرر کریں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آج یہ رپورٹ lay کر دیں اور پھر ہم اس پر ٹائم مقرر کر کے اس پر بحث کر سکیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے اس دن پوائنٹ آف آرڈر کے جواب میں یہ گزارش کی تھی کہ حکومت کا جو موقف ہو گا وہ ہم ایوان میں پیش کریں گے۔ میں معزز رکن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج کا revise ایجنڈا ایوان میں معزز اراکین کے سامنے رکھ دیا گیا ہے اور اس میں

Motion under Rule 239 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, Minister for Law to make a policy statement in the Provincial Assembly regarding Government Policy on acquisition of land for housing societies and housing in Punjab.

تو جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ جو آج کا business circulate ہوا ہے اس میں یہ بات بھی ایجنڈے پر ہے اور میں انشاء اللہ تعالیٰ آج policy statement دوں گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب policy statement کے بعد It should be put for discussion in the House یہ جو پالیسی دیں گے وہ ٹھیک ہو گی مگر انہوں نے خود کہا تھا کہ

اس پر بحث بھی ہوگی۔ یہ پالیسی تو دسے دیں گے مگر ہم اس پر discussion بھی کرنا چاہتے ہیں کہ اس وقت یہ سب سے بڑا مافیہ ہے اور اس میں بڑے لوگ لٹ جائیں گے اور اس کے بعد پنجاب بینک کا سکینڈل بھی آنے والا ہے۔ اس کو مائیکرو فنانسنگ میں لے کر جا رہے ہیں کہ بیساکسی کا ہے اور کس طرف جا رہا ہے۔ زمیندار کے لئے بنا تھا اور اس کو دوسری طرف لے کر جا رہے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ اس کے لئے آج ضرور وقت مقرر کریں۔ کل کے لئے کر لیں، پرموں کے لئے کر لیں مگر اس پر بحث کے لئے وقت ضرور مقرر کریں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! بحریہ ٹاؤن کے حوالے سے یہاں اسمبلی میں بڑی لے دے ہوئی ہے اور اس پر بے شمار الزامات لگے ہیں کہ وہ ایک لینڈ مافیہ ہے۔ اس میں کروڑوں روپے کے ٹین موجود ہیں، ایک طرف تو یہ بات اسمبلی میں موجود ہے اور ایوان اس پر بڑا مضطرب ہے کہ یہ کیوں اور کیسے ہے، حکومت نے بھی اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے کہ ہم اس سارے فراڈ کو trace out کرنے کی کوشش کریں گے اور اسمبلی میں سب کو بتائیں گے۔ دوسری طرف اگلے دن میں نے ٹی وی پر دکھا ہے کہ اسی بحریہ ٹاؤن کی ایک پوری picture دکھائی گئی کہ جس میں گورنر پنجاب ان کے ساتھ بھر رہے تھے اور ساتھ ساتھ وہ پل رہے تھے۔ جب لوگوں کو یہ چناٹے گا کہ گورنر پنجاب بحریہ ٹاؤن کے لوگوں کے ساتھ بھر رہے ہیں اور ٹی وی پر اعلیٰ دور سے کر رہے ہیں تو سب لوگ اعتماد کریں گے اور لٹ جائیں گے۔ حکومت کا ایک اتنا بڑا nominal آدمی کیوں ایسے کام کر رہا ہے؟ کیا وہ بھی اس فراڈ میں ملوث ہے یا نہیں؟ اس کے بارے میں بھی بتایا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے policy statement دینی ہے اور وہ statement میں نے Rule 239 کے تحت دینی ہے جس طرح کہ ہم نے ایجنڈے میں بھی circulate کیا ہے اور روز کے مطابق جو statement دی جائے اس پر اس وقت نہ کوئی سوال ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی بحث ہو سکتی ہے۔ لیکن چونکہ میں نے حکومت کا موقف بیان کرنا ہے اور اگر کوئی معزز رکن یہ محسوس کرتا ہے کہ حکومت کے اس

موقف کے بعد کوئی ایسی بات ہے کہ جس پر وہ بات کرنا چاہتے ہیں وہ تحریک اتوانے کا ہے
 آپ particularly کہیں اس پر بات کر لیں لیکن اس کو عام بحث کے لئے نہیں رکھا جاسکتا۔ آپ
 کوئی واقعہ لے کر اس پر تحریک لے کر آئیں اس پر ہم جواب دیں گے لیکن جہاں تک جو دھری
 اصغر صاحب کا فرمانا ہے کہ ایک خاص Housing developer کے متعلق انہوں نے بات کی ہے
 تو جو ہماری policy statement ہے اس میں حکومت کا ان تمام Housing developer کے
 متعلق موقف سامنے آجانے کا لیکن particularly میں اس کے متعلق بات نہیں کرنا چاہتا۔
 ایک دفعہ آپ میری policy statement سن لیں اس کے بعد اس میں جو نکات بھی نکلیں آپ
 ان پر تحریک اتوانے کا یا کوئی اور تحریک لے کر آئیں Rules کے مطابق سپیکر صاحب جو بھی
 حکم دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ ان کی تعمیل ہو گی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! رولز مسئلہ کر کے قرارداد لے آتے ہیں۔ یہ بات سب سے
 اہم ہے کہ لوگ یہاں پر لٹ جائیں گے۔ مجھے پتا ہے کہ You are going to prorogue
 the session اس کے بعد اس کا پتا بھی نہیں چلے گا۔

MR ACTING SPEAKER: It's not being prorogued

RANA AFTAB AHMAD KHAN Then we will bring it

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! اجلاس جب یہ شروع ہوا تھا تو اس کے دوسرے تیسرے دن راجہ
 بشارت صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ Toll Tax فیصل آباد کے بارے میں رپورٹ کل پیش کر دوں
 گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ جو کچھ فرما رہے ہیں۔ وہ مائیک میں فرمائیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! فیصل آباد ضلع میں Toll Tax کے بارے میں ایک رپورٹ ایوان
 میں پیش ہونی تھی۔ میں نے یہاں پر پوائنٹ آؤٹ کیا تو راجہ بشارت صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ

میں اس رپورٹ کو کل انشاء اللہ تعالیٰ ایوان میں پیش کر دوں گا۔ اگلے دن میں راجہ صاحب کو طا تو انہوں نے کہا کہ ڈی جی چھٹی پر گیا ہوا ہے تو اسی اجلاس کے دوران میں اس رپورٹ کو ایوان میں پیش کر دوں گا۔ میری گزارش یہ ہے کہ کافی دن گزر گئے ہیں اور انہوں نے وعدہ بھی کیا ہوا ہے کہ میں اس کو ایوان میں پیش کروں گا لہذا اس بارے میں میری گزارش ہے کہ وہ اس کی کاپی آپ کو بھی دیں اور اس کو ایوان میں بھی پیش کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! راجہ صاحب کا یہ فرمانا بالکل درست ہے کہ میں نے ایوان میں یہ commit کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی اجلاس میں ہم اس کو پیش کریں گے۔ اس کی سری کل میں آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا اور آپ بے شک اس کی کاپی معزز رکن کو دے دیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ میں خود ذاتی طور پر ہی انہیں اس کی کاپی دے دوں گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر، یہ تحریک نمبر 694/04 رانا آفتاب احمد خان، جناب سمیع اللہ خان اور ڈاکٹر احمد معظم صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، رانا آفتاب احمد صاحب!

محکمہ ایکسائز موٹر برانچ کے اہلکاران کی جانب سے رجسٹریشن

ٹرانسفر اور ڈپلیکیٹ کاپی کے حصول میں مشکلات

رانا آفتاب احمد خان، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ ایکسائز لاہور موٹر برانچ میں تعینات اہلکاروں نے اسجینٹوں کے بغیر نیو رجسٹریشن ٹرانسفر اور duplicate کاپی کا حصول ناممکن بنا دیا ہے۔ مذکورہ رجسٹریشن کے بارے آنے والے افراد کو

متعلقہ ٹیکس مختلف حیل و بہانے مثلاً شامی کارڈ کی کاپی تصدیق شدہ نہ ہے، موٹر سائیکل لائسنس انجن کا نمبر لمبر ہے وغیرہ کا کہہ کر کالڈزات واپس کر دیتے ہیں۔ پریشان حال افراد جب دفتر سے باہر آتے ہیں تو باہر کھڑے ایجنٹ ایک ہزار روپے لے کر آدھے گھنٹے میں وہی رجسٹریشن کروا دیتے ہیں۔ محکمہ ایکسٹرنل براؤننگ ٹیکسوں کی طرف سے ناجائز طریقے سے تنگ کرنے کی خبر چھپنے سے لاہور کے عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ تحریک کسی مخصوص واقعہ سے مستعلق نہ ہے اور یہ عمومی نوعیت کی ہے۔ اس میں کوئی مخصوص واقعہ بیان نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی اس میں کوئی فوری اہمیت کا کوئی نکتہ ہے، نہ ہی کسی حساس واقعہ کا ذکر ہے اور نہ ہی کسی transaction کا ذکر ہے کہ پیسے کالین دین ہوا ہے کہ جس کی تفتیش کی جاسکے۔ لیکن میں ایوان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اس تحریک کے الفاظ پر غور کیا جائے تو خود ہی فرماتے ہیں کہ رجسٹریشن اتھارٹیز شامی کارڈ کی تصدیق شدہ فونو کاپی مانگتے ہیں یا موٹر سائیکل لائسنس کا کہتے ہیں یا انجن لمبر ہے تو آنے دن جتنی بھی خرابیاں سامنے آتی ہیں اس میں انجن کے لمبر ہونے کی اور گاڑیوں کے نہ ہونے کی وجہ سے اگر رجسٹریشن ہوتی ہے تو وہ غیر قانونی ہے۔ ہمارے دفاتر کے منتنے بھی اہلکاروں کا جہاں تک یہ مطالبہ ہے وہ اگر ان چیزوں کا تقاضا کرتے ہیں تو یہ قانونی تقاضا ہے لیکن جہاں تک وہاں پر رجسٹریشن کا حال ہے۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اوسطاً لاہور آفس میں 550 گاڑیاں روزانہ وصول کرتے ہیں۔ 6 کھڑکیاں بنائی گئی ہیں۔ 20 اہلکار اس کے لئے مختص کئے گئے ہیں اور باہر LCD سکرین لگائی گئی ہے جس پر پیسوں کا حساب کتاب آتا ہے کہ کتنے پیسے بنتے ہیں تاکہ کسی قسم کی ہیرا پھیری نہ ہو سکے۔ ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے اور اصل کالڈزات ہم گاڑی رجسٹریشن کروانے والے مالک کو واپس کرتے ہیں۔ جہاں تک انہوں نے سہا کہ وہاں پر اہلکار تنگ کرتے ہیں تو میں

اپنے ساتھی رکن کو یہ بتانا چاہوں گا کہ گزشتہ ایک سال میں جو 20 پرانے اہکار وہاں پر کام کر رہے تھے ان کو تبدیل کر دیا گیا ہے، 2 کو برطرف کیا گیا ہے اور جہاں تک اعتراضات کا تعلق ہے تو ان کو رفع کرنے کے سنے ہدایت کی گئی ہے کہ جو بھی گاڑی کی رجسٹریشن کروانے آتا ہے اس کی مکمل رہنمائی کی جائے اور جتنے اعتراضات لگائے جائیں وہ تحریری طور پر دیئے جائیں اور تحریری اعتراض نامہ وصول کروایا جاتا ہے تا کہ بعد میں اہکار مزید اعتراضات کا اضافہ نہ کر سکے۔ جہاں تک duplicate copy بنوانے کا تعلق ہے تو اس کی واضح ہدایت ہیں کہ 72 گھنٹے کے اندر duplicate copy جاری کر دی جانے کی بشرطیکہ اس کی تمام ضروریات مثلاً ایف۔ آئی۔ آر، شناختی کارڈ، نو کن کھان پر ادا کئے گئے ہیں یا سابقہ جتنا بھی ریکارڈ اس کے ساتھ موجود ہو گا تو 72 گھنٹے کے اندر اسے duplicate مل جانے گی۔ اس کے علاوہ مزید vigilance کو بڑھانے کے سنے ہم نے 16 کلوز سرکٹ کیمرے لگانے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ شکایت سیل قائم کیا ہے۔

اس کے علاوہ میں جو کہنا چاہتا ہوں کہ پہلے 3 ای۔ٹی۔ اوز بطور موثر رجسٹریشن اتھارٹیز کام کر رہے تھے ہم نے ان کی تعداد میں مزید ایک کا اضافہ کیا ہے اور اس وقت 4 ای۔ٹی۔ اوز اور ایک ڈائریکٹر ہر وقت وہاں موجود ہوتا ہے جو کہ عوام کی مشکلات کو حل کرنے کے سنے ہر وقت تیار رہتے ہیں لیکن جہاں تک ایجنٹ مافیا کا تعلق ہے تو اس کا وجود ہے لیکن اس کے وجود کی واحد وجہ یہ ہے کہ ہم میں سے اکثر لوگ قطار میں گناہیں نہیں کرتے اور جب کوئی شخص قطار میں گناہیں نہیں کرتا اور جس کسی کو بھی وہ کاغذات دے گا جو بھی لائن میں گئے گا وہ اس کی جو بھی فیس ہے وہ وصول کرتا ہے۔ تو میں یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے اہکاروں کی جو بھی خرابیاں سامنے لائی جاتی ہیں ہم اس پر action لیتے ہیں اور سختی کے ساتھ قانون پر کاربند ہیں اور مزید یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک سختی کا عالم ہے تو ملتان میں ہم نے تین لوگوں کو محفل کیا ہے، پاک پتن میں 2 کو اور فیصل آباد میں 15 کو، شیخوپورہ میں 3 کو اور لاہور میں جیسا کہ پہلے عرض کیا کہ 2 کو فارغ کیا ہے۔ نکلنے کی طرف سے کسی قسم کی کوئی سختی نہیں ہو رہی اور سیکرٹری، منسٹرز، ڈی جی، ایڈیشنل ڈی جی اور وہاں پر موجود ڈائریکٹر ہر طرح سے عوام کی

خدمت کے لئے ہر وقت موجود ہیں اور ہم حاضر ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، یونٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری منسٹر صاحب نے یہ کہا کہ شناختی کارڈ کی تصدیق شدہ کاپی پاسنے تو ان کے علم میں اضافہ ہونا چاہئے کہ جب میرے پاس اصل شناختی کارڈ ہے تو وہ آکھسریا کھر کر بیٹھا ہے تو وہ دیکھنے کے بعد he can see the original

جناب سیکرٹری رشوت کی رسید نہیں ہوتی ہے۔ آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر رشوت نہیں لی جا رہی تو وہاں پر موثر برانچ میں کھر کوں کی پوسٹنگ پیسوں سے ہی ہوتی ہے۔ آپ دیکھیں کہ پی سی ہوٹل وغیرہ میں جو licensed liquor shops ہے تو وہاں پر پیسے اور سٹارٹس یہ recruitment ہوتی ہیں۔ یہاں پر یہ issue بھی raise ہوا ہے یہ غلط کہہ رہے ہیں۔ اس میں یہ ہے کہ ہم نے دو پکڑنے اور چار پکڑنے وہاں پر 120 آدمی ہیں یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے 20 ٹرانسفر کئے ہیں باقی 100 آدمی تو وہیں پر بیٹھے ہوئے کام کر رہے ہیں there must be reshuffling of the officers وہاں پر کرنے کے بعد میری اپنی گاڑی کی کاپی کم ہو گئی تھی تو مجھے پتا ہے کہ میں نے کیسے واپس لی۔ رجسٹریشن کی اور رجسٹریشن کاٹل کم گئی ہے میرا ایشو یہ ہے کہ میں نے ایک نشان دی کی ہے کہ رجسٹریشن برانچ میں کرپشن ہے۔ ہو سکتا ہے کہ پہلے 100 فیصد ہو اور اب کھرے لگانے سے 5 فیصد کم ہو گئی ہو تو آپ کا کیا خیال ہے کہ کوئی کھر کی میں پیسے پکڑانے کا it is always done through the agents جو باہر بیٹھا ہوتا ہے اس کے لئے

He should take proper measures instead of defending the department that there is no corruption. Corruption is very much there whether it is in Registration Branch or it is in Property Tax

یہ sale of liquor میں corruption ہے that exists اگر یہ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے

1% corruption increase کر لی ہے۔ he should not defend the Govt. department مگر وہاں corruption ہو رہی ہے اگر یہ چاہیں تو میں انہیں کل corruption ہوتی دکھا دوں گا مگر اس کو یہ غلط defend کر رہے ہیں۔ میری اپنی گاڑی کی کاپی کم ہوتی ہے اور مجھے through somebody request کر کے لینی پڑی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، منسٹر صاحب نے جو بیان دیا ہے تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس کو improve کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور مزید آپ جو کہہ رہے ہیں وہ اس کا بھی نوٹس لیں گے اور اس کو کنٹرول کریں گے۔

ملک اصغر علی قیصر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، ملک صاحب!

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ فیصل آباد کے اندر ہزاروں کے حساب سے گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں، اہلکاروں نے اصل کاغذات نکال کر ان کو دوسری گاڑیوں جو ہمیں اور دوسرے اضلاع سے غیر قانونی طور پر لائی جاتی ہیں، ان کو رجسٹرڈ کیا اور تقریباً تین ماہ سے تین ماہ اس واقعے کو جو پچھلے ہیں۔ پولیس نے لوگوں کی 50/60 گاڑیاں پکڑی ہیں۔ ایک آدمی اگر گاڑی خرید کرتا ہے اور وہ ایکسٹرا اینڈیکسٹیشن سے باقاعدہ سرٹیفکیٹ لیتا ہے کہ یہ گاڑی صحیح رجسٹرڈ ہے۔ اس کو وہ purchase کر لیتا ہے۔ اب اس میں اس purchaser کا کیا تصور ہے کہ محکمہ ایکسٹرا اینڈیکسٹیشن فیصل آباد خود ہی انہیں سسٹم دیتے رہے کہ یہ گاڑی کلتیر ہے؛ اب وہ گاڑیاں سیکٹروں کی تعداد میں فیصل آباد کے تھانوں میں کھڑی ہیں۔ مالکان جنہوں نے روپے دے کر وہ گاڑیاں خریدی تھیں وہ غور ہو رہے ہیں اور ابھی تک متعلقہ اہلکاروں کو صرف suspend کیا گیا ہے۔ کوئی انہیں major punishment نہیں دی گئی اور inquiry کسی نتیجے پر نہیں پہنچی۔ میں جناب! سے استدعا کرتا ہوں کہ فیصل آباد کے لوگ اس میں بری طرح بھٹنے بونے میں اور یہ بہت بڑا سیکشن ہے۔ مذکورہ اس کو جلد از جلد پینڈنگ میں تک پہنچائیں اور جو لوگ اس کے دمداران ہیں ان کو نہ صرف نوکریوں سے نکالا جائے بلکہ ان کے خلاف فوجداری پر سچے درجے نئے

جائیں اور جن لوگوں نے گاڑیاں as a bona fide purchase کی ہیں ان کو وہ گاڑیاں واپس کی جائیں کیونکہ اس میں ان کا کوئی تصور نہیں ہے کیونکہ وہ گاڑیوں پر لوڈنگ کرتے تھے اور اب وہ بے روزگار ہیں اور ان کی families بھوکے بیٹھی ہیں۔ اس سلسلے میں منسٹر صاحب کیا فرمانا چاہیں گے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی وزیر ایکسٹرا

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سیکرٹری امبر موصوف نے جس درد مندی کا اظہار کیا ہے وہ بالکل سچا ہے اور اسی احساس اور جذبے کے تحت میں نے عرض کیا ہے کہ 15 لوگوں کو ہم نے مسئلہ کیا ہے جس میں ایک ای۔ٹی۔ او ایک اے۔ای۔ٹی۔ او تین انسپکٹرز اور 10 کلرکس شامل ہیں اور ہمیشہ ملازمین کو ملازمت سے برطرف کرنے کے لئے ایک کارروائی ہوتی ہے اور اس کے لئے preliminary inquiry ہوتی اس کے بعد انکو آئی آفیسر مقرر کیا جاتا ہے اور طریق کار کے مطابق ہم کسی بھی کریٹ اکیٹل کی نہ تو سرپرستی کر رہے ہیں اور نہ ہی آئندہ کریں گے۔ اس سے پیشتر میں نے جو اقدامات کئے ان کے بارے میں نے عرض کیا تھا کہ لاہور کے اندر ایک تجربے کے طور پر شروع کیا ہے کہ original کاغذات ہم واپس کر دیتے ہیں اور ان کی فوٹو کاپی رکھتے ہیں اور جہاں تک آفتاب احمد خان صاحب پوچھ رہے تھے کہ شناختی کارڈ کی کاپی کیوں مانگتے ہیں، تو چونکہ شناختی کارڈ کی کاپی ہم نے اپنے ریکارڈ میں رکھنی ہوتی ہے۔ اصل کاغذات لوٹا دیتے ہیں اور باقی ریکارڈ کمپیوٹر کو feed کر رہے ہیں اور اس طریق کار کو باقی اضلاع تک پہنچا رہے ہیں۔ جہاں تک انفرادی مشکلات کا مسئلہ ہے یا دوسری جتنی بھی چیزیں ہیں ان کے سنے میرا دفتر، سیکرٹری ڈی جی حاضر ہیں۔ میں نے کہا ہے کہ کسی کے بھی knowledge میں کوئی رکاوٹ پیش آنے تو ہم میں سے کوئی بھی شخص ان کی خدمت کے سنے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرے گا اور اس کے علاوہ جو تجاویز آئیں گی ہم ان پر انشاء اللہ تعالیٰ عمل کرنے کے سنے تیار ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، next is 696/04 ہے جی۔

ٹاؤن ہال لاہور میں زندہ لوگوں کے ڈیٹہ سرٹیفکیٹس

اور بوگس ناموں کا اندراج

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہریں" مورخہ 30 جولائی 2004 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ سی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے عوام کی سہولت کے لئے ٹاؤن ہال لاہور میں ون ونڈو کمپیوٹرائزڈ برتھ اینڈ ڈیٹہ سرٹیفکیٹ کا سسٹم متعارف کروایا مگر اس وقت صورتحال یہ ہو چکی ہے کہ ایجنٹ حضرات ریکارڈ کپور اور کمپیوٹر انچارج کے ساتھ مل کر رشوت کا بازار گرم کر کے زندہ لوگوں کو ڈیٹہ سرٹیفکیٹ اور جعلی ناموں کے بوگس اندراج دوسرے ناموں سے کروا کر ہزاروں روپے بٹور رہے ہیں جبکہ ون ونڈو سسٹم میں جانور اور اصلی برتھ سرٹیفکیٹ کا حصول ناممکن ہو گیا ہے۔ زندہ لوگوں کو ڈیٹہ سرٹیفکیٹ اور جعلی ناموں کے بوگس اندراج دوسرے ناموں سے جاری کرنے کی خبر پچھنے سے صوبہ بھر کے عوام میں شدید اضطراب پیدا جانے لگا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

(اس موقع پر ایوان میں نماز مغرب کی اذان سنائی دی)

(اس مرحلے پر جناب قائم مقام سپیکر شوکت حسین مزاری نے 15 منٹ

کے لئے نماز مغرب کا وقفہ کیا)

(نماز مغرب کے وقفے کے بعد 6:40 پر جناب قائم مقام سپیکر

کو کسی صدارت پر متشکل ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر، راجہ ریاض صاحب نہیں ہیں۔

راجہ آفتاب احمد خان، جناب وائس اوور سکریٹری، کمرے میں اب جواب آتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، منسٹر صاحب! آپ نے تحریک اتوار کے کار نمبر 696714 کا جواب

دی ہے۔

وزیر مقامی حکومت ودیسی، شگریہ جناب سپیکر اور زبیر "خبریں" مورخہ 30-جولائی 2004 میں شائع شدہ یہ خبر اس حد تک درست ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے عوام کی سولت کے لئے جناح ہال میں ون ونڈو کمپیوٹرائزڈ سرٹیفکیٹ اموات کے اجراء کا سسٹم متعارف کروایا ہے لیکن یہ خبر حقیقت پر مبنی نہ ہے کہ زندہ لوگوں کے سرٹیفکیٹ اموات اور جعلی ناموں کے بوگس اندراج سے ہزاروں روپے بخرے جا رہے ہیں اور یہ بھی غلط ہے کہ ون ونڈو سسٹم میں جائز اور اصلی پیدائش سرٹیفکیٹ کا حصول ناممکن ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! اصل صورتحال یہ ہے کہ پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2001 کے نفاذ کے بعد ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن آفیسر لاہور کی جانب سے جاری شدہ standard operation procedure for Registration of Deaths کے مطابق ہر یونین کونسل انتظامیہ اپنی حدود کے اندر وقوع پذیر ہونے والی پیدائش اور اموات کی رجسٹریشن کرنے کی پابند ہے۔ آرڈیننس کے حیران کن نمبر 9 کے مطابق ہر یونین کونسل پیدائش اور اموات کے رجسٹر میں اندراج کے بعد تمام کوائف کی مدد سے وار رپورٹ ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ اور آفیسر انسداد امراض و بائیو کونسل کی سطح پر پیدائش کے ریکارڈ کو یکجا اور کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے ارسال کرے گی۔ 20 سال سے زائد عرصے کے لیے اندراج پیدائش کے کیس پر ڈیٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو کی تصدیق کے بعد اندراج کی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ واضح رہے کہ جناح ہال میں سرٹیفکیٹ پیدائش و اموات کے اجراء کے سلسلے میں ون ونڈو کاؤنٹر 1999 میں قائم کیا گیا تھا۔ نیا ضلعی نظام متعارف ہونے کے بعد چونکہ رجسٹریشن پیدائش و اموات کے اندراج کا اختیار یونین کونسلوں کو سونپ دیا گیا ہے جبکہ جناح ہال میں قائم ون ونڈو کاؤنٹر کو دوبارہ بند کیا گیا تھا لیکن پبلک کے مطالبے اور سولت کے پیش نظر ضلع ناظم صاحب کے حکم سے ون ونڈو کاؤنٹر کو دوبارہ بحال کر دیا گیا ہے۔ جناح ہال میں چونکہ قیام پاکستان سے پہلے پیدائش و اموات کا ریکارڈ موجود ہے اور پیدائش کے کمپیوٹرائزڈ سرٹیفکیٹ اور اموات کے سرٹیفکیٹ جناح ہال سے جاری ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں درخواست گزار اپنی درخواست مقرر کردہ فیس تک میں جمع کروانے کے بعد اپنے کاغذات ون ونڈو کاؤنٹر پر جمع کروا دیتے ہیں اور مقررہ وقت پر اس counter سے certificate

حاصل کر لیتے ہیں۔

جناب سیکرٹری اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ عوام کو ایک سوت فراہم کرنے کے لئے یہ counter قائم کیا گیا اور یہ ایک اضافی سوت ہے۔ جیسا کہ میں نے جواب میں عرض کیا ہے کہ اصل صورتحال یہ ہے کہ اب یہ اختیار متعلقہ یونین کونسل کو ہے۔ یونین کونسل کی سطح پر رجسٹر اموات و پیدائش رکھے گئے ہیں اور وہیں پر درج ہوتے ہیں اور وہیں سے نقل جاری ہوتی ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ پیرا نمبر 9 کے مطابق جس طرح ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر نے ایک ایئر جاری کیا تھا کہ کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ کو maintain کرنے کے لئے اس کی ایک کاپی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو بھی دے دی جائے تو اس لئے ایک اضافی سوت کے لئے یہ نیا طریق کار رائج کیا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک double check ہے۔ اگر یہاں سے کوئی غلط سرٹیفکیٹ جاری بھی ہو جاتا ہے تو پھر اس کا اصل ریکارڈ یونین کونسل کی سطح پر ہے اور اسے کسی طور پر تبدیل نہیں کیا جاسکتا ہے۔ لہذا میری یہ گزارش ہے کہ یہ خبر مفرد سے پرہیز ہے اور کسی طور پر بھی یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ یونین کونسل میں کوئی اور ریکارڈ ہو اور ضلعی حکومت والے کوئی اور ریکارڈ جاری کر دیں۔ جب تک دونوں ریکارڈ یکساں نہیں ہوں گے تب تک ان کی eligibility نہیں بنے گی لیکن اس کے باوجود کہیں پر اس قسم کی کوئی تفریق پائی جائے یا غلط سرٹیفکیٹ جاری ہو جائے تو اس کے لئے ایک مناسب طریق کار موجود ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت تک سنی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو اس سلسلے میں کوئی شکایت بھی موصول نہیں ہوئی لیکن میں اس معزز ایوان اور معزز رکن جنہوں نے یہ تحریک اتوانے کا پیش کی ہے کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر ان کے پاس اس بات کی کوئی شکایت موجود ہے تو ہم باقاعدہ اس کی انکوائری کروانے کے لئے تیار ہیں۔ اگر کوئی ابھار اس قسم کی بے حاشیگی میں طوط پٹا گیا تو ہم اس کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے بھی تیار ہیں اور اس سلسلے میں ہماری طرف سے کوئی ہتھیچھاہٹ نہیں ہو گی۔ ہم نے تو صرف عوام کو سوت دینے کے لئے یہ ایک ون ونڈ کاڈنر سسٹم شروع کیا تھا لیکن اگر سوت کی بجائے وہاں پر کوئی غلط کام کر رہا ہو تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کے خلاف ہر ممکنہ کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ شکریہ

رانا آفتاب احمد خان، ٹھیک ہے، جناب!

جناب قائم مقام سپیکر، It's being disposed of اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 6977/04 جناب محمد وقاص کی ہے۔

محکمہ بہبود آبادی میڈیکل آفیسرز کو نئی شرائط

پر تجدید کنٹریکٹ کی پیش کش

جناب محمد وقاص، شکریہ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی تھی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ بہبود آبادی پنجاب نے contract پر بھرتی کئے گئے میڈیکل آفیسرز جو گزشتہ دس سال سے ملازمت کر رہے ہیں کو نئی شرائط پر تجدید کنٹریکٹ کی پیش کش کی ہے۔ جس کے مطابق ان کی تنخواہوں کو 15,000 روپے ماہانہ پر منجمد کر دیا گیا ہے اور ان سے الاؤنسز اور سالانہ اضافہ کی سوت واپس لے لی ہے۔ اس طرح ہر میڈیکل آفیسر کی تنخواہ میں ماہانہ 5 سے 7 ہزار روپے کمی واقع ہو گئی ہے۔ اس معاملہ سے محکمہ بہبود آبادی سے متعلق تمام آفیسرز، ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف شدید پریشان اور اضطراب کا شکار ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، لا، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! منغلہ منسٹر کے بہنوئی فوت ہو گئے تھے جن کا آج کراچی میں پہلیم ہے۔ اس لئے وہ آج ایوان میں موجود نہیں ہیں لہذا گزارش ہے کہ اگر آپ اس کو pending فرمائیں تو مناسب ہو گا۔

جناب محمد وقاص، جناب والا! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے 'اسے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوا نے کار نمبر 700/04 ملک محمد اقبال چنڑ، سر اعجاز احمد ایٹلانہ اور بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ کی طرف سے ہے۔

عوامی میلوں کی آڑ میں جوئے، شراب خانے

اور رقص کی محفلیں

بیگم رحمانہ جمیل، شکر، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے کروڑوں روپے کی لاگت سے لاہور شہر میں عوام کی تفریح کے لئے پارکس بنائے ہیں جن سے روزانہ ہزاروں افراد استفادہ کرتے ہیں مگر کچھ عرصہ سے ان پارکوں کو پارکس اینڈ پارٹیچر اتھارٹی کے کنٹرول میں دے دیا گیا ہے۔ یہ اتھارٹی اب ان پارکوں میں مختلف لوگوں سے پیسے لے کر عوامی تفریحی میلے لگانے کی اجازت دے رہی ہے۔ جن پارٹیوں کو یہ میلے لگانے کی اجازت دی جاتی ہے ان میں اکثریت لوگوں / پارٹیوں کی goodwill اچھی نہیں ہے۔ یہ پارٹیاں ان عوامی میلوں کی آڑ میں ان پارکوں میں جوئے، شراب خانے اور رقص و سرود کی محفلیں لگانے شروع کر دیتی ہیں جس سے نہ صرف عوام کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ ان پارکوں کے درخت اور گھاس وغیرہ بھی خراب ہوتے ہیں۔ اس کی تصدیق روزنامہ "توانے" وقت "مورخہ" 29 جولائی 2004 کی خبر سے کی جاسکتی ہے جس کے مطابق ناظم راوی ناؤن نے وزیر اعلیٰ اویاض علی ناظم لاہور سے گزارش کی ہے کہ ان کے علاقے کے دو پارکوں میں اس اتھارٹی نے جو عوامی تفریحی میلے لگانے ہونے ہیں ان میں وہ عوامی تفریحی میلے نہ لگانے جائیں کیونکہ یہ جوئے کے اڈے ہیں لہذا ان کو فوراً ختم کروایا جائے اور اس کے ذمہ داران جو عوام کو لوٹ رہے ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے کیونکہ ان پارکوں میں جوئے میلے لگے ہوئے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ تحریک اتوائے کار میں جن معاشرتی برائیوں کے خاتمے پر زور دیا گیا ہے۔ بلاشبہ وہ معزز ممبران کے معاشرتی ربط عوام سے ہمدردی اور اصلاح معاشرہ کا بین ثبوت ہے۔ یہاں اس امر کی وضاحت بے جا نہ ہوگی کہ پی۔ ایچ۔ اے کے زیر انتظام پارکوں میں میلوں فیسیوں کی اجازت ہمیشہ سے ہوتی رہی ہے۔ جو کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے این۔ او۔ سی سے مشروط ہوتی تھی۔ پی۔ ایچ۔ اے کی اجازت صرف بگ کے استعمال کے لئے ہوتی ہے۔ جس سے پی۔ ایچ۔ اے کو تمدنی ہوتی ہے۔ پارکوں میں ایسے میلے پی۔ ایچ۔ اے کے قیام سے قبل بھی منع ہوتے رہے ہیں۔ جہاں تک راوی ٹاؤن کے دو پارکوں میں پی۔ ایچ۔ اے سے مشروط اجازت کا تعلق ہے۔ ٹیکسٹائل گیٹ پارک میں مید لگانے کی اجازت پی۔ ایچ۔ اے نے نہیں دی ہے۔ ادارہ نے پارک کے ناجائز قبضے کے خلاف جی تھانہ میں پروج درج کروا رکھا ہے۔ اس سلسلے میں گرفتاریاں بھی ہوتی ہیں۔ مینار پاکستان کی گراؤنڈ میں کئی ایرانی سرکس کو سرکس لگانے کی اجازت سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے این۔ او۔ سی سے مشروط ہے۔ اس سرکس کی شرت ابھی ہے اور جوئے وغیرہ کی شکایت آج تک موصول نہ ہوتی ہے۔ ناظم راوی ٹاؤن نے مسیٰ چودھری محمد جاوید کو چٹھی 11370 مورخہ 03-08-2004 کے تحت میلے کی اجازت دی ہے۔ جس کو جاری کرنے کے وہ مجاز نہ ہیں۔ اس سے قبل بھی ناظم راوی ٹاؤن ڈسٹرکٹ ناظم راوی ٹاؤن کی ہدایت کے باوجود ایسے این۔ او۔ سی جاری کرتے رہے ہیں۔ اس اجازت کی نقل میرے پاس موجود ہے۔ قطع نظر محکمہ ہذا کو جوئے وغیرہ کا کوئی علم نہ تھا اور نہ کبھی اس کی شکایت موصول ہوئی ہے۔ جہاں تک اجزائی خبروں کا تعلق ہے ناظم راوی ٹاؤن کے بیانات پر معنی ان خبروں کی تردید تھاٹائی کر چکی ہے۔

جناب والا! اسی حرح کی ایک تحریک اتوائے کار نمبر 693 جیلے پیش ہو چکی ہے۔ جس پر پہلے بھی میں بیان دے چکا ہوں۔ یہ راوی ٹاؤن کے جو ناظم ہیں وہ مجاز تھاٹائی بھی نہیں ہیں۔ اس پر ناظم لاہور کا بھی بیان آچکا ہے کہ انہوں نے اپنی تھاٹائی کو access کر کے اجازت دی تھی۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! وزیر موصوف نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ناظم راوی ناؤن کو اس کا کوئی اختیار نہ تھا اور انہوں نے اپنی اتھارٹی access کر کے استعمال کی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بات پر تو ان کی تحریک اتوانے کار کو accept کرنی چاہیے۔ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ انہوں نے بالکل ٹھیک توجہ دلائی ہے۔ جو کچھ انہوں نے کیا ہے اور وہاں پر میلوں ٹھیلوں کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے۔ جوئے کے بڑے بڑے جو کار وہاں پر چل رہے ہیں۔ معاشرے کی قدروں کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ اس کو روکنا چاہیے اور وزیر موصوف کے بیانات بھی آنے کے انہوں نے facts کو درست تسلیم کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ ناظم راوی ناؤن نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔ میں وزیر محترم سے درخواست کرتا ہوں کہ اس تحریک کو accept کروائیں تاکہ ان کے خلاف کارروائی ہو سکے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب والا! ان کے خلاف مقدمہ درج ہو چکا ہے and we will

take strict action against them کہ جو مجرم قرار پائے اس کو سزا دیں۔

We will take the correct remedial measures and let this case be decided and the culprit will be punished

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! جو مقدمہ درج ہوا ہے اس کی ایف۔ آئی۔ آر کی تفصیل بھی بتائیں اور جن کے خلاف یہ مقدمہ درج ہوا ہے ان کے نام بھی بتائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! جس ناظم نے misuse of authority کی ہے اس کے خلاف کیا action لیا گیا ہے۔ اس کے متعلق بھی اس ایوان کو بتایا جائے۔

سید ناظم حسین شاہ، یو اینٹ آف آرڈر۔ جناب سیکرٹری! میں اس پر سب کی رونگ چاہوں گا کہ جب موصوف نے یہ confession کیا ہے یہ accept کیا ہے کہ انہوں نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے تو پھر یہ تحریک اتوانے کار accept ہوئی چاہیے اور جب وزیر موصوف بھی اس کے اوپر agree ہیں تو میں اس پر آپ کی رونگ چاہتا ہوں۔ اس تحریک تو کو بھی

accept کرنا چاہیے۔ جناب سیکرٹری ایسی میری آپ سے submission ہے۔
وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب سیکرٹری میں یہ گزارش کروں گا کہ وہاں کے جو ناظم تھے

Actually he was not aware of his authority. He has made a mistake which he is not supposed to do that

سید ناظم حسین شاہ، جناب سیکرٹری میں یہ گزارش کروں گا کہ

Sir, ignorance is no excuse in law.

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! جرم کرنے کے بعد یہ نہیں کہا جاسکتا کہ میں نے نہیں کیا۔ جن لوگوں کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر درج ہوئی ہے۔ ان کے نام بتائیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، اس وقت میرے پاس ایف۔ آئی۔ آر کی کاپی نہیں ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! ایف۔ آئی۔ آر تو اتنی جگہ پر ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ محکمہ طور پر یہ اس کے خلاف کیا کارروائی کرتے ہیں؟ (قطع کلامیں)

چودھری اصغر علی گجر، ساڈی کسی گل دا جواب وی تے دیو۔ تسی تے منڈے ہتھ رکھ کے بیٹھے او۔ میں اب پرچہ رہا ہوں کہ ہم جو سوال کر رہے ہیں ان کا جواب یہاں پر دیا جائے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری میں یہ گزارش کروں گا کہ۔

جناب قائم مقام سیکرٹری میں ابھی آپ کو موقع دیتا ہوں۔ شاہ صاحب! آپ نے جو point

raise کیا ہے۔

سید ناظم حسین شاہ، میں یہ عرض کروں گا کہ He was ignorant تو میں اس پر بھی آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ۔

ignorance of law is acceptable but it is not acceptable at all. Sir

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! انہوں نے پروجہ درج کروایا ہے۔ یہ بتادیں کہ اس میں کونسی

دفعت نکالی ہیں۔ بتائیں! یہ صرف اتنا بتادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف نے بالکل درست فرمایا ہے۔ میں جناب! کی توجہ اس تحریک اتوانے کار کی طرف مبذول کروانا چاہوں گا۔ اس میں یہ کھا گیا ہے کہ جس سے نہ صرف عوام کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ ان پارکوں کی کھاس وغیرہ بھی خراب ہو جاتی ہے۔ اس کی تصدیق روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 29 جولائی 2004 کی خبر سے ہوتی ہے جس کے مطابق راوی ماڈن کے ناظم نے وزیر اعلیٰ اور ضلع ناظم لاہور سے گزارش کی ہے کہ ان کے علاقے کے دو پارکوں میں اس اتھارٹی نے جو عوامی تفریحی میلے لگائے ہیں وہ عوامی تفریحی میلے نہیں۔ یعنی یونین کے ناظم نے اس کی اجازت نہیں دی ہے بلکہ پی۔ ایچ۔ اے نے جو اجازت دی تھی اس کو منسوخ کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب کو کھا ہے۔ جناب والا! مجھے اپنی بات کو مکمل کر لینے دیں تو جس طرح وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ یہ درست بات ہے کہ راوی ماڈن کے ناظم نے اجازت نہیں دی ہے اور نہ ہی وہ اجازت دینے کے مجاز تھے۔ یہی کیانی صاحب نے بھی فرمایا ہے۔

آوازیں، نہیں، نہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! کیانی صاحب خود اس بات کی وضاحت کر دیں کہ انہوں نے کہا ہے۔

سید ناظم حسین شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، شاہ صاحب! آپ نے پہلے جو point raise کیا ہے۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب والا! میرا دوسرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، شاہ صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر ابات یہ ہے کہ راجہ صاحب بھی ہمارے لئے محترم ہیں یہ وزیر صاحب بھی ہمارے لئے محترم ہیں پہلے یہ دونوں فیصد کر لیں کہ statement کس کی صحیح ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے acced نہیں کیا یہ کہتے ہیں acced کیا ہے تو Sir correct themselves پہلے دونوں کو یہ فیصد کر لینے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! میں یہ اجازت چاہوں گا کہ اس تحریک اتوانے کار کا جواب دینے کی اگر آپ مجھے اجازت دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ کیانی صاحب نے درست فرمایا تھا کہ اس سے پہلے بھی بالکل identical ایک تحریک اتوانے کار آئی تھی اور جس کو Chair نے خلاف ضابطہ قرار دیا تھا۔ اس میں یہ کہا گیا تھا کہ یہ جو پارکس ہیں ان میں جوئے یا اس طرح کی جو غیر اخلاقی حرکات ہو رہی ہیں۔ جوا، ہو رہا ہے یا اور کوئی غیر اخلاقی چیز لوگ شراب بھی پیتے ہیں۔ اس کے جواب میں میں نے اس وقت بھی یہ گزارش کی تھی کہ باقاعدہ این۔ او۔ سی سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے یا ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جاری کیا جاتا ہے اس کے مطابق ان کو پابند کیا جاتا ہے کہ وہ اس قسم کی کسی غیر اخلاقی حرکات میں ملوث نہیں ہوں گے۔ یہ categorically ہم نے کہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی میں نے یہ کہا تھا کہ اگر کہیں ان شرائط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، ان ہدایات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یا اس اجازت نامے میں جس پر باقاعدہ انہوں نے دھتھلکے ہوتے ہیں اس کی کسی حق کی اگر خلاف ورزی ہوتی ہے تو ان کے خلاف کارروائی کی جاسکتی ہے۔ جس طرح وزیر صاحب نے فرمایا ہے چونکہ جواب انہوں نے دیا ہے۔ تفصیلات ان کے پاس موجود ہیں کہ اگر کسی نے کسی حق کی خلاف ورزی کی ہے اور وہاں پر اس قسم کی کوئی سرگرمیاں ہو رہی ہیں۔ ہم ان کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ off the record وہ اس وقت نہیں جاسکتے کہ کونسا پرچہ درج ہوا ہے؟ کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی ہونی ہے؟ اگر آپ اس کو pending فرمادیں تو باقاعدہ detail لے

کر آپ کو بتادیں گے کہ کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی ہوئی ہے؟ کتنے لوگوں کے خلاف۔۔۔
 جناب قائم مقام سپیکر، جی، اس کو pending کیا جاتا ہے۔
 وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب والا! میں یہاں پر موجود ہوں۔ (قطع کلامیں)
 جناب قائم مقام سپیکر، اس کو pending کر دیا گیا ہے۔ اب تحریک اتوانے کار کا وقت ختم
 ہوتا ہے۔

تحریک زیر قاعدہ (1) 150 قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب

1997 پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 11 کی خالی

ہونے والی نشست پر کرنے کی منظوری

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ نمبر 150/1 کے
 تحت قائم حزب اقتدار اور قائم حزب اختلاف کے درمیان اتفاق رائے سے شیخ
 امجد عزیز سابق رکن اسمبلی کی رکنیت ختم ہو جانے کی وجہ سے غالی کردہ نشست
 بیلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II پر سید مجاہد علی شاہ پی پی -206 کو ایوان کی جانب
 سے منتخب قرار دیا جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے۔

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ نمبر 150/1 کے
 تحت قائم حزب اقتدار اور قائم حزب اختلاف کے درمیان اتفاق رائے سے شیخ
 امجد عزیز سابق رکن اسمبلی کی رکنیت ختم ہو جانے کی وجہ سے غالی کردہ نشست
 بیلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II پر سید مجاہد علی شاہ پی پی -206 کو ایوان کی جانب
 سے منتخب قرار دیا جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،
 "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب صدرہ 1997 کے قاعدہ نمبر 150/1 کے
 تحت قائم حزب اقتدار اور قائم حزب اختلاف کے درمیان اتفاق رائے سے شیخ
 امجد عزیز سابق رکن اسمبلی کی رکنیت ختم ہو جانے کی وجہ سے غالی کردہ
 نشست پیگ اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II پر سید مجاہد علی شاہ پی پی -206 کو ایوان
 کی جانب سے منتخب قرار دیا جائے۔"
 (تحریک منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو زیر غور لیا گیا)

مسودہ قانون، لینگویج، آرٹ اینڈ کلچر ادارہ پنجاب صدرہ 2004

MR ACTING SPEAKER: Now we take up Government business The Punjab Institute of Language, Art and Culture Bill 2004 Minister for Law'

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move.

"That the Punjab Institute of Language, Art and Culture Bill 2004, as recommended by the Standing Committee on Culture and Youth Affairs, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Institute of Language, Art and Culture Bill 2004, as recommended by the Standing Committee on Culture and Youth Affairs, be taken into consideration at once."

The motion moved and the question is

"That the Punjab Institute of Language , Art and Culture Bill 2004 , as recommended by the Standing Committee on Culture and Youth Affairs , be taken into consideration at once "

(The motion was carried)

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause

CLAUSE - 3

MR ACTING SPEAKER: Now , clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 3 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 4

MR ACTING SPEAKER: Now , clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 4 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 5

MR ACTING SPEAKER: Now , clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law and Parliamentary Affairs and Rana Sana Ullah Khan

Minister for Law may move it!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I
move:

"That in clause 5 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Culture and Youth Affairs, in sub-clause (1), for para (c), the following shall be substituted:-

"(c) three Members of the Provincial Assembly of the Punjab, two from the Treasury to be nominated by the Chief Minister and one from the Opposition to be nominated by the Leader of the Opposition,

Provided that at least one member shall be a woman.

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is

"That in clause 5 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Culture and Youth Affairs, in sub-clause (1), for para (c), the following shall be substituted:-

"(c) three Members of the Provincial Assembly of the Punjab, two from the Treasury to be nominated by the Chief Minister and one from the Opposition to be nominated by the Leader of the Opposition,

Provided that at least one member shall be a woman.

The amendment moved and the question is

"That in clause 5 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Culture and Youth Affairs, in sub-clause (1), for para (c), the following shall be substituted:-

"(c) three Members of the Provincial Assembly of the Punjab, two from the Treasury to be nominated by the Chief Minister and one from the Opposition to be nominated by the Leader of the Opposition;

Provided that at least one member shall be a woman"

(The motion was carried)

MR ACTING SPEAKER: The question is:

"That clause 5 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE - 6

MR ACTING SPEAKER: Now clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE - 7

MR ACTING SPEAKER: Now, clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE - 8

MR ACTING SPEAKER: Now , clause 8 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 8 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 9

MR ACTING SPEAKER: Now . clause 9 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is.

"That clause 9 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 10

MR ACTING SPEAKER: Now . clause 10 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 10 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 11

MR ACTING SPEAKER: Now . clause 11 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 11 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE - 12

MIR ACTING SPEAKER: Now , clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is.

"That clause 12 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 13

MIR ACTING SPEAKER: Now , clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is.

"That clause 13 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 14

MIR ACTING SPEAKER: Now , clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is.

"That clause 14 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 15

MR ACTING SPEAKER: Now , clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 15 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 16

MR ACTING SPEAKER: Now , clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 16 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 17

MR ACTING SPEAKER: Now , clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 17 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 2

MR ACTING SPEAKER: Now , clause 2 of the Bill is under consideration. Since there no amendment in it, the question is:

"That clause 2 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 1

MR ACTING SPEAKER: Now, clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Minister for Law

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move

"That the Punjab Institute of Language, Art and Culture Bill 2004 be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Institute of Language , Art and Culture Bill 2004 be passed "

The motion moved and the question is

"That the Punjab Institute of Language , Art and Culture Bill 2004 be passed "

(The motion was carried)

The Bill was passed

پالیسی بیان

ہاؤسنگ سوسائٹیوں اور ہاؤسنگ سکیموں کے بارے

میں وزیر قانون کا پالیسی بیان

جناب قائم مقام سپیکر، وزیر قانون نے قواعد انضباط کار سوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ 239 کے تحت پنجاب میں ہاؤسنگ سوسائٹیوں اور ہاؤسنگ سکیموں کے نئے اراضی کے حصول کے حوالے سے حکومتی پالیسی کے بارے میں پالیسی بیان دینے کا نوٹس دیا ہے۔ معزز اراکین کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ قاعدہ 239 کے تحت کوئی وزیر اہمیت عامہ رکھنے والے کسی معاملے پر حکومتی پالیسی کے بارے میں اسمبلی میں پالیسی بیان دے سکتا ہے۔ جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ۔ جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج سے چند دن پہلے لیڈ آف دی اپوزیشن اور دیگر اراکین کی طرف سے ایک پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی گئی تھی اور ہاؤسنگ کے شعبے سے متعلق چند حدیثات کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس کے جواب میں چیئر کی طرف سے یہ رونگ آئی تھی کہ سات دن کے اندر اندر گورنمنٹ اس پر اپنا موقف بیان کرے تو آج چیئر کی اس رونگ کی تعمیل میں میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ گورنمنٹ نے

ہاؤسنگ سیکٹر کو بہت اہمیت دی ہوئی ہے۔ ہاؤسنگ ایک ایسی انڈسٹری ہے جس سے تقریباً چچاس کے قریب دوسرے صنعتی اور غیر صنعتی شعبے منسلک ہیں۔ اس ایک شعبے کو ترقی دے کر چچاس شعبوں کو ترقی دی جاسکتی ہے۔ اس کی اسی اہمیت کے پیش نظر صدر پاکستان نے ہاؤسنگ سیکٹر کو انڈسٹری کا درجہ دینے کی بات کی اور اسے مزید سولیات فراہم کرنے کے لئے صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی۔

جناب سپیکر! صدر پاکستان کی ہدایت اور ہاؤسنگ سیکٹر کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی نے بھی اس شعبہ کی ترقی کو خصوصی اہمیت دی ہے۔ اس شعبے کو ترقی دینے کا واحد مہمہ یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے Vision 2004 Programme کے مطابق رواں مالی سال کے دوران۔۔۔۔۔

رانا منہا اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا منہا اللہ خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے اور میں اپنی information کے لئے بھی آپ کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ یہ تحریک وزیر قانون نے پیش کی ہے۔ جناب قائم مقام سپیکر: پیش کر رہے ہیں۔

رانا منہا اللہ خان: یہ تحریک تو پیش نہیں کر رہے۔ انہوں نے تو policy statement دینا شروع کر دی ہے۔ میں تھوڑا late آیا ہوں۔ اگر انہوں نے پیش کر دی ہے تو ٹھیک ہے۔ جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے statement دینی تھی۔

رانا منہا اللہ خان: میری سمجھ میں یہ ہے کہ انہوں نے تحریک پیش کرنی تھی اور اس پر House نے اجازت دینی تھی اور پھر انہوں نے policy statement دینی تھی۔ جناب قائم مقام سپیکر: جازت دے دی ہے۔

رانا منہا اللہ خان: لیکن انہوں نے تحریک پیش نہیں کی۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! آپ کے توسط سے رانا صاحب کی خدمت میں میری عرض ہے کہ اگر 239 کو وہ ملاحظہ فرمائیں تو اس میں ہے کہ،

Statement on matters of public importance . - A

Minister may, with the consent of the Speaker, make a statement on a matter of public importance but no question shall be asked for discussion take place there on at the time the statement is made.

لہذا میں نے statement دینی تھی۔ آپ نے حکم دیا اور میں statement دے رہا ہوں۔
(نعرہ ہانے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں یہ ہے کہ policy statement منسٹر صاحب نے دینی ہے۔ اس کے لئے انھوں نے تحریک پیش کرنی تھی۔ اس کے بعد آپ نے اجازت دینی تھی۔ اس میں آپ نے rules کے مطابق انھیں اجازت نہیں دی اور انھوں نے انڈر کر policy statement پر ہنا شروع کر دی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، سپیکر کو یہ اختیار ہے کہ وہ ان کو statement کی اجازت دے۔

Statement on matters of public importance - A Minister

may, with the consent of the Speaker .. I will allow him

motion under Rule 239 of the Rules یہ تو rules کی بات ہے۔ یہ

of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 کے تحت ہے۔

اس کا ہمیشہ طریق کار یہ رہا ہے کہ motion پیش کی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہاں statement کی بات ہو رہی ہے۔ He is giving a

statement

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ motion جو Rule 239 under ہے۔ ہمیشہ motion پیش کی جاتی ہے اور اس کے بعد اجازت ہوتی ہے۔ آپ جمیٹر میں تو اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ جناب قائم مقام سپیکر، یہ rules کے تحت ہے کہ Statement on matters of public importance اور میں نے جو پڑھا ہے وزیر قانون قاعدہ 150 کے تحت تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں وہ پیش کر دی۔

رانا مناء اللہ خان، لیکن قاعدہ 150 تو اس میں ہے ہی نہیں۔ قاعدہ 150 کا تو اس سے تعلق ہی نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! 150 کمیٹی کی reconstitution کے متعلق تھا۔ اس کے لئے ہم نے تحریک پیش کی، آپ نے اجازت دی اور میں نے وہ تحریک پڑھی اور وہ معاملہ dispose ہو گیا۔

جناب سپیکر! اس کے لئے میں نے ایک statement دینی تھی۔ اس لئے میں نے صطلے نوٹس دے دیا کہ میں ایک policy statement دینا چاہتا ہوں۔ آپ نے پڑھ کر سنایا اور میں نے rules کے حوالے سے آپ کو بتایا کہ statement دینے کے لئے motion کی ضرورت تحریری طور پر ہم نے اسمبلی سیکرٹریٹ کو آگاہ کرنا تھا تو ہم نے کر دیا۔ اس کے بعد آپ نے اجازت دی۔ میں نے statement دینا شروع کر دی۔ اس کے لئے کہیں یہ نہیں لکھا ہوا کہ پہلے میں تحریک پیش کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، رانا مناء اللہ صاحب! اس میں یہ ہے کہ 239 کے تحت کوئی وزیر اہمیت حاملہ رکھنے والے کسی معاملے پر Government Policy پر اسمبلی میں policy statement دے سکتے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، کوئی بھی policy statement جب منسٹر دے گا تو اس میں جو motion ہے۔ جیسا کہ آج کے اجنڈے میں ہے کہ motion under Rule 239 ہے۔ یا تو یہ motion ہوتی ہی نہیں چاہیے تھی صرف یہ ہوتا کہ آج انہوں نے ایک policy statement

دینی ہے۔ دوسرا میں آپ کی اور لائسنس صاحب کی عدت میں عرض کروں گا کہ انھوں نے اپنے ابتدائی کلمات میں یہ فرمایا ہے کہ آج سے چند روز قبل ایوزیشن کی طرف سے یہ پوائنٹ اٹھایا گیا تھا اور اس پر چیئر نے رولنگ دی تھی کہ آپ اس کے اوپر اپنا موقف بیان کریں اور میں اپنا موقف بیان کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ wrong statement ہے۔ ایسا نہیں ہوا تھا۔ جب یہ پوائنٹ یعنی قبضہ مافی اور سوسائٹیوں کے متعلق اٹھایا گیا تو اس پر راجر صاحب نے categorically کہا تھا کہ ہم ایک ہفتے کے اندر اس پر legislation لے کر آئیں گے۔ یہ موقف بیان کرنے والی بات نہیں ہے۔ اس پر انھوں نے کہا تھا کہ legislation لے کر آئیں گے اور چیئر کی رولنگ بھی یہی تھی اور آج یہ بجائے اس کے کہ یہ اس پر کوئی legislation لے کر آئیں۔ بلکہ اس دن انھوں نے اس legislation کے مدد و فعال بھی بیان کئے کہ ہم اس میں یہ یہ چیزیں لانا چاہتے ہیں۔ بورڈ آف ریونیو اور دوسرے حوالوں سے انھوں نے اس کے مدد و فعال بھی بیان کئے اور چاہیے تو یہ تھا کہ یہ اس پر legislation لے کر آتے تاکہ جو برائی جڑ پکڑ رہی ہے یا جو ٹوٹ مار مستقبل میں ہوتی نظر آرہی ہے اس کا کوئی سدباب ہو سکتا۔ موقف کی بات تو یہ ہے کہ جس طرح ہم نے بات کر دی تو اس کا انھوں نے آ کر جواب دے دیا۔ ان کا یہ وعدہ تھا کہ ایک ہفتے کے بعد یہ اس پر legislation لے کر آئیں گے۔ انھوں نے اس کے باقاعدہ مدد و فعال بیان کئے تھے لیکن آج وہ صرف اپنے آپ کو موقف کی حد تک محدود کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! ایک ہفتے میں اس پر legislation لے کر آئیں گے، رانا صاحب مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں کہ legislation کے لئے ایک طریق کار ہے۔ اس کے لئے اگر حکومت یہ فیصلہ کر لیتی ہے کہ ہم نے legislation لے کر آئی ہے تو پھر متعلقہ محکمے کو کہا جانے گا کہ وہ ایک draft legislation put up کریں۔ وہ لاڈ ڈیپارٹمنٹ کو جانے گا۔ وہاں سے vet ہو کر وائس Cabinet کے پاس آئے گا، Cabinet اس کی approval دے گی اور اس کے بعد اس کو اسمبلی میں لایا جاسکتا ہے۔ اس سارے عمل سے ابھی ہم نے گزرنا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر رانا صاحب مجھے موقع دیں، میری بات سن لیں تو کیا چاہتا کہ میں یہی

کہنے والا ہوں کہ ہم legislation لے کر آرہے ہیں ' draft legislation ہمارے پاس موجود ہے اور اس legislation کی broad lines کیا ہوں گی۔ ان پر بات کرنے کے لئے تو میں کھڑا ہوا تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت یہاں پر کھڑے ہو کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے پاس یہ draft bill موجود ہے۔ اس لئے میں legislaon پیش کر رہا ہوں۔ Legislation کا ایک طریق کار ہوتا ہے اور وہ proper procedure ہمیں adopt کرنا پڑتا ہے۔ میں شاید معزز ایوان کو یہی بتانے کے لئے جا رہا ہوں کہ ہم نے اس process کو شروع کیا ہے اور آگے چل کر اس کی broad lines بھی بتاؤں گا جو draft legislation کے relevant paras وہ بھی میں پڑھوں گا' آج جب اجلاس شروع ہونے پر رانا آفتاب صاحب نے بات کی تھی تو میں نے یہ کہا تھا کہ آپ میری سیٹمنٹ سن لیں' اس کے بعد اگر آپ اس سے مطمئن نہیں ہیں تو آپ اس کے متعلق جو بھی بات کرنا چاہیں کریں۔ وہ قواعد و ضوابط کے تحت مناسب طریقے سے ایوان میں لے کر آئیں۔ اس پر بات بھی کریں آپ legislation کے متعلق اگر کوئی تجویز دینا چاہتے ہیں تو وہ بھی دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس پر بھی بات ہوگی لیکن سات دن کے اندر یہاں پر میں اس وقت بل تو پیش نہیں کر سکتا۔ میں حکومت کی طرف سے ان سات دنوں میں جو پیش رفت ہوئی ہے اس سے میں آگاہ کروں گا اور اگر یہ معزز ایوان اس سے مطمئن ہے تو ٹھیک ہے اگر نہیں تو جو بھی proper procedure ہے اس کو adopt کرتے ہوئے آپ تجاویز لے کر آئیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کو بھی consider کریں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! that is a normal precedent جیسا کہ راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ آپ کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کی کوئی چیز لے کر آتے ہیں اس لئے کہ گورنمنٹ کے نوٹس میں آجائے۔ ہم یہ بات حکومت کے نوٹس میں لانے کے اس طرح جو رہا ہے۔ اس کے بعد normal procedure یہی ہوتا ہے کہ جب policy statement آجاتی ہے تو پھر اس

پر general discussion کے لئے آپ ٹائم رکھ لیتے ہیں۔ اس پر آپ دوبارہ یہی کہیں کہ ہم دوبارہ تحریک اتوانے کا رے کر آئیں گے۔ وہ کہیں گے کہ اس کا 907 نمبر ہے۔ اتنی دیر میں ایوان prorogue ہو جانے گا۔ ہماری تو یہ request ہے کہ جو قانون سازی ہم لا رہے ہیں، ہم ادھر بیٹھے ہیں اس پر ہو سکتا ہے کہ ہم اس میں ان کو ایسی کوئی چیز بتادیں جس طرح land Acquisition Act میں مسند آ رہا ہے، جس طرح ہو رہا ہے۔ میری ان سے یہی استدعا ہے کہ آپ اس کو اتنا personal نہ لیں۔ جس طرح باقی department پر general discussion ہوتی ہے اس کو بھی آپ general discussion کے لئے رکھ لیں۔

وزیر جیل خانہ جات، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! یہ ہمیشہ رولز کی بات ہے کہ جب بھی کوئی پروانٹ ایسا raise کیا جائے اور Chair اس کے لئے گورنمنٹ کو time limit دے دے اس time limit پر گورنمنٹ نے Chair کی respect اور اس کے آرڈر کے تحت اپنا point of view دینا ہوتا ہے۔ اس کے بعد اگر اس پر کوئی اعتراض ہو گا تو اس کے بعد اس پر discussion بھی ہو سکتی ہے۔ گورنمنٹ on the floor of the House اپنا موقف پیش کر رہی ہے شاید یہ ایوان اس کے موقف سے یا جو کچھ گورنمنٹ اس کے بارے میں کرنا چاہتی ہے تو اس پر House کا consensus ہو جائے۔ پہلے جو time limit تھی اس پر گورنمنٹ پابند ہے کہ وہ اپنا موقف پیش کرے۔ اس موقف کے سننے کے بعد پھر ایوان کی رائے بنے گی اور اس پر decision ہو گا۔ مفہد تو یہ ہے جس طرح راجہ صاحب گورنمنٹ کا point of view پیش کر رہے ہیں، کوئی اس پر اختلاف کرے گا کوئی اس سے agree کرے گا۔ جب اختلاف اور agree ہوں گے تو اس پر پھر ایک discussion ہو گی اور شاید جس طرح راجہ صاحب نے فرمایا کہ ہم نے legislation کا ڈرافٹ تیار کیا ہوا ہے، اس کے اوپر وہ یہی بتانا چاہتے ہیں کہ جو آپ چاہتے ہیں وہی گورنمنٹ کرنا چاہتی ہے۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہے کہ موقف پیش کرنے سے پہلے ہی object کر دیا

جانے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی۔ اے۔ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ۔ جناب سیکرٹری! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ صدر پاکستان کی ہدایت اور ہاؤسنگ سیکٹر کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی نے بھی اس شعبے کو خصوصی اہمیت دی ہے۔ اس شعبہ کو ترقی دینے کا واہد مقصد یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے Vision 2004 کے مطابق رواں مالی سال کے دوران دس لاکھ افراد کو روزگار فراہم کیا جائے گا۔ لہذا ان کی ہدایت پر ہاؤسنگ سیکٹر کی مشکلات کو کم کرنے اور اسے مزید سویا دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ہاؤسنگ سیکٹر کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پہلا پبلک سیکٹر اور دوسرا پرائیویٹ سیکٹر۔

جناب سیکرٹری! میں سب سے پہلے پرائیویٹ سیکٹر کے متعلق بات کروں گا کہ اس ضمن میں حکومت نے ڈویلپمنٹ اتھارٹیز کے حوالے سے ہاؤسنگ سیکٹر کو فعال بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ پبلک سیکٹر میں ہاؤسنگ کا شعبہ کافی عرصے سے تقریباً مفلج ہو چکا تھا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے اسے فعال بنانے کی ہدایت پر کم آمدنی والے لوگوں کے لئے میڈیا سے وابستہ افراد اور سرکاری ملازمین کے لئے رہائشی سویا فراہم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ حکومت سرکاری ملازمین کو رہائشی سویا فراہم کرنے کے لئے آئندہ دو سال کے عرصے میں دس ارب روپیہ خرچ کرنا چاہتی ہے جس سے بلاشبہ اور یقینی طور پر صوبے میں معاشی سرگرمیاں بھی بڑھیں گی اور لوگوں کو روزگار بھی ملے گا۔ پرائیویٹ سیکٹر صوبے میں ترقیاتی عمل بے روزگاری کے خاتمے اور معاشی سرگرمیوں میں تیزی کے ساتھ ساتھ عوام کو رہائشی سویا فراہم کرنے کے ضمن میں پرائیویٹ سیکٹر کے کردار سے کسی صورت انکار نہیں کیا جاسکتا۔ بلاشبہ پرائیویٹ ڈویلپرز کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بقول ان کے ایک آرگنائزیشنل ان کے لئے مشکلات پیدا کرتا ہے اور ممکنہ زمین کے حصول میں رکاوٹیں کھڑی کرتا ہے اور bottlenecks پیدا کرتا ہے۔ ڈویلپرز کے ساتھ سینکڑوں ایکڑ زمین ہونے کے باوجود یہ مایا معمولے چھوٹے چھوٹے قلعہ اراضی خرید کر

صرف ان کے لئے مشکلات پیدا کرتا ہے بلکہ دیگر کئی حربوں سے کالونی ڈویلپرز کو بیک میل بھی کرتا ہے۔ ہم اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ ڈیولپمنٹ اتھارٹی مقامی بلدیاتی ادارے، محکمہ کوآپریٹو اور دیگر سرکاری اداروں کی طرف سے پیدا کردہ مشکلات اور مسائل کے باعث پرائیویٹ سیکٹر میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی بجائے حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ بات بھی آپ کے سامنے عیاں کرنا چاہتا ہوں کہ پرائیویٹ سیکٹر میں بھی بے شمار بے قاعدگیوں موجود ہیں۔ پرائیویٹ سیکٹر ڈویلپرز کی جانب سے مختلف پراکٹس سکیموں کا اعلان مطلوبہ زمین نہ ہونے کے باوجود کر دیا جاتا ہے۔ عام آدمی پرائیویٹ سیکٹر میں سرمایہ لگا دیتا ہے لیکن اس کا کوئی مناسب تحفظ نہیں ہوتا۔ پرائیویٹ ڈویلپرز دستیاب علاقوں سے زیادہ بلنگ کر لیتے ہیں۔ ہاؤسنگ سکیم بنانے اور پلاٹ کی سیل کے وقت جن بنیادی سہولیات کی فراہمی کا وعدہ کیا جاتا ہے وہ بعد میں فراہم نہیں کی جاتیں۔ سکیم بروقت مکمل نہ ہونے کی شکایات عام ہیں۔ اس تمام صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے پرائیویٹ ڈویلپرز کو مختلف نوعیت کی بلیک میلنگ سے نجات دلانے جانے اور عام آدمی کو جس سے زمین خریدی جاتی ہے اور develop کرنے کے بعد جس کو زمین چھپی جاتی ہے 'دونوں کے معاملات کے تحفظ کو بھی یقینی بنایا جائے گا۔

جناب سیکریٹری ہاؤسنگ سیکٹر کے حوالے سے حال ہی میں ایک نئی لہر آئی اور ایک نیا concept سامنے آیا وہ یہ کہ عدالتی فیصلوں کی روشنی میں پرائیویٹ سیکٹر کی سکیموں کے لئے صوبائی حکومت کو زمین acquire کر کے دینے کے لئے کہا گیا اس پر عوام میں شدید ردعمل ہوا، حکومت پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کے لئے عام مالکان سے زمین کیوں خرید کر دیتی ہے؟ اس صورتحال سے نپٹنے کے لئے حکومت پنجاب نے قانون سازی کا فیصلہ کیا ہے۔ موجودہ رائج الوقت لینڈ ایکوزیشن ایکٹ کے تحت پرائیویٹ موسائٹیوں کے لئے حصول اراضی کا اختیار حکومت کے پاس ہے۔ لیکن عام مالک اراضی کی مشکلات کم کرنے اور ڈویلپرز کو مختلف نوعیت کی بلیک میلنگ سے بچانے کے لئے لینڈ ایکوزیشن ایکٹ میں ترمیم کر کے removal of difficulties اور bottlenecks کو دور کرنے کی حد تک اسے بہتر بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ایکوزیشن کے

لے 20 80 کی ریشو ہوگی۔ حکومت سے 20 فیصد زمین acquire کر کے دے گی لیکن اس کے لئے پرائیویٹ ڈویلپرز کو پہلے 80 فیصد زمین کی ملکیت ثابت کرنا ہوگی۔ یہاں میں تموزی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ حکومت نے پابندی لگا دی ہے کہ کوئی بھی شخص جو حکومت کے پاس لینڈ ایکوزیشن کی request لے کر آئے گا پہلے اس کو یہ بات ثابت کرنی پڑے گی کہ جہاں سے وہ زمین acquire کروانا چاہ رہا ہے کیا اس کے پاس already وہاں پر 80 فیصد زمین موجود ہے اور اس کے علاوہ اس کو یہ ثابت کرنا پڑے گی کہ یہ جو زمین مزید acquire کرنے کی request گورنمنٹ کے پاس لے کر آیا ہے وہ زمین واقف اس کو ضرورت ہے اور وہ اس کی سکیم میں bottlenecks یا اس کی وجہ سے اس کی سکیم آگے نہیں چل رہی۔ یہ نہیں کہ 80 فیصد لے کر کوئی بھی شخص درخواست لے کر آجائے کہ ہمیں 20 فیصد acquire کر کے دی جائے۔ اس طرح نہیں کیا جانے کا بلکہ پھر میں اس بات کو دہرانا چاہوں گا کہ removal of bottlenecks یا difficulties کو remove کرنے کی حد تک گورنمنٹ اپنا کردار ادا کرے گی۔ یہاں لینڈ ایکوزیشن میں، میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ میں یہ ایکوزیشن کا ارتکاز پہلے ضلع کی سطح پر ہے اور کوئی بھی ضلع کا ادارہ جو زمین acquire کروانا چاہتا ہے وہ E D O (R) کو درخواست دیتا ہے اور وہاں سے لینڈ ایکوزیشن کا process شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن اب گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم لینڈ ایکوزیشن کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ صوبائی سطح پر کریں گے اور ضلع کی سطح پر یہ اختیار نہیں ہوگا۔ یہ صرف اور صرف اس لئے کیا جا رہا ہے تاکہ ہم صوبائی سطح پر جو ایک اختیار ہے اس کو تھوڑا سا centralize کر کے بورڈ آف ریونیو میں لانا چاہتے ہیں اور بورڈ آف ریونیو میں ہم ایک کمیٹی constitute کرنا چاہتے ہیں۔ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو یا دوسرے اسی level کے افسران کی سربراہی میں جو اس بات کا تعین کریں گے کہ کیا وقتاً جو شخص ان کے پاس apply کر رہا ہے اس کے پاس 80 فیصد زمین ضلع کی سطح پر یا کسی بھی سوسائٹی میں موجود ہے یا نہیں؟ جب ان کی تسلی ہو جائے گی تو پھر اس کے بعد 20 فیصد bottlenecks کو دور کرنے کے لئے آگے ایکوزیشن کر کے دی جائے گی۔ میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے پرائیویٹ ڈویلپرز کو مختلف مشکلات سے بچانے کے

نے تمام ڈویلپمنٹ اتھارٹیز کو جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ہم پرائیویٹ ڈویلپرز کو صرف زمین کی حد تک facilitate نہیں کر رہے یہ تو ایک removal of difficulties کی حد تک ہم facilitate کر رہے ہیں۔ لیکن زمین کی ایکویزیشن کے علاوہ بھی ان کے مسائل ہیں۔ ان کا جو سب سے بڑا مسئلہ ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ ان کو سب سے زیادہ شکایت یہ ہے کہ ڈویلپمنٹ اتھارٹیز بلاوجہ ان کے clients کی approval میں delay کرتی ہیں۔ اس کے لئے حکومت نے ڈویلپمنٹ اتھارٹیز کو یہ ہدایت کی ہے کہ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری کے ہر کیس کا فیصلہ ایک مقررہ وقت کے اندر کریں اور تمام متعلقہ حکومتی ادارے اور ڈویلپمنٹ ایجنسیز ایک جگہ بیٹھ کر منظوری کا فیصلہ کریں تاکہ درخواست گزار کو بار بار دفتروں کے چکر نہ لگانے پڑیں۔

جناب سیکرٹری! ڈویلپمنٹ اتھارٹیز اس حوالے سے ایک mechanism بنائیں گی کہ پرائیویٹ ڈویلپرز سکیم بناتے وقت عام آدمی کے ساتھ کئے گئے وعدے ہیں وہ پورے ہوں اور بعد میں ان کی مانیٹرنگ بھی کی جاسکے۔ اس سے میری مراد یہ ہے کہ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ کوئی بھی پرائیویٹ ڈویلپر جب کالونی ڈویلپ کرتا ہے تو بڑے بڑے بورڈنگ دینے جاتے ہیں کہ بجلی فراہم کی جائے گی، سونے گیس فراہم کی جائے گی، ٹیلی فون ہو گا، سڑکیں ہوں گی، پارک ہو گا، مسجد ہو گی، ہسپتال ہو گا، سکول ہو گا لیکن بعد میں یہ کوئی بھی سوت فراہم نہیں کی جاتی۔ اس لئے ہم Development Authorities میں ایک mechanism involve کر رہے ہیں جنہوں نے ان منصوبوں کی منظوری دینی ہے کہ منظوری دینے کے بعد وہ اپنے ہاں اس تمام صورتحال کو monitor کرنے کے لئے بھی کوئی طریق کار وضع کریں تاکہ بعد میں ان چیزوں کو جو ان کی committed ہوتی ہیں ان کو یقینی بنایا جاسکے۔

جناب سیکرٹری! یہاں پر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مشاہدے میں آیا ہے کہ عام طور پر ہاؤسنگ سوسائٹیوں کی منظوری ٹی ایم اے یا یونین کونسل کی سطح سے لے لی جاتی ہے اور اس پر ڈویلپرز بڑے بڑے اشتہار دے دیتے ہیں کہ ہماری سکیم ٹی ایم اے سے منظور شدہ ہے، ٹی ایم اے یونین کونسل سے منظور شدہ ہے۔ اس کو بھی ہم تقوڑا سا centralize کر رہے ہیں کیونکہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ٹی ایم اے اور یونین کونسل کی سطح پر ہماری اتنی capacity نہیں

ہے کہ ہم اتنی بڑی سکیموں کو scrutinize کر سکیں۔ اس کے لئے بھی ہم ایک طریق کار وضع کر رہے ہیں کہ صوبے کی سطح پر لوکل گورنمنٹ میں ایک ایسا ادارہ بنادیا جائے یا کوئی کمیٹی بنا دی جائے کہ جو ان بڑی سکیموں کو صوبائی سطح پر scrutimize کرے تاکہ اس بات سے بھی بچا جاسکے کہ کسی بھی ٹی ایم اے یا کسی یونین کونسل سے جو سرٹیفکیٹ لے لئے جاتا ہے وہ proper scrutiny کے بعد لیا جاسکے۔ یہاں پر میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پرائیویٹ سکیموں کے ساتھ ساتھ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کے ضمن میں بھی متعدد شکایات سامنے آئی ہیں۔ ایک پرائیویٹ سکیم کے حوالے سے تو بات سمجھ آتی ہے کہ وہاں پر آپ کو کوئی اعتراض ہے یہ بات تو سامنے آگئی لیکن بعض کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں جو محتف ملازمین اور محتف اداروں نے بنائی ہوئی ہیں اور ہمارے کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ سے انہوں نے باقاعدہ رجسٹریشن کروائی ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں بھی حکومت کو بے شمار شکایات ملیں تھیں اس لئے یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہم کوآپریٹو ایکٹ میں بھی تبدیلی لائیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے تاکہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کی رجسٹریشن کے وقت اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ یہ سوسائٹی آگے چل کر اپنے ممبرز کے مفاد کا تحفظ کرتی ہے یا نہیں۔ یہ نہ ہو کہ ایک دفعہ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ سے رجسٹریشن کے بعد وہ سوسائٹی من مانی کرنے لگ جائے اس لئے ہم کوآپریٹو ایکٹ میں بھی تبدیلیاں لارہے ہیں۔ بہت سی ہاؤسنگ سوسائٹیاں لوگوں کے ساتھ فراڈ کر رہی تھیں اور ان کی جمع پونجی سمیت کرعائب ہو جاتی تھیں۔ ہاؤسنگ سکیم کا اعلان زمین خریدے بغیر ہی کر دیا جاتا تھا اور اگر زمین پوری نہیں ہوتی تھی تو حکومت کو land acquistioning کے لئے کہا جاتا تھا۔ حکومت نے عام آدمی کے تحفظ کے لئے فیصلہ کیا ہے کہ کسی بھی ہاؤسنگ سکیم کا اعلان کرنے سے پہلے حکومت کی طرف سے وضع کردہ شرائط پوری کرنا ضروری قرار دیا جائے گا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اب یہ نہیں ہو گا کہ کوئی شخص زمین خریدے بغیر کہ اس کے پاس زمین نہ ہو اور وہ ایشیا میں اہتمام دے دے کہ نفل سوسائٹی بنا رہے ہیں ہمارے پاس آئیں اور ہم سے پلاٹ خریدیں ہم پلاٹ دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس طرح ہرگز نہیں ہو گا۔ اہتمام دینے سے پہلے حکومت کو مطمئن کرنا ہو گا کہ کیا اس سوسائٹی کے پاس زمین موجود ہے اور جو فلاں مولا

حکومت وضع کرے گی جب تک اس فارمولے کے مطابق اس کے پاس زمین نہیں ہو گی اس وقت تک کوئی بھی developer غواہ وہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی ہو یا پرائیویٹ سیکٹر کی ہو کوئی بھی اپنی سوسائٹی کو advertise نہیں کر سکے گا۔

جناب سیکرٹری جنرل یہ بھی سوچ رہے ہیں کہ کالونی ڈویلپرز کے لئے یہ ضروری قرار دیں کہ جب ہم 80 فیصد کی بات کرتے ہیں کہ وہ 80 فیصد زمین خرید لیں۔ ہم اس پر بھی غور کر رہے ہیں کہ developer کا 40 فیصد کام شروع ہو چکا ہو اور گھر بنانا شروع ہو گئے ہیں تو تب ہم ان کو 20% acquire کر کے دیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ ہمارا مقصد economic activity کو generate کرنا ہے، ہمارا مقصد لوگوں کو روزگار فراہم کرنا ہے۔ جب economic activity generate ہو گی تو لاکھوں صوبے میں عوام کو روزگار بھی ملے گا۔ اس لئے ہم یہ پابندی لگانے پر بھی غور کر رہے ہیں۔

جناب سیکرٹری جنرل! حکومت نے ڈویلپمنٹ اتھارٹیز سے یہ بھی کہا ہے کہ وہ کوآپریٹو ایکٹ کی طرح اپنے قوانین میں ترامیم کے لئے تجاویز دیں تاکہ قانون سازی کے ذریعے اسے تھپ دیا جاسکے۔ فراڈ اور جعلی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کی طرف سے محض publicity کے زور پر لوٹ مار کروانے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے ایک کمیٹی قائم کی گئی تھی جس کی سربراہی میرے ذمہ تھی۔ ہم نے اپنی recommendations کو فائنل کر لیا ہے۔ یہاں پر میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ میرے بھائیوں نے legislation کے متعلق بات کی تھی میں draft legislation کا relevant پیرا آپ کی خدمت میں پڑھ دیتا ہوں۔ بلکہ اگر آپ حکم دیں تو میں پورا draft legislation پڑھ دیتا ہوں،

- (a) Whereas it has been made to appear that the provisions of the Land Acquisition Act 1894 and the rules made thereunder are not being exert too strictly in many cases relating to compulsory acquisition of land for Cooperative Housing Societies, companies, employee

cooperative housing societies , housing schemes etc. in the public sector as well as in the private sector .

- (b) And whereas it has also been made to appear that the rights of the land owners are many a times infringed in terms of section 23 of the Land Acquisition Act 1894.

And whereas it is the essential function and responsibility of the Provincial Govt to safeguard the interest and the rights of the land owners and also to watch chances of mal administration and administrative excesses.

- (c) Now , therefore , the Govt of the Punjab Revenue Department hereby directs as under

No District Officer Revenue Collector in the Punjab will issue or publish preliminary notification under section 4 of the Land Acquisition Act, 1894 relating to any Cooperative Housing Society , Company , Housing Societies , Employee , Housing Schemes , etc, until and unless such a proposal stands scrutinized vetted by the Govt of the Punjab Revenue Department.

- (d) Each proposal for acquisition of land for the purposes specified in the preceding para shall be sent by the concerned D . O Reveune Collector to the Board of Revenue Punjab . Govt of the Punjab , Revenue

Department So that each proposal is scrutinized in the terms of the relevant provision of law All District Officers shall be bound to await the outcome of the scrutiny of such cases by the Govt. of the Punjab. Revenue Department in all such cases as specified in the preceeding paras This order shall not apply to the cases of the compulsory acquisition of land for public purposes other than those specified in this order

جناب سیکرٹری! یہاں پر میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ہم نے 80/20 ratio کی بات کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اس انداز سے نہ لیا جائے کہ یہ ایک compulsory land acquisition ہے کہ گورنمنٹ نے اپنے اس اختیار کو استعمال کرنا ہی ہے۔ ہم نے اس بات کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس اختیار کو ہم نے صرف اور صرف اس صورت میں استعمال کرنا ہے کہ جب حکومت کو اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ واقفہ کسی ایک سوسائٹی کے لئے مسائل پیدا ہو گئے ہیں اور اس کو ان مسائل سے نکلنا ضروری ہے۔ میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر صحیفہ سوسائٹیوں کے متعلق بات ہوئی۔ پوائنٹ آف آرڈر پر بھی بات کی گئی تھی اور اس دن کچھ اخبارات کے تراشے بھی جانے گئے تھے اور وہ specifically اس حوالے سے تھے کہ ایک سوسائٹی کا ریفرنس دے کر یہ بات کی گئی تھی کہ ان کے لئے سیکشن 4 کے دو نوٹیفیکیشن جاری کئے گئے تھے۔ راولپنڈی میں ایک اور ایک لاہور میں۔ یہ بات درست ہے کہ سیکشن 4 کے دو نوٹیفیکیشن جاری کئے گئے تھے ایک لاہور میں اور ایک راولپنڈی میں، لیکن سیکشن 4 کے نوٹیفیکیشن کے متعلق میں عرض کرتا چلوں کہ وہ کوئی Compulsory Land Acquisition کا فیصلہ نہیں ہے بلکہ وہ intend to acquire ہے گورنمنٹ کی خواہش کا اظہار ہے کہ حکومت یہ رقم acquire کرنا چاہتی ہے جہاں تک راولپنڈی کے نوٹیفیکیشن کا تعلق ہے وہ صرف تین دن کے لئے operative رہا اور میں نے اس بات کو ensure کیا ہے کہ ان تین دنوں میں کتنی

transactions ہوتی ہیں کیونکہ لامحدود طور پر یہاں پر یہ سوال اٹھتا ہے کہ جتنا عرصہ سیکشن 4 کے Notifications operative رہے ہیں اس دوران کتنا رقبہ purchase کیا گیا؟ میں یہاں پر یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے سیکشن 4 کے نوٹیفکیشن جاری ہونے کے بعد land acquisition کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

جہاں تک راولپنڈی کے نوٹیفکیشن کا تعلق ہے وہ صرف تین دن کے لئے

operative رہا اور میں نے اس بات کو ensure کیا ہے کہ ان تینوں دنوں میں کتنی transactions ہوتی ہیں کیونکہ لامحدود طور پر یہاں سوال یہ اٹھتا ہے کہ جتنا عرصہ سیکشن 4 کے Notification operative رہے ہیں تو اس دوران کتنا رقبہ پرچیز کیا گیا تو میں یہاں اس بات کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کی طرف سے سیکشن 4 کے نوٹیفکیشن کے جاری ہونے کے بعد آگے land acquisition کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ گورنمنٹ نے ایک انچ زمین کسی بھی پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹی کو acquire کر کے نہیں دی ہے اور نہ ہی ہم acquire کر کے دینا چاہتے ہیں۔ unless and until وہ سوسائٹی ہمارے اس criteria پر پورا نہیں اترتی اس لئے دو نوٹیفکیشن جو ہمارے لئے confusion کا باعث بنے تھے دونوں نوٹیفکیشن صرف سیکشن 4 کی حد تک تھے اور ان دونوں نوٹیفکیشن کو ہم نے واپس لے لیا ہے اور ان نوٹیفکیشنز کے حوالے سے ہم نے کوئی زمین acquire نہیں کی۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ نے اگر ہاؤسنگ سیکٹر کو سہولیات فراہم کرنے کا ایک فیصلہ کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس فیصلے سے ضروری ہمارے لئے یہ بات ہے کہ ایک عام آدمی جو کسان ہے جو زمیندار ہے یا جو کاشتکار ہے، ہم اس کے مفاد کا تحفظ کس طرح کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے لئے کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی یا دوسرے ہاؤسنگ سیکٹر کے شعبہ جات سے ضروری ایک عام آدمی کا مفاد زیادہ اہم ہے جس کا تحفظ ہمارے لئے ضروری ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس بات کو legislation کے ذریعے یقینی بنائیں گے کہ لوگوں سے زبردستی زمین نہ لی جائے بلکہ ہم اس بات کو بھی ensure کرنا چاہتے ہیں کہ اگر گورنمنٹ اپنی ضرورت کے لئے جیسے ہسپتال کے

لئے، سکول کے لئے یا اور کسی پبلک purpose کے لئے جس پر کوئی پابندی نہیں ہے، گورنمنٹ زمین acquire کر سکتی ہے، acquire کرتی بھی رہی ہے اور اگر ہم purely public purpose کے لئے کسی صورت acquire کریں گے تو پھر زمین کے مالک کو اس کا جائز معاوضہ جو بھی مارکیٹ ریٹ ہو گا یا جو بھی ایک قانون میں طریق کار وضع ہے، اس کے مطابق دیا جائے تاکہ کسی زمیندار کا مفلا کسی صورت بھی متاثر نہ ہوں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ میری اس assurance کے بعد بھائی اس بات سے اتفاق کریں گے کہ گورنمنٹ کی نیت صاف ہے۔ ہم صاف نیت کے ساتھ اور کھلے دل کے ساتھ قانون سازی لے کر آرہے ہیں اور جس طرح میں نے کہا ہے کہ آج جس طرح یہ ڈرافٹ ہمارے پاس آ گیا ہے اور لاء ڈیپارٹمنٹ نے اسے vet کر دیا ہے اور انشاء اللہ تعلق آئندہ ہم اسے Cabinet میں لے کر آئیں گے، اس کے بعد ایوان میں لے کر آئیں گے اور انشاء اللہ تعلق ہم یہ legislation لے کر آرہے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈومیسٹک اتھارٹیز بھی legislation لے کر آ رہی ہیں اور اسی طرح کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ بھی legislation لے کر آ رہا ہے اور اس ساری قانون سازی کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ عام آدمی کے مفاد کو تحفظ کس طرح دیا جاسکتا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کو یقینی بنایا جائے گا۔ Thank you very much۔ (نعرہ ہانے تحسین)

قائد حزب اختلاف، یونٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر، جی، قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف، شکریہ، جناب سپیکر! سب سے پہلے میں راجہ بشارت صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے حکومت پنجاب کا جو plan آج دیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ کم از کم اس ضمن میں legislation ہونی چاہئے اور یہ تب خیال آیا کہ جب اظہارات میں ایوزیشن کی طرف سے بات اٹھائی گئی کہ کچھ ایسی سوسائٹیاں اور خصوصاً ایک سوسائٹی اور خصوصاً ایک پرائیویٹ ڈویلپر کے پاس نہ صرف زمین تھی بلکہ اس نے اشتہارات دے کر جیسے آپ بندش کی بات کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی تجویز ہے اور یہ آئی چاہئے لیکن میں

چند باتیں کرنا چاہوں گا جیسے راجہ صاحب نے rightly کہا کہ دفعہ 4 کا صرف intend to acquire Notification ہے لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ intend to acquire کی ضرورت گورنمنٹ آف پنجاب کو یہ تو کہہ رہے ہیں کہ ہم کریں گے تو ڈیزہ مہینہ پہلے ہی کیوں پڑی کہ ہم یہ اختیار لوکل گورنمنٹ سے پنجاب گورنمنٹ میں لے آئیں۔ ڈیزہ سے پونے دو ماہ پہلے یہ اختیارات لوکل گورنمنٹ سے گورنمنٹ آف پنجاب کو ٹرانسفر ہونے اور لاہور میں صرف ایک سوسائٹی کو ایک پرائیویٹ ڈویپر کو accommodate کرنے کے لئے دفعہ 4 کا نوٹیفکیشن کیا گیا جس کے بعد-----

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پروانٹ آف آرڈر۔ جناب سیکرٹری!

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! میں ایک بات clarity کرنا چاہتا ہوں محترم قائم مقام حزب اختلاف بات کو confuse کر رہے ہیں۔ یہ فرما رہے ہیں کہ ڈیزہ ماہ پہلے ہم نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے اختیار واپس لے کر تلید حکومت پنجاب نے سیکشن 4 کا نوٹیفکیشن جاری کیا ہے تو میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن دو نوٹیفکیشن کی بات میں نے کی کہ ایک راولپنڈی اور دوسرا لاہور میں تو دونوں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے EDOs نے جاری کئے تھے اور صوبائی حکومت نے کوئی نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا۔

قائم مقام حزب اختلاف، جناب سیکرٹری! دوسری بات ایک خاص ہاؤسنگ سکیم کی بات ہوتی ہے۔ چونکہ وزیر موصوف لوکل گورنمنٹ کے وزیر ہیں تو انہیں پتا ہو گا اور میں سمجھتا ہوں کہ لوکل باڈیز آرڈیننس میں صرف سٹی گورنمنٹ لاہور کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ کوئی سکیم approve کر سکیں۔ یہ بی ایم اسے کے ذریعے لاہور میں سکیم approve نہیں ہو سکتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آئے روز جو اجہارات میں ایشہارات آتے ہیں اس میں بھی اگر گورنمنٹ آف پنجاب دیکھے کہ ان کی جب بات ہوتی اور ضلع ناظم لاہور کے بیانات بھی آئے اور انہوں نے کہا کہ یہ illegal ہے کہ ان کو جو اجہارات میں اجازت نامہ دیتے ہیں کہ ضلع کونسل لاہور کے اجازت نامے روز اخبارات میں

چھتے ہیں، اس کو بھی گورنمنٹ آف پنجاب نے نہیں روکا اور جو بات میں آئے کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے عوشی ہوئی کہ راجہ بشارت صاحب نے کہا کہ Vision 2004 میں ہم اس ملک کے عوام کو روزگار بھی دینا چاہتے ہیں اور ہاؤسنگ کی سولت بھی دینا چاہتے ہیں لیکن مجھے دکھ اس بات پر ہوا کہ جب میں روز اسی عمریہ سکیم کے اشتہارات اخبارات میں پڑھتا ہوں جو کہ پوری قوم کو corrupt کرنے کے لئے مخر ہے۔

جناب سپیکر! آپ اشتہارات پڑھیں جس میں کسی غریب آدمی کا ذکر نہیں ہے بلکہ وہ مخصوص پلاٹ دینا چاہتا ہے کس کو؟ پاک فوج کے لوگوں کو، عدیہ کے لوگوں کو، ایم۔ پی۔ اے، ایم۔ این۔ اے کو، سنیئرز کو اور اس کے علاوہ بیوروکریٹس کو، تو عام آدمی کا ذکر نہیں ہے۔ گلتا ہے کہ یہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت ایک شخص پہلے غریب آدمی کی زمین چھینتا ہے پھر اس کو تحفظ دیا جاتا ہے اور اب قانون بنانے کی باتیں کی جاتی ہیں اور وہ بڑے بندہ بانگ اور کھلے عام پورے پاکستان کے اخبارات میں اشتہارات شائع کرتا ہے کہ جو لوگ اس سکیم میں اس لوٹ مار میں اس کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں وہ آجائیں اور مجھ سے سستے نرخوں میں پلاٹ لے لیں۔ یہ چیزیں روکنا کس کا کام ہے اور ایسے لوگوں کو پکڑنا کس کا کام ہے؟ میں نے ایک ہفتہ پہلے کہا کہ راجہ بشارت صاحب سامنے بیٹھے ہیں یہ مجھے حلف اٹھا کر سب کے سامنے بتائیں کہ کیا اس سکیم کے خلاف جب انہوں نے کارروائی کا ارادہ کیا تو انہیں ٹیلی فون نہیں آنے کہ اس کارروائی کو دیا جانے اور اسے نہ چلایا جائے اور یہ حلف دیں اور مجھے ایوان کے سامنے بتائیں میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں ہمارے صوبے میں۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، حلف کی بات کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پروانٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

(اذان عشاء)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ جو بات لیڈر آف دی اپوزیشن فرما رہے ہیں تو میں نے وہی کہا کہ اب اشتہار پر بھی پابندی ہوگی اور کوئی اشتہار اس وقت تک نہیں دیا جاسکے گا جب تک ہم اپنے آپ کو مطمئن نہیں کر لیں گے۔ یہ already میں نے اپنی بات میں کہا ہے۔ دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ میں تھوڑا سا اس confusion کو بھی دور کرنا چاہتا ہوں کہ شاید یہاں پر تاثر یہ دیا جا رہا ہے کہ یہ حکومت نے ساری کارروائی اس وقت کی ہے کہ جب opposition نے اس پوائنٹ کو اٹھایا تو قطعی طور پر یہ تاثر غلط ہے۔ اپوزیشن کی طرف سے یہ پوائنٹ آف آرڈر اس دن اٹھایا گیا جس دن روزنامہ "ڈان" میں یہ خبر چھپی تھی۔ رانا آفتاب احمد خان صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا کہ گورنمنٹ نے وہ سیکشن 4 کا Notification withdraw کر لیا ہے خبر تو یہ تھی کہ گورنمنٹ نے action لیا ہے اس کے بعد پھر انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا۔ اس لئے یہ کساد دست نہیں ہوگا کہ اس ایوان میں پہلے یہ پوائنٹ اٹھایا گیا پھر بعد میں حکومت نے کارروائی کی بلکہ حکومت نے کارروائی پہلے کی اور پوائنٹ آف آرڈر بعد میں اٹھایا گیا۔

میں تیسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے جو گزارشات کی ہیں اس میں بھی میں نے یہ عرض کیا ہے کہ یہ سب کچھ حکومت نے اپنی طرف سے نہیں کیا تھا بلکہ یہ ساری بات عدالتی فیصلوں کی رو سے چلی تھی پھر اس کے بعد ہم نے آگے بات کی تھی اور اب بجائے یہ کہ حکومت اپنے موقف پر ڈٹ جانے ہم اس بار سے legislation لے کر آرہے ہیں پھر اسی legislation کے مطابق ہی عدالتی فیصلے بھی آئیں گے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جب یہ تمام باتیں ہم نے clear کر دی ہیں اب اس میں مزید بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ اب اگر ان کا کسی بات پر پوائنٹ بنتا ہے تو یہ بعد میں لے کر آئیں انشاء اللہ تعالیٰ اس پر بات کی جائے گی۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! issue یہ نہیں تھا جب انہوں نے de-notify کیا بلکہ issue یہ تھا کہ سیکشن چار کے تحت جو بھی تھا جب حکومت کا کوئی interest نہیں تھا اب تو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم یہ کریں گے جس طرح عمریہ ٹاؤن والوں نے سیکشن چار کے تحت notify کر دیا ہے یہ پھر لوگوں کے پاس گئے کیونکہ انہیں پتا تھا کہ ہمیں یہ اوسط بیچ پر زمین ملنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ آپ کی زمین ہے آپ کو صرف چھاس ہزار روپے ملیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو ہم لے لیں گے ورنہ گورنمنٹ کا نوٹیفیکیشن ہو گیا ہے انہوں نے ان کو under stress لا کر ان سے زمین خرید لی جب انہوں نے زمین خرید لی تو ان کو de-notify کر دیا۔ جناب والا! اس دوران آپ دیکھیں کہ نوٹیفیکیشن اور de-notification کے دوران کتنے لوگ تھے جن سے انہوں نے زمین لے لی ہے۔ یہ 80 فیصد کی بات بڑی اہم ہے I hundred percent agree جو یہ کر رہے ہیں لیکن جو لوگ اس نوٹیفیکیشن کی وجہ سے لٹ گئے ہیں اور de-notify کے دوران جو کچھ ہوا ہے ان پر کیا گزرے گی؟ اس پر میری یہ تجویز ہے چونکہ لوکل گورنمنٹ کی کمیٹی meet نہیں کرتی کیونکہ اس کا ابھی تک چنٹرین elect نہیں ہوا لہذا آپ یہاں سے پانچ ممبرز کی کمیٹی بنائیں بے شک سارے ممبر ان ہی کے ہو جائیں ہم کچھ بھی نہیں کہتے اس کمیٹی میں اس کو دیکھا جانے کہ Section 4 of the Land Acquisition Act کے تحت جن افراد کو لونا گیا ہے اور صرف ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعے لوگوں نے زمین فروخت کی ہے یہ ان سے اب کیوں زمین نہیں لے رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! میں اس سلسلے میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں مجھے پتا تھا کہ میرے دوستوں نے اور بھائیوں نے یہ بات کہنی ہے۔ جب ہم حکومت کی طرف سے ایک موقف بیان کر رہے ہیں تو میں باقاعدہ اس کی تحقیق کرنے کے بعد یہاں پر بات کر رہا ہوں۔ جیسا کہ میں نے گزارش کی کہ راولپنڈی میں صرف تین دن کے لئے یہ Notification operative رہا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ جیسا کہ رانا صاحب کا فرمانا ہے کہ ان تین دنوں کے

دوران کتنے لوگوں سے زمین خریدی گئی اور اگر under stress یا وہ تلوار جو سیکشن 4 کے بقول ان کے سروں پر ٹنک رہی تھی ان کو pressurize کر کے کتنی زمین خریدی گئی؟ میں نے اس سلسلے میں پوری تسلی کر لی ہے اور میں کسی وقت اپنے بھائی کو وہ تمام figures بھی دے دوں گا جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ دیکھنے کے بعد یہ خود تسلیم کریں گے کہ وہ تین دن راولپنڈی میں operative رہا ہے ان تین دنوں کے دوران کتنی transactions ہوئی ہیں اور لاہور میں بھی تقریباً سات آٹھ یا دس دن تک رہا ہے مجھے اس کا صحیح اندازہ نہیں۔ بہر حال جتنے دن کے لئے رہا ہے میں اس کی تفصیل بھی رانا صاحب کو دوں گا اور اگر اس میں کسی کا night infringe ہوا ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر یہ بات کر سکتے ہیں لیکن کسی کا right as such infringe نہیں ہوا۔ کسی سے زمین زبردستی نہیں لی گئی سیکشن 4 صرف to the extent up ایک intent تھا اور اس کے علاوہ آگے مزید کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

جناب سٹیٹیکر! اس کے علاوہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اگر یہ سیکشن 239 پڑھ لیں تو یہ سوال و جواب کا سلسلہ نہیں چل سکتا نہ ہی عام بحث ہو سکتی ہے اگر کوئی بات ہونی ہے تو معزز اراکین اپنی تحریک لے کر آئیں میں اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں لیکن میں اس وقت عام بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کیونکہ روز ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتے۔

جناب قائم مقام سٹیٹیکر، اجلاس کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ اجلاس مورخہ 21-ستمبر 2004 بروز منگل صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

	Issue No.	Page No.
-Problem of completion of paved road from Haveli Goranga to Jhang (<i>Question No.4182*</i>)	6	856
-Problem of construction of underpass on Nagai Railway crossing Gujranwala (<i>Question No.4314*</i>)	6	857
-Problem of expansion of bridge and construction of two way road of Azam road Layyah (<i>Question No.3843*</i>)	6	843
-Problem to expand the road from Kotla Arab Ali to Kharran (<i>Question No.3941*</i>)	6	848
-Reason of delay to construct two way road Phalia Waryan road Tahli ada (<i>Question No.3936*</i>)	6	846
-Use of material in the construction of Burewala, Cheechawatni (<i>Question No.1403*</i>)	6	832
ZAHID PERVAIZ, CH		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of approved and vacant posts, appointed staff and facilities for Benevolent Fund Board, Alfalah Building, Lahore (<i>Question No.4841*</i>)	7	976
-Detail of construction, cost, rooms, shops and tent of Alfalah Building, Lahore (<i>Question No.4842*</i>)	7	977
-Detail of recruitments in Irrigation and Power Department, Gujranwala since 2002 (<i>Question No.4942*</i>)	8	1114
-Detail of vacancies and appointed officers as M.S., A M S and D M S in Services Hospital Lahore (<i>Question No.262</i>)	10	1360
-Increasing accidents due to buffaloes on Stalkot-Gujranwala road (<i>Question No.5506*</i>)	8	1121
POINT OF ORDER regarding-		
-Delay in calling meeting of Standing Committee on Local Bodies	9	1247
ZAHOOR AHMAD SAJID JANJUA, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Construction and repair of bridges over Haveli link and Sidhani link canals (<i>Question No.3201*</i>)	8	1092
-Funds allocated for salinc area of tehsil Shorkot and detail of its use (<i>Question No.3202*</i>)	8	1093
ZAJIB-UN-NISA QURESHI, MISS		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of Dispensaries, staff and vacancies in Multan city (<i>Question No.2385*</i>)	10	1326
-Staff, funds and other relevant details of Nishar Hospital, Multan (<i>Question No.2749*</i>)	16	1353
RESOLUTION regarding-		
-Facility of Computer Allowance to non-gazetted employees	7	1054

	Issue No.	Page No.
-Construction and expansion of road and bridge on Dram Behnao near Dara Pur on the Jhelum, Fird Dadan Khan road (Question No.3597*)	6	835
-Construction and repair of Farooqabad Sangla Hill road (Question No.3768*)	6	841
-Construction and repair of fort canal bridge Arifwala road (Question No.3867*)	6	844
-Construction of bridges on the Lahore Sheikhpura road (Question No.1025*)	6	831
-Construction of Chief Minister Secretariat and other details (Question No.1348*)	6	812
-Construction of bridges on the Lahore Sheikhpura road (Question No.4081*)	6	854
-Construction of Dalawal Bangla canal bridge on Qahol road Arifwala (Question No.3722*)	6	838
-Construction of two way road from Daira Dean Panah to Rangpur (Question No.3920*)	6	845
-Details and problems regarding Toll Tax on Sagian bridge over Ravi (Question No.1251*)	6	802
-Detail of constructed rooms of Government Sadiq Girls High School Bahawalpur (Question No.3227*)	6	821
-Detail of construction and expenditure on the Jaba mor to Noshetra road district Khushab (Question No.3585*)	6	833
-Detail of construction of over-head bridge on Railway line of Multan road by-pass Bahawalpur (Question No.4178*)	6	854
-Detail of construction of underpass on the Railway line of Samasata road Bahawalpur (Question No.4179*)	6	855
-Detail of contractors and funds for the construction of roads during 2002-2003 in PP-112 Gujrat (Question No.3497*)	6	824
-Detail of contractors and funds for patch work in PP-112 Gujrat (Question No.3498*)	6	825
-Detail of expenditure and construction work in X-Block, Wahdat Colony, Lahore (Question No.3666*)	6	837
-Detail of expenditure of paved and repaired roads under supervision of Punjab Highways (Question No.3940*)	6	847
-Detail of funds and construction of new road in district Khushab (Question No.3943*)	6	848
-Detail of Government steps to fill the vacancies in C&W Department (Question No.4055*)	6	852
-Detail of steps regarding till the vacancies in works and services Department of District Government Department (Question No.4056*)	6	853
-Detail, terms and conditions of toll plaza given to Central Government (Question No.3803*)	6	842
-Expenditure and other details about the decoration of Punjab House Karachi from 2002 to date (Question No.4662*)	6	858
-Extension of Jhabran Ajntanwala road (Question No.3751*)	6	840
-Situation of the construction plan of Sheikhpura-Faisalabad road (Question No.2164*)	6	815
-Facility of ownership for allottees of Government colonies (Question No.3964*)	6	848
-Issue of construction road from Chak No.46 to Miyana Gondal via Chak No.31 Tehsil Malikwal (Question No.3969*)	6	850
-Issue of construction road of Khushab Muzaffargarh in PP-82 Jhang (Question No.3973*)	6	851
-Issue of standard of transfer of road under the management of Highway and the issue of link road, Rasheedpur Jhang (Question No.3972*)	6	850

	Issue No.	Page No.
-Detail of expenditure and construction work in X-Block, Wahdat Colony, Lahore (Question No 3666*)	6	836
-Detail of rest houses of Forest Department, their areas, income and expenditures in Rawalpindi and other cities (Question No 4365*)	9	1221
-Detail of state forests, employees, income and expenditures in Rawalpindi, Jhelum and Chakwal (Question No.4938*)	9	1230
-Issue of additional charge of LDO (R) as a DCO (Question No 3979*)	7	962
-Posting of anaesthesiast in DHQ Hospital, Jhelum (Question No1844*)	10	1316
-Posting of M.S. of DHQ Hospital, Jhelum (Question No1845*)	10	1319
TANVIR ASHRAF KAIRA, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Area of state-forests in district Gujrat and steps of Government for improvement thereof (Question No.3500*)	9	1179
-Detail of contractors and funds for the construction of roads during 2002-2003 in PP-112 Gujrat (Question No 3497*)	6	823
-Detail of contractors and funds for patch work in PP-112 Gujrat (Question No.3498*)	6	824
-Detail of nurseries of Forest Department in PP-112 Gujrat and their income and expenditures (Question No.3501*)	9	1207
TASNEEM RASHEED, DR		
DISCUSSION ON-		
-Budget for medicine and method of purchase (Question No2454*)	10	1333
-Method of promotion of doctors in Health Department (Question No2453*)	10	1331
W		
WALLAYAT SHAH KHAGGA, MR (Parliamentary Secretary for Agriculture)		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Wastage of seeds costing millions of rupees due to incapability of Punjab Seed Corporation	8	1139
WASEEM AKHTAR, SYED, DR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of constructed rooms of Government Sadiq Girls High School Bahawalpur (Question No.3227*)	6	820
-Detail of price of vehicles bought in 2002-03 and 2003-04 (Question No 5180*)	7	983
-Detail of use of old model vehicles in Civil Secretariat Punjab (Question No.5178*)	7	982
Y		
YAWAR ZAMAN, MIAN		
QUESTION regarding-		
-Construction of Hydraulic Power Houses at canal water falls (Question No 1089*)	8	1105
Z		
ZAHFER UD DIN KHAN, CHAUDHRY (Minister for Communication & Works)		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Violence over students and public by police during protest against demolishing bridges near Punjab University	8	1142
QUESTIONS (Answers) regarding-		
-Construction and expenditure on boat bridges on the Indus river between Jampur Jalot and other detail (Question No 3723*)	6	839

	Issue No.	Page No.
-Detail of service record of medical officers (Question No.2473*)	10	1341
-Detail of specified quota for women of minority in Health Department (Question No 2514*)	10	1346
-Detail of Unani and Homoeopathic dispensaries and staff in Okara (Question No 2464*)	10	1337
-Detail of vacancies and appointed officers as M.S., A.M.S and D.M.S in General Hospital, Lahore (Question No 257)	10	1357
-Detail of vacancies and appointed officers as M.S., A.M.S and D.M.S in Punjab Institute of Cardiology (Question No 258)	10	1359
-Detail of vacancies and appointed officers as M.S., A.M.S and D.M.S in Services Hospital, Lahore (Question No.262)	10	1361
-Deviation from authority by DHO Sialkot (Question No2380*)	10	1324
-Funds for the construction of Institute of Cardiology, Multan (Question No.1900*)	10	1321
-Increasing the facilities of CT Scan in General Hospital, Lahore (Question No 2542 A*)	10	1349
-Irregularities in buying and selling of furniture in DHO office, Sialkot (Question No.2581*)	10	1325
-Issue of private practice and lack of doctors in DHQ Hospital, Sheikhupura (Question No 2613*)	10	1350
-Method of promotion of doctors in Health Department (Question No.2453*)	10	1332
-Number of non registered physicians, conditions of registration in the Province and steps taken by Government (Question No.252)	10	1356
-Problems related to Neuro Surgery ward General Hospital, Lahore (Question No 2649*)	10	1352
-Provision of basic facilities of health to PP-92 Gujranwala (Question No 2469*)	10	1340
-Provision of staff and facilities to Rahim Yar Khan, Kot Shaker and Roco Sultan in district Jhang (Question No.2495*)	10	1344
-Posting of anaesthetist in DHQ Hospital, Jhelum (Question No.1844*)	10	1317
-Posting of M.S. of DHQ Hospital, Jhelum (Question No.1843*)	10	1320
-Provision of staff and facilities in emergency ward No.18, General Hospital Lahore (Question No 2342*)	10	1347
-Quota of Punjab in the Medical Colleges of other Provinces (Question No 761*)	10	1304
-Recommendation of posts of super specialists in Children Complex, Multan (Question No.1901*)	10	1321
-Re-execution of Maternity Centres in Wahdar Colony Lahore (Question No.2319*)	10	1323
-Set up of information and service centres in hospitals (Question No.2035*)	10	1322
-Staff, funds and other relevant details of Nishtar Hospital, Multan (Question No 2749*)	10	1354
-System and problems of checking the standard of pure food (Question No 752*)	10	1293
-THQ Hospital Bunsvala: Issue of Anesthesia machine (Question No 2458*)	10	1336
-Use of substandard medicines in Jinnah Hospital Lahore and their alleviation (Question No.2432*)	10	1330
TANVEER AHMAD, SHEIKH		
QUESTIONS regarding-		
-Construction and expansion of road and bridge on Drain Behmao near Dara Pui on the Jhelum, Pind Dadan Khan road (Question No 3597*)	6	835
-Detail of allotment of shops, rent/lease and other related matters to Alfalah Building, Lahore (Question No.4847*)	7	978

	Issue No.	Page No.
-Detail of number, names and regards to special advisors and assistants to Chief Minister (Question No 267)	7	1000
-Detail of price of vehicles bought in 2002-03 and 2003-04 (Question No 5180*)	7	983
-Detail of promotion and number of promoted vacancies from Tehsildar to E A C (1998-2001) (Question No 3760*)	7	961
-Detail of repair, decoration and contraction of Alfalah Building Lahore (Question No 5554*)	-	980
-Detail of use of old model vehicles in Civil Secretariat Punjab (Question No 5178*)	7	982
-Detail of vehicles, their use and expenditures at Punjab Benevolent Fund Board, Lahore (Question No 5553*)	7	987
-Illegal occupation on official residence and Government action regarding Chuburi Gardens Estate, Multan Road, Lahore (Question No 3712*)	7	960
-Issue of additional charge of EDO (R) as a DCO (Question No 3979*)	7	962
-Monthly detail of permanent and contract based employees and salary at Punjab Benevolent Fund, Lahore (Question No 5552*)	7	985
-Need of corrections in Anti Corruption Department, (Question No 657*)	7	990
-Hurdles in the way of occupation of Government residential quarters to allottees and action of the Government (Question No 4913)	7	980
-Payment of Group Insurance at the time of retirement (Question No 1665*)	7	921
-Policy of compulsory service in other Provinces regarding officers of DMG (Question No 656*)	7	918

T

TAHIR IQBAL CHAUDHRY, MR

-Leave of absence

9 1243

TAHIR AKHTAR MALIK, MR**QUESTIONS regarding-**

-Deviation from authorities by DHO Sialkot (Question No 2380*)

10 1323

-Irregularities in buying and selling of furniture in DHO office, Sialkot (Question No 2381*)

10 1324

TAHIR ALI JAVED, DR (Minister for Health)**QUESTIONS (Answers) regarding-**

-Budget for medicine and method of purchase (Question No 2454*)

10 1334

-City Government Lahore Details of medical institutions which provide medicine free of cost (Question No 2535*)

10 1347

-Detail of approved and vacant posts in Service Hospital Lahore (Question No 2406*)

10 1329

-Detail of Basic Health Units, number of Rural Health centres, staff and funds in tehsil Butewala (Question No 2457*)

10 1335

-Detail of Dispensaries, staff and vacancies in Multan city (Question No 2385*)

10 1326

-Detail of funds for purchase of medicine in DHQ Hospital, Gujranwala (Question No 2468*)

10 1339

-Details of funds, staff and RHC in Toba Tek Singh (Question No 2435*)

10 1331

-Detail of Health Centres and staff in PP-84 Toba Tek Singh (Question No 2486*)

10 1342

-Detail of number of Basic Health Units, staff and facilities in the Province (Question No 2648*)

10 1350

-Detail of purchase of medicine for the hospitals of district Khushab during year 2002-03 (Question No 2698)

10 1355

-Detail of sale of medicines without license in district Jhang and Government action (Question No 2494*)

10 1343

	Issue No.	Page No.
-Detail of forests of Esanwala and Sabanmachhi Muzaffargarh and their area (Question No 4513*)	9	1225
-Detail of employees and house stations of Anti Corruption Department, Gujranwala region (Question No.3742*)	7	997
-Detail of funds for purchase of medicine in DHQ Hospital, Gujranwala (Question No 2468*)	10	1338
-Detail of rest houses of Forest Department, their areas and expenditures (Question No 4361*)	9	1217
-Detail of vacancies and appointed officers as M.S., A.M.S and D.M.S in General Hospital, Lahore (Question No 257)	10	1357
-Detail of vacancies and appointed officers as M.S., A.M.S and D.M.S in Punjab Institute of Cardiology (Question No 258)	10	1358
-Problem of construction of underpass on Nagar Railway crossing Gujranwala (Question No 4314*)	6	856
-Provision of basic facilities of health to PP-92 Gujranwala (Question No 2469*)	10	1339
SERVICES AND GENERAL ADMINISTRATION DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Adverse reporting system for departmental promotion (Question No 3987*)	7	963
-Alleviation of the condition of private examination for education scholarship from Benevolent Fund (Question No 1104*)	7	955
-Allotments of Government residences without merit (Question No 4130*)	7	965
-Detail and number of resident officers, categories in GORs Lahore (Question No 5336*)	7	984
-Detail of allotments of Government's residential quarters without merit (Question No 3420*)	7	957
-Detail of allotment of shops, rent/lease and other related matters to Alfalah Building, Lahore (Question No.4847*)	7	978
-Detail of applications and payment of expenditures regarding dowry and from Benevolent Fund for year 2003 to date (Question No.4788*)	7	971
-Detail of applications for monthly aid and payments from Benevolent Fund since year 2003 (Question No 4789*)	7	973
-Detail of appointed employees of Anti Corruption Department, Faisalabad region (Question No 3731*)	7	995
-Detail of approved and vacant posts, appointed staff and facilities for Benevolent Fund Board, Alfalah Building, Lahore (Question No 4841*)	7	976
-Detail of recruitment of children of employees who had expired during service from 2002 to 2004 (Question No.4481*)	7	968
-Detail of chairman, members, staff and other relevant matters of Punjab Public Service Commission (Question No 4744*)	7	970
-Detail of construction, cost, rooms, shops and rent of Alfalah Building, Lahore (Question No.4842*)	7	977
-Detail of departmental punishments against SP, SSP and DIG since October, 1999 (Question No.3511*)	7	984
-Detail of employees and house stations of Anti Corruption Department, Faisalabad Region (Question No 3745*)	7	998
-Detail of employees and house stations of Anti Corruption Department, Gujranwala region (Question No 3742*)	7	997
-Detail of registered cases and decisions during year 2002 in Anti Corruption Department (Question No3109*)	7	992
-Detail of registered cases in Anti Corruption Department, district Baha-ud Din (Question No 3971*)	7	999
-Detail of facts and figures about employees and offices of Anti Corruption Department (Question No3110*)	7	994

	Issue No.	Page No.
-Detail of allotments of Government's residential quarters without merit (Question No.3420*)	7	95*
-Detail of expenditures upon establishment of the Bahawalnagar Zoo (Question No 3737*)	9	1208
-Detail of nurseries, areas, income and expenditures of Forest Department in Murree (Question No 269*)	9	1241
-Provision of water for cultivation of barren land of Mauza Patchgarh tehsil Minchinabad (Question No 416*)	8	1110
-Position of possession over land of tube-well No.2 situated at New Bhogiwal to Shelar Chowk Road, Lahore (Question No 3378*)	8	1109
-Redress of grievances of the Bahawalnagar Zoo (Question No.3736*)	9	1188
SAMI ULLAH KHAN, MR		
ADJOURNMENT MOTION regarding		
-Exhibition of gambling in Yakki Gate and Tawal Gate, Rawal Town, Lahore	9	1260
POINT OF ORDER regarding-		
-Apprehension of destruction of thirty lac acres cotton crop in southern Punjab due to ARSA's formula of water distribution	7, 8	928, 1129
SANAULLAH KHAN, RANA		
BILL regarding-		
-The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2004	7	1050
QUESTIONS regarding-		
-Detail of Government steps to fill the vacancies in C&W Department (Question No.4055*)	6	851
-Detail of steps regarding fill the vacancies in works and services Department of District Government Department (Question No.4056*)	6	853
SARFRAZ AHMED KHAN, FAJL RANA		
MOTION regarding-		
-Extension in period to present the report of Standing Committee on Agriculture in the Assembly	9	1246
QUESTIONS regarding-		
-Detail of area of forests in the Province, their income, expenditures and plantation (Question No.4427*)	9	1224
-Detail of canal water and water rate of Union Councils of Kasur (Question No 4432*)	8	1113
-Detail of number of Basic Health Units, staff and facilities in the Province (Question No 2648*)	10	1350
-Disease of Shusham tree and Government steps of its eradication (Question No 4426*)	9	1223
-Facility of ownership for allottees of Government colonies (Question No.3964*)	6	848
-Problems related to Neuro surgery ward General Hospital, Lahore (Question No.2649*)	10	1351
SHAHEEN ATIQ-UR-REHMAN, MISS		
QUESTION regarding-		
-Detail of number, names and regards to special advisors and assistants to Chief Minister (Question No.267)	7	1000
SHAKEEL-UR-REHMAN, LALA, ADVOCATE		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Violence over students and public by police during protest against demolishing bridges near Punjab University	8	1141
-Kidnapping and murder of children in Muazzam colony Mureedkey and migration of inhabitants	8	1152
QUESTIONS regarding-		
-Detail of chairman, members, staff and other relevant matters of Punjab Public Service Commission (Question No 4744*)	7	970

	Issue No.	Page No.
-Detail of forests in Lahore, employees and cases of wood theft in Forest Department (<i>Question No.4677*</i>)	9	1226
-Detail of rest houses of Forest Department, their areas and expenditures (<i>Question No.4359*</i>)	9	1215
-Expenditure and other details about the decoration of Punjab House Karachi from 2002 to date (<i>Question No.4662*</i>)	6	857
REPORT LAID IN THE HOUSE regarding-		
-House Committee	10	1364
RESOLUTIONS regarding-		
-Demand for holding both the offices to President General Pervez Musharraf for the economic, democratic and political stability in Pakistan	6	863
-Development of Fort Minor	7	1052
-Facility of Computer Allowance to non-gazetted employees	7	1054
-Nishtar Medical College, Multan rewarded as University	7	1056
-Transfer of Slaughter House situated on Bund Road	7	1056
RIAZ AHMAD, RAJA		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Death certificates of living people and enrollment of false names in Town Hall, Lahore	10	1374
QUESTION regarding-		
-Abolition of illegal wagon stands from the land of irrigation Department in Abdullahpur, Faisalabad (<i>Question No 4578</i>)	8	1097
S		
SAGHIRA ISLAM, MS		
QUESTIONS regarding		
-Detail of area of state forests and employees in tehsil Shakargarh (<i>Question No 194*</i>)	9	1237
-Detail of inquiries and court cases against chowkidar posted at rest house of Irrigation Department at Haroonabad (<i>Question No.3076*</i>)	8	1106
-Issue of private practice and lack of doctors in DHQ Hospital, Sheikhpura (<i>Question No.2613*</i>)	10	1349
-Problem of allotment of quarter to Chowkidar rest house Irrigation Department Haroonabad (<i>Question No 3077</i>)	8	1108
-Problem of canal water in Mauza Gujar district Sheikhpura (<i>Question No 209*</i>)	8	1125
-Situation of the construction plan of Sheikhpura-Faisalabad road (<i>Question No.2164*</i>)	6	815
SALJAD HAIDER GUJJAR, CHAUDHRY		
QUESTION regarding		
Reason for decrease in size of Moga No 40800R Wrran Minor UCC Sheikhpura and steps of Government (<i>Question No.5248*</i>)	8	1118
SALEH MUHAMMAD GUNJIAL, MALIK		
-Leave of absence	9	1243
SAMIA AMJAD, DR		
QUESTION regarding		
-Adverse reporting system for departmental promotion (<i>Question No.3987*</i>)	7	962
RESOLUTION regarding		
-Nishtar Medical College, Multan rewarded as University	7	1056
SAMINA NAVEED, MISS		
QUESTIONS regarding		
-Construction and repair of fort canal bridge Arifwala road (<i>Question No 3867*</i>)	6	844
-Construction of Dalawal Bangla canal bridge on Qabel road Arifwala (<i>Question No.3722*</i>)	6	837

	Issue No.	Page No.
-Detail of registered cases and decisions during year 2002: Anti Corruption Department (Question No 3109*)	7	992
-Detail of registered cases in Anti Corruption Department, district Bahauddin (Question No 3971*)	7	999
-Detail of number, names and regards to special assistants and assistants to Chief Minister (Question No 267)	7	1000
-Detail of price of vehicles bought in 2002-03 and 2003-04 (Question No 5180*)	7	983
-Detail of promotion and number of promoted vacancies from Tehsildar to E A C (1998-2001) (Question No 366*)	7	961
-Detail of repair, decoration and contractor of Alalakh Building, Lahore (Question No 5554*)	7	989
-Detail of use of old model vehicles in Civil Secretariat Punjab (Question No 5178*)	7	982
-Detail of vehicles, their use and expenditures at Punjab Benevolent Fund Board Lahore (Question No 5553*)	7	987
-Hurdles in the way of occupation of Government residential quarters to allottees and action of the Government (Question No 4913*)	7	980
-Illegal occupation on official residence and Government action regarding Chuburni Gardens Estate, Multan Road, Lahore (Question No 3712)	7	960
-Issue of additional charge of EDO (R) as a DCO (Question No 3979*)	7	962
-Monthly detail of permanent and contract based employees and salary at Punjab Benevolent Fund, Lahore (Question No 5552*)	7	985
-Need of corrections in Anti Corruption Department. (Question No 657*)	7	990
-Payment of Group Insurance at the time of retirement (Question No 1663*)	7	921
-Policy of compulsory service in other Provinces regarding officers of DMG (Question No 636*)	7	918

R

RAZA ALI GILLANI, SYED (Minister for Housing & Urban Development)
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-

RECITATION-

-From the Holy Quran and its translation in the session held on 13 th September, 2004	6	797
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 15 th September, 2004	7	912
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 16 th September, 2004	8	1065
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 17 th September, 2004	9	1171
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 20 th September 2004	10	1279

REHANA JAMEEL, BEGUM

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Gatherings of gambling, drinking and dance in the name of folk festivals	10	1378
---	----	------

QUESTIONS regarding-

-Detail of recruitment of children of employees who had expired during service from 2002 to 2004 (Question No 4481*)	7	968
-Detail of employees and house stations of Anti Corruption Department, Faisalabad Region (Question No 3745*)	7	998

	Issue No.	Page No.
-Position of possession over land of tube-well No.2 situated at New Bhogwal to Shelar Chowk Road, Lahore (Question No 3378*)	8	1109
-Problem of allotment of quarter to Chowkidar rest house Irrigation Department Haroonabad (Question No 3077*)	8	1108
-Problem of canal water in Mauza Gujar district Sheikhpura (Question No 209*)	8	1125
-Problems of farmers of tariffs of water courses and flat rate water allowance (Question No 4947*)	8	1115
-Problem of extension of Abbas Minor, Muzaffargarh (Question No 4597)	8	1114
-Problem of increase in water in Rajbah Gojra, tehsil Gojra (Question No 5108*)	8	1116
-Problem of increase in water rate of Dhaka minor, Noorewala distributory Khushab (Question No 5198*)	8	1117
-Provision of water for cultivation of barren land of Mauza Fatehgarh tehsil Minchinabad (Question No 3416*)	8	1110
-Recruitments in Irrigation Department by violation of rules and procedure (Question No 1446*)	8	1080
-Total capacity of water in Irrigation system of the Punjab and other details (Question No 1350*)	8	1068
SERVICES AND GENERAL ADMINISTRATION		
DEPARTMENT		
-Adverse reporting system for departmental promotion (Question No 3987*)	7	963
-Alleviation of the condition of private examination for education scholarship from Benevolent Fund (Question No 1104*)	7	955
-Allotments of Government residences without merit (Question No 4130*)	7	965
-Detail and number of resident officers categories in GORs, Lahore (Question No 5336*)	7	984
-Detail of allotments of Government's residential quarters without merit (Question No 3420*)	7	957
-Detail of allotment of shops, rent/lease and other related matters to Alfalah Building, Lahore (Question No 4847*)	7	978
-Detail of applications and payment of expenditures regarding dowry from Benevolent Fund since 2003 (Question No 4788*)	7	971
-Detail of appointed employees of Anti Corruption Department, Faisalabad region (Question No 3731*)	7	995
-Detail of approved and vacant posts, appointed staff and facilities for Benevolent Fund Board, Alfalah Building, Lahore (Question No 4841*)	7	976
-Detail of applications for monthly aid and payments from Benevolent Fund since 2003 (Question No 4789*)	7	973
-Detail of recruitment of children of employees who had expired during service from 2002 to 2004 (Question No 4481*)	7	968
-Detail of chairman, members, staff and other relevant matters of Punjab Public Service Commission (Question No 4744*)	7	970
-Detail of construction, cost, rooms shops and rent of Alfalah Building, Lahore (Question No 4812*)	7	977
-Detail of departmental punishments against SP, SSP and DIG since October, 1999 (Question No 5511*)	7	984
-Detail of facts and figures about employees and offices of Anti Corruption Department (Question No 3110*)	7	994
-Detail of employees and house statuses of Anti Corruption Department, Faisalabad Region (Question No 3745*)	7	998
-Detail of employees and house statuses of Anti Corruption Department, Gujranwala region (Question No 3742*)	7	997

	Issue No.	Page No.
-Provision of staff and facilities in emergency ward No 18, General Hospital, Lahore (Question No 2542*)	10	1347
-Provision of staff and facilities to Rahim Yar Khan, Kot Shaker and Rodo Sultan in district Jhang (Question No.2495*)	10	1343
-Quota of Punjab in the Medical Colleges of other Provinces (Question No 761*)	10	1303
-Recommendation of posts of super specialists in Children Complex, Multan (Question No1901)	10	1321
-Re-execution of Maternity Centres in Wahdat Colony Lahore (Question No2349)	10	1322
-Set up of information and service centres in hospitals (Question No 2035)	10	1322
-Staff, funds and other relevant details of Nishtar Hospital, Multan (Question No.2749*)	10	1353
-System and problems of checking the standard of pure food (Question No 752*)	10	1293
-THQ Hospital Burewala Issue of Anesthesia machine (Question No 2458*)	10	1335
-Use of substandard medicines in Jinnah Hospital Lahore and their alleviation (Question No2432*)	10	1329
IRRIGATION DEPARTMENT		
-Abolition of illegal wagon stands from the land of Irrigation Department in Abdullahpur, Faisalabad (Question No 4578*)	8	1097
-Construction and repair of bridges over Haveli link and Sdhami link canals (Question No 3201*)	8	1092
-Construction of Chak Rasala Minor, its cost and other details (Question No 234)	8	1125
-Construction of Hydraulic Power Houses at canal water falls (Question No 1089*)	8	1105
-Cost of construction of B S Link Out Fall Okara and other relevant details (Question No.5566)	8	1123
-Detail of abolishment of SCARP circle IV and problems of the employees (Question No 3574*)	8	1112
-Detail of funds and expenditures of Irrigation and Power Department, Faisalabad during 2002-2004 (Question No 5276*)	8	1119
-Detail of inquiries and court cases against chowkidar posted at rest house of Irrigation Department at Haroonabad (Question No 3076*)	8	1106
-Detail of installation and removal of SCARP of tube wells (Question No 4946*)	10	1288
-Detail of recruitments in Irrigation and Power Department, Gujranwala since 2002 (Question No 4942*)	8	1114
-Detail of recruitments in Irrigation and Power Department, Rahim Yar Khan since 2002 (Question No.5362*)	8	1120
-Detail of rent house of Irrigation Department in the Province, their allotment, income and expenditures (Question No 3371*)	8	1111
-District wise detail of water logging and salinity affected land and steps of Government for its eradication (Question No 5545*)	8	1122
-Extension of Greater Thal canal (Question No 4593*)	8	1113
-Funds allocated for saline area of tehsil Sheikot and detail of its use (Question No 3202*)	8	1093
-Increasing accidents due to buffaloes on Sialkot-Gujranwala road (Question No 5506*)	8	1121
-Reason for decrease in performance of workshops and stores of Irrigation Department (Question No 2829*)	8	1084
-Reason for decrease in size of Moga No.40800R Wrran Minor L'CC Sheikhpura and steps of Government (Question No 5248*)	8	1118
-Position of implementation upon letter issued from Chief Minister Secretariat (Question No 3636*)	8	1123

HEALTH DEPARTMENT

QUESTIONS regarding

	Issue No.	Page No.
-Budget for medicine and method of purchase (Question No2454*)	10	1333
-City Government Lahore Details of medical institutions which provide medicine free of cost (Question No 2535*)	10	1346
-Detail of approved and vacant posts in Service Hospital Lahore (Question No2406*)	10	1328
-Detail of Basic Health Units, number of Rural Health centres staff and funds in tehsil Burewala (Question No 2457*)	10	1334
-Detail of Dispensaries, staff and vacancies in Multan city (Question No2385*)	10	1326
-Detail of funds for purchase of medicine in DHQ Hospital Gujranwala (Question No 2468*)	10	1338
-Details of funds, staff and RHC in Toba Tek Singh (Question No2435*)	10	1331
-Detail of Health Centres and staff in PP-84 Toba Tek Singh (Question No 2486*)	10	1341
-Detail of number of Basic Health Units, staff and facilities in the Province (Question No 2648*)	10	1350
-Detail of purchase of medicine for the hospitals of district Khushab during year 2002-03 (Question No 2698*)	10	1352
-Detail of vacancies and appointed officers as M.S., A.M.S and D.M.S in General Hospital, Lahore (Question No 257*)	10	1357
-Detail of sale of medicines without license in district Jhang and Government action (Question No 2494*)	10	1342
-Detail of service record of medical officers (Question No 2473*)	10	1341
-Detail of specified quota for women of minority in Health Department (Question No 2514*)	10	1345
-Detail of Unani and Homeopathic dispensaries and staff in Okara (Question No 2464*)	10	1337
-Detail of vacancies and appointed officers as M.S., A.M.S and D.M.S in Punjab Institute of Cardiology (Question No 258*)	10	1358
-Detail of vacancies and appointed officers as M.S., A.M.S and D.M.S in Services Hospital Lahore (Question No 262*)	10	1360
-Deviation from authorities by DHO Sialkot (Question No2380*)	10	1323
-Funds for the construction of Institute of Cardiology, Multan (Question No1900*)	10	1320
-Increasing the facilities of CT Scan in General Hospital, Lahore (Question No 2542 A*)	10	1348
-Irregularities in buying and selling of furniture in DHO office, Sialkot (Question No.2381*)	10	1324
-Issue of private practice and lack of doctors in DHQ Hospital, Sheikhupura (Question No 2613*)	10	1349
-Method of promotion of doctors in Health Department (Question No.2453*)	10	1331
-Number of non registered physicians, conditions of registration in the Province and steps taken by Government (Question No 252*)	10	1356
-Problems related to Neuro surgery ward General Hospital Lahore (Question No 2649*)	10	1351
-Provision of basic facilities of health to PP-92 Gujranwala (Question No 2469*)	10	1339
-Posting of anaesthesiast in DHQ Hospital, Jhelum (Question No1844*)	10	1316
-Posting of M.S. of DHQ Hospital, Jhelum (Question No1845*)	10	1319

	Issue No.	Page No.
-Problem of expand the road from Kotla Arab Ali to Kharrian (<i>Question No.3941 *</i>)	6	847
-Reason of delay to construct two way road Phalia Waryan road Tahli ada (<i>Question No 3936 *</i>)	6	846
-Situation of the construction plan of Sheikhpura-Faisalabad road (<i>Question No 2164*</i>)	6	815
-Use of material in the construction of Burewala. Cheechawatni (<i>Question No.1403*</i>)	6	831
FOREST DEPARTMENT		
-Areas of forests in the Province and detail of Government steps for improvement thereof (<i>Question No.4207*</i>)	9	1190
Area of state-forests in district Gujrat and steps of Government for improvement thereof (<i>Question No.3500*</i>)	9	1179
-Detail of area of forests in the Province, their income, expenditures and plantation (<i>Question No 4427*</i>)	9	1224
-Detail of area of forests, plants, income and expenditures in Bahawalpui and other cities (<i>Question No.4362*</i>)	9	1219
-Detail of area of state forests and employees in tehsil Shakargarh (<i>Question No.194*</i>)	9	1237
-Detail of expenditures upon establishment of the Bahawanagar Zoo (<i>Question No 3737*</i>)	9	1208
-Detail of forests in Lahore, employees and cases of wood theft in Forest Department (<i>Question No.4677*</i>)	9	1226
-Detail of forests of Esariwala and Sabanmachhi Muzaffargarh and their area (<i>Question No 4513*</i>)	9	1225
-Detail of forests planted in the Province during 2003-04 and its expenditures (<i>Question No 5546*</i>)	9	1232
Detail of lease of forest land in district Rahim Yar Khan (<i>Question No.5585*</i>)	9	1233
-Detail of nurseries, areas, income and expenditures of Forest Department in Murree (<i>Question No.269*</i>)	9	1241
Detail of nurseries of Forest Department in Lahore and detail of staff and income thereof (<i>Question No.3858*</i>)	9	1209
-Detail of nurseries of Forest Department in PP-112 Gujrat and their income and expenditures (<i>Question No.3501*</i>)	9	1207
-Detail of rest houses of Forest Department, their areas and expenditures (<i>Question No 4359*</i>)	9	1215
-Detail of rest houses of Forest Department, their areas and expenditures (<i>Question No 4361*</i>)	9	1217
-Detail of rest houses of Forest Department, their areas, income and expenditures in Rawalpindi and other cities (<i>Question No.4365*</i>)	9	1221
-Detail of state forests, employees, income and expenditures in Rawalpindi, Jhelum and Chakwal (<i>Question No 4938*</i>)	9	1230
-Disease of Shisham tree and Government steps of its eradication (<i>Question No 4426*</i>)	9	1223
Disease of Shisham tree and steps for its eradication (<i>Question No 3859*</i>)	9	1211
-Matters of cultivation of Mulberry and Silk-bugs and steps for their improvement (<i>Question No 202*</i>)	9	1239
-Parks of Forest Department and their particulars (<i>Question No 1682*</i>)	9	1172
-Particulars of Shisham trees planted at Thal canal Bhakar PP-49 (<i>Question No.279*</i>)	9	1241
-Particulars regarding forest-trees of Peerowal (<i>Question No.4208*</i>)	9	1200
-Payment of salary to employees of Forest Department through banks (<i>Question No 4700 *</i>)	9	1228
-Performance of plantation campaign in Rawalpindi since 2001 (<i>Question No.4716*</i>)	9	1229
-Redress of grievances of the Bahawalnagar Zoo (<i>Question No 3736*</i>)	9	1188

	Issue No.	Page No.
-Construction and repair of fort canal bridge Arifwala road (Question No 3867*)	6	844
-Construction of bridges on the Lahore Sheikhpura road (Question No.1025*)	6	831
-Construction of Chief Minister Secretanat and other details (Question No 1348*)	6	811
-Construction of bridges on the Lahore Sheikhpura road (Question No.4081*)	6	853
-Construction of Dalowal Bangla canal bridge on Qabol road Arifwala (Question No.3722*)	6	837
-Construction of two way road from Daira Dean.Panah to Rangpur (Question No 3920*)	6	845
-Details and problems regarding Toll Tax on Sagian bridge over Ravi (Question No.1251*)	6	801
-Detail of constructed rooms of Government Sadiq Girls High School Bahawalpur (Question No 3227*)	6	820
-Detail of construction and expenditure on the Jaba mor to Noshehra road district Khushab (Question No 3585*)	6	833
-Detail of construction of over-head bridge on Railway line of Multan Road by-pass Bahawalpu (Question No.4178*)	6	854
-Detail of construction of underpass on the Railway line of Sarnasata road Bahawalpur (Question No.4179*)	6	855
-Detail of contractors and funds for the construction of roads during 2002-2003 in PP-112 Gujrat (Question No.3497*)	6	823
-Detail of contractors and funds for patch work in PP-112 Gujrat (Question No.3498*)	6	824
-Detail of funds and construction of new road in district Khushab (Question No.3943*)	6	848
-Detail of expenditure and construction work in X-Block, Wahgat Colony, Lahore (Question No 3666*)	6	836
-Detail of expenditure of paved and repaired roads under supervision of Punjab Highways (Question No.3940*)	6	847
-Detail of Government steps to fill the vacancies in C&W Department (Question No 4055*)	6	851
-Detail of steps regarding till the vacancies in works and services Department of Distric Government Department (Question No 4056*)	6	853
-Detail, terms and conditions of toll plaza given to Central Government (Question No 3803*)	6	842
-Expenditure and other details about the decoration of Punjab House Karachi from 2002 to date (Question No.4662*)	6	857
-Extension of Jhabran Ajmianwala road (Question No 3751*)	6	840
-Facility of ownership for alloties of Government colonies (Question No 3964*)	6	848
-Issue of construction road from Chak No 46 to Miyana Gondal via Chak No 31 Tehsil Malikwal (Question No 3969*)	6	849
-Issue of construction road of Khushab Muzaffargath in PP-82 Jhang (Question.No 3973*)	6	851
-Issue of standard of transfer of road under the management of Highway and the issue of link road, Rasheedpur Jhang (Question No.3972*)	6	850
-Problem of completion of paved road from Haveli Goranga to Jhang (Question No.4182*)	6	856
-Problem of construction of underpass on Nagar Railway crossing Gujranwala (Question No 4314*)	6	856
-Problem of expansion of bridge and construction of two way road of Azam road Layyah (Question No 3843*)	6	842

	Issue No.	Page No.
PRIVILEGE MOTION (Answers) regarding-		
-Refusal of MD WASA for meeting hon' able lady MPA	7	1018
N		
NAJMISALIM, MS		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of quota for women of minority in Health Department (<i>Question No 2514</i>)	10	1345
-Extension of Jhabran Ajnainwala road (<i>Question No 3751</i>)	6	840
NAYYAR MURTAZA LONE, MRS		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of expenditure of paved and repaired roads under supervision of Punjab Highways (<i>Question No.3940</i>)	6	817
-Problem of expand the road from Kotla Arab Ali to Kharian (<i>Question No 3941</i>)	6	817
NAZAR FARID KHOKHAR, MALIK		
MOTION regarding-		
-Extension in period to present the reports of Committee on Privileges in the Assembly	8	1128
NAZIR AHMAD MITHU DOGAR, DR		
QUESTIONS regarding		
-Detail of Basic Health Units, number of Rural Health centres, staff and funds in tehsil Burewala (<i>Question No 2457</i>)	10	1334
-Use of material in the construction of Burewala, Checchawati (<i>Question No 1403</i>)	6	851
P		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR AGRICULTURE		
<i>See under Watlayat Shah Khagga</i>		
POINTS OF ORDER regarding-		
-Apprehension of destruction of thirty lac acres cotton crop in southern Punjab due to ARSA's formula of water distribution	7, 8	928, 1120
-Criticism upon member of panel of chairman during the session	9	1266
-Delay in calling meeting of Standing Committee on Local Bodies	9	1247
-Point of view of Government about Land of Bahria Town	10	1365
-Point of view of Opposition regarding the notification about Housing Schemes	6	798
-Refusal by District Nazim Lahore for holding procession of Jamaat-e- Islami	9	1271
POLICY STATEMENT regarding-		
-Housing Societies and Housing Schemes	10	1393
PRIVILEGE MOTIONS regarding		
-Improper behaviour of DSP Faisalabad with MPA	9	1247
Q		
QASIM ZIA, MR		
POINT OF ORDER regarding-		
-Point of view of Opposition regarding the notification about Housing Schemes	6	798
QUESTIONS regarding		
COMMUNICATION AND WORKS DEPARTMENT		
-Construction and expenditure on boat bridges on the Indus river between Jampur Jalot and other detail (<i>Question No 3723</i>)	6	833
-Construction and expansion of road and bridge on Drain Behnao near Dara Pur on the Jhelum, Pind Dadan Khan road (<i>Question No 3597</i>)	6	835
-Construction and repair of Farooqabad Sangia Hill road (<i>Question No 3758</i>)	6	841

	Issue No.	Page No.
-Detail of purchase of medicine for the hospitals of district Khushab during year 2002-03 (<i>Question No 2698*</i>)	10	1352
-Problem of increase in water rate of Dhaka minor, Noorewala distributory Khushab (<i>Question No 5198*</i>)	8	1117
MUHAMMAD JAVED SIDDIQUI, DR		
QUESTIONS regarding-		
Funds for the construction of Institute of Cardiology, Multan (<i>Question No1900*</i>)	10	1320
-Recommendation of posts of super specialists in Children Complex Multan (<i>Question No1901*</i>)	10	1321
MUHAMMAD MUKHTAR HUSSAIN, MAKHDOOM SYED		
QUESTIONS regarding-		
-Areas of forests in the Province and detail of Government steps for improvement thereof (<i>Question No 4207*</i>)	9	1190
-Detail of applications for monthly aid and payments from Benevolent Fund since year 2003 (<i>Question No 4789*</i>)	7	973
-Particulars regarding forest-trees of Pectoral (<i>Question No 4208*</i>)	9	1200
-Problem of completion of paved road from Haveli Goranga to Jhang (<i>Question No 4182*</i>)	6	856
MUHAMMAD RAFI-UD-DIN BUKHARI, SYED		
MOTION regarding-		
-Extension in period to present the report of Standing Committee on the Industries, Commerce and Investment in the Assembly	7	1003
MUHAMMAD SHAFIQUE CHAUDHRY, DR (Minister For Excise and Taxation)		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Hurdles to get registration, transfer and duplicate copy by the employees of motor branch of Excise Department	10	1369
MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI, RAJA, ADVOCATE		
QUESTIONS regarding-		
-Payment of salary to employees of Forest Department through banks (<i>Question No 4709*</i>)	9	1228
-Performance of plantation campaign in Rawalpindi since 2001 (<i>Question No.4716*</i>)	9	1230
-Set up of information and service centres in hospitals (<i>Question No 2035*</i>)	10	1322
MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR (Minister For Mines and Minerals)		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
Corruption in the auction of sand by officers of Minerals Department	7	1020
MUHAMMAD WAQAS, MR		
ADJOURNMENT MOTION regarding		
-Offer for extension of contract on new conditions to medical Officers of Population Welfare Department	10	1377
CALL ATTENTION NOTICES-		
-Action of government on murder of Imam Masjid Township, Lahore	8	1133
-Death of a citizen by firing of Hawaldar Gujranwala Traffic Police and his brothers	8	1136
MUHAMMAD YAR HIRAJ, MR		
-Leave of absence	9	1245
MUSHTAQ AHMED KIANI, GP CAPT (RETD) (Minister for Public Health Engineering)		
ADJOURNMENT MOTION regarding		
-Exhibition of gambling in Yakki Gate and Tawal Gate, Ravi Town, Lahore	9	1260
-Gatherings of gambling, drinking and dance in the name of folk festivals	10	1379

	Issue No.	Page No.
Detail of applications for monthly aid and payments from Benevolent Fund since year 2003 (Question No 4789*)	7	974
-Detail of appointed employees of Anti Corruption Department, Faisalabad region (Question No 3731*)	7	996
Detail of approved and vacant posts, appointed staff and facilities for Benevolent Fund Board, Alfalah Building, Lahore (Question No 4841*)	7	976
Detail of recruitment of children of employees who had expired during service from 2002 to 2004 (Question No.4481*)	7	969
-Detail of chairman, members, staff and other relevant matters of Punjab Public Service Commission (Question No 4744*)	7	970
-Detail of construction, cost, rooms, shops and rent of Alfalah Building, Lahore (Question No 4842*)	7	978
Detail of departmental punishments against SP, SSP and DIG since October 1999 (Question No 5511*)	7	985
-Detail of employees and house stations of Anti Corruption Department, Faisalabad Region (Question No 3745*)	7	999
-Detail of employees and house stations of Anti Corruption Department, Gujranwala region (Question No 3742*)	7	997
-Detail of registered cases and decisions during year 2002 in Anti Corruption Department (Question No 3109*)	7	992
-Detail of registered cases in Anti Corruption Department, district Baha ud-Din (Question No 3971*)	7	1000
-Detail of facts and figures about employees and offices of Anti Corruption Department (Question No 3110*)	7	995
-Detail of price of vehicles bought in 2002-03 and 2003-04 (Question No 5180*)	7	1000
-Detail of number, names and regards to special advisors and assistants to Chief Minister (Question No 267)	7	983
-Detail of promotion and number of promoted vacancies from Tehsildar to E A C (1998-2001) (Question No 3760*)	7	961
-Detail of repair, decoration and contraction of Alfalah Building, Lahore (Question No.5554*)	7	989
-Detail of use of old model vehicles in Civil Secretariat Punjab (Question No.5178*)	7	983
-Detail of vehicles, their use and expenditures at Punjab Benevolent Fund Board Lahore (Question No 5553*)	7	987
Illegal occupation on official residence and Government action regarding Chubuiji Gardens Estate, Multan Road, Lahore (Question No 3712*)	7	960
-Issue of additional charge of EDO (R) as a DCO (Question No.3979*)	7	963
-Monthly detail of permanent and contract based employees and salary at Punjab Benevolent Fund, Lahore (Question No 5552*)	7	986
-Need of convictions in Anti Corruption Department (Question No 657*)	7	991
-Payment of Group Insurance at the time of retirement (Question No 1665*)	7	921
-Policy of compulsory service in other Provinces regarding officers of DMC (Question No 656*)	7	918
-Hurdles in the way of occupation of Government residential quarters to alloties and action of the Government (Question No 4913*)	7	980
MUHAMMAD JAVED IQBAL AWAN, MALIK		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of construction and expenditure on the Jaba mor to Noshehra road district Khushab (Question No.3585*)	6	853
-Detail of funds and construction of new road in district Khushab (Question No 3943*)	6	848

	Issue No.	Page No.
-Refusal by District Nazim Lahore for holding procession of Jamaat-e-Islami	9	1273
POLICY STATEMENT regarding-		
-Housing Societies and Housing Schemes	10	1393
PRIVILEGE MOTIONS (Answers) regarding-		
-Insulting behaviour of Motorway Police Officer with MPA at Ravi bridge	7	1615
-Point of view of Government about Land of Bahria Town	10	1365
-Use of harsh words against MPA by SI of Police Station of Mozang and no action of DSP on complaint	7	1008
RESOLUTION regarding-		
-Demand for holding both the offices to President General Pervez Musharraf for the economic, democratic and political stability in Pakistan	6	863
MUHAMMAD EJAZ, HAJI		
QUESTIONS regarding-		
-Cost of construction of B.S Link Out Faisal Okara and other relevant details (Question No 5566)	8	1123
-Detail of approved and vacant posts in Service Hospital Lahore (Question No 2406*)	10	1328
-Detail of forests planted in the Province during 2003-04 and its expenditures (Question No 5546*)	9	1232
-District wise detail of water logging and salinity affected land and steps of Government for its eradication (Question No 5545*)	8	1122
-Use of substandard medicines in Jinnah Hospital Lahore and their alleviation (Question No 2432*)	10	1329
MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Corruption in the auction of sand by officers of Minerals Department	7	1020
-Law and order situation in Lahore city	7	1027
QUESTIONS regarding-		
-Detail of area of forests, plants, income and expenditures in Bahawalpur and other cities (Question No 4362*)	9	1219
-Detail of construction of over-head bridge on Railway line of Multan road by-pass Bahawalpur (Question No 4178*)	6	854
-Detail of construction of underpass on the Railway line of Samasata road Bahawalpur (Question No 4179*)	6	855
-Detail of facts and figures about employees and offices of Anti Corruption Department (Question No 3110*)	7	904
-Detail of registered cases and decisions during year 2002 in Anti Corruption Department (Question No 3109*)	7	992
-Parks of Forest Department and their particulars (Question No 1682*)	9	1173
-Position of implementation upon letter issued from Chief Minister Secretariat (Question No 5636*)	8	1123
MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHRY (Minister for Food)		
QUESTIONS (Answer) regarding-		
-Adverse reporting system for departmental promotion (Question No 3987*)	7	964
-Alleviation of the condition of private examination for education scholarship from Benevolent Fund (Question No 1104*)	7	956
-Allotments of Government residences without merit (Question No 4130*)	7	965
-Detail and number of resident officers, categories in GORs, Lahore (Question No 3336*)	7	984
-Detail of allotments of Government's residential quarters without merit (Question No 3420*)	7	957
-Detail of allotment of shops, rent/lease and other related matters to Alfalah Building, Lahore (Question No 4847*)	7	979
-Detail of applications and payment of expenditures regarding dowry and from Benevolent Fund for year 2003 to date (Question No 4788*)	7	972

	Issue No.	Page No.
MINISTER FOR PUBLIC HEALTH ENGINEERING		
<i>Sec under Mushtaq Ahmed Kiani, Cpt Capt (Retd)</i>		
MOTIONS regarding-		
-Extension in period to present the reports of Committee on Privileges in the Assembly	8	1128
-Extension in period to present the report of Standing Committee on Agriculture in the Assembly	9	1246
-Extension in period to present the report of Standing Committee on the Industries Commerce and Investment in the Assembly	7	1603
-Extension in period to present the reports of Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs in the Assembly	7	1004
-Extension in period to present the report of Standing Committee on Home Affairs in the Assembly	8	1127
-Extension in period to present the report of Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation in the Assembly	8	1127
Approval of filling the position of PAC-II that was vacant in 1997	10	1384
Suspension of rules 32 and 115 under Article 234 of Provincial Assembly of the Punjab	6	859
MUHAMMAD AFZAL, MR		
QUESTION regarding		
-Detail of service record of medical officers (Question No.2473)	10	1341
MUHAMMAD AJASAM SHARIFF, MR		
PRIVILEGE MOTION regarding		
-Use of harsh words against MPAs by SI of Police Station Mozang and no action of DSP on complaint	7	1008
QUESTION regarding		
-Payment of Group Insurance at the time of retirement (Question No 1665*)	7	921
MUHAMMAD ASHRAF KAMBOH, CH		
CALL ATTENTION NOTICE-		
-Death of a citizen by firing of Hawaldar Gujranwala Traffic Police and his brothers	8	1136
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR (Minister for LG & RD, ADD. CHG. Law & Parliamentary Affairs)		
ADJOURNMENT MOTIONS (Answer) regarding-		
-Bogus recruitment in TMA, Gujranwala	8	1150
-Death certificates of living people and enrollment of false names in Town Hall, Lahore	10	1375
-Kidnapping and murder of children in Muazzam colony Murceedkey and migration of inhabitants	8	1153
-Law and order situation of Lahore city	7	1027
-Offer for extension of contract on new conditions to medical Officers of Population Welfare Department	10	1377
-Possession of honey producers over land allocated for graveyard	9	1257
BILL regarding-		
-The Punjab Institute of Language, Art and Culture Bill 2004	10	1385
CALL ATTENTION NOTICES-		
-Action of government on murder of Inam Masjid Township, Lahore	8	1134
-Death of a citizen by firing of Hawaldar Gujranwala Traffic Police and his brothers	8	1136
-Three innocent persons killed by blindly firing in Green Town, Lahore	10	1362
MOTIONS regarding-		
-Approval of filling the position of PAC-II that was vacant in 1997	10	1384
-Suspension of rules 32 and 115 under Article 234 of Provincial Assembly of the Punjab	6	859
POINTS OF ORDER (Answers) regarding-		
-Delay in calling meeting of Standing Committee on Local Bodies	9	1248

JAVED AKBAR DHILLON, ENGR

QUESTIONS regarding-

- Detail of lease of forest land in district Rahim Yar Khan (*Question No 5385*);
- Detail of recruitments in Irrigation and Power Department, Rahim Yar Khan since 2002 (*Question No 5362**);
- Detail of repair, decoration and contraction Alhalah Building, Lahore (*Question No 5554*);

Issue No.	Page No.
9	1253
8	1120
7	989

K

KANWAL NASEEM, MIS

PRIVILEGE MOTION regarding-

- Refusal of MD WASA for meeting hon' able lady MPA

QUESTION regarding-

- Hurdles in the way of occupation of Government residential quarters to allottees and action of the Government (*Question No.4913**)

KHALID MEHMOOD SARGANA, MEHR

QUESTION regarding-

- Alleviation of the condition of private examination for education scholarship from Benevolent Fund (*Question No.1104**)

7	1018
7	980
7	955

L

LEAVE OF ABSENCE OF-

- Arshad Mehmood Baggu, Mr
- Faisal Farooq Cheema, Chaudhry
- Imran Ashraf, Mr
- Muhammad Yar Hifaj, Mr
- Saleh Muhammad Gunjal, Mahk
- Tahir Iqbal Chaudhry, Mr

9	1244
9	1245
9	1244
9	1245
9	1243
9	1243

M

MAJID NAWAZ, MIAN

MOTION regarding-

- Extension in period to present the report of Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation in the Assembly

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA

QUESTION regarding

- Detail of departmental punishments against SP, SSP and DIG since October, 1999 (*Question No 5511**)

MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS

See under Zaheer ud Din Khan, Chaudhry

MINISTER FOR EXCISE AND TAXATION

See under Muhammad Sha'ique Chaudhry, Dr

MINISTER FOR FOOD

See under Muhammad Iqbal, Chaudhry

MINISTER FOR FOREST

See under Ashfaq-ur-Rahman, Dr

MINISTER FOR HEALTH

See under Tahir Ali Javed, Dr

MINISTER FOR IRRIGATION

See under Asamir Sultan Cheema, Chaudhry

MINISTER FOR MINES AND MINERALS

See under Muhammad Sihtain Khan, Mr

8	1127
7	984

	Issue No.	Page No.
-Detail of inquiries and court cases against chowkidar posted at rest house of Irrigation Department at Haroonabad (<i>Question No 3076</i>)	8	1106
-Detail of installation and removal of SCARP of tube wells (<i>Question No 4946</i>)	10	1288
-Detail of recruitments in Irrigation and Power Department, Gujranwala since 2002 (<i>Question No 4942</i>)	8	1114
-Detail of recruitments in Irrigation and Power Department, Rahim Yar Khan since 2002 (<i>Question No 5362</i>)	8	1120
-Detail of rent house of Irrigation Department in the Province, their allotment, income and expenditures (<i>Question No 3571</i>)	8	1111
District wise detail of water logging and salinity affected land and steps of Government for its eradication (<i>Question No 5545</i>)	8	1122
-Extension of Greater Thal canal (<i>Question No 4593</i>)	8	1113
-Funds allocated for saline area of tehsil Shorkot and detail of its use (<i>Question No 3202</i>)	8	1095
-Increasing accidents due to buffaloes on Sialkot-Gujranwala road (<i>Question No 3506</i>)	8	1121
-Position of implementation upon letter issued from Chief Minister Secretariat (<i>Question No 5636</i>)	8	1123
-Position of possession over land of tube-well No 2 situated at New Bhogwal to Shehar Chowk Road, Lahore (<i>Question No 3378</i>)	8	1109
-Problem of allotment of quarter to Chowkidar rest house Irrigation Department Haroonabad (<i>Question No 3077</i>)	8	1108
-Problem of canal water in Mauza Gujjar district Sheikhpura (<i>Question No 209</i>)	8	1125
-Problems of farmers of tails of water courses and flat rate water allowance (<i>Question No 4947</i>)	8	1115
-Problem of extension of Abbas Minor, Muzaffargarh (<i>Question No 4597</i>)	8	1114
-Problem of increase in water in Rajhah Gojra, tehsil Gojra (<i>Question No 5198</i>)	8	1116
-Problem of increase in water rate of Dhaka minor, Noorwala distributory Khushab (<i>Question No 5198</i>)	8	1117
-Reason for decrease in performance of workshops and stores of Irrigation Department (<i>Question No 2829</i>)	8	1084
-Reason for decrease in size of Moga No.40800R Writan Minor UCC Sheikhpura and steps of Government (<i>Question No 5248</i>)	8	1118
-Recruitments in Irrigation Department by violation of rules and procedure (<i>Question No 1446</i>)	8	1080
-Total capacity of water in Irrigation system of the Punjab and other details (<i>Question No 1350</i>)	8	1068
ISHTIAQ AHMAD, MEHR		
RESOLUTION regarding-		
Transfer of Slaughter House situated on Bund Road	7	1056
J		
JALAL DEN DHAKOO, MALIK		
POINT OF ORDER regarding-		
-Criticism upon member of panel of chairman during the session	9	1266
JAVAIID AHMED, CH		
MOTION regarding-		
-Extension in period to present the reports of Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs in the Assembly	7	1004
QUESTION regarding-		
-Detail and number of resident officers, categories in GORs, Lahore (<i>Question No 5336</i>)	7	984

	Issue No.	Page No.
-Details and problems regarding Toll Tax on Sagian bridge over the river Ravi (Question No 1251*)	6	801
-Detail of canal water and water rate of Union Councils of Kasur (Question No.4432*)	8	1113
-Detail of constructed rooms of Government Sadiq Girls High School Bahawalpur (Question No.3227)	6	820
-Detail of contractors and funds for the construction of roads during 2002-2003 in PP 112 Gujrat (Question No.3497*)	6	823
-Detail of nurseries of Forest Department in Lahore and detail of staff and income thereof (Question No.3858*)	9	1209
-Disease of Shisham tree and steps for its eradication (Question No.3859*)	9	1211
-Extension of Greater Thal canal (Question No 4593*)	8	1113
-Policy of compulsory service in other Provinces regarding officers of DMG (Question No 656*)	7	918
-Problem of extension of Abbas Minor, Muzaffargarh (Question No 4597*)	8	1114
-Provision of water for cultivation of barren land of Mauza Fatchgarh tehsil Minchinabad (Question No.3416*)	8	1110
Matters of cultivation of Mulberry and Silk-bugs and steps for their improvement (Question No.202*)	9	1239
-Need of connections in Anti Corruption Department. (Question No 657*)	7	990
-Number of non registered physicians, conditions of registration in the Province and steps taken by Government (Question No 252)	10	1356
-Quota of Punjab in the Medical Colleges of other Provinces (Question No 761*)	10	1303
-Recruitments in Irrigation Department by violation of rules and procedure (Question No 1446*)	8	1080
-Situation of the construction plan of Sheikhupura-Faisalabad road (Question No 2164*)	6	815
-System and problems of checking the standard of pure food (Question No 752*)	10	1293
-Total capacity of water in Irrigation system of the Punjab and other details (Question No 1350*)	8	1068
IMRAN ASHRAF, MR	9	1244
-Leave of absence		
IMRAN MASOOD, MIAN (Minister for Education)		
BILL (Answer) regarding-		
-The Forman Christian College Lahore Bill 2004 (considered in the House)	8	1155
IRRIGATION DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding		
-Abolition of illegal wagon stands from the land of Irrigation Department in Abdullahpur, Faisalabad (Question No 4578*)	8	1097
-Construction and repair of bridges over Haveli link and Sidhani link canals (Question No.3201*)	8	1092
-Construction of 4 Chak Rasala Minor, its cost and other details (Question No 234)	8	1125
-Construction of Hydraulic Power Houses at canal water falls (Question No.1089*)	8	1105
-Cost of construction of B S Link Out Fall Okara and other relevant details (Question No.5566*)	8	1123
-Detail of abolishment of SCARP circle IV and problems of the employees (Question No 3574*)	8	1112
-Detail of canal water and water rate of Union Councils of Kasur (Question No 4432*)	8	1113
-Detail of funds and expenditures of Irrigation and Power Department, Faisalabad during 2002-2004 (Question No 5276*)	8	1119

	Issue No.	Page No.
-Detail of service record of medical officers (Question No.2473*)	10	1341
-Detail of specified quota for women of minority in Health Department (Question.No 2514*)	10	1345
-Detail of Unani and Homoeopathic dispensaries and staff in Okara (Question No 2464)	10	1337
-Deviation from authorities by DHO Sialkot (Question No2380*)	10	1323
-Funds for the construction of Institute of Cardiology, Multan (Question No1900)	10	1320
-Increasing the facilities of CT Scan in General Hospital, Lahore (Question No 2542 A*)	10	1348
-Irregularities in buying and selling of furniture in DHO office, Sialkot (Question No 2381*)	10	1324
-Issue of private practice and lack of doctors in DHQ Hospital, Sheikhpura (Question No 2613*)	10	1349
-Method of promotion of doctors in Health Department (Question No 2453*)	10	1331
-Number of non registered physicians, conditions of registration in the Province and steps taken by Government (Question No 252)	10	1356
-Posting of anaesthetist in DHQ Hospital, Jhelum (Question No1844*)	10	1316
-Posting of M.S of DHQ Hospital, Jhelum (Question No1845*)	10	1319
-Problems related to Neuro surgery ward General Hospital, Lahore (Question No 2619*)	10	1351
-Provision of basic facilities of health to PP-92 Gujranwala (Question No 2469*)	10	1339
-Provision of staff and facilities in emergency ward No 18, General Hospital Lahore (Question No 2542*)	10	1347
-Provision of staff and facilities to Rahim Yar Khan, Kot Shaker and Rodo Sultan in district Jhang (QuestionNo 2495*)	10	1343
-Quota of Punjab in the Medical Colleges of other Provinces (Question No 761*)	10	1303
-Recommendation of posts of super specialists in Children Complex, Multan (Question No1901*)	10	1321
-Re-execution of Maternity Centres in Wahdat Colony Lahore(Question No2349*)	10	1322
-Staff funds and other relevant details of Nishtar Hospital, Multan (Question No.2749*)	10	1353
-Set up of information and service centres in hospitals (Question No 2035*)	10	1322
-System and problems of checking the standard of pure food (Question No.752*)	10	1295
-THQ Hospital Burewala Issue of Anesthesia machine (Question No 2458*)	10	1335
-Use of substandard medicines in Jinnah Hospital Lahore and their alleviation (Question No2432*)	10	1329

I

IBRAR AHMED, MALIK

ADJOURNMENT MOTION regarding

-Possession of honey producers over land allocated for graveyard	9	1257
--	---	------

IHSAAN ULLAH WAQAS, SYED

BILLS regarding-

-The Forest (Amendment) Bill 2004	7	1032
-The University of Central Punjab Lahore (Amendment) Bill 2004	7	1042

CALL ATTENTION NOTICE-

-Three innocent persons killed by blindly firing in Green Town, Lahore	10	1362
--	----	------

POINT OF ORDER regarding-

-Refusal by District Nazim Lahore for holding procession of Jamaat-e-Islami	9	1271
---	---	------

QUESTIONS regarding

-Construction of Chief Minister Secretariat and other details (Question No.1348*)	6	811
---	---	-----

	Issue No.	Page No.
-Detail of rest houses of Forest Department, their areas, income and expenditures in Rawalpindi and other cities (Question No 4365*)	9	1221
-Detail of state forests, employees income and expenditures in Rawalpindi, Jhelum and Chakwal (Question No 4938*)	9	1230
-Disease of Shisham tree and Government steps of its eradication (Question No 4426*)	9	1223
-Disease of Shisham tree and steps for its eradication (Question No 3859*)	9	1217
-Matters of cultivation of Mulberry and Silk-bugs and steps for their improvement (Question No.202*)	9	1239
-Parks of Forest Department and their particulars (Question No 1682*)	9	1172
-Particulars of Shisham trees planted at Thal canal Bhakar PP-49 (Question No 279*)	9	1241
-Particulars regarding forest-trees of Peerowal (Question No 4208*)	9	1200
-Payment of salary to employees of Forest Department through banks (Question No 4709*)	9	1228
-Performance of plantation campaign in Rawalpindi since 2001 (Question No 4716*)	9	1229
-Redress of grievances of the Bahawalnagar Zoo (Question No.3736*)	9	1188

G

GHAZALI RAHIM KHAN PITAFI, MR

QUESTIONS regarding-

-Construction and expenditure on board bridges on the Indus river between Jampur Jalot and other detail (Question No.3723*)

6 838

H

HAFEEZ ULLAH KHAN, MR

QUESTION regarding

-Particulars of Shisham trees planted at Thal canal Bhakar PP-49 (Question No 279*)

9 1241

HEALTH DEPARTMENT

QUESTION regarding

-Budget for medicine and method of purchase (Question No2454*)

10 1333

-City Government Lahore Details of medical institutions which provide medicine free of cost (Question No 2535*)

10 1346

-Detail of approved and vacant posts in Service Hospital Lahore (Question No2406*)

10 1328

-Detail of Basic Health Units number of Rural Health centres, staff and funds in tehsil Burewala (Question No.2457*)

10 1334

-Detail of Dispensaries, staff and vacancies in Multan city (Question No2385*)

10 1326

-Detail of funds for purchase of medicine in DHQ Hospital, Gujranwala (Question No.2468*)

10 1338

-Details of funds, staff and RHC in Toba Tek Singh (Question No2435*)

10 1331

-Detail of Health Centres and staff in PP-84 Toba Tek Singh (Question No.2486*)

10 1341

-Detail of number of Basic Health Units, staff and facilities in the Province (Question No.2648*)

10 1350

-Detail of purchase of medicine for the hospitals of district Khushab during year 2002-03 (Question No.2698*)

10 1352

-Detail of vacancies and appointed officers as M.S., A.M.S and D.M.S in General Hospital, Lahore (Question No.257)

10 1357

-Detail of vacancies and appointed officers as M.S., A.M.S and D.M.S in Punjab Institute of Cardiology (Question No 258)

10 1358

-Detail of vacancies and appointed officers as M.S., A.M.S and D.M.S in Services Hospital Lahore (Question No 262)

10 1360

-Detail of sale of medicines without license in district Jhang and Government action (Question No 2494*)

10 1342

	Issue No.	Page No.
-Issue of standard of transfer of road under the management of Highway and the issue of link road, Rasheedpur Jhang (<i>Question No 3972*</i>)	6	850
-Issue of construction road of Khushab Muzaffargarh in PP-82 Jhang (<i>Question No.3973*</i>)	6	851
-Provision of staff and facilities to Rahim Yar Khan, Kot Shaker and Rodo Sultan in district Jhang (<i>Question No 2495*</i>)	10	1343
FARAH IQBAL KHAN, MRS		
QUESTIONS regarding-		
-Allotments of Government residences without merit (<i>Question No 4130*</i>)	7	965
-Detail of applications and payment of expenditures regarding dowry and from Benevolent Fund for year 2003 to date (<i>Question No 4788*</i>)	7	971
FAYAZ UL HASAN CHOHAN, MR		
REPORT LAID IN THE HOUSE regarding-		
-House Committee	10	1364
FAZAL AHMED RANJHA, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of registered cases in Anti Corruption Department district Baha-ud-Din (<i>Question No 3971*</i>)	7	909
-Issue of construction road from Chak No 46 to Miyana Gondal via Chak No 31 Tehsil Malikwal (<i>Question No 3969*</i>)	6	849
-Reason of delay to construct two way road Phalia Waryan road Tahli ada (<i>Question No 3936*</i>)	6	846
FOREST DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Areas of forests in the Province and detail of Government steps for improvement thereof (<i>Question No 4207*</i>)	9	1190
-Area of state-forests in district Gujrat and steps of Government for improvement thereof (<i>Question No 3500*</i>)	9	1179
-Detail of area of forests in the Province, their income, expenditures and plantation (<i>Question No 4427*</i>)	9	1224
-Detail of area of forests, plants, income and expenditures in Bahawalpur and other cities (<i>Question No 4362*</i>)	9	1219
-Detail of area of state forests and employees in tehsil Shakargarh (<i>Question No 194*</i>)	9	1237
-Detail of expenditures upon establishment of the Bahawalnagar Zoo (<i>Question No 3737*</i>)	9	1208
-Detail of forests in Lahore, employees and cases of wood theft in Forest Department (<i>Question No.4677*</i>)	9	1226
-Detail of forests of Esanwali and Sabuomachhu Muzaffargarh and their area (<i>Question No 4513*</i>)	9	1225
-Detail of forests planted in the Province during 2003-04 and its expenditures (<i>Question No 5546*</i>)	9	1232
-Detail of lease of forest land in district Rahim Yar Khan (<i>Question No 5585*</i>)	9	1233
-Detail of nurseries, areas, income and expenditures of Forest Department in Murree (<i>Question No.269*</i>)	9	1241
-Detail of nurseries of Forest Department in Lahore and detail of staff and income thereof (<i>Question No.3858*</i>)	9	1209
-Detail of nurseries of Forest Department in PP-112 Gujrat and their income and expenditures (<i>Question No 3501*</i>)	9	1207
-Detail of rest houses of Forest Department, their areas and expenditures (<i>Question No.4359*</i>)	9	1215
-Detail of rest houses of Forest Department, their areas and expenditures (<i>Question No 4361*</i>)	9	1217

	Issue No.	Page No.
-Detail of expenditure and construction work in X-Block, Wahdat Colony, Lahore (Question No 3666*)	6	836
-Detail of expenditure of paved and repaired roads under supervision of Punjab Highways (Question No. 3940*)	6	847
-Detail of funds and construction of new road in district Khushab (Question No. 3943*)	6	848
-Detail of Government steps to fill the vacancies in C&W Department (Question No 4055*)	6	851
-Detail of steps regarding till the vacancies in works and services Department of District Government Department (Question No 4056*)	6	853
-Expenditure and other details about the decoration of Punjab House Karachi from 2002 to date (Question No. 4662*)	6	857
-Extension of Jhabran Ajmanwala road (Question No. 3751*)	6	840
-Facility of ownership for allottees of Government colonies (Question No 3964*)	6	848
-Issue of construction road from Chak No. 46 to Miyana Gondal via Chak No. 31 Tehsil Malikwal (Question No 3969*)	6	849
-Issue of construction road of Khushab Muzaffargarh in PP-82 Jhang (Question No 3973*)	6	851
-Issue of standard of transfer of road under the management of Highway and the issue of link road Rasheedpur Jhang (Question No 3972*)	6	850
-Problem of completion of paved road from Haveli Goranga to Jhang (Question No. 4182*)	6	856
-Problem of construction of underpass on Nagar Railway crossing Gijranwala (Question No 4311*)	6	856
-Problem of expansion of bridge and construction of two way road of Azam road Layyah (Question No 3843*)	6	842
-Problem of expansion the road from Kotla Arab Ali to Kharrian (Question No 3941*)	6	847
-Reason of delay to construct two way road Phalia Waryan road Tahliada (Question No 3936*)	6	846
-Situation of the construction plan of Sheekhupura-Faisalabad road (Question No 2164*)	6	815
-Use of material in the construction of Burewala, Cheechawan) (Question No 1403*)	6	831

E

EJAZ AHMAD, RAI

QUESTION regarding-

-Construction and repair of Farnoqabad Sangla Hill road (Question No 3768*)

EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOULLATIA, MR

QUESTION regarding-

-Construction of two way road from Daira Dean Panah to Rangpur (Question No. 3920*)

F

FAISAL FAROOQ CHEEMA, CHAUDHRY

-Leave of absence

FAISAL HAYAT JABBOANA, MR

QUESTIONS regarding-

-Detail of sale of medicines without license in district Jhang and Government action (Question No 3494*)

10

1342

	Issue No.	Page No.
B		
BILAL ASGHAR, CH		
QUESTIONS regarding-		
-Details of funds, staff and RHC in Toba Tek Singh (<i>Question No 2433*</i>)	10	1331
-Detail of Health Centres and staff in PP-84 Toba Tek Singh (<i>Question No 2486*</i>)	10	1341
BILLS regarding-		
The Forest (Amendment) Bill 2004	7	1032
The Forman Christian College Lahore Bill 2004 (considered in the House)	8	1155
The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2004	7	1050
The Punjab Institute of Language, Art and Culture Bill 2004	10	1355
The University of Central Punjab Lahore (Amendment) Bill 2004	7	1042
C		
CALL ATTENTION NOTICES-		
-Action of government on murder of Imam Masjid Township, Lahore	8	1133
-Three innocent persons killed by blindly firing in Green Town Lahore	10	1362
CHIEF MINISTER		
<i>See under: Porvez Elahi Ch</i>		
COMMUNICATION AND WORKS DEPARTMENT		
-Construction and expenditure on boat bridges on the Indus river between Jampur Jalot and other detail (<i>Question No 3723*</i>)	6	838
-Construction and expansion of road and bridge on Drain Behnao near Dara Pur on the Jhelum, Pind Dadan Khan road (<i>Question No 3597*</i>)	6	835
-Construction and repair of Fatoogabad Sangla Hill road (<i>Question No 3768*</i>)	6	841
-Construction and repair of fort canal bridge Arifwala road (<i>Question No 3867*</i>)	6	844
-Construction of bridges on the Lahore Sheikhpura road (<i>Question No 1025*</i>)	6	831
-Construction of Chief Minister Secretariat and other details (<i>Question No 1348*</i>)	6	811
-Construction of bridges on the Lahore Sheikhpura road (<i>Question No 4081*</i>)	6	853
-Construction of Dalawal Bangla canal bridge on Qabool road Arifwala (<i>Question No 3722*</i>)	6	837
-Construction of two way road from Darra Dean Panah to Rangpur (<i>Question No 3920*</i>)	6	845
-Details and problems regarding Toll Tax on Sagian bridge over Ravi (<i>Question No 1251*</i>)	6	801
-Detail, terms and conditions of toll plaza given to Central government (<i>Question No 3803*</i>)	6	842
-Detail of constructed rooms of Government Sadiq Girls High School Bahawalpur (<i>Question No 3227*</i>)	6	820
-Detail of construction and expenditure on the Jaba mor to Noshetra road district Khushab (<i>Question No 3585*</i>)	6	833
-Detail of construction of over-head bridge on Railway line of Multan road by-pass Bahawalpur (<i>Question No 4178*</i>)	6	854
-Detail of construction of underpass on the Railway line of Samasata road Bahawalpur (<i>Question No 4179*</i>)	6	855
-Detail of contractors and funds for the construction of roads during 2002-2003 in PP-112 Gujrat (<i>Question No 3497*</i>)	6	823
-Detail of contractors and funds for patch work in PP-112 Gujrat (<i>Question No 3498*</i>)	6	824

	Issue No.	Page No.
-Detail of area of forests in the Province, their income, expenditures and plantation (Question No 4427*)	9	1224
-Detail of area of forests, plans, income and expenditures in Bahawalpur and other cities (Question No.4362*)	9	1219
-Detail of area of state forests and employees in tehsil Shakargarh (Question No 194*)	9	1237
-Detail of forests of Esanwala and Sabanmachhi Muzaffargarh and their area (Question No.4513*)	9	1226
-Detail of forests planted in the Province during 2003-04 and its expenditures (Question No 5546*)	9	1233
-Detail of expenditures upon establishment of the Bahawalnagar Zoo (Question No.3737*)	9	1208
-Detail of forests in Lahore, employees and cases of wood theft in Forest Department (Question No.4677*)	9	1227
-Detail of lease of forest land in district Rahim Yar Khan (Question No 5585*)	9	1234
-Detail of nurseries, areas, income and expenditures of Forest Department in Murree (Question No 269*)	9	1241
-Detail of nurseries of Forest Department in Lahore and detail of staff and income thereof (Question No 3858*)	9	1209
-Detail of nurseries of Forest Department in PP-112 Gujrat and their income and expenditures (Question No.3501*)	9	1207
-Detail of rest houses of Forest Department, their areas and expenditures (Question No.4359*)	9	1216
-Detail of rest houses of Forest Department, their areas and expenditures (Question No.4361*)	9	1218
-Detail of rest houses of Forest Department, their areas, income and expenditures in Rawalpindi and other cities (Question No.4365*)	9	1222
-Detail of state forests, employees, income and expenditures in Rawalpindi, Jhelum and Chakwal (Question No 4938*)	9	1231
-Disease of Shisham tree and Government steps of its eradication (Question No.4426*)	9	1223
-Disease of Shisham tree and steps for its eradication (Question No 3859*)	9	1212
-Matters of cultivation of Mulberry and Silk-bugs and steps for their improvement (Question No 202*)	9	1240
-Parks of Forest Department and their particulars (Question No.1682*)	9	1173
-Particulars of Shisham trees planted at Thal canal Bhakar PP-49 (Question No 279*)	9	1242
-Particulars regarding forest-trees of Peerowal (Question No.4208*)	9	1200
-Payment of salary to employees of Forest Department through banks (Question No.4709*)	9	1228
-Redress of grievances of the Bahawalnagar Zoo (Question No 3736*)	9	1188
AZHAR NADEEM, CH		
QUESTION regarding-		
-Problem of increase in water in Rajbah Gojra, tehsil Gojra (Question No 5108*)	8	1116
AZIZ ASLAM, SHEIKH		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of vehicles, their use and expenditures at Punjab Benevolent Fund Board Lahore (Question No.5553*)	7	987
-Monthly detail of permanent and contract based employees and salary at Punjab Benevolent Fund, Lahore (Question No.5552*)	7	985
AZMA ZAHID BOKHARI, MS		
BILL regarding-		
-The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2004	7	1033

	Issue No.	Page No.
AGENDA-		
-For the session held on 13 th September, 2004	6	795
-For the session held on 13 th September, 2004	7	915
-For the session held on 16 th September, 2004	8	1056
-For the session held on 17 th September, 2004	9	1169
-For the session held on 20 th September, 2004	10	1277
AHSAN RAZA, RAI		
MOTION regarding-		
-Extension in period to present the report of Standing Committee on Home Affairs in the Assembly	8	1127
ALI ABBAS, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Construction of bridges on the Lahore Shekhupura road (Question No 4081*)	6	831
-Increasing the facilities of CT Scan in General Hospital, Lahore (Question No 2542.1*)	10	1348
-Provision of staff and facilities in emergency ward No 18, General Hospital Lahore (Question No 2542*)	10	1347
ALI HASSAN RAZA QAZI, MR		
QUESTION regarding-		
-Construction of Chirnot Pindi Bhattuan Road (Question No 4081)	6	853
ANJUM SULTANA, MRS		
QUESTION regarding-		
-Detail of Unani and Homeopathic dispensaries and staff in Okara (Question No 2464*)	10	1337
ARIF MEHMOOD GILL, CHAUDHRY		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Refusal of DG PHA for meeting with MPAs	7	1019
ARSHAD MEHMOOD BAGGU, MR		
-Leave of absence	9	1244
QUESTIONS regarding-		
-Detail of appointed employees of Anti Corruption Department, Faisalabad region (Question No 3731*)	7	995
-Detail, terms and conditions of toll plaza given to Central Government (Question No 3803*)	6	842
-Illegal occupation on official residence and Government action regarding Chubury Gardens Estate, Multan Road, Lahore (Question No 3712*)	7	960
-Re-execution of Maternity Centres in Wahdat Colony Lahore (Question No 2349*)	10	1322
ASAD ASHRAF, DR		
QUESTION regarding-		
-Reason for decrease in performance of workshops and stores of Irrigation Department (Question No 2829*)	8	1084
ASGHAR ALI GUJJAR, CHAUDHRY		
QUESTION regarding-		
-Problem of expansion of bridge and construction of two way road of Azam road Layyah (Question No. 3843*)	6	842
ASGHAR ALI QAISER, MALIK		
QUESTION regarding-		
-Detail of funds and expenditures of Irrigation and Power Department, Faisalabad during 2002-2004 (Question No. 5276*)	8	1119
ASHFAQ-UR-RAHMAN, DR (Minister for Forest)		
QUESTIONS (Answers) regarding-		
-Areas of forests in the Province and detail of Government steps for improvement thereof (Question No 4207*)	9	1190
-Area of state-forests in district Gujrat and steps of Government for improvement thereof (Question No 3500*)	9	1180

	Issue No.	Page No.
-Problem of increase in water rate of Dhaka minor, Noorewala distributory Khushab (Question No 5198*)	8	1117
-Provision of water for cultivation of barren land of Mauza Fatehgarh tehsil Minchinabad (Question No 3416*)	8	1110
-Reason for decrease in performance of workshops and stores of Irrigation Department (Question No 2829*)	8	1084
-Reason for decrease in size of Moga No 40800R Wrran Minor UCC Sheikhupura and steps of Government (Question No.5248*)	8	1118
-Recruitments in Irrigation Department by violation of rules and procedure (Question No.1446*)	8	1080
-Total capacity of water in irrigation system of the Punjab and other details (Question No.1350*)	8	1069
ABDUL GHAFOR KHAN, CHAUDHRY QUESTION regarding-		
-Detail of promotion and number of promoted vacancies from Tehsil: to E A C (1998-2001) (Question No 3760*)	7	961
ABID HUSSAIN CHATTHA, MR QUESTION regarding-		
-Construction of 4 Chak Rasula Minor, its cost and other details (Question No 234)	8	1125
ABIDA JAVID, MRS QUESTION regarding-		
-City Government Lahore Details of medical institutions which provide medicine free of cost (Question No 2535*)	10	1346
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Bogus recruitment in TMA, Gujranwala	8	1150
-Corruption in the auction of sand by officers of Minerals Department	7	1020
-Death certificates of living people and enrollment of false names in Town Hall, Lahore	10	1374
-Law and order situation in Lahore city	7	1027
-Exhibition of gambling in Yakki Gate and Texah Gate, Ravi Town, Lahore	9	1260
Gatherings of gambling, drinking and dance in the name of folk festivals	10	1378
Hurdles to get registration, transfer and duplicate copy by the employees of motor branch of Excise Department	10	1368
-Kidnapping and murder of children in Muazzam colony Murcedkey and migration of inhabitants	8	1152
-Offer for extension of contract on new conditions to medical Officers of Population Welfare Department	10	1377
-Possession of honey producers over land allocated for graveyard	9	1257
-Violence over students and public by police during protest against demolishing bridges near Punjab University	8	1141
-Wastage of seeds costing millions of rupees due to incapability of Punjab Seed Corporation	8	1139
AFTAB AHMAD KHAN, RANA ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Hurdles to get registration, transfer and duplicate copy by the employees of motor branch of Excise Department	10	1368
POINT OF ORDER regarding-		
-Point of view of Government about Land of Bahria Town	10	1365
QUESTIONS regarding-		
-Detail of installation and removal of SCARP of tube wells (Question No.4946*)	10	1288
-Problems of farmers of tails of water courses and flat rate water allowance (Question No 4947*)	S	1135

INDEX

	Issue No.	Page No.
A		
AAMIR SULTAN CHEEMA, CHAUDHRY (Minister for Irrigation)		
POINT OF ORDER (Answer) regarding-		
-Apprehension of destruction of thirty lac acres cotton crop in southern Punjab due to ARSA's formula of water distribution	8	1130
QUESTIONS (Answers) regarding-		
-Abolition of illegal wagon stands from the land of Irrigation Department in Abdullahpur, Faisalabad (Question No.4578*)	8	1097
-Construction and repair of bridges over Haveli link and Sdhani link canals (Question No 3201*)	8	1092
-Construction of 4 Chak Rasala Minor, its cost and other details (Question No 234)	8	1126
-Construction of Hydraulic Power Houses at canal water falls (Question No.1089*)	8	1106
-Cost of construction of B S Link Out Fall Okara and other relevant details (Question No 5566*)	8	1123
-Detail of abolishment of SCARP circle IV and problems of the employees (Question No 3574*)	8	1112
-Detail of canal water and water rate of Union Councils of Kasur (Question No 4432*)	8	1113
-Detail of funds and expenditures of Irrigation and Power Department, Faisalabad during 2002-2004 (Question No 5276*)	8	1119
-Detail of inquiries and court cases against chowkidar posted at rest house of Irrigation Department at Haroonabad (Question No 3076*)	8	1107
-Detail of installation and removal of SCARP of tube wells (Question No 4946*)	10	1288
-Detail of recruitments in Irrigation and Power Department, Gujranwala since 2002 (Question No.4942*)	8	1115
-Detail of recruitments in Irrigation and Power Department, Rahim Yar Khan since 2002 (Question No 5362*)	8	1120
-Detail of rest house of Irrigation Department in the Province, their allotment, income and expenditures (Question No.3571*)	8	1111
-District wise detail of water logging and salinity affected land and steps of Government for its eradication (Question No.5345*)	8	1122
-Extension of Greater Thal canal (Question No.4593*)	8	1113
-Funds allocated for saline area of tehsil Shokot and detail of its use (Question No.3202*)	8	1094
-Increasing accidents due to buffaloes on Sialkot-Gujranwala road (Question No 5506*)	8	1121
-Position of implementation upon letter issued from Chief Minister Secretariat (Question No 5636*)	8	1124
-Position of possession over land of tube-well No 2 situated at New Bhogiwal to Shelar Chowk Road, Lahore (Question No 3378*)	8	1109
-Problem of allotment of quarter to Chowkidar rest house Irrigation Department Haroonabad (Question No.3077*)	8	1108
-Problem of canal water in Mauza Gujjar district Sheikhpura (Question No.209*)	8	1125
-Problems of farmers of tails of water courses and flat rate water allowance (Question No 4947*)	8	1115
-Problem of extension of Abbas Minor, Muzaffargarh (Question No 4597*)	8	1114
-Problem of increase in water in Rajbah Gojra, tehsil Gojra (Question No.5108*)	8	1116